محاسبۂ قادیانیت

- جناب منشی عبداللہ کوہ مری
- حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ
- حضرت مولانا احمد دین کوٹلی
- جناب قاضی فضل احمد لدھیانویؒ
- جناب بابو پیر بخش لاہوریؒ

جلد ۲۹

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب : محاسبہ قادیانیت جلد انتیس (۲۹)

مصنّفین : جناب منشی محمد عبداللہ کوہ مری

مولانا احمد دین کوٹلی

حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

جناب قاضی فضل احمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ

جناب بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

صفحات : ۴۹۶

مطبع : طیب شمشاد پرنٹنگ پریس لاہور

طبع اوّل : جولائی ۲۰۲۳ء

ناشر : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

Ph: 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اجمالی فہرست رسائل مشمولہ......محاسبہ قادیانیت جلد۲۹

☆	عرض مرتب	مولانا اللہ وسایا	۴
۱	جواب منشی محمد عبداللہ (کوہ مری) بنام ڈاکٹر سید محمد حسین مرزائی جماعت لاہوری	منشی محمد عبداللہ کوہ مری	۱۵
۲	مولانا مفتی غلام مرتضیٰ کے مناظرہ کے متعلق مضامین کا جواب	مولانا احمد دین کوٹلی	۲۳
۳	خطبہ صدارت حضرت لاہوری ختم نبوت احرار کانفرنس لانگے خان باغ ملتان	حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ	۲۹
۴	وعظ قاضی فضل احمد لدھیانوی بمقام کھماچوں وقصبہ بنگہ ضلع جالندھر ۸/نومبر۱۹۲۲ء	قاضی فضل احمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ	۵۷
۵	تقریر بابو پیر بخش لاہوری جلسہ مسلمانان لاہور یکم/جنوری ۱۹۱۸ء	بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ	۶۱
۶	تقریر بابو پیر بخش لاہوری جلسہ قصور ۳/مئی ۱۹۲۰ء	〃 〃 〃	۷۹
۷	مسیح موعود اور امت محمدیہ کا جواب	〃 〃 〃	۹۳
۸	اولیائے امت کے ملفوظات کا جواب	〃 〃 〃	۱۱۷
۹	ہمارے اعتراضات کے غلط جوابوں کا جواب	〃 〃 〃	۱۷۹
۱۰	حالات مرزا قادیانی مدعی نبوت کاذبہ لایعنی	〃 〃 〃	۲۰۵

۱۱	معیار صداقت قادیانی، مرزا قادیانی کی زبانی	بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ	۲۷۱
۱۲	روشن علی قادیانی کے لیکچر کا جواب	〃 〃 〃	۲۷۹
۱۳	حکیم محمد حسین قادیانی کے ہینڈ بل نمبر۱ کا جواب	〃 〃 〃	۳۳۱
۱۴	مرزائی صاحبان کے ہینڈ بل نمبر۹ کا جواب	〃 〃 〃	۳۵۱
۱۵	لاہوری مرزائی صاحبان کے اتمام حجت نمبر۶،۷ کا جواب	〃 〃 〃	۳۸۳
۱۶	انجمن قادیان کے ٹریکٹ نمبر۲ کا جواب	〃 〃 〃	۳۹۵
۱۷	انجمن قادیان کے ٹریکٹ نمبر۵ کا جواب	〃 〃 〃	۴۰۱
۱۸	انجمن قادیان کے ٹریکٹ نمبر۶ کا جواب	〃 〃 〃	۴۰۹
۱۹	قادیانی انجمن قادیان کے ٹریکٹ نمبر۹ کا جواب	〃 〃 〃	۴۲۳
۲۰	مرزائیوں کے متشابہات وچیلنج کا جواب	〃 〃 〃	۴۲۷
۲۱	مرزائیوں کے چھ سوالات کے جوابات	〃 〃 〃	۴۴۳
۲۲	ختم نبوت اور مرزائی ژاژ خائی کا جواب	〃 〃 〃	۴۶۳
۲۳	ماسٹر ابراہیم سیکرٹری انجمن مرزائیاں سیدوالا کے خط کا جواب	〃 〃 〃	۴۸۱
۲۴	اتحاد اسلام کے نام سے مرزائیوں کا ترانۂ منافقانہ اور اس کا جواب	〃 〃 〃	۴۸۷
۲۵	مہاتما گاندھی کی ذاتی رائے	〃 〃 〃	۴۹۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مرتب

الحمدللہ وکفیٰ وسلام علیٰ سیدالرسل وخاتم الانبیاء. امابعد!

لیجئے قارئین کرام! حق تعالیٰ جل شانہ کی عنایت کردہ توفیق کے ساتھ محاسبہ قادیانیت جلد۲۹ پیش خدمت ہے۔

اس میں جن بزرگان دین کے فتنہ عمیاء قادیانیت کے خلاف رشحات قلم درج ہیں، ان کی تفصیل یہ ہے:

۱/۱۲۱۷...... ’’جواب منشی محمد عبداللہ (کوہ مری) بنام ڈاکٹر سید محمد حسین مرزائی جماعت لاہوری‘‘ مرتبہ: محمد عبداللہ میر منشی کوہ مری

لاہوری مرزائیوں کا ۸؍ستمبر ۱۹۲۴ء کوہ مری محمڈن ہال میں جلسہ ہوا جس میں لاہوری مرزائی ڈاکٹر محمد حسین کا بیان تھا۔ اس میں منشی محمد عبداللہ کوہ مری نے ان سے جواب دینے کے لئے وقت مانگا اور مناظرہ کی پیشکش کی۔ لاہوری مرزائی نے منہ چھپالیا۔ منشی محمد عبداللہ واپس آ گئے۔

ڈاکٹر محمد حسین لاہوری مرزائی نے ۲۴؍ستمبر ۱۹۲۴ء کے اپنے رسالہ ’’پیغام صلح لاہور‘‘ میں سفر کوہ مری کے حالات درج کئے تو ملعون قادیان کے طریقہ سیئہ کے مطابق کذب کے طومار باندھے، اس سے قبل اس مرزائی ڈاکٹر نے منشی محمد عبداللہ کو خط لکھا، جسے ماہنامہ تائید اسلام لاہور کے شمارہ جنوری ۱۹۲۵ء کے ص۱۶ اور شمارہ فروری کے ص۱ تا ۸ میں شائع کیا گیا۔ ہم نے ان دو قسطوں کے مضمون کو رسالہ کی شکل دے دی ہے۔ افسوس ہے کہ فروری کے شمارہ کی دوسری قسط کا ص۱،۲ شارٹ تھے۔ ہمیں مل نہ پائے۔ مجبوراً وہاں ......نقطوں کا نشان دے دیا ہے۔ زہے نصیب کہ جو ہوگیا غنیمت ہے۔

۲/۱۲۱۸...... ’’مولانا مفتی غلام مرتضیٰ کے مناظرہ کے متعلق مضامین کا جواب‘‘

از: مولانا احمد دین کوٹلی

مولانا مفتی غلام مرتضیٰ میانوی کا قادیانی جلال الدین شمس سے ۱۸، ۱۹؍اکتوبر

۱۹۲۴ء میں ہریا ضلع گجرات میں مناظرہ ہوا۔ ذلت آمیز شکست سے قادیانی دوچار ہوئے۔ الفضل قادیان دسمبر ۱۹۲۵ء میں گویا سوا سال بعد اس مناظرہ کے متعلق قادیانی عبدالرحمٰن کے چند مضامین شائع ہوئے، جن کا مولانا مفتی غلام مرتضٰی میانوی کے شاگرد مولانا احمد دین کوٹلی نے جواب تحریر کیا جو تائید اسلام فروری ۱۹۲۶ء میں شائع ہوا۔ جو یہاں ہم پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

۱۲۱۹/۳...... مخدوم العلماء اسوۃ الصالحین شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ بانی وامیر انجمن خدام الدین لاہور، امیر اوّل کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا ردقادیانیت پر ہم ایک رسالہ احتساب قادیانیت کی جلد ۱۵ میں ص۹۱ سے ۱۰۷ تک شائع کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ اس رسالہ کا نام ’’مسلمانوں کے مرزائیت سے نفرت کے اسباب اور مرزا قادیانی کے متضاد اقوال‘‘ ہے۔

اللہ رب العزت نے کرم فرمایا کہ ہمارے مخدوم حضرت مولانا محمد رمضان علوی مرحوم رکن مرکزی مجلس شوریٰ مجلس تحفظ ختم نبوت اوران کے صاحبزادے مولانا سعید الرحمٰن علوی مرحوم کی لائبریری سے ایک رسالہ دریافت ہوا۔

’’<u>خطبہ صدارت حضرت لاہوری ختم نبوت احرار کانفرنس لانگے خان باغ ملتان</u>‘‘: یہ سہ روزہ کانفرنس ۱۷، ۱۸، ۱۹؍نومبر ۱۹۵۰ء کو منعقد ہوئی۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا محمد علی جالندھری کی خواہش پر حضرت مولانا احمد علی لاہوری نے اس کانفرنس کی صدارت قبول فرمائی۔ پہلے روز ۱۷؍نومبر ۱۹۵۰ء جمعہ نصف شب کے لگ بھگ آپ نے یہ خطبہ کانفرنس کے شرکاء کے سامنے پڑھا اور جسے بعد میں مخدوم زادہ مولانا سید حافظ عطاء المنعم شاہ بخاری نے اپنے اہتمام سے مکتبہ تحفظ ختم نبوت کچہری روڈ ملتان سے طبع کرایا۔ یہ ایک تاریخی خطاب اور علمی دستاویز ہے۔ ۲۰۲۳ء میں قریباً پون صدی بعد دوبارہ اسے شائع کیا جارہا ہے۔ مخلصین ومحبین نوٹ فرمائیں کہ اس خطبہ میں دوبار ’’مجلس تحفظ ختم نبوت‘‘ کا حضرت لاہوری نے ذکر خیر فرمایا ہے اور اسے حضرت المکرّم مخدومنا المحترم مولانا سید عطاء المنعم شاہ بخاری نے شائع کیا ہے۔ یہ خطبہ حضرت امیر شریعت کی زندگی مبارک میں پڑھا گیا جس سے یہ حقیقت شائع شدہ مندرج ہذا ہے۔ جس میں یہ بات

صاف طور پر موجود ہے کہ ۱۹۵۰ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت موجود تھی۔ امید ہے کہ جو حضرات اس مؤقف سے اتفاق نہیں رکھتے انہیں دیانتہً اپنے مؤقف پر نظر ثانی اور تصحیح کرنا ہوگی۔

حق تعالیٰ کا کرم ہے کہ ایک علمی وتاریخی دستاویز کو شائع کرنے کی سعادت سے حق تعالیٰ نے سرفراز فرمایا۔ الحمدللہ اوّلاً وآخراً!

۱۲۲۰/۴...... ’’وعظ قاضی فضل احمد لدھیانوی بمقام کھماچوں وقصبہ بنگہ ضلع جالندھر ۸؍نومبر ۱۹۲۲ء‘‘ یہ مختصر رپورٹ قاضی فضل احمد لدھیانوی کی مرتب کردہ ہے جو ماہنامہ تائید اسلام لاہور دسمبر ۱۹۲۲ء میں شائع ہوئی، پیش خدمت ہے۔ قاضی فضل احمد مرحوم کی دو کتابیں: (۱)’’کلمہ فضل رحمانی‘‘ (۲)’’جمعیۃ فاطر‘‘ احتساب قادیانیت جلد۲۰ ص۳۵۷ تا ۶۱۸ تک پہلے شائع کر چکے ہیں۔ مرحوم کا یہ تیسرا مضمون ہے جو محاسبہ قادیانیت جلد۲۹ میں پیش خدمت ہے۔ اس رسالہ میں ’’مرزا کی بوسہ بازی‘‘ کا واقعہ قابل مراجعت ہے جو بالکل ہمارے لئے نئی بات ہے۔

۱۲۲۱/۵...... جناب بابو پیر بخش صاحب لاہوری کے کل ۳۳ عدد کتب ورسائل ہم پہلے شائع کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔

احتساب قادیانیت	جلد۱۱	میں	۹	رسائل
احتساب قادیانیت	جلد۱۲	میں	۳	کتب
احتساب قادیانیت	جلد۴۵	میں	۲	رسائل
محاسبہ قادیانیت	جلد۱۴	میں	۹	رسائل
محاسبہ قادیانیت	جلد۲۸	میں	۱۰	رسائل

اس جلد میں ’’تقریر بابو پیر بخش لاہوری جلسہ مسلمانان لاہور یکم؍جنوری ۱۹۱۸ء‘‘ شامل اشاعت ہے۔ یہ تقریر بابو صاحب کی تحریر کردہ ہے۔

۱۲۲۲/۶...... ’’تقریر بابو پیر بخش لاہوری جلسہ قصور ۳؍مئی ۱۹۲۰ء‘‘ یہ تقریر بھی بابو پیر بخش نے لکھ کر خود پڑھ کر سنائی۔

۱۲۲۳/۷...... ’’مسیح موعود اور امت محمدیہ کا جواب‘‘

ماہنامہ تائید الاسلام جون ۱۹۲۳ء مولانا حبیب اللہ امرتسری کا ایک مضمون ’’کیا

مسیح موعود امت محمدیہ میں سے پیدا ہوگا‘‘ شائع ہوا۔ جس کا جواب قادیانی پنڈت اللہ دتہ جالندھری نے ریویو آف ریلیجنز قادیان ج۲۲ نمبر۱۰ بابت ماہ اکتوبر۱۹۲۳ء میں ’’مسیح موعود اور امت محمدیہ‘‘ لکھا۔ اس کا جواب بابو پیر بخش لاہوری نے ’’مسیح موعود اور امت محمدیہ کا جواب‘‘ ماہنامہ تائید اسلام لاہور نومبر۱۹۲۳ء ص۱تا۱۲، ماہنامہ تائید اسلام لاہور جنوری۱۹۲۴ء ص۲۰تا۲۳ ماہنامہ تائید اسلام لاہور جون۱۹۲۴ء ص۱۴،۱۵، ماہنامہ تائید اسلام لاہور اگست۱۹۲۴ء ص۱۶ پر گویا چار قسطوں میں جواب دیا۔ ہم نے ان تمام قسطوں کو ایک ساتھ اس رسالہ میں جمع کر دیا ہے۔ البتہ پہلی قسط کے آخر میں ایک لاہوری مرزائی کے سوالوں کا جواب تین صفحات میں دیا تھا وہ بھی ہم نے رہنے دیا۔ اس جلد میں آپ یہ بھی ملاحظہ فرمائیں گے۔

۱۲۲۴/ ۸...... ’’اولیائے امت کے ملفوظات کا جواب‘‘

جناب بابو پیر بخش لاہوری کا یہ مرتب کردہ رسالہ، پشاور کے ایک لاہوری مرزائی میر مدثر شاہ نے ایک کتاب ’’اولیائے امت کے ملفوظات‘‘ نامی ملعون قادیان کی حمایت میں لکھی جس کا جواب جناب بابو پیر بخش نے ’’اولیائے امت کے ملفوظات کا جواب‘‘ کے نام سے تحریر کیا جو ان کے رسالہ ماہنامہ تائید اسلام لاہور کی اشاعت ۱۹۲۴ء کے مارچ تا ستمبر کے پانچ شماروں میں قسط وار شائع ہوا۔ اللہ رب العزت کی ذات پاک کے کرم سے پانچ قسطوں پر مشتمل یہ پانچوں شمارے ہمیں میسر آ گئے، جسے ہم یہاں پر کتابی شکل میں پہلی بار یکجا شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ ۱۹۲۴ء کا مضمون ۲۰۲۳ء میں پہلی بار کتابی شکل میں اس کی اشاعت سے امید بندھتی ہے کہ جس کریم ذات باری تعالیٰ کے کرم سے یہ توفیق ملی، وہ مرنے کے بعد فقیر مرتب کو بغیر حساب کے کامل مغفرت سے بھی سرفراز فرمائیں گے۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز. اٰمین یا الٰہ العالمین. صل اللہ علیٰ خاتم النبیین!

۱۲۲۵/ ۹...... ’’ہمارے اعتراضات کے غلط جوابوں کا جواب‘‘ مرتبہ: جناب بابو پیر بخش لاہوری

ماہنامہ تائید اسلام لاہور کے چار شماروں میں قادیانیوں سے متعلق جو اعتراضات

تھے ان کے جوابات اللہ ڈتہ جالندھری قادیانی نے ریویو قادیان ستمبر۱۹۲۴ء کے شمارہ میں دیئے۔ بابو پیر بخش نے اپنے تائید اسلام کے اکتوبر، نومبر، دسمبر۱۹۲۴ء اور جنوری ۱۹۲۵ء کے چار شماروں میں ان قادیانی جوابات کا جواب لکھا۔ ہمیں افسوس ہے نومبر۱۹۲۴ء کا شمارہ تائید اسلام ہمیں نہ مل سکا۔ مجبوراً قسط نمبر۱،۳،۴ کو ہم نے یکجا کر دیا ہے اور یہ ماہنامہ میں بالاقساط چھپنے والا مضمون پہلی بار یکجا کتابی شکل میں ایک صدی بعد شائع ہو رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے کیا بعید ہے کہ شارٹ شمارہ نومبر۱۹۲۴ء کا بھی مل جائے تو مضمون مکمل ہو جائے۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز!

۱۰/۱۲۲۶...... ’’<u>حالات مرزا قادیانی مدعی نبوت کاذبہ لایعنی</u>‘‘ مرتبہ: بابو پیر بخش لاہوری

ملعون قادیان مرزا قادیانی کے حالات محترم بابو صاحب نے چودھویں صدی کا مسیح، شحنہ ہند اور دیگر رسائل سے لے کر ۵قسطوں میں یکجاء کر دیئے جو ماہنامہ تائید اسلام لاہور کے شمارہ مئی تا ستمبر ۱۹۲۶ء میں شائع ہوئے۔ قدرت کا کرم کہ پانچوں رسالوں میں پانچوں قسطیں مل گئیں اور ’’پانچوں گھی میں‘‘ کی مثال صادق آئی، یا ہمارے پاؤ بارہ ہو گئے۔ لیکن کسر رہ گئی کہ ستمبر کی قسط کا ص۲ نہ مل سکا۔ اچھا ہے اس صدمہ میں ہمارا دماغ ٹھکانے پر رہا۔ ورنہ تو شاید پاؤں زمین پر نہ لگتے، کیوں نہیں کہ ستانوے سال بعد پہلی بار اس مضمون کو کتابی شکل میں یکجا شائع کیا جا رہا ہے۔ یا اللہ! مؤلف مرحوم کی قبر پر رحمت کی موسلا دھار بارش نازل فرما کر اسے شرابور اور نہال فرما دے اور اس کی ترتیب کی سعادت حاصل کرنے والے راقم الحروف کو آخر وقت تک اس کام سے محروم نہ فرما۔ آخر وقت تک کسی کا محتاج نہ فرما۔ صرف اپنے دروازہ کی دریوزہ گری نصیب فرما۔ مرتے وقت کلمہ اسلام نصیب فرما۔ مرنے کے بعد محض اپنے فضل سے بغیر حساب کتاب کے کامل مغفرت فرما۔ آمین!

یا اللہ تو دل کے رازوں کو جانتا ہے۔ اس وقت میرا دل اس یقین وایمان سے پر ہے آپ میری ضرور مغفرت فرمائیں گے۔ اس کام کی توفیق سے نوازا ہے تو قبولیت ورحمت سے بھی نوازدے کہ آپ کی ذات سخی ذات ہے اور ماذالک علی اللہ بعزیز بھی تیری ذات کے متعلق ہے جو یقیناً حق وسچ ہے۔ یا اللہ ایسے فرما اور یقیناً آپ ایسے فرمائیں گے۔ آمین!

۱۲۲۷/۱۱...... ’’معیار صداقت قادیانی، مرزا قادیانی کی زبانی‘‘ مرتبہ: بابو پیر بخش لاہوری

ملعون قادیان کی تحریروں میں اس کے اپنے مقرر کردہ معیار صداقت پر ملعون قادیان کو پرکھا تو دنیا پر واضح ہوگیا کہ ملعون قادیان ایک کذاب شخص تھا اور وہ اپنے دعاوی میں کذاب نکلا۔ یہ مضمون ماہنامہ تائید اسلام لاہور مارچ ۱۹۲۶ء سے ماخوذ ہے۔

۱۲۲۸/۱۲...... ’’روشن علی قادیانی کے لیکچر کا جواب‘‘ مرتبہ: بابو پیر بخش لاہوری

ایک قادیانی جس کا نام روشن علی تھا، وہ قادیانی جماعت کے مناظرین میں شامل تھا۔ قادیان کے جلسہ مارچ ۱۹۱۹ء میں اس نے ملعون کی صداقت پر قادیانی قوم کے سامنے خطاب کیا۔

ہمارے مخدوم جناب بابو پیر بخش لاہوری نے اس کی ایک ایک خودساختہ دلیل کا ایسا جواب دیا کہ ملعون قادیان کے کذاب ودجال ہونے کی بابت عوام کو شمس نصف النہار کی طرح اجالا کر دکھایا۔ آپ کا تحریر کردہ یہ جواب ماہنامہ تائید اسلام لاہور کی اشاعت نومبر، دسمبر ۱۹۱۹ء اور جنوری ۱۹۲۰ء میں تین اقساط میں شائع ہوا، جنہیں ہم نے یہاں پر یکجا کر کے کتابی شکل میں شائع کر دیا ہے۔ قریباً ایک صدی قبل کے مضمون کا پہلی بار کتابی شکل میں شائع ہونا محض فضل پروردگار عالم ہے جس کے انعامات کے سامنے ہماری گردن جھکی اور ناک خاک آلود ہے۔ الحمدللہ اوّلاً وآخراً!

۱۲۲۹/۱۳...... ’’حکیم محمد حسین قادیانی کے ہینڈ بل نمبر۱ کا جواب‘‘ مرتبہ: بابو پیر بخش لاہوری

حکیم محمد حسین لاہوری مرزائی المعروف ’’مرہم عیسیٰ‘‘ نے بابو پیر بخش کو خط لکھا۔ بابو صاحب نے جواب دیا۔ حکیم محمد حسین لاہوری مرزائی مرہم عیسیٰ نے اس کے جواب میں ہینڈ بل نمبر۱ شائع کیا۔ بابو صاحب نے ہینڈ بل نمبر۱ کے جواب کے لئے ماہنامہ تائید اسلام لاہور مارچ ۱۹۱۹ء کا شمارہ وقف کر دیا۔ قدرت کا کرم کہ بابو صاحب مرحوم کے اس جواب الجواب کے مضمون کو ایک صدی سے زائد وقفہ کے بعد پہلی بار کتابی شکل میں شائع کرنے کی مجلس تحفظ ختم نبوت سعادت حاصل کر رہی ہے۔ اس پر حق تعالیٰ کے بے پایاں کرم کے سامنے سجدہ ریز ہیں کہ اس ذات کریم نے اس سعادت سے سرفراز فرمایا۔

الحمدللہ اوّلاً وآخراً!

۱۲۳۰/۱۴...... ’’مرزائی صاحبان کے ہینڈ بل نمبر ۹ کا جواب‘‘ مرتبہ: بابو پیر بخش لاہوری

مرزائیوں نے ہینڈ بل ۹ میں اپنے عقائد کا خلاصہ لکھا جو دجل وفریب کا مرقع تھا۔ بابو پیر بخش مرحوم نے قلم اٹھایا اور قادیانی دجل کو پارہ پارہ کر دیا۔ قارئین! نہیں معلوم کہ باقی قادیانی پمفلٹ آٹھ عدد بابو صاحب کو ملے یا نہ ملے جواب لکھا گیا یا نہ، کاش! تائید اسلام رسالہ کی مکمل فائل مل جاتی تو بہت کچھ دریافت ہو جاتا۔ اللہ رب العزت کی رضا وقضاء پر اس عقیدہ کے ساتھ راضی ہیں کہ ان کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔

قارئین! تائید اسلام لاہور کا یہ پرچہ اس پر نہ تاریخ درج ہے، نہ جلد، نہ شمارہ۔ بالکل ابتدائی رسائل میں سے لگتا ہے۔ چلو تبرک ہی سہی۔ بندہ عاجز کیا عرض کر سکتا ہے۔

۱۲۳۱/ ۱۵...... ’’لاہوری مرزائی صاحبان کے اتمام حجت نمبر ۶، ۷ کا جواب‘‘ مرتبہ: بابو پیر بخش لاہوری

لاہوری مرزائی پمفلٹ لکھ کر کاغذی پہلوان کیا بنتے کہ ابلیس کے بھی کان کترتے نظر آتے۔ جناب بابو پیر بخش لاہوری نے ان کے رسالہ نمبر ۶، ۷ ’’اتمام حجت‘‘ کا یہ جواب لکھا اور اپنے رسالہ تائید اسلام جنوری ۱۹۲۳ء کے شمارہ کا ضمیمہ اس کے لئے مختص کیا، جسے ہم محاسبہ کی اس جلد میں شریک طبع کر رہے ہیں۔

۱۲۳۲/ ۱۶...... ’’انجمن قادیان کے ٹریکٹ نمبر ۲ کا جواب‘‘ مرتبہ: بابو پیر بخش لاہوری

قادیان کی نام نہاد قادیانی تنظیم خدام الاسلام نے سیدنا مسیح علیہ السلام کے رفع ونزول بجسد العنصری پر سات سوال کئے، جس کے جوابات بابو پیر بخش صاحب نے رسالہ تائید اسلام کی اشاعت نومبر ۱۹۲۵ء کے ص۱۰ تا ۱۵ میں دیئے۔ قادیانی بولورام ہو گئے اور یہ جوابات امر ہو گئے۔ ہمارے پر اللہ رب العزت کا کرم ہے کہ قریباً سو سال بعد اس مضمون کو رسالہ کی شکل میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

۱۲۳۳/ ۱۷...... ’’انجمن قادیان کے ٹریکٹ نمبر ۵ کا جواب‘‘ مرتبہ: بابو پیر بخش لاہوری

اللہ ڈتہ جالندھری قادیانی خلافت کا پالتو قادیانی پنڈت نے ملعون قادیان کی نبوت ورسالت کے اثبات پر رسالہ لکھا جس کا جواب بابو پیر بخش لاہوری نے تائید اسلام جنوری ۱۹۲۶ء کے شمارہ کے ص۱۰ تا ۱۶ پر تحریر کیا جو پیش خدمت ہے۔

۱۲۳۴/ ۱۸...... ’’انجمن قادیان کے ٹریکٹ نمبر۶ کا جواب‘‘ مرتبہ: بابو پیر بخش لاہوری

قادیانیت کے بانی مرزا قادیانی کا ’’نعوذ بکلی‘‘ بقول خود جاتا رہتا تو اس کا نفس امّارہ اللہ ڈتہ جالندھری قادیانی اس کو حالت ایستادگی دینے کے لئے اپنی الحادی محلول کی مالش مہیا کرتا۔ چنانچہ قادیان سے اللہ ڈتہ جالندھری قادیانی رسائل شائع کرتا تھا۔ اس کے ٹریکٹ نمبر۶ کا جواب بابو پیر بخش لاہوری نے لکھا جو ماہنامہ تائید اسلام اپریل ۱۹۲۶ء کے شمارہ میں ص۱تا۱۶ تک شائع ہوا۔ زہے نصیب کہ اس مضمون کو قریباً ایک صدی بعد ہم پہلی بار کتابی شکل میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔ اللہ ڈتہ جالندھری قادیانی نے لکھا کہ تہتر فرقوں میں سے ایک فرقہ ناجی ہے اور وہ قادیانی ہیں۔ جواب میں بابو پیر بخش نے لکھا کہ وہ ناجی فرقہ تو ابتدائے اسلام سے ’’ما انا علیہ واصحابی‘‘ کا مصداق موجود ہے۔ قادیانیت تو اس زمانہ میں تھی ہی نا، تو وہ اس کا مصداق کیسے ہوسکتی ہے؟ اس پر جتنے قادیانی اشکال تھے ان کو تار تار کیا۔ قادیانی حلقوم میں عرق زقوم ایسے ڈالا کہ ان کی بولتی بند ہوگی۔

۱۲۳۵/ ۱۹...... ’’قادیانی انجمن قادیان کے ٹریکٹ نمبر۹ کا جواب‘‘ مرتبہ: بابو پیر بخش لاہوری

قادیانی مہابکو اللہ ڈتہ جالندھری قادیانی کے پمفلٹ نمبر۹ کا جواب جو ماہنامہ تائید اسلام لاہور مئی ۱۹۲۶ء ص۱۴تا۱۶ میں شائع ہوا۔

۱۲۳۶/ ۲۰...... ’’مرزائیوں کے متشابہات وچیلنج کا جواب‘‘

ردّ غلام رسول قادیانی راجیکی ومحمد حسین قریشی قادیانی ...... مرتبہ: بابو پیر بخش لاہوری

قادیانی مہنت غلام رسول راجیکی نے ایک مضمون ریویو قادیان بابت جنوری، فروری ۱۹۱۸ء میں مرزا کے الہامات کو متشابہات کا درجہ دیا جائے اور دوسرا چیلنج محمد حسین قریشی قادیانی نے دیا کہ مرزا کی جماعت کی ترقی اس کی سچائی کی دلیل ہے۔ ان دونوں مضامین کے جواب میں بابو پیر بخش لاہوری نے قلم اٹھایا اور ان مرزائیوں کا قلمی قتل کردیا۔ یہ جواب تائید اسلام لاہور ۱۹۱۸ء کے ص۱تا۱۵ پر شائع ہوا۔ رسالہ پر تاریخ، مہینہ، سن، جلد، شمارہ کچھ درج نہیں۔ اندازہ سے آخر پر ہم نے سن اشاعت ۱۹۱۸ء لکھا ہے۔ غالباً ماہنامہ تائید اسلام لاہور کا یہ ابتدائی سن اشاعت ہے۔ والعلم عند اللہ!

۱۲۳۷/۲۱...... ''مرزائیوں کے چھ سوالات کے جوابات'' مرتبہ: بابو پیر بخش لاہوری

(۱) ایک غلط جواب کا جواب (ہذا خلیفۃ اللہ المہدی)

(۲) ایک غلط جواب کا جواب اور ہزار روپیہ انعام (مسیح موعود اور مرزا)

(۳) لاہوری مرزائیوں کے مطالبہ کا جواب (من ما ئنا کا ترجمہ)

(۴) ایک غلط جواب کا جواب (محمدی بیگم)

(۵) قادیانی افتراء اور ناپاک جھوٹ کا جواب (مسیح اور یوزآسف)

(۶) ایک غلط جواب اور قادیانی فلاسفی (ہذا خلیفۃ اللہ المہدی)

بابو پیر بخش لاہوری کے زمانہ میں مختلف اپنے رسائل میں قادیانیوں نے سوالات کئے، جن کے بابو پیر بخش نے مختصر مختصر جوابات دیئے۔ یہ چھوٹے چھوٹے مضامین تھے جن کی تعداد چھ تھی۔ ہم نے انہیں یکجا ایک رسالہ بنادیا ہے۔ البتہ اپنی اپنی جگہ پر ان مضامین کے اصل نام بھی دے دیئے ہیں۔ ان سوالات کے جوابات کو مسلسل چلایا ہے۔ البتہ ہر مضمون کے آخر پر جس رسالے میں وہ چھپا اس کا حوالہ دے دیا ہے۔ ان مضامین کے مجموعہ کا نام ''مرزائیوں کے چھ سوالات کے جوابات'' تجویز کیا گیا ہے۔ حق تعالیٰ قبول فرمائیں۔

۱۲۳۸/۲۲...... ''ختم نبوت اور مرزائی ژاژ خائی کا جواب'' مرتبہ: بابو پیر بخش

ماہنامہ تائید اسلام نومبر ۱۹۲۶ء ص۱تا۱۶ میں شائع ہوا۔

۱۲۳۹/۲۳...... ''ماسٹر ابراہیم سیکرٹری انجمن مرزائیاں سید والا کے خط کا جواب'' مرتبہ: بابو پیر بخش لاہوری

یہ خط تائید اسلام کے شمارہ دسمبر ۱۹۲۶ء ص۱تا۱۵ میں شائع ہوا۔

۱۲۴۰/۲۴...... ''اتحاد اسلام کے نام سے مرزائیوں کا ترانۂ منافقانہ اور اس کا جواب'' مرتبہ: بابو پیر بخش

یہ جواب تائید اسلام اپریل ۱۹۲۷ء کے شمارہ ص۱تا۳ میں شائع ہوا تھا۔

۱۲۴۱/۲۵...... ''مہاتما گاندھی کی ذاتی رائے'' مرتبہ: بابو پیر بخش

کابل میں قادیانی سنگسار ہوا۔ گاندھی جی کا بیان آیا۔ قادیانیوں نے آسمان سر پر

اٹھالیا۔ بابو پیر بخش صاحب نے یہ جواب لکھا جو تائید اسلام اپریل ۱۹۲۵ء کے ص ۹ تا ۱۳ میں شائع ہوا جو پیش خدمت ہے۔

محاسبہ قادیانیت جلد ہذا (انتیس) میں پانچ حضرات:

۱/۵۶۰...... جناب منشی محمد عبداللہ کوہ مری	کا	۱	رسالہ
۲/۵۶۱...... مولانا احمد دین کوٹلی	کا	۱	رسالہ
۳...... حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ	کا	۱	رسالہ
۴...... جناب قاضی فضل احمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ	کا	۱	رسالہ
۵...... جناب بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ	کے	۲۱	رسائل
گویا کل ۵ حضرات	کے	۲۵	رسائل

اس جلد میں جمع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

پہلے ذکر کیا ہے کہ بابو پیر بخش لاہوری کے ۳۳ کتب و رسائل ہم احتساب و محاسبہ میں پہلے شائع کر چکے ہیں۔ محاسبہ قادیانیت کی اس جلد ۲۹ میں ۲۱ رسائل شامل اشاعت ہیں تو گویا ۵۴ رسائل و کتب و مضامین بابو پیر بخش مرحوم کے شائع کرنے کی سعادت سے ہم بہرہ ور ہو چکے۔ الحمدللہ اوّلاً و آخراً!

نتیجہ: اب تک احتساب قادیانیت ساٹھ جلدیں اور محاسبہ قادیانیت ۲۹ جلدیں کل ۸۹ جلدوں میں پانچ سو اکسٹھ (۵۶۱) مصنّفین کے قدیم و نایاب بارہ سو اکتالیس (۱۲۴۱) کتب و رسائل شائع کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔

الحمدللہ اوّلاً و آخراً!

محتاج دعا

(فقیر) اللہ وسایا، ملتان

۱۵/ذیقعدہ ۱۴۴۴ھ، مطابق ۵/جون ۲۰۲۳ء

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

جواب

منشی محمد عبداللہ (کوہ مری)

بنام

ڈاکٹر سید محمد حسین

مرزائی جماعت لاہوری

جناب منشی محمد عبداللہ کوہ مری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم!

’’ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبیّن له الهدی ویتّبع غیرسبیل المؤمنین نولّه ما تولّی ونصله جهنم‘‘

من خاکپائے اہل اللہ محمد عبداللہ الیٰ طبیب الاجل مکرمی سید محمد حسین صاحب

السلام علٰی من اتبع الهدیٰ!

نامہ گرامی موصول ہوکر کاشف مدعا ہوا، آپ کی اس ہمدردی اور یادآوری کا خلوص دل سے ممنون ہوں۔ قبل ازیں اخبار پیغام صلح مؤرخہ ۲۴ستمبر ۱۹۲۴ء میری نظر سے گزرا جس میں آپ کا مضمون بعنوان’’سفر کوہ مری سے چند اسباق‘‘ درج تھا۔ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ اس مضمون کو تحریر کرتے ہوئے آپ نے صداقت اور ایمانداری کو تہہ کر کے طاق پر رکھ چھوڑا ہوگا۔ کیونکہ اصلیت پر آپ نے بالکل پردہ ڈالا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ۸ستمبر (۱۹۲۴ء) کو محمدن ریسٹ ہاؤس (کوہ مری) میں جو جلسہ آپ کی طرف سے ہونے والا تھا۔ اس کے اشتہار میں درج تھا کہ آج اتحاد اسلام پر جلسہ ہوگا۔ اس روز میں خود شریک جلسہ ہوا تو اس وقت آپ کھڑے ہوکر لیکچر دے رہے تھے جس میں مرزا قادیانی کی تعریف تھی اور مولوی صاحبان کو ناشائستہ الفاظ سے یاد کر کے کوسا جارہا تھا۔ دوران تقریر آپ نے درفشانی کی کہ اسلام میں درحقیقت حنفی اور شافعی مذہب کچھ چیز نہیں۔ جس پر میں نے آپ سے کہا کہ میں اس شرط پر آپ کا لیکچر سن سکتا ہوں۔ اگر آپ کی طرف سے اختتام پر مجھے نصف گھنٹہ کا وقت تردید کے لئے دیا جائے۔ ورنہ میں اس قسم کے حملہ کو جو ہمارے سچے مذہب پر ہورہا ہے برداشت نہیں کرسکتا۔ چنانچہ آپ نے اور صدر مجلس نے مجھے وقت دینے سے انکار کردیا۔ پھر میں نے کہا کہ اچھا کل یا پرسوں کوئی وقت مقرر کر کے میرے ساتھ مباحثہ کریں۔ اس سے بھی آپ نے انکار کردیا۔ جس پر میں جلسہ سے اٹھ کر چلا آیا اور میرے پیچھے نصف سے زیادہ لوگ بھی اٹھ کر چلے گئے۔ بس اصل حقیقت تو اس قدر تھی۔ مگر آپ نے پیغام صلح میں میری نسبت لکھا ہے کہ نہایت بدزبانی اور بداخلاقی سے ہماری مخالفت کی گئی۔

(ماہنامہ تائیدالاسلام نمبر۱۴؍جنوری ۱۹۲۵ء ص۱۶)

........................آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ عرصہ بیس سال سے میرا سلسلۂ گفتگو اور بحث مباحثہ مرزائیوں اور احمدیوں کے ساتھ رہا ہے۔ عرصہ دس سال سے آپ کی دو پارٹیاں بنیں۔ اس سے پیشتر لاہوری پارٹی والے اور قادیان پارٹی والے ہر دو مرزا قادیانی کو نبی مانتے رہے۔ ہم اہل اسلام کا تو یہ یقین ہے کہ قادیانی اپنے کفر وارتداد میں پختہ ہیں۔ کیونکہ وہ لوگ ٹھیک مرزا قادیانی کے بتلائے ہوئے راستہ پر چلتے ہیں۔ مگر لاہوری منافق ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ مسلمانوں کو فریب دینے کی غرض سے مرزا قادیانی کی نبوت کے انکاری ہیں۔ ذیل میں اپنے تمام اعتراضات کے جواب ملاحظہ کیجئے:

کیا آپ لوگ ایسے شخص کو مجدد قرار دیتے ہیں جس نے ذیل کے اشعار کہے ہوں:

آنچہ من بشنوم ز وحی خدا بخدا پاک دانمش ز خطا
ہم چو قرآن منزہ اش دانم از خطاہا ہمیں است ایمانم
کربلائیست سیر ہر آنم صد حسین است در گریبانم

(نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷)

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاص۲۰، خزائن ج۱۸ ص۲۴۰)

''بریں عقل ودانش بباید گریست'' اگر اشعار بالا جزو ایمان احمدی ہا است پس تف برچنیں احمدیت۔''

آپ نے اپنے خط میں بحوالہ (آسمانی فیصلہ ص۴، خزائن ج۴ ص۳۱۳) میں لکھا ہے کہ مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ''میں مسلمان ہوں اوران سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں جو اہل سنت والجماعت مانتے اور کلمہ...... پڑھتا ہوں اور مدعی نبوت نہیں۔''

<u>جواب</u>: ملاحظہ ہو نقل از کتاب موسومہ ''ایک غلطی کا ازالہ'' جو مرزا قادیانی نے اپنے حین حیات میں مؤرخہ ۵؍نومبر ۱۹۰۱ء بمقام قادیان شائع کیا۔ وہو ہذا!

’’ہماری جماعت میں سے بعض صاحب جو ہمارے دعویٰ اور دلائل سے کم واقفیت رکھتے ہیں جن کو نہ بغور کتابیں دیکھنے کا اتفاق ہوا اور نہ وہ ایک معقول مدت تک صحبت میں رہ کر اپنے معلومات کی تکمیل کر سکے وہ بعض حالات میں مخالفین کے کسی اعتراض پر ایسا جواب دیتے ہیں کہ جو سراسر واقعہ کے خلاف ہوتا ہے۔ اس لئے باوجود اہل حق ہونے کے ان کو ندامت اٹھانی پڑتی ہے۔ چنانچہ چند روز ہوئے ہیں کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا۔ حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔ حق یہ ہے کہ خداتعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔ اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہوسکتا ہے۔‘‘

(ایک غلطی کا ازالہ ص۱، خزائن ج۱۸ ص۲۰۶)

’’جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی مانتا۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۱۶۳، خزائن ج۲۲ ص۱۶۸)

جناب ڈاکٹر صاحب! جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے عقل سلیم عطاء فرمائی ہو اور وہ زیور علم سے آراستہ ہو اور اس میں ذرا سی صداقت بھی ہو۔ وہ ان بیّن اور صریح دعاوی کے ہوتے ہوئے کیونکر مرزا قادیانی کو مسلمان قرار دے سکتا ہے؟ اب آپ کا تاویلات کرنا کہ مرزا قادیانی ظلّی اور بروزی نبی ہیں، درست نہیں۔ جناب من! تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے کہ افضل البشر بعد الانبیاء بالتصدیق ابابکر الصدیق رضی اللہ عنہ ہیں تو کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی شخص فنا فی الرسول ہوسکتا ہے؟ کیا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کسی جگہ کسی کتاب میں دعویٰ کیا کہ میں ظلّی نبی ہوں، ہرگز نہیں۔ حضور انور ﷺ کا ارشاد ہے کہ: ’’**لو کان نبیاً من بعدی لکان عمر** رضی اللہ عنہ‘‘ تو کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہیں ایسا دعویٰ کیا ہے؟ ہرگز نہیں۔ ہاں! یہ تاویل قابل تسلیم ہے کہ نبی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ حقیقی اور مجازی یعنی سچا اور

کاذب تو اس صورت سے مرزا قادیانی جھوٹے نبی ضرور ہوئے۔ جیسے کہ اس سے قبل بائیس گزر چکے ہیں۔

آپ کا یہ لکھنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مجازاً اپنے لئے ابن اللہ کا لفظ استعمال کیا۔ سراسر بہتان ہے۔ ڈاکٹر صاحب مجھے اس کتاب کے نام سے تو آشنا کر دیں جس میں ابن اللہ ہونے کا دعویٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کیا ہے۔ ہاں! البتہ قرآن کریم میں رب العزت فرماتا ہے کہ: ''**وقالت النصاریٰ مسیح ابن اللہ** (التوبۃ:۳۰)'' یعنی اللہ تعالیٰ ذکر فرما رہا ہے کہ عیسائی لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ابن اللہ کہتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود دعویٰ نہیں کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول قرآن کریم میں یہ ہے: ''**انی عبداللہ اٰتانی الکتاب وجعلنی نبیاً** (المریم:۳۰)'' آپ تحریر فرماتے ہیں کہ: ''اہل قبلہ کلمہ گو کیونکر کافر ہوسکتا ہے اور ایک کلمہ گو مسلم کو پھر خادم اسلام کو جو یورپ اور امریکہ میں غیر مسلموں کو کلمہ پڑھا کر اسلام کے دائرہ میں داخل کرتے ہیں کافر قرار دینا۔''

جناب ڈاکٹر صاحب! قرآن کریم فرما رہا ہے: ''**لیس البرّ ان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب والکن البرّ من اٰمن باللہ والیوم الاخر والملائکۃ والکتاب والنّبیین** (البقرۃ:۱۷۷)'' دوسری جگہ ارشاد ہے: ''**ومن الناس من یقول اٰمنا باللہ وبالیوم الآخر وماھم بمؤمنین** (البقرۃ:۸)'' جب تک ایک شخص تمام ضروریات دین پر ایمان نہ رکھے وہ ہرگز مسلمان نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقر کے شروع میں سب سے پہلے مؤمنین کا ذکر کیا۔ پھر کافروں کا اور بعد منافقین کا۔ منافق وہی ہیں جو زبان سے تو کہتے ہیں کہ ہمارا خدا اور رسول اور قرآن پر ایمان ہے۔ مگر جو معانی قرآن کریم کے حضور انور ﷺ اور صحابہ کرام نے فرمائے اس پر عمل نہیں، بلکہ کہتے ہیں کہ جو معانی مرزا قادیانی کو بذریعہ وحی معلوم ہوئے وہی درست ہیں۔ حالانکہ ''**من اعتقد وحیاً من بعد محمد کان کافراً باجماع المسلمین**''

باقی رہا یہ کہ آپ امریکہ اور یورپ میں خدمت اسلام کر کے لوگوں کو دائرہ اسلام میں لا رہے ہیں۔‘‘ جناب من! یہ دعویٰ آپ کا چنڈو خانہ کے مجذوب کی بڑ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ ’’خفتہ را خفتہ کے کند بیدار‘‘ آپ اپنے اخبار میں جو چاہیں درج کر دیں کون پوچھتا ہے۔ کیا ہندوستان میں آپ نے ایک جنم کا آریہ داخل اسلام کیا؟ کیا مرزا قادیانی کے حقوق آپ پر کچھ نہیں کہ ان کی نگری کے ہزاروں قادیانی جن کو آپ مرتد اور کافر کہتے ہیں ایسے گمراہ ہوں اور آپ ان کو اس گمراہی سے نجات نہ دلائیں اور یورپ وغیرہ مارے مارے پھریں۔ یورپ میں تو عیش وعشرت اور ضیافتوں میں مصروف رہ کر بھولے بھالے ہندوستانیوں کی کمائی پر پانی پھیر رہے ہیں۔ یورپ میں اسلام مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں کے پہلے سرسید احمد اور شیخ عبداللہ کوئیلم پہنچا چکے ہیں جس کا ظہور پہلے ہو چکا ہے اور وہی نیچری اسلام ترقی کر رہا ہے۔

آپ نے لکھا ہے کہ: ’’**واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرّقوا** (آل عمران:۱۰۳) ‘‘اے مسلمانو! قرآن کو مضبوطی سے پکڑو اور تفرقہ نہ کرو۔

جناب من! خدارا ذرا نظر انصاف سے غور فرمائیں کہ دین محمدی پرانا دین ہے یا دین احمدی (جو مرزا غلام احمد کے نام سے موسوم ہے) یہ اظہر من الشمس ہے کہ تیرہ سو سال سے تمام صحابہ کرام، سلف صالحین اور اہل سنت والجماعت اسی خدا کی رسی یعنی قرآن کریم کو مضبوط پکڑے ہوئے تھے۔ جب مرزا قادیانی آئے تو انہوں نے اور ان کے متبعین نے اس خدا کی رسی کو چھوڑ دیا اور مسلمانوں کے جم غفیر میں تفرقہ ڈال کر ایک نئے مذہب کی بنیاد ڈالی اور عقائد باطلہ کو ترویج دی اور قعر ضلالت ومذلّت میں جا ڈوبے اور ’’**من شذّ شذّ فی النار**‘‘ کے مصداق بنے۔

آپ فرماتے ہیں کہ: ’’حیات مسیح کا عقیدہ خلاف قرآن اور صلیب پرستوں کا ہے۔‘‘ اور ساتھ ہی آپ اس خط میں اقرار کر چکے ہیں کہ: ’’میں اور میرا مجدد حنفی اور فقہ حنفی

کے پیرو ہیں۔‘‘ گو میرے پاس بے شمار دلائل اور ثبوت حیات مسیح کے متعلق ہیں مگر چونکہ آپ فقہ حنفی کی پیروی کو تسلیم کر چکے ہیں۔ اس لئے میں حضرت امام الاعظمؒ کا قول حیات مسیح کے بارہ میں نقل کرتا ہوں۔ جس میں آپ کو چون وچرا کی جرأت نہ رہے گی۔ ملاحظہ ہو (فقہ اکبر ص۱۶) منصفہ امام الاعظم رضی اللہ عنہ ’’**وخروج الدجال ویاجوج وماجوج وطلوع الشمس من مغربها ونزول عیسیٰ علیہ السلام من السماء وسائر علامات یوم القیامة علی ما وردت به الاخبار الصحیحة حق**‘‘ اس میں حضرت امام اعظمؒ حیات مسیح کے قائل ہیں۔ کیونکہ وہ فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔

جناب ڈاکٹر صاحب! برائے خدا اب تو اپنے عقائد فاسدہ سے تائب ہو جائیں اور وہی مسلک اختیار کریں جس پر تیرہ سو سال سے تمام صحابہ کرام، تابعین، سلف صالحین اور ان کے متبعین گامزن رہے ہیں۔ قبر میں آپ سے سوال ہوگا کہ: ’’**من ربک ومن نبیک وما دینک**‘‘ یہ کوئی نہیں پوچھے گا کہ: ’’**من مرزا غلام احمدک**‘‘

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی
کیں رہ کہ تو میروی بترکستان است

آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ: ’’اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آجائیں تو وہ منصب نبوت سے کس طرح گر جائیں گے اور اس سے ختم نبوت باطل ہو جائے گی۔‘‘

جناب من! یہ منطق آپ کی جاہلوں پر مؤثر ہو تو ہو مگر ذی علم اصحاب کے نزدیک یہ بے اثر ثابت ہوگی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو پہلے ہی سے نبی ہیں ان کو دوبارہ آنے سے نئی نبوت عطاء نہ ہوگی اور نہ ان کے آنے سے ختم نبوت باطل ہوگی۔ بلکہ ہمارے حضور انور ﷺ کی پیش گوئی کی تصدیق ہوگی۔ جس میں حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ’’میرے بھائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرما کر بعد میرے نزدیک قبر میں مدفون ہوں گے۔‘‘ جناب من! ذرا اس مثال پر ٹھنڈے دل سے غور فرماویں۔

’’موجودہ وائسرائے ہند لارڈ ریڈنگ ہیں، ان سے پہلے ایک وائسرائے لارڈ چمیسفورڈ رہ چکے ہیں جو ولایت میں ابھی تک زندہ ہیں۔ اگر سابق وائسرائے ہندوستان میں پھر کسی موقع پر آئیں تو ان کو سابق وائسرائے ہی کہا جائے گا۔ مگر عمل درآمد موجودہ وائسرائے کے احکام پر ہوگا۔ سابق وائسرائے کے آنے سے موجودہ وائسرائے کی نہ ہتک ہوگی اور نہ منصب میں تنزل ہوگا۔‘‘

اب میں مضمون کو طوالت دینا نہیں چاہتا ہوں اور دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس گمراہی کے گڑھے سے نکال کر صراط مستقیم پر لائے۔ مگر ساتھ ہی فرمان ایزدی پر بھی نظر ہے کہ: ’’فی قلوبهم مرض فزادهم الله مرضاً‘‘

جناب ڈاکٹر صاحب! اگر جناب کسی موقع پر بازار میں کسی دوکان پر یا مسجد میں یا منڈی میں تشریف لا کر بالمشافہ مکالمہ کریں اور مرزا قادیانی کے آخری دعاوی کے رو سے بتائید آیات کلام اللہ واحادیث رسول اللہ ثابت کر دیں کہ مرزا قادیانی ایک مجدد تو درکنار ایک ادنیٰ مسلمان کا درجہ رکھتے ہیں تو میں بطور پیشکش مبلغ دوصد روپیہ جناب کو دوں گا اور اگر میں نے مرزا قادیانی کی کتب سے بتائید قرآن واحادیث ان کا کافر اور مرتد ہونا ثابت کر دیا تو آپ سے میں روپیہ کا خواہاں نہ ہوں گا۔ بلکہ آپ کھڑے ہو کر صرف اپنے عقائد سے توبہ کریں۔

زیادہ نیازمند (خاکپائے اہل اللہ محمد عبداللہ میر منشی کوہ مری ۲/اکتوبر ۱۹۲۴ء)

(ماہنامہ تائید الاسلام نمبر۱۵، بابت ماہ فروری ۱۹۲۵ء ص۳تا۸)

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

مولانا مفتی غلام مرتضیٰ

کے مناظرہ کے متعلق

مضامین کا جواب

مولانا احمد دین کوٹلی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اخبار الفضل قادیان ج۱۳نمبر۶۹ص۷،۸مؤرخہ۱۵/دسمبر۱۹۲۵ء کے پرچہ میں ایک سال سے زیادہ عرصہ کے بعد قادیانی جماعت نے مولانا مفتی غلام مرتضٰی صاحب کے مناظرہ کے متعلق چند مضامین جو افتراء اور جہالت سے لبریز تھے، شائع کئے جن کی تردید وقتاً فوقتاً ہدیہ ناظرین کی جائے گی۔ لیکن فی الحال سب سے اہم مضمون کی تردید بعنوان قولہ واقول پیش کرتا ہوں۔

قولہ: مفتی صاحب نے اپنی تمام تقریر میں ’’بل رفعہ اللّٰہ الیہ‘‘ کے بل کو پیش کیا ہے۔ دراصل اسی بل کے بل نے مفتی صاحب کے دماغ کو چکرادیا اور تمام مباحثہ میں ہاتھ پاؤں مارتے رہے۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ بل کے مابعد فقرہ ضروری ہے کہ ماقبل کے خلاف ہو۔ یہ بھی مفتی صاحب کے علم قرآنی سے بے بہرہ ہونے کی بین دلیل ہے۔ اب ہم قرآن شریف سے ہی مفتی صاحب کے دعویٰ کی تردید کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

’’ولمّا ضرب ابن مریم مثلاً اذا قومک منہ یصدون وقالوا ءألھتنا خیرٌ ام ھو ما ضربوہ لک الّا جدلا بل ھم قوم خصمون (الزخرف:۵۷، ۵۸)‘‘

اگران آیات میں بل کے بعد کو ماقبل کے خلاف مانا جائے تو خود خدا تعالیٰ کا قول: ’’وما ضربوہ لک الّا جدلا‘‘ نعوذ باللہ! باطل ہو جائے گا۔ اب ہم جناب مفتی صاحب سے پوچھتے ہیں کہ: ’’وما ضربوہ لک الا جدلا‘‘ کیا ’’قومٌ خصمون‘‘ کے خلاف ہے۔ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو ثابت ہوا کہ بل اضرابیہ ہی نہیں بلکہ ترقی کے لئے بھی آتا ہے۔ جیسا کہ جماعت احمدیہ کے مناظر نے پیش کیا تھا۔

اقول: بتواریخ ۱۸، ۱۹/اکتوبر ۱۹۲۴ء مابین حضرت مولانا مفتی غلام مرتضٰی صاحب ساکن میانی اور مولوی جلال الدین شمس مولوی فاضل قادیانی مسئلہ حیات وفات مسیح ابن مریم علیہ السلام پر مناظرہ ہوا جو شائع ہو چکا ہے۔ اس مناظرہ میں اسلامی مناظر یعنی مفتی صاحب نے حیات مسیح ثابت کرنے کے لئے علاوہ اور استدلالات کے یہ دو استدلال بھی تقریراً وتحریراً پیش کئے۔

اوّل یہ کہ قولہ تعالیٰ:’’ وما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ ‘‘ سے بلحاظ بل ابطالیہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسیح ابن مریم زندہ بجسدہ العنصری آسمان پر اٹھالئے گئے ہیں۔

دوسرا یہ کہ اسی قول سے بلحاظ قصر قلب نیز مسیح ابن مریم کا زندہ بجسدہ العنصری مرفوع الیٰ السماء ہونا ثابت ہوتا ہے اور اسلامی مناظر نے ان دو استدلالوں کے متعلق یہ پیشین گوئی کی کہ مرزائی جماعت میں سے کوئی فرد بھی ان کا جواب نہ دے سکے گا۔ کچھ عرصہ کے بعد تمام قادیانی جماعت نے سب زور لگا کر قادیانی مناظر یعنی مولوی جلال الدین کی طرف سے یہ مضمون شائع کیا۔ مفتی صاحب نے اپنے پرچہ میں لکھا ہے کہ جب جملہ منفی ہوتو اس وقت بل ابطالیہ ہی ہوگا۔

قرآن شریف کی آیت:’’وما یشعرون ایّان یبعثون بل ادٰرک علمھم فی الآخرۃ‘‘ کے صریح خلاف ہے۔ کیونکہ یہاں بل ابطالیہ لے کر معنی درست ہو نہیں سکتے۔ انتہیٰ!

اور اسلامی جماعت کی طرف سے اس قادیانی مضمون کی یہ تردید شائع ہوئی۔ یہ قادیانی مناظر کا نرالا جہل مرکب ہے کیونکہ نفی کے بعد بل ابطالیہ سے یہ مراد ہے کہ وصف منفی کو یہ بل باطل کرتا ہے اور جس وصف پر داخل ہے، اس کو ثابت کرتا ہے۔ جیسا کہ:’’ وما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ من قتل المسیح ‘‘ منفی ہے جس کو بل نے باطل کر دیا اور رفع المسیح پر داخل ہے جس کو اس نے ثابت کر دیا ہے اور قادیانی مناظر نے جو آیت بطور تردید پیش کی ہے وہ درحقیقت اسلامی مناظر کی صاف طور پر تائید کرتی ہے۔ کیونکہ اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ وہ نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائیں گے۔ بلکہ آخرت کے بارے میں ان کا علم انتہا کو پہنچ کر رہ گیا۔ یعنی وہ جاہل رہ گئے۔ دیکھو اس آیت میں شعور یعنی علم بالآخرۃ منفی ہے جس کو بل باطل کر رہا ہے اور جہل بالآخرۃ پر بل داخل ہے جس کو وہ ثابت کر رہا ہے اور جیسا کہ:’’ وما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ ‘‘ میں قتل المسیح اور رفع المسیح کے درمیان لزوم نہیں بلکہ ضدیت ہے۔ ویسا ہی آیۃ:’’ وما یشعرون ایان یبعثون بل ادرک علمھم فی الآخرۃ ‘‘ میں علم بالآخرۃ اور جہل بالآخرہ کے درمیان لزوم نہیں بلکہ منافی وضدیت ہے۔ یہ عجیب اتفاق

ہوا کہ قادیانی مناظر نے تردید میں آیت:''وما یشعرون...... الخ!''پیش کی ہے جس میں شعور کی نفی ہے اور آیت اسلامی مناظر کی ایسی تائید کر رہی ہے کہ قادیانی مناظر کو اس کی تائید کا شعور نہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ قادیانی جماعت کی پردہ دری ہوکر اس کے مذہب کا بطلان آفتاب نصف النہار کی طرح روشن ہو چکا ہے۔ انتہیٰ!

آج اخبار الفضل قادیان ج۱۳ نمبر۶۹ ص۷،۸، مؤرخہ ۱۵؍دسمبر۱۹۲۵ء کا پرچہ میری نظر سے گزرا جس میں تمام قادیانی جماعت نے اپنا سارا زور لگا کر قریباً ۶ ماہ کے بعد مسمی عبدالرحمٰن کی طرف سے ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں مفتی صاحب کے استدلال بلحاظ بل ابطالیہ کی تردید میں ایک اور آیت پیش کی گئی ہے۔ الحمدللہ والشکر کہ قادیانی مذہب کا بطلان اپنے بیان سے بھی ظاہر ہورہا ہے۔ کیونکہ یہ آیت بھی مثل آیت:''وما یشعرون'' الخ کے قادیانی جماعت کی تردید کرتی ہے اور اسلامی جماعت کی تائید کرتی ہے۔

سنئے آیت یہ ہے:''ولما ضرب ابن مریم مثلاً اذا قومک منه یصدّون وقالوا أالهتنا خیرٌ ام هو ما ضربوه لک الّا جدلاً بل هم قومٌ خصمون (الزخرف:۵۸)''

یعنی جب مریم کے بیٹے کی مثال بیان کی جاتی ہے تو تیری قوم (اے محمد ﷺ) اس پر چلا اٹھتی ہے اور کہتے ہیں کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ (ابن مریم) یہ اسے تیرے لئے بیان نہیں کرتے مگر جھگڑا کرنے کو۔ بلکہ یہ لوگ جھگڑالو ہیں۔ اس آیت میں فقرہ:''ما ضربوه لک الّا جدلاً بل هم قوم خصمون''کو قادیانی جماعت نے بزعم خود اسلامی جماعت کی تردید میں پیش کیا ہے۔ لیکن اس فقرہ میں قادیانی جماعت کی تردید ہے اور اسلامی جماعت کی تائید ہے۔ کیونکہ اس فقرہ میں ما نافیہ ہے اور ضرب بمعنی بیان ہے اور جدل بمعنی خصومت ہے اور ما ضربوه لک الا جدلاً میں بیان ابن مریم غیر خصومت کے لئے منفی ہے۔ جیسا کہ ما نافیہ کے بعد الا آنے سے مستفاد ہوتا ہے اور بیان ابن مریم خصومت کے لئے بل کا مدخول جیسا کہ هم قوم خصمون سے مفہوم ہے اور منفی یعنی بیان ابن مریم

غیر خصومت کے لئے کو بل باطل کر رہا ہے اور مدخول بل یعنی بیان۔ ابن مریم خصومت کے لئے کو بل ثابت کر رہا ہے اور ما بین اس منفی اور اس مدخول بل کے لزوم نہیں بلکہ تنافی وضدیت ہے۔ ’’کما لایخفی ‘‘پس فقرہ: ’’ماضربوہ لک الا جدلاً بل ھم قوم خصمون ‘‘اور فقرہ: ’’وما یشعرون ایان یبعثون بل ادرک علمھم فی الآخرۃ ‘‘اور فقرہ: ’’وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللّٰہ الیہ ‘‘تینوں ہر طرح سے ہم رنگ اور ہم پیالہ وہم نوالہ ہیں اور قادیانی جماعت کا زعم باطل ہوا اور اسلامی مناظر یعنی مفتی صاحب کی یہ پیشین گوئی سچی نکلی کہ استدلال بلحاظ بل ابطالیہ اور استدلال بلحاظ قصر قلب کا اس جماعت کے پاس کوئی جواب نہیں۔

اب ناظرین انصاف سے فرمائیں کہ قائل اخبار الفضل کے یہ فقرے سچ ہیں یا نہ (دراصل اسی بل کے بل نے مفتی صاحب کے دماغ کو چکرا دیا اور تمام مباحثہ میں ہاتھ پاؤں مارتے رہے۔ مفتی صاحب نے فرمایا ہے کہ بل کے مابعد فقرہ ضروری ہے کہ ماقبل کے خلاف ہو یہ بھی مفتی صاحب علم قرآنی سے بے بہرہ ہونے کی بین دلیل ہے۔ اب ہم قرآن شریف سے مفتی صاحب کے دعویٰ کی تردید کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ’’ولما ضرب ابن مریم ...... الخ! ‘‘اب ہم جناب مفتی صاحب سے پوچھتے ہیں کہ: ’’ماضربوہ لک الا جدلا ‘‘کیا قوم خصمون کے خلاف ہے۔ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو ثابت ہوا کہ بل اضرابیہ نہیں بلکہ ترقی کے لئے بھی آتا ہے) یا یہ قائل بلحاظ ان فقرات مذکور کے اس مصرعہ کا مصداق ہے:

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

اگرچہ بلحاظ مقولہ: ’’الحیاء یمنع الرزق ‘‘بے حیائی سے کام لینا چاہئے لیکن بلحاظ فقرہ حدیث: ’’الحیاء شعبۃ من الایمان ‘‘حیاء ایمان کے مکملات سے ہے اور آیت: ’’وما یشعرون ایان یبعثون ...... الخ ‘‘کے متعلق جواب ملنے کے بعد قادیانی جماعت کا بالکل سکوت اس بات پر روشن دلیل ہے کہ اس نے تسلیم کرلیا ہے کہ اس آیت میں ہماری تردید ہے اور اسلامی جماعت کی تائید ہے اور قائل اخبار الفضل کا یہ فقرہ کہ (ثابت ہوا

کہ بل اضرابیہ ہی نہیں بلکہ ترقی کے لئے بھی آتا ہے) نیز قابل توجہ ہے۔ کیونکہ اس سے قادیانی جماعت کی علمی بضاعت کا پتا چلتا ہے۔ سنئے اس فقرہ سے صراحۃً مفہوم ہے کہ قادیانی جماعت کے زعم میں وہ بل جو اضراب کے لئے ہے اور وہ بل جو ترقی کے لئے ہے یہ دونوں آپس میں متقابل اور ایک دوسرے کے قسیم ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ نحویوں نے لکھا ہے کہ بل اضراب کے لئے آتا ہے اور اس سے مراد کبھی پہلے خیال کا ابطال ہوتا ہے اور کبھی ایک مضمون سے دوسرے مضمون کی طرف انتقال، پہلے کی مثال: ''وقالوا اتخذالرحمن ولداً سبحانہ بل عبادٌ مکرمون'' اور دوسرے کی مثال ہے: ''قد افلح من تزکی وذکراسم ربہ فصلی بل تؤثرون الحیوٰۃ الدنیا'' (معنی) اس نحوی مضمون سے صاف طور پر ظاہر ہے کہ بل اضراب کے لئے موضوع ہے اور اضراب کے دو قسم ہیں ایک ابطال اور ایک ترقی اور اضراب نہ ابطال کا قسیم ہے نہ ترقی کا قسیم ہے۔ بلکہ اضراب ان دونوں کا مقسم ہے اور یہ دونوں یعنی ابطال اور ترقی آپس میں قسیم ہیں۔ فافہم!

بخدمت قادیانی جماعت عموماً اور بخدمت میاں محمود احمد صاحب خصوصاً التماس ہے کہ جب تک آپ صاحبان آیت: ''وما یشعرون ایان یبعثون...... الخ'' اور آیت: ''وما ضربوہ لک الّا جدلا...... الخ'' کے متعلق جواب دے کر آپ نے مضامین متعلقہ بالآیتین کو صحیح کر کے نہ دکھلائیں گے۔ تب تک مہربانی فرما کر کسی تیسری آیت کو پیش کر کے ہماری تضیع اوقات نہ کریں گے۔ والحمد للہ السلام خیر المبدا وجزالحشام!

(احمد دین از کوٹلی شاگرد مفتی غلام مرتضٰی صاحب از میانی)

(ماہنامہ تائیدالاسلام نمبر۲، بابت ماہ فروری ۱۹۲۶ء ص۷ تا۱۲)

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی
میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

خطبہ صدارت

حضرت لاہوری

ختم نبوت احرار کانفرنس

لانگے خان باغ ملتان

حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

احرار اسلام زندہ باد

ختم نبوۃ زندہ باد

اسلامی دستور زندہ باد

خطبۂ صدارت

فرمودہ

حضرۃ مخدوم العلماء اسوۃ الصلحاء مولٰنا الحاج احمد علی مدظلہ

امیر انجمن خدام الدین لاہور صدر منتخب تحفظ ختم نبوۃ احرار کانفرنس ملتان

بموقع

کل پاکستان تحفظ ختم نبوۃ احرار کانفرنس

منعقدہ ۶-۷-۸ صفر المظفر ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۷-۱۸-۱۹ ستمبر ۱۹۵۵ء

بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار

باغ لانگے خاں ملتان شہر

مرکز اشاعت

مکتبہ تحفظ ختم نبوۃ کچہری روڈ ملتان شہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفصیلی فہرست

کلمات تشکر	۳۳	جبری صدارت	۳۳
مرزاغلام احمد کی شخصیت	۳۴	مرزا کا ادّعاء خداوندی	۳۵
خدا کا باپ ہونے کا دعویٰ	۳۵	خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ	۳۶
رسول اللہ ﷺ کی توہین کا ارتکاب	۳۶	یادداشت	۳۷
توہین نبوی کا دوسرا ارتکاب	۳۷	حدیث رسول اللہ کی تردید ومخالفت	۳۷
سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی توہین	۳۷	توہین مسیح کا دوسرا ارتکاب	۳۸
مرزا کا اپنے کفر کے متعلق اقرار	۳۸	مرزا خارج از اسلام اور کافر ہے	۳۸
مرزا قادیانی اپنے ملعون ہونے کا اعلان	۳۹	مرزا اپنے فیصلہ کے مطابق مخبوط الحواس ہے	۳۹
مرزا قادیانی کا اپنے کذاب ہونے کا فیصلہ	۳۹	عرضداشت	۴۰
ختم نبوت	۴۰	ثبوت واثبات ختم نبوت	۴۱
ختم نبوت فی القرآن	۴۱	تفسیر قرآن کا صحیح معیار	۴۱
تفسیر القرآن بالقرآن	۴۱	تفسیر القرآن بالحدیث	۴۲
تفسیر القرآن بآثار الصحابہ رضی اللہ عنہم	۴۲	تفسیر القرآن بالاعتماد علی اقوال التابعینؒ	۴۳
تفسیر القرآن بالوثوق علی اقوال ائمہ تفسیرؒ	۴۳	حاصل بحث	۴۴

تفسیر آیت خاتم النّبیین	۴۴	قولی اصلاح	۴۴
عملی اصلاح	۴۵	طعن وتشنیع کا جواب	۴۵
ایک شبہ کا ازالہ	۴۵	لفظ خاتم کی تحقیق	۴۶
خاتم کے معنی میں اہل لغت کی توثیقات اورشہادت	۴۶	مفردات القرآن کی توثیق وشہادت	۴۷
المحکم لابن السیدہ کی توثیق وشہادت	۴۷	التہذیب للازہری کی توثیق وشہادت	۴۷
خاتم الانبیاء کے لئے قرآن کریم کی شہادت	۴۸	رسالت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ابدی ہے	۴۹
خاتم النّبیین کے بیان کردہ معنی کے لئے احادیث کی شہادت	۴۹	خاتم النّبیین کے بیان کردہ معنی کے لئے آثار صحابہ رضی اللہ عنہم کی شہادت	۵۱
بیان کردہ معنی خاتم کی تائید میں اجلّہ مفسرین کی شہادت	۵۱	ختم نبوت پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع	۵۲
خلاصہ کلام	۵۳	فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اجتہاد سے اتفاق	۵۴
ذمہ داران تحفظ ختم نبوت کا نصب العین	۵۵	اقتباس	۵۵
ملت اسلامیہ کے لئے لمحہ فکریہ اورفرض کی پکارا	۵۵	انتباہ	۵۶
آخری دعا	۵۶		

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ نحمدہٗ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیّئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضلّ لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھدان لاالہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ ونشھدان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ امّابعد!

کلماتِ تشکر

حضرات! میں اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرتا ہوں کہ اس نے کل پاکستان کے مسلمانوں کو اتنے عظیم الشان اجتماع کی توفیق دی اور کتاب وسنت کی روشنی میں سرکار دوعالم ﷺ کی ابدی دائمی اور غیرمتبدل نبوت کی تائید میں اپنے پاکیزہ خیالات کے اظہار کا موقع عطاء فرمایا اور میری زبان اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہے کہ اس نے مملکت پاکستان میں رسول اللہ ﷺ کے سچے اور مخلص غلاموں کو یہ توفیق دی کہ وہ ملتان میں ہزارہا کی تعداد میں جمع ہوکر اس بات کا اعلان کریں کہ ہم سیدالمرسلین خاتم النّبیین علیہ السلام کے ختم نبوت کے جھنڈے کو سرنگوں نہیں ہونے دیں گے اور آپ کی نبوت کے جھنڈے کے بعد کسی بھی نبوت کاذبہ کے باغی جھنڈے کو دنیا میں بلند نہیں ہونے دیں گے اور انگریز کے اشارہ پر قادیان میں جس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ ہم اس انگریزی نبی کی نبوت کو ہرگز پنپنے نہیں دیں گے۔ بلکہ ہم قرآن مجید اور رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں اپنے اسلاف کے اجماعی فیصلہ پر مہر تصدیق لگاتے ہیں کہ ہر مدعی نبوت کافر، بے ایمان اور خارج از اسلام ہے۔ ہمارے لئے سردار دوعالم ﷺ کی دامن گیری دنیا کی عزت اور آخرت کی نجات کے لئے کافی ہے۔

جبری صدارت

یہ چیز درست ہے کہ مسلمانوں کے ہر اجتماع میں ایک صدر کا ہونا ضروری ہے۔ اگر دو مسلمان مل کر نماز پڑھیں۔ ان میں ایک امام اور دوسرا مقتدی ہوتا ہے۔ اگر تین مسلمان سفر پر جائیں تو اپنے میں سے ایک کو اپنا امیر منتخب کر لیتے ہیں۔ لہٰذا ’’تحفظ ختم نبوت احرار

کانفرنس‘‘ کے عظیم الشان اجتماع کے لئے شرعاً وعقلاً ایک صدر کا ہونا ضروری تھا۔ اللہ تعالیٰ میرے دل کے حال جانتا ہے کہ میں اس اجتماع عظیم کی صدارت کا اپنے آپ کو ہرگز اہل خیال نہیں کرتا تھا۔ مگر کیا عرض کروں ملک عبدالغفور صاحب انوری آفس سیکرٹری دفتر مرکزی ’’مجلس ختم نبوت‘‘ ملتان، حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری دام مجدہم صدر مجلس احرار صوبہ پنجاب اور امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ صاحب بخاریؒ دامت برکاتہم کا دستی والا نامہ لے کر میرے پاس پہنچ گئے۔ جس کی بناء پر مجھے مجبور ہوکر صدارت کی خدمت اپنے ذمہ لینی پڑی۔ والا نامہ کے ساتھ حضرت شاہ صاحب کا ایک زبانی پیغام بھی تھا۔ جس نے میرے تمام اعذار کے دروازے بند کر دیئے اور انوری صاحب نے جب مجھے وہ پیغام سنایا تو مجھے بے ساختہ ہنسی آئی اور اس مجلس کے بعد بھی جب وہ پیغام مجھے یاد آتا تھا تو بہت زیادہ ہنستا تھا۔ حضرت شاہ صاحب مجھے فرمایا کرتے ہیں کہ میں تمہیں سال میں ایک دن میں اتنا ہنسا دیتا ہوں کہ سال بھر کے لئے وہ کافی ہو جاتا ہے۔ اس مرتبہ زبانی تو نہیں ہنسایا۔ مگر اس پیغام نے واقعی بہت زیادہ ہنسایا۔ پیغام میں حضرت شاہ صاحب نے فرمایا تھا کہ آپ نے مجھے امیر شریعت تسلیم کیا ہوا ہے۔ اس لحاظ سے میں ......! بس آگے کچھ نہیں فرمایا تھا اور فی الحقیقت اور کچھ نہ فرمانے میں ہی تو فرمانا تھا۔ اللہ اپنے اس جلیل القدر مجاہد اعظم کو تادیر سلامت رکھے۔ (آمین) اس کا نہ فرمانا بھی ہمارے لئے فرمانا ہی ہے۔ میں نے شاہ صاحب کے میں...... کے لفظ کے آگے یہ خود سمجھ لیا کہ بحیثیت امیر شریعت ہونے کے میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ یہ خدمت اپنے ذمہ لے لو۔

برادران اسلام! جب امیر کا حکم ہو جائے تو مامور اس کے بعد نہ اپنی رائے پیش کر سکتا ہے اور نہ اپنی اہلیت کی جانچ پڑتال کر سکتا ہے۔ اس وقت تو فقط اس تخیل کو دل میں لے کر کام کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے کہ مامور ہوں، مجبور ہوں۔

مرزا غلام احمد کی شخصیت

برادران اسلام! آپ سب حضرات جانتے ہیں کہ ہمارے ہاں یہ دستور ہے کہ جب کسی لڑکے کے لئے رشتہ کی درخواست کی جائے تو لوگ یہ کہتے ہیں کہ پہلے لڑکا تو دکھاؤ۔ اگر ہمیں لڑکا پسند آ گیا تو بعد میں رشتے کی بات چیت کریں گے۔ اسی طرح قادیانی جماعت

مسلمانوں سے جس شخص کی نبوت منوانا چاہتی ہے۔ ہمارا مرزائیوں سے مطالبہ ہے کہ وہ پہلے اس شخص کی قولی عملی تصویر پیش کریں۔ ہم مسلمان پہلے جانچیں گے کہ وہ شخص نبی بننے کے قابل بھی ہے یا نہیں۔ اس چیز کا تصفیہ ہونے کے بعد پھر ختم نبوت کے مسئلہ کی وضاحت کرائی جائے گی۔ چنانچہ جب ہم نے اسے دیکھا بھالا اور پرکھا تو فکر و وجدان اور اسلام وانسانیت کی رو سے اسے نبی تو درکنار ایک ادنیٰ مسلمان بلکہ شریف انسان بھی نہیں پایا۔ وہ تو کفر کے دریا میں اس قدر غرق ہے کہ جو شخص اس کے اندر تہہ بر تہہ کفر دیکھ کر اسے مسلمان کہے۔ وہ خود بھی کافر ہوجائے۔ ونعوذ باللہ من ذالک!

برادران اسلام! مرزا قادیانی کا کافر ہونا فقط میری ہی رائے نہیں بلکہ ہندوستان کے سب علماء کرام کا متفقہ فیصلہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے باطلہ دعاوی کی بناء پر کافر ہے۔ مرزا قادیانی کے جھوٹے دعوے ابھی آپ کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔ جن سے آپ خود اندازہ لگالیں گے کہ واقعی یہ شخص نبی کیا ایک ادنیٰ درجہ کا مسلمان بلکہ ایک شریف انسان کہلانے کا مستحق بھی نہیں ہے۔

مرزا کا ادّعاء خداوندی

معزز حاضرین! ایک طرف تو مرزا غلام احمد خداتعالیٰ کا رسول ہونے کا مدعی ہے۔ چنانچہ اپنی کتاب (دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ ص۲۳۱) میں کہتا ہے: ’’سچا خداوہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔‘‘

اور دوسری طرف خود خدا ہونے کا مدعی ہے۔ کیا کبھی کسی نبی نے خدا ہونے کا دعویٰ بھی کیا ہے اور کیا یہ دعویٰ نمرود اور فرعون جیسا نہیں ہے؟ م

رزا کی عبارت ملاحظہ ہو: ’’اور میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خدا ہوں اور یقین کیا کہ میں وہی ہوں۔‘‘

(کتاب البریہ ص۷۸،۷۹، خزائن ج۱۳ ص۱۰۳،۱۰۴، آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۴، خزائن ج۵ ص ایضاً)

خدا کا باپ ہونے کا دعویٰ

مرزا کہتا ہے: ’’انا نبشرک بغلام مظہر الحق والعلیٰ کان اللہ نزل من السماء‘‘ (ترجمہ) بے شک ہم تمہیں ایسے لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جس

میں حق اور بلندی کا ظہور ہوگا۔ گویا کہ خدا آسمان سے اتر آیا۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۹۵، خزائن ج۲۲ ص۹۸،۹۹)

یعنی مرزا قادیانی کے گھر ایسا بیٹا ہوگا کہ وہ گویا کہ خدا ہی ہوگا۔ کیا جو شخص خدا تعالیٰ کے باپ ہونے کا دعویٰ کرے وہ مسلمان رہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں اور پھر لطف یہ کہ وہ ایسے خرافات واباطیل کہنے کے باوجود خدا کی طرف سے بھیجا ہوا پیغمبر بھی کہلائے اور خدا کا باپ بھی بن دکھائے کیا ایسے شخص کے بے ایمان ہونے میں کسی مسلمان کو شک ہوسکتا ہے؟

خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ

’’انت منی بمنزلۃ اولادی‘‘ (تذکرہ ص۳۲۵ طبع چہارم)

ترجمہ:’’تو مجھ سے بمنزلہ اولاد کے ہے۔‘‘

برادران اسلام! کیا کسی نبی نے کبھی ابن اللہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ مرزا قادیانی ایک طرف تو نبی بنتے ہیں۔ دوسری طرف خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ کیا جو شخص اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا بیٹا کہے وہ مسلمان ہوسکتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ تو اپنے متعلق یہ فرمائیں:’’انما انا عبداللہ ورسولہ‘‘ (میں تو فقط اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں) حضور علیہ السلام تو باوجود سید الانبیاء ہونے کے عبدیۃ سے آگے قدم نہ بڑھائیں اور قادیانی نبی یہ کہے کہ میں خدا کا بیٹا ہوں۔ کیا اللہ تعالیٰ کی عظمت کے مقابلہ میں یہ گستاخی نہیں ہے اور کیا اس دعویٰ میں رسول اللہ ﷺ کی (معاذ اللہ) توہین نہیں ہے اور کیا اس قسم کے دعویٰ کرنے والے کو مسلمان کہا جاسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی توہین کا ارتکاب

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(اخبار بدر نمبر۴۳ ج۲ مؤرخہ ۲۵؍اکتوبر ۱۹۰۶ء)

کیا ان شعروں میں رسول اللہ ﷺ کی توہین نہیں ہے جو شخص انگریزوں کے لئے ظاہر وباطن وفادار اور فوج تیار کرنے والا ہو اور جو شخص اپنے آپ کو گورنمنٹ برطانیہ کا خود کاشتہ پودا کہے اور جو شخص انگریزوں کے خلاف جہاد کو حرام قرار دے۔ وہ (معاذ اللہ)

محمد (ﷺ) کہلائے بلکہ رسول اللہ ﷺ سے اپنے آپ کو افضل سمجھے۔ کیا مسلمان اس سے کسی طرح بھی مطمئن ہوسکتے ہیں۔ کیا یہ رسول اللہ ﷺ کی توہین نہیں ہے اور کیا سیدالاوّلین والآخرین علیہم السلام کی توہین کرنے والا مسلمان رہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

یادداشت

یہ اشعار اس نظم کے ہیں جو مرزاغلام احمد کے مرید اکمل آف گولیکے نے لکھی اور مرزا غلام احمد کے روبرو مجمع عام میں پڑھی گئی اور خوش خط لکھے ہوئے قطعہ کی صورت میں پیش کی گئی اور مرزا قادیانی اسے اپنے گھر لے گئے اور اس وقت خود مرزا قادیانی اور کسی دوسرے نے بھی اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ حالانکہ مسٹر محمد علی امیر جماعت احمدیہ واعوانہم وہیں موجود تھے۔

توہین نبوی کا دوسرا ارتکاب

مرزا کہتا ہے: ’’اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن وحدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے: ’’**ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ**‘‘ (اعجاز احمدی ص۷، خزائن ج۱۹ ص۱۱۳) اس آیت میں نبوت تشریعی کے ساتھ ساتھ یہ بھی دعویٰ ہے کہ ہمارے رسول اللہ ﷺ اس آیت کے مصداق نہیں۔ جو صریح کفر ہے اس لحاظ سے بھی مرزائے کادیانی مسلمان نہیں بلکہ کافر ومرتد ہے۔

حدیث رسول اللہ کی تردید ومخالفت

مرزا کہتا ہے: ’’میرے اس دعویٰ کی بنیاد حدیث نہیں ہے بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں! تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرسکتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۳۰،۳۱، خزائن ج۱۹ ص۱۴۰)

برادران اسلام! رسول اللہ ﷺ سے جو احادیث بسند صحیح بھی ثابت ہوجائیں اور وہ مرزائے کادیانی کی وحی کے معارض ہوں تو ان کے تسلیم کرنے سے انکار کرنا یہ صریح کفر ہے اور اس بناء پر بھی مرزا کافر ہے۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

مرزا کادیانی لکھتا ہے: ’’آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین

دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔‘‘ (حاشیہ انجام آتھم ص۷، خزائن ج۱۱ص۲۹۱)

توہین مسیح کا دوسرا ارتکاب

’’آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔ ورنہ کوئی پرہیز گار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگائے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے، سمجھ والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔‘‘

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۷، خزائن ج۱۱ص۲۹۱)

برادران اسلام! کیا کوئی شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کر کے دائرہ اسلام میں رہ سکتا ہے۔’’اللّٰھم اعذنا منه وجميع المسلمين آمين يا الله العالمين‘‘

مرزا کا اپنے کفر کے متعلق اقرار

گزشتہ حوالہ جات سے تو میں نے یہ ثابت کیا تھا کہ مرزا غلام احمد کافر اور خارج از اسلام ہے۔ اب خود مرزا غلام احمد کی زبانی ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اسلام سے خارج، کافر، منافق، پاگل، مخبوط الحواس اور جھوٹا ہے۔

مرزا خارج از اسلام اور کافر ہے

۱...... ’’وما كان لى ان ادّعى النبوة واخرج من الاسلام والحق بقوم كافرين ‘‘اور مجھے کہاں یہ حق پہنچتا ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کروں اور اسلام سے خارج ہو جاؤں اور قوم کافرین سے مل جاؤں۔‘‘ (حمامۃ البشریٰ ص۷۹، خزائن ج۷ص۲۹۷)

یہ کیونکر ممکن ہے کہ مسلمان ہو کر نبوت کا ادّعا کروں۔

۲...... ’’ہمارا دعویٰ ہے ہم رسول اور نبی ہیں۔‘‘

(اخبار بدر ج۷ نمبر۹ ص۲ مؤرخہ ۵؍مارچ ۱۹۰۸ء)

__نتیجہ__: رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرنے کے باعث مرزا غلام احمد خارج از اسلام اور کافر ہے۔ مرزا اپنے فیصلہ کے مطابق منافق اور پاگل ہے۔

’’ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں۔ کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔‘‘ (ست بچن ص۳۱، خزائن ج۱۰ ص۱۴۳)

نتیجہ: ابھی آپ نے گزشتہ سطور میں ملاحظہ فرمایا کہ مرزا قادیانی نے کیسی دو متضاد باتیں کہہ کر اپنے آپ کو خارج از اسلام کیا تھا اور کچھ متضاد باتیں آگے آرہی ہیں جو مشتے نمونہ ازخروارے کے طور پر ہیں۔ ورنہ متضاد اور متناقض باتیں مرزا قادیانی کی بہت سی ہیں۔ لہٰذا مرزا قادیانی یا پاگل ہیں یا منافق۔

مرزا قادیانی اپنے ملعون ہونے کا اعلان

مرزا لکھتا ہے:

۱...... ’’ان پر واضح ہو کہ ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں اور کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں اور آنحضرت ﷺ کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔‘‘

(تبلیغ رسالت ج۶ ص۲،۳، مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۲۹۷)

۲...... ’’سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔‘‘

(دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ ص۲۳۱)

۳...... ’’ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔‘‘ (اخبار بدر ۵/مارچ ۱۹۰۸ء ج۷ نمبر۹ ص۲)

نتیجہ: مرزا قادیانی نبوت کا دعویٰ کر کے اپنے فیصلہ کے مطابق ملعون ہوگئے۔

مرزا اپنے فیصلہ کے مطابق مخبوط الحواس ہے

’’اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۱۸۴، خزائن ج۲۲ ص۱۹۱)

نتیجہ: مرزا قادیانی کے کلام میں آپ نے گزشتہ سطور میں تناقض ملاحظہ تو فرما ہی لیا۔ لہٰذا مرزا قادیانی اپنے فیصلہ کے مطابق مخبوط الحواس بھی ہیں۔

مرزا قادیانی کا اپنے کذاب ہونے کا فیصلہ

’’جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ نمبر۵ ص۱۱۱، خزائن ج۲۱ ص۲۷۵)

نتیجہ: مرزا قادیانی کے کلام میں تناقض تو ملاحظہ فرما ہی چکے ہیں۔ لہٰذا مرزا قادیانی اپنے فیصلہ کے مطابق جھوٹے بھی ہیں۔ ماشاء اللہ!

علماء کرام نے تو مرزا قادیانی کو نصوص قطعیہ کی بناء پر فقط کافر ہی قرار دیا تھا لیکن مرزا قادیانی نے خود ہی اپنی تکفیر پر اور چار چاند لگا دیئے کہ وہ خارج اسلام اور کافر ہیں، منافق اور پاگل ہیں، ملعون ہیں، مخبوط الحواس ہیں، جھوٹے ہیں۔

عرضداشت

یہ ہے وہ کادیان کی ذات شریف جس کے سر پر قادیانی امت نبوت کا تاج رکھنا چاہتی ہے۔ اسی لئے میں نے ابتداءً عرض کیا تھا کہ ختم نبوت کے مسئلہ کی وضاحت بعد میں ہو جائے گی۔ پہلے اس شخص کو دیکھ لیں۔ ان شاء اللہ! اتنی مفصل بحث کے سننے کے بعد کسی مسلمان کو شک نہیں رہ سکتا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کافر اور خارج از اسلام ہے۔ الّا وہ محروم القسمۃ جن کے لئے ختم اللہ علٰی قلوبھم الخ کی قطعی وعید نازل ہو چکی ہے۔ واعاذنا اللہ من ذالک!

ختم نبوت

اس صدی میں جس قدر فتنوں کی بارش ہوئی۔ وہ محتاج بیان نہیں لیکن وہ فتنہ عمیاء ضرور قابل ذکر ہے جس نے اسلام کا مار آستین بن کر اس کے فناء کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ مگر خدائے قدوس وحدہٗ لاشریک لہٗ نے اپنے ازلی وعدہ کی بنا پر اس کی حفاظت کی اور اپنے خاتم الانبیاء ﷺ کی اس پیشین گوئی کو پورا فرمایا ہے کہ یہ امت محمدیہ گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔

اس فتنہ عمیاء سے میری مراد فتنہ کادیان ہے جس نے اسلام کا بھیس بدل کر اس کی نصوص کی تحریف کی اور شریعت کے قطعی احکام پر پانی پھیرنے کو اپنا اصول قرار دیا ہے۔ اسلام کے وہ روشن اور صاف وصریح احکام جن پر آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے تقریباً ساڑے تیرہ سو برس کے اندر ہر قرن اور ہر زمانہ میں لاکھوں کروڑوں مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ رہ چکا ہے۔ چودھویں صدی ہجری میں پنجاب کے قصبہ کادیان میں ایک شخص پیدا ہوتا ہے اور قرآن مجید، احادیث نبی کریم ﷺ کی بینات اور امت کے اجماعی عقائد کو محض

اپنے اوہام سے ٹھکرا دیتا ہے۔ شریعت کے ان قطعیات میں جو اس فتنہ کے تختۂ مشق بنے۔ ایک مسئلہ ختم نبوت بھی ہے۔ یہ مسئلہ اگرچہ اسلام کی ان ضروریات میں سے ہے۔ جن کو خدا کی آخری کتاب (قرآن مجید) نے دو چار مرتبہ نہیں۔ بلکہ تقریباً سو مرتبہ مختلف مقامات میں مختلف عبارات اور عنوانات سے اس قدر روشن کر دیا ہے کہ کسی بصیر انسان کو اس سے آنکھ چرانے کی مجال نہیں۔ پھر سید المرسلین خاتم النّبیین علیہ السلام نے اس کے ذہن نشین کرنے کا اس قدر اہتمام فرمایا کہ ڈیڑھ سو سے زیادہ احادیث میں مختلف عبارات اور مختلف انداز سے اس مسئلہ کا اعلان فرمایا اور اس کی کوئی شق باقی نہیں چھوڑی۔ جس کو بوضاحت بیان نہ کر دیا ہو۔ پھر امت محمدیہ کے قطعی اجماع نے اس کی قطعیت پر مہر لگا دی ہے۔

ثبوت واثبات ختم نبوت

اب آپ کے سامنے قرآن مجید کی آیات، احادیث نبی کریم ﷺ، آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اقوال مفسرین کرام اور اجماع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ختم نبوت کا ثبوت پیش کیا جاتا ہے۔ واللہ المؤفق والمعین!

ختم نبوت فی القرآن

’’قولہ تعالیٰ: ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النّبیین وکان اللہ بکل شئ علیما (الاحزاب:۴۰)‘‘

ترجمہ: نہیں ہیں محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن آپ اللہ کے رسول اور تمام انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

تفسیر قرآن کا صحیح معیار

اس آیت کی تفسیر کرنے سے پہلے قرآن مجید کی تفسیر کا صحیح معیار بیان کرنے کی ضرورت ہے تاکہ مرزاغلام احمد قادیانی یا اور کوئی ملحد اپنے الحاد وزندقہ کے ثبوت کے لئے غلط طریقہ پر تفسیر نہ کر سکے اور نہ اپنے ملحدانہ خیالات کو قرآن مجید کی طرف منسوب کر سکے۔

تفسیر القرآن بالقرآن

الف: سب سے مقدم اور قابل اعتماد وہ تفسیر ہے جو قرآن مجید نے اپنی ایک آیت

کے متعلق دوسرے مواضع میں بیان فرمائی ہو۔ کیونکہ قرآن مجید میں یہ بھی ہوتا ہے کہ اگر ایک مسئلہ کو کسی جگہ کسی حکمت سے مجمل ارشاد فرمایا گیا ہوتو دوسری جگہ اس کی تفصیل کر دی گئی ہے۔

تفسیر القرآن بالحدیث

ب: دوسرے درجہ میں سب سے زیادہ قابل اعتماد وہ تفسیر ہے جو رسول اللہ ﷺ نے احادیث میں بیان فرمائی ہو۔ کیونکہ یہ کتاب مبین آپ پر نازل ہوئی ہے اور آپ کے مقاصد بعثت میں سے ایک اہم مقصد یہ بھی ہے کہ آپ اس مقدس کتاب کی تعلیم دیں اور اس میں جو امور مجمل ہیں۔ ان کو بیان فرمائیں۔ چنانچہ خود قرآن مجید کی آیات ذیل میں اس دعویٰ کے لئے شاہد ہیں۔

۱...... ’’ویعلمهم الکتاب والحکمة‘‘ آپ کو اس لئے بھیجا گیا ہے کہ آپ قرآن مجید کی تعلیم دیں اور کام کی باتیں بتلائیں۔

۲...... ’’لتبیّن للناس ما نزّل الیهم‘‘ (تاکہ آپ لوگوں کے لئے بیان کر دیں وہ آیات جو ان کی طرف نازل کی گئی ہیں)

تفسیر القرآن بآثار الصحابہ رضی اللہ عنہم

ج: تیسرے درجہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تفسیر قابل اعتماد ہے۔ کیونکہ انہوں نے قرآن کے نزول کا مشاہدہ کیا۔ انہی کے سامنے اور اکثر انہی کے واقعات پر قرآن مجید نازل ہوا اور پھر انہوں نے تمام قرآن مجید کو رسول اللہ ﷺ سے پڑھا اور سمجھا اور ظاہر ہے کہ جب کوئی انسان علم دین یا علم دنیا کی کوئی کتاب کسی شخص سے پڑھتا ہے تو اس کے پڑھنے کی غرض صرف عبارت پڑھنا نہیں بلکہ اس کے معانی کا سمجھنا اہم مقصود ہوتا ہے۔ آپ خود فیصلہ کریں کہ جب استاد رسول اللہ ﷺ ہوں۔ جن کی بعثت کی غرض تعلیم کتاب ہے اور شاگرد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہوں اور کتاب وہ اہم کتاب ہو کہ جس پر ان کے اور تمام امت کے دینی اور دنیوی مقاصد اور دارین کی فلاح موقوف ہو پھر کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ آپ سے محض الفاظ قرآن پڑھنے پر اکتفا کرتے ہوں۔

علامہ سیوطیؒ نے بحوالہ ابوعبدالرحمٰن سلمی، حضرت عثمان اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے کہ: ’’انهم کانوا اذا تعلّموا من النبی ﷺ عشر

آیات لم یتجاوزوھا حتی یعلموا ما فیھا من العلم والعمل. قالو فتعلّمنا القرآن والعلم والعمل جمیعاً‘‘ (تفسیر اتقان ج۲ص۷۲)

(یعنی صحابہ کرامؓ جب نبی کریمﷺ سے دس آیتیں پڑھتے تھے تو اس وقت تک آگے نہ بڑھتے تھے۔ جب تک کہ ان کے تمام علمی اور عملی مطالب پوری طرح معلوم نہ کرلیں۔ صحابہ فرماتے ہیں، ہم نے قرآن مجید کو آپ سے سیکھا اور اس کے علم وعمل وغیرہ سب کو معلوم کیا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ جیسے جلیل القدر صحابی کو صرف سورۂ بقر کے پڑھنے میں آٹھ سال صرف ہوئے (رواہ مالک فی المؤطا) خدا ہی جانتا ہے کہ انہوں نے آٹھ سال میں کیا کیا علوم ومعارف اس سورت کے حاصل کئے ہوں گے۔ ورنہ صرف حفظ کے لئے تو چند روز کافی تھے اور پھر صحابہ جیسے ذہین اور ذکی شاگردوں کے لئے۔

تفسیر القرآن بالاعتماد علی اقوال التابعینؒ

د: چوتھے درجہ میں تابعینؒ کے اقوال دربارہ تفسیر قابل وثوق سمجھے جاتے ہیں۔ کیونکہ بہت سے تابعین نے پورا قرآن مجید صحابہ سے پڑھا اور اس کے وہ علوم ومعارف حاصل کئے جو صحابہ نے آنحضرتﷺ سے سیکھے تھے۔

تفسیر القرآن بالوثوق علی اقوال ائمہ تفسیرؒ

ہ: پانچویں درجہ میں وہ تفسیر قابل عمل واعتماد ہے جو ان ائمہ تفسیر نے تحریر فرمائی ہے جن کی عمریں۔ اسی میدان کی سیاحت میں ختم ہوئیں اور جنہوں نے تفسیر کے باب میں اصول سابقہ کو پیش نظر رکھ کر اقوال صحابہؓ وتابعینؒ کو اپنے لئے مشعل راہ بنایا اور اس باب میں جو کچھ کہا۔ صحابہ وتابعین کے اقوال کی ترجمانی کی اور اسی لئے اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہیں کہ یہ پانچواں درجہ کوئی مستقل درجہ نہیں بلکہ تیسرے اور چوتھے میں داخل ہے۔

لہٰذا! اب کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ صحابہ وتابعین اور اسلاف امتؓ کی تفسیر کے خلاف کوئی نئی تفسیر ایجاد کرے ورنہ تو کسی آیت کا مطلب ان سب کے خلاف قرار دینا صاف طور پر یہ معنی رکھتا ہے کہ العیاذ باللہ ساڑھے تیرہ سو برس تک تمام امت نے قرآن کا مطلب غلط سمجھا۔ یہ ایک ایسی بات ہے جس کا کوئی مسلمان جو قرآن مجید کو خداتعالیٰ کی کتاب جانتا ہے قائل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ یہ ایک ایسا فتنہ ہے جو اسلام کی بیخ وبنیاد کو ہلا دینے والا ہے۔

حاصل بحث

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ آج جو شخص کسی آیت کی تفسیر معلوم کرنا چاہے اس کے لئے نہایت سہل اور سلامتی کا راستہ یہ ہے کہ وہ سلف صالحینؒ، صحابہؓ اور تابعینؒ کی تفاسیر کو اپنا امام بنا کر ان کی اختیار کردہ تفسیر کو قرآن کی مراد سمجھے۔ اس ضابطہ تفسیر پر عمل کرنے سے قادیانی مذہب اس طرح نیست ونابود ہو جائے گا جس طرح سیلاب کا پانی خس وخاشاک کو بہالے جاتا ہے۔

تفسیر آیت خاتم النّبیین

اب میں ختم نبوت کے ثبوت کے لئے پہلی لکھی گئی آیت کی تفسیر بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ آفتاب نبوت کے طلوع ہونے سے پہلے تمام عرب جن تباہ کن اور مضحکہ خیز رسومات میں مبتلا تھا۔ ان میں ایک رسم یہ بھی تھی کہ متبنیٰ یعنی لے پالک بیٹے کو تمام احکام واحوال میں حقیقی اور نسبی بیٹا سمجھتے تھے۔ اسی کا بیٹا کہہ کر پکارتے تھے اور مرنے کے بعد شریک وراثت ہونے میں اور رشتہ ناطہ اور حلت وحرمت کے تمام احکام میں حقیقی بیٹا قرار دیتے تھے جس طرح نسبی بیٹے کے مرجانے یا طلاق دینے کے بعد باپ کے لئے بیٹے کی بیوی سے نکاح حرام ہے۔ اسی طرح وہ لے پالک کی بیوی سے بھی اس کے مرنے اور طلاق دینے کے بعد نکاح کو حرام سمجھتے تھے۔ اسلام جو کہ دنیا میں اسی لئے آیا ہے کہ کفر وضلالت کی بیہودہ رسوم سے جہان کو پاک کردے۔ اس کا فرض تھا کہ وہ اس رسم کو جڑ سے اکھاڑنے کی فکر کرتا۔ چنانچہ اس نے اس کے لئے دو طریق اختیار کئے۔ ایک قولی اور دوسرا عملی۔ چنانچہ قولی اصلاح اس آیت کریمہ سے کی۔

قولی اصلاح

’’قولہ تعالیٰ: وما جعل ادعیآء کم ابناء کم ذالکم قولکم بافواھکم واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل. ادعوھم لآبائھم ھو اقسط عنداللہ (الاحزاب:۵،۴)‘‘

(اور اللہ تعالیٰ نے نہیں بنایا تمہارے لے پالکوں کو تمہارے بیٹے۔ یہ بات

تمہارے اپنے منہ کی ہے اور اللہ تعالیٰ ٹھیک بات کہتا ہے اور وہی راستہ سوجھاتا ہے۔ لے پالکوں کو ان کے باپوں کے نام سے پکارو۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہی پورا انصاف ہے)

عملی اصلاح

صحابہ کرامؓ اس آیت کے نازل ہوتے ہی اس رسم قدیم کو خیر باد کہہ چکے تھے لیکن چونکہ کسی رائج شدہ رسم کے خلاف عمل کرنے میں اعزہ واقارب اور اپنی قوم وقبیلہ کے ہزاروں طعن وتشنیع کا نشانہ بننا پڑتا ہے جس کا برداشت کرنا ہر شخص کے لئے آسان نہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اس غلط عقیدہ کے بت کو اپنے رسول ہی کے ہاتھوں عملاً توڑا جائے۔ چنانچہ جب حضرت زید بن حارثہؓ متبنّٰی نبی علیہ السلام نے اپنی بی. بی زینبؓ کو باہمی ناچاقی کی وجہ سے طلاق دے دی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم فرمایا کہ آپ ان سے نکاح کرلیں۔ تاکہ یہ رسم اور عقیدہ کلیۃً نابود ہوجائے۔

چنانچہ ارشاد ہوا: ’’**فلمّا قضٰی زید منھا وطراً زوّجنکھا لیکلا یکون علی المؤمنین حرج فی ازواج ادعیآئھم...... الخ!** (الاحزاب:۳۷)‘‘ (پس جب کہ زید زینب کو طلاق دے کر فارغ ہوگئے تو ہم نے ان کا نکاح آپ سے کردیا تاکہ مسلمانوں پر اپنے لے پالکوں کی بیبیوں کے بارہ میں کوئی تنگی واقع نہ ہو، آپ نے بامر خداوندی نکاح کیا۔ ادھر جیسا کہ پہلے ہی خیال تھا تمام کفار عرب میں شور مچا کہ لو اس نبی کو دیکھو کہ اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر بیٹھے۔

طعن وتشنیع کا جواب

ان لوگوں کے مطاعن اور اعتراضات کے جواب میں وہ آیت نازل ہوئی جو اس وقت ہمیں اپنے استدلال میں پیش کرنی ہے۔ یعنی ’’**ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النّبیین** (الاحزاب:۴۰)‘‘ کہ محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ لیکن آپ اللہ کے رسول اور آخر الانبیاء ہیں۔

ایک شبہ کا ازالہ

اگر یہ شبہ وارد ہو کہ رسول اللہ ﷺ کے چار فرزند تولد ہوئے تھے یعنی حضرت قاسم،

طیب اور طاہر حضرت خدیجہ سے اور حضرت ابراہیم ؓ حضرت ماریہ قبطیہ کے بطن سے۔ پھر یہ ارشاد کیسے صحیح ہوگا کہ آپ کسی مرد کے باپ نہیں تو اس کا جواب خود قرآن کے الفاظ میں موجود ہے۔ کیونکہ اس میں یہ فرمایا گیا ہے کہ آپ کسی مرد کے باپ نہیں اور آپ کے چاروں صاحبزادے بچپن ہی میں وفات پاگئے تھے۔ وہ رجل یعنی مرد بننے کی عمر تک پہنچے ہی نہیں تھے۔ لہٰذا ان کو مرد کہے جانے کی نوبت ہی نہیں آتی۔ آیت میں رجالکم کی قید اسی لئے بڑھائی گئی ہے۔ بہرحال اس آیت کے نزول کی غرض آنحضرت ﷺ سے متعلق کفار اور منافقین کے اعتراضات کا دفعیہ کرنا اور آپ کی برأت وعصمت کاملہ اور عظمت شان بیان فرمانا ہے اور یہی آیت کا شان نزول ہے۔ باقی رہا ’’ولٰکن رسول اللہ وخاتم النّبیین ‘‘ مگر آپ اللہ کے رسول اور آخرالانبیاء ہیں۔ سو اس کی تشریح درج ذیل ہے۔

لفظ خاتم کی تحقیق

اس لفظ کے بارہ میں آیت مذکورہ میں دو قرآتیں روایت کی جاتی ہیں۔ یعنی جن لوگوں نے اس لفظ کو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے ان میں سے بعض نے آپ کو تا کی زبر پڑھتے ہوئے سنا ہے اور بعض نے تا کی زیر کے ساتھ۔ پھر امام المفسرین والمحدثین علامہ ابن جریر طبریؒ اور جمہور مفسرین نے اپنی اپنی تفاسیر میں فرمایا ہے کہ دوسری قرآۃ خاتَم کی زبر کے ساتھ صرف دو قرّاء امام حسنؒ اور امام عاصمؒ کی قرأت ہے۔ ان کے علاوہ تمام قرّاء کے نزدیک پہلی قرأت خاتِم یعنی تا کی زیر کے ساتھ مختار ہے۔ (تفسیر ابن جریر طبری ج۲۲ص۱۱)

خاتم کے معنی میں اہل لغت کی توثیقات اور شہادت

اگر قرآن وحدیث کی تصریحات اور صحابہ اور تابعین کی تفاسیر اور ائمہ سلف کی شہادتوں سے بھی قطع نظر کر لی جائے اور فیصلہ صرف لغت عرب پر رکھ دیا جائے۔ تب بھی لغت عرب یہ فیصلہ دیتی ہے کہ آیت مذکورہ کی پہلی قرأۃ پر دو معنی ہو سکتے ہیں۔ (۱) آخرالنّبیین اور نبیوں کے ختم کرنے والے اور دوسری قرأت پر ایک معنی ہو سکتے ہیں۔ یعنی آخرالنّبیین لیکن اگر حاصل معنی پر غور کیا جائے تو دونوں کا خلاصہ صرف ایک ہی نکلتا ہے اور بلحاظ مراد اور خلاصہ مطلب کہا جاسکتا ہے کہ دونوں قرأتوں پر آیت کے معنی لغۃً یہی ہیں کہ آپ سب انبیاء علیہم السلام کے آخر ہیں آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوسکتا۔

مفردات القرآن کی توثیق وشہادت

یہ کتاب امام راغب اصفہانیؒ کی وہ عجیب تصنیف ہے کہ اپنی نظیر نہیں رکھتی۔ جس میں انہوں نے صرف قرآن مجید کے لغات کو نہایت عجیب انداز سے بیان فرمایا ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے تفسیر اتقان میں فرمایا ہے کہ لغات قرآن میں اس سے بہتر کتاب آج تک تصنیف نہیں ہوئی۔ آیت مذکورہ کے متعلق اس کے الفاظ یہ ہیں: ’’وخاتم النّبیین لانه ختم النبوۃ ای تممها بمجیئة‘‘ (مفرادت راغب ص۱۴۲)

یعنی آنحضرت ﷺ کو خاتم النّبیین اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ نے نبوت کو ختم کردیا ہے۔ یعنی آپ نے تشریف لاکر نبوت کو تمام فرمایا۔

المحکم لابن السیدہ کی توثیق وشہادت

المحکم لغت عرب کی وہ معتمد کتاب ہے جس کو علامہ سیوطیؒ نے معتبرات میں شمار کیا ہے کہ جن پر تفسیر قرآن کے بارہ میں اعتماد کیا جاسکے اس میں لکھا ہے: ’’وخاتم کل شئ وخاتمته عاقبته وآخرۂ‘‘ (ازلسان العرب) ترجمہ اور خاتم اور خاتمہ ہر شئے کے انجام اور آخر کو کہا جاتا ہے۔

التہذیب للازہری کی توثیق وشہادت

اس کو بھی سیوطیؒ نے معتبرات لغت میں شمار کیا ہے۔ اس میں لکھا ہے: ’’والخاتم والخاتَم من اسماء النبی ﷺ وفی التنزیل العزیز ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النّبیین ای آخرهم‘‘ (لسان العرب) ترجمہ اور خاتم بالکسر اور خاتم بالفتح نبی کریم ﷺ کے ناموں میں سے ہیں اور قرآن عزیز میں ہے کہ آنحضرت ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور نبیوں میں آخری نبی ہیں۔

نتیجہ: برادران اسلام! آپ نے اندازہ کرلیا ہوگا کہ کتب لغت کی ورق گردانی سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ لفظ خاتم بالکسر یا بالفتح جب کسی قوم یا جماعت کی طرف مضاف ہو تو

اس کے معنی آخری ہی کے ہوتے ہیں۔لہٰذا چونکہ آیت مذکورہ میں خاتم کی اضافت جماعت نبیین کی طرف ہے۔اس لئے اس کے معنی آخرالنّبیین اور نبیوں کے ختم کرنے والے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوسکتے۔اللہ تعالیٰ اس تفسیر وتشریح کے فہم سے مسلمانوں کو ہر قسم کی فکری لغزش سے بچائے اور مرزائیوں کو کفر سے نکل کر پھر اسلام میں آنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

آمین یا رب العالمین!

خاتم الانبیاء کے لئے قرآن کریم کی شہادت

۱...... عامہ مفسرین مثل ابن جریر طبری اور ابن کثیرؒ وسیوطیؒ وغیرہم نے اپنی اپنی تفاسیر میں اس آیت کے متعلق حضرت عبداللہ بن مسعود کی قرأت یہ نقل کی ہے: ’’**ولکن نبیاً ختم النّبیین**‘‘ ترجمہ: لیکن آپ ایک ایسے نبی ہیں جس نے تمام نبیوں کو ختم کردیا۔

اس قرأت نے تو ان تمام تحریفات کی جڑ کاٹ دی ہے جو لفظ خاتم کے متعلق مرزائیوں کی جانب کی جاتی ہیں۔کیونکہ اس وقت آیت کے معنی صاف یہ ہوتے ہیں کہ آپ ایسے نبی ہیں جس نے تمام انبیاء علیہم السلام کو اپنی آمد سے ختم کردیا۔

۲...... ’’**الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی** (المائدۃ:۳)‘‘

ترجمہ: ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کردیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کردی، اس آیت نے صاف یہ بتلایا کہ دین اسلام اور نعمت نبوت ووحی وغیرہ نبی کریم ﷺ پر تمام ہوچکی ہے آپ ﷺ کے بعد کسی نبی کی ضرورت اور گنجائش نہیں ہے۔

۳...... ’’**قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا الذی لہ ملک السموات والارض ...... الخ!** (الاعراف:۱۵۸)‘‘ ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا رسول ہوں، وہ اللہ جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے۔

۴...... ’’**وما ارسلناک الّا کافۃ للناس بشیرا ونذیراً** (السباء:۲۸)‘‘

ترجمہ: ہم نے آپ کو تمام انسانوں کی طرف بشیر اور نذیر بنا کر ہی بھیجا ہے۔ان دونوں آیتوں میں صاف اعلان فرمادیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ دنیا کے تمام انسانوں کی طرف بھیجے گئے ہیں۔

رسالت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ابدی ہے

اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا ان انسانوں سے صرف وہ انسان مراد ہیں جو آپ کے زمانہ مبارک میں تھے یا آئندہ آنے والی نسلیں بھی ان میں شامل ہیں۔ پہلی صورت میں تو یہ لازم آتا ہے کہ آپ صرف صحابہ رضی اللہ عنہم ہی کے رسول ہوں اور آپ کی رسالت ونبوت صرف صحابہ میں ختم ہوگئی ہو اور یہ ایک گستاخانہ کلمہ ہے کہ کوئی مسلمان اس کو گوارا نہیں کر سکتا۔

رہی دوسری صورت کہ تمام انسانوں کے لئے رسول ہیں۔ یعنی حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ بعد میں آنے والی نسلیں بھی مراد ہیں اور آیت میں لفظ جمیعاً اور کافۃً کے معنی یہ ہیں کہ آپ تمام دنیا کے موجودہ انسانوں اور پیدا ہونے والے سب انسانوں کے رسول ہیں تو اس میں صاف ہمارا مدعا ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ جب آپ کی رسالت قیامت تک تمام انسانوں کے لئے عام اور شامل ہے تو پھر کیا معاذ اللہ! آپ کی نبوت ورسالت میں کوئی نقصان تھا کہ وہ ان ہدایات کے لئے کافی نہ ہوئی اور کسی دوسرے نبی کو پنجاب میں جنم لینا پڑا۔

ان آیات کے علاوہ اور بھی قرآن مجید کی بہت سی تصریحات وارشادات سے یہ مضمون ثابت ہوتا ہے مگر مضمون کو مختصر کرنے کے خیال سے انہیں ذکر نہیں کیا گیا۔

قرآن مجید کی ان تمام آیات سے آپ حضرات سمجھ گئے ہوں گے کہ سب اسی معنی کی تائید کرتی ہیں جو خاتم النّبیین کے مختلف تائیدات وتوثیقات کے ساتھ ذکر کئے گئے ہیں۔

میری دعا ہے کہ حق تعالیٰ مرزائیوں کو مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کاذبہ کی پیروی سے ہٹا کر سید المرسلین خاتم النّبیین ﷺ کے لواءِ نبوت صادقہ کے نیچے آنے کی توفیق عطاء فرماوے۔ آمین یا الٰہ العالمین!

خاتم النّبیین کے بیان کردہ معنی کے لئے احادیث کی شہادت

خاتم النّبیین کی وہ تفسیر جو ماقبل میں لغت عرب اور خود قرآن عزیز کی تائید وتوثیق سے نقل کی جاچکی ہے۔ احادیث میں بھی ایک بہت بڑا دفتر اس تفسیر کا شاہد ہے جس کے دیکھنے کے بعد ایک صحیح الفطرت کے لئے کسی شبہ کی گنجائش نہیں رہتی اور یہ بات بالکل واضح ہوجاتی ہے کہ مذکورہ بالا تفسیر کے علاوہ اور کوئی تفسیر خاتم النّبیین کے لفظ کی نہیں ہوسکتی۔

۱...... ’’قوله علیہ السلام لاتقوم الساعة حتی یبعث دجالون کذابون کلّهم یزعهم انه نبیٌّ وانا خاتم النّبیین لانبی بعدی‘‘ (ابوداؤد وترمذی) ترجمہ: قیامت اس وقت تک نہیں قائم ہوسکتی۔ جب تک کہ بہت سے دجال اور جھوٹے نہ اٹھائے جائیں۔ جن میں سے ہر ایک یہ کہتا ہو کہ وہ نبی ہے۔ حالانکہ میں تو خاتم النّبیین ہوں۔ یعنی میرے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں۔

اس حدیث میں خود اس مقدس ذات نے کہ جس پر یہ قرآن نازل ہوا جھگڑے کا قطعی فیصلہ کر دیا اور فرمادیا کہ مسلمانو! خاتم النّبیین کے معنی یہ ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

۲...... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی الفاظ مرفوعاً روایت کئے گئے ہیں: ’’وانا خاتم النّبیین لانبی بعدی (اخرجه احمد والطبرانی)‘‘ ترجمہ: حالانکہ میں خاتم النّبیین ہوں یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ’’ان مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بیتاً فاحسنه واجمله الّا موضع لبنة من زاویة فجعل الناس یطوفون به ویعجبون له ویقولون هلّا وضعت هذه اللبنة قال فانااللبنة وانا خاتم النّبیین‘‘ (بخاری ومسلم وغیرہما) ترجمہ: تحقیق میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کوئی گھر بنایا ہو اور اس کو آراستہ پیراستہ کیا ہو۔ مگر اینٹ کی جگہ چھوڑ دی ہو اور لوگ اس کے پاس چکر لگاتے اور خوش ہوتے ہوں اور کہتے ہوں کہ یہ ایک اینٹ کیوں نہ رکھ دی گئی (کہ تعمیر مکمل ہو جاتی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پس وہ آخری اینٹ میں ہوں اور میں ہی خاتم النّبیین ہوں۔

نتیجہ: اے مسلمانی کا دعویٰ کرنے والو! اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا اقرار کرنے والو! کیا اس جیسے کھلے کھلے بیانات کے بعد بھی تمہیں کوئی شک ہے کہ اس آیت میں خاتم النّبیین کے معنی صرف وہی ہیں جو میں نے عرض کئے ہیں اور کیا آپ ان تمام نصوص وتصریحات میں کہیں غیر تشریعی یا ظلی اور بروزی نبی کا استثناء دیکھتے ہیں۔ خود وہ نبی مجتبیٰ جس پر یہ قرآن مجید نازل ہوا۔ نہایت صاف صاف مثالیں دے کر فرماتا ہے کہ خاتم النّبیین کے معنی آخر النّبیین ہیں۔ یعنی تمام افراد انبیاء کے بعد مبعوث ہونے والا تھا۔ جس کے بعد نبوت

کا مستحکم اور مزین محل بالکل مکمل ہو جاتا ہے اور کسی نبی کے مبعوث ہونے کی ضرورت اور گنجائش نہیں رہتی۔ اس قصر نبوت کی تکمیل کے بعد نہ تشریعی نبوت کی اینٹ کی اس میں ضرورت وگنجائش ہے اور نہ غیر تشریعی یا ظلی و بروزی کی۔

خاتم النّبیین کے بیان کردہ معنی کے لئے آثار صحابہؓ کی شہادت

۱...... ابوجعفر ابن جریر طبریؒ اپنی عظیم الشان تفسیر میں حضرت قتادہؓ سے خاتم النّبیین کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں: ’’عن قتادة ولٰكن رسول الله وخاتم النّبيين اى آخرهم ‘‘ (تفسیر ابن جریر طبری ج۲۲ ص۱۱) ترجمہ: حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے آیت کی تفسیر میں فرمایا اور لیکن آپ اللہ کے رسول اور خاتم النّبیین یعنی آخر النّبیین ہیں۔

۲...... حضرت عبداللہ بن مسعود کی قرأۃ آپ سن چکے ہیں یعنی ’’ولٰكن نبياً ختم النّبيين ‘‘ جس کا ترجمہ یہ ہے لیکن آپ ایسے نبی ہیں جس نے تمام نبیوں کو ختم کر دیا۔

۳...... علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر درمنثور میں بحوالہ عبدالرحمٰن بن حمید حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے: ’’عن الحسن فى قوله وخاتم النّبيين قال ختم الله النّبيين بمحمد ﷺ وكان آخر من بعث ‘‘ (تفسیر درمنثور ج۵ ص۲۰۴) ترجمہ: حضرت حسن سے آیت خاتم النّبیین کے بارہ میں یہ تفسیر نقل کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کو محمد ﷺ پر ختم کر دیا اور آپ ان رسل میں سے جو اللہ کی طرف سے مبعوث ہوئے، آخری ٹھہرے۔

نتیجہ: کیا اس جیسی صراحتوں کے بعد بھی کسی شک یا تاویل کی گنجائش ہے اور بروزی یا ظلی کی تاویل چل سکتی ہے: ’’اللهم ارنا الحق حقّا والباطل باطلاً . آمين ‘‘

بیان کردہ معنی خاتم کی تائید میں اجلّہ مفسرین کی شہادت

۱...... امام المفسرین حضرت ابوجعفر ابن جریر طبریؒ اپنی عظیم الشان تفسیر میں نقل فرماتے ہیں: ’’ولٰكنه رسول الله وخاتم النّبيين الذى ختم النبوة فطبع عليها فلا تفتح لاحد بعده الى قيام الساعة وبنحو الذى قلنا قال اهل التاويل ‘‘ (تفسیر ابن جریر طبری ج۲۲ ص۱۱) ترجمہ: لیکن آپ ﷺ کے رسول ہیں اور خاتم النّبیین یعنی وہ شخص جس نے نبوت کو ختم کر دیا اور اس پر مہر لگا دی۔ پس وہ آپ ﷺ کے بعد کسی کے لئے نہیں کھولی جائے گی۔ قیامت کے قائم ہونے تک اور ایسا ہی ائمہ تفسیر صحابہ و تابعین نے فرمایا ہے۔

۲...... رئیس المفسرین حافظ عماد الدین ابن کثیرؒ اپنی مقبول ومستند تفسیر میں آیت مذکورہ کی تفسیر کرتے ہوئے۔ خاتم النّبیین کے بیان شدہ معنی کی نہایت زوردار تائید فرماتے ہیں: ’’فهذه الآية نص فی انه لا نبی بعده واذا كان لانبی بعده فلا رسول بالطريق الاولٰی والاخرى لان مقام الرسالة اخص من مقام النبوة فان كل رسول نبی ولا ينعكس بذالك وردت الاحاديث المتواترة عن رسول الله ﷺ من حديث جماعة من الصحابة رضی اللہ عنہم‘‘ (تفسیر ابن کثیر ج۸ ص۸۹) ترجمہ: پس یہ آیت اس بات میں نص صریح ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا اور جب کوئی نبی نہ ہوا تو رسول بدرجہ اولیٰ نہ ہوگا۔ کیونکہ مرتبہ رسالت بہ نسبت مرتبہ نبوت کے خاص ہے۔ ہر رسول کا نبی ہونا ضروری ہے اور ہر نبی کا رسول ہونا ضروری نہیں اور اسی پر رسول اللہ ﷺ نے احادیث متواترہ وارد ہوئی ہیں۔ جن کو صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت نے آپ سے نقل کیا ہے۔

نتیجہ: اس جلیل القدر مفسر کے الفاظ کو ملاحظہ فرمایئے اور اندازہ کر لیجئے کہ آیت مذکورہ کی تفسیر میں جو کچھ میں نے عرض کیا تھا۔ وہ کس طرح قرآن، حدیث اور آثار صحابہ اور اقوال ائمہؒ کا ٹھیک اردو ترجمہ ہے۔

علامہ ابن کثیرؒ نے یہ بھی صاف کردیا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی قسم کی نبوت ورسالت کسی کو نہیں مل سکتی۔ کیونکہ رسول تو صاحب شریعت نبی کو کہا جاتا ہے اور نبی عام ہے صاحب شریعت ہو یا غیر صاحب شریعت۔ چونکہ آیت میں بجائے ختم المرسلین کے خاتم النّبیین فرمایا ہے۔ اس لئے معلوم ہوا کہ ہر قسم کی نبوت کا اختتام بتلانا مقصود ہے۔ تشریعیہ ہو یا غیر تشریعیہ اور بصورت ظلیہ ہو یا بروزیہ یا اور کسی صورت سے۔ نیز اس ارشاد سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ختم نبوت کی احادیث متواترہ ہیں اور ان کی روایت کرنے والے صحابہ کی ایک بڑی جماعت ہے۔ ’’اللهم اجعلنا من الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا‘‘

ختم نبوت پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع

مسیلمہ کذاب کا دعویٰ نبوت اور اس کے خلاف صحابہ کا جہاد: اسلامی تاریخ میں یہ بات درجہ تواتر کو پہنچ چکی ہے کہ مسیلمہ کذاب نے دعویٰ نبوت کیا اور بڑی جماعت اس کی پیرو ہوگئی اور آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد سب سے پہلا ’’مہم جہاد‘‘ جو صدیق

اکبرؓ نے اپنی خلافت میں کیا ہے وہ اسی کی جماعت کے خلاف تھا، جمہور صحابہ مہاجرین وانصار نے اس کو محض دعویٰ نبوت کی وجہ سے اور اس کی جماعت کو اس کی تصدیق کی بناء پر کافر ومرتد سمجھا اور باجماع صحابہ وتابعینؒ ان کے ساتھ وہی معاملہ کیا گیا۔ جو مرتدین کے ساتھ کیا جاتا ہے اور یہی اسلام میں سب سے پہلا اجماع تھا۔ حالانکہ وہ بھی مرزا قادیانی کی طرح آنحضرت ﷺ کی نبوت اور قرآن کا منکر نہ تھا۔ بلکہ بعینہٖ مرزا قادیانی کی طرح حضور علیہ السلام کی نبوت پر ایمان لانے کے ساتھ اپنی نبوت کا بھی مدعی تھا۔ یہاں تک کہ اس کی اذان میں برابر اشھد ان محمدا رسول اللہ پکارا جاتا تھا اور وہ خود بھی بوقت اذان اس کی شہادت دیتا تھا۔ تاریخ طبری میں ہے: ’’**وکان یؤذن للنبی ﷺ ویشھد فی الاذان ان محمداً رسول اللہ وکان الذی یؤذن لہ عبداللہ بن النواحۃ وکان الذی یقیم لہ حجیر بن عمیر ویشھد لہ وکان مسیلمۃ اذا دنٰی حجیر من الشھادۃ قال صرح حجیر فیزید فی صوت ویبالغ فی تصدیق نفسہ**‘‘ (تاریخ طبری ج۳ ص۲۴۴) ترجمہ: مسیلمہ نبی کریم ﷺ کے لے اذان دلاتا تھا اور اذان میں یہ گواہی دیتا تھا کہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں اور اس کا مؤذن عبداللہ بن نواحہ اور اقامت کہنے والا حجیر بن عمیر تھا اور جب حجیر شہادت پر پہنچتا تھا تو مسیلمہ بآواز بلند کہتا تھا کہ حجیر نے صاف بات کہی اور پھر اپنی نبوت کاذبہ کی تصدیق کرتا تھا۔

خلاصہ کلام

حاصل یہ ہے کہ مسیلمہ کا ایمان نبوت قرآن اور نماز روزہ تمام امور پر تھا مگر ختم نبوت کے بدیہی مسئلہ کے انکار اور دعویٰ نبوت کی وجہ سے باجماع صحابہؓ وہ کافر مرتد سمجھا گیا اور حضرت صدیق اکبرؓ نے صحابہ کرام مہاجرین وانصار اور تابعینؒ کا ایک عظیم الشان لشکر حضرت خالدؓ بن ولید کی امارت میں مسیلمہ کے خلاف جہاد کے لئے یمامہ کی طرف روانہ کیا۔ جمہور صحابہؓ میں سے کسی ایک نے بھی اس پر انکار نہ کیا اور کسی نے نہ کہا کہ یہ لوگ اہل قبلہ ہیں۔ کلمہ گو ہیں، قرآن پڑھتے ہیں، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں ان کو کیسے کافر ومرتد سمجھ لیا جائے؟ اور کیسے قتل کیا جائے؟

فاروق اعظمؓ کا صدیق اکبرؓ کے اجتہاد سے اتفاق

حضرت عمرؓ کا ابتداءً خلاف کرنا اور بعد تحقیق حق کے صدیق اکبرؓ کے ساتھ موافقت کرنا جو روایات میں منقول ہے وہ اس واقعہ میں نہیں تھا۔ بلکہ مانعین زکوٰۃ پر جہاد کرنے کے معاملہ میں تھا۔ بعض غیر محقق لوگوں نے اس واقعہ کو مسیلمہ کے واقعہ پر چسپاں کیا ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔

الغرض شپرہ نبوت کے ستاروں کا ہجوم اور حزب اللہ کا ایک جم غفیر یعنی صحابہ وتابعین کا عظیم الشان لشکر یمامہ کی طرف بڑھا۔ اس کی پوری تعداد تو صحیح طور پر معلوم نہیں ہے۔ مگر تاریخ طبری میں حضرت صدیق اکبرؓ کا ایک فرمان خالد بن ولید کے نام درج ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو صحابہ وتابعینؒ اس جہاد میں شہید ہوئے۔ ان کی تعداد بارہ سو ہے۔ نیز اسی تاریخ میں ہے کہ مسیلمہ کی جماعت جو اس وقت مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے نکلی تھی اس کی تعداد چالیس ہزار مسلح نوجوانوں پر مشتمل تھی۔ جن میں سے اٹھائیس ہزار کے قریب ہلاک ہوئے اور خود مسیلمہ بھی اسی فہرست میں داخل ہوا۔ باقی ماندہ لوگوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ حضرت خالدؓ کو بہت مال غنیمت اور قیدی ہاتھ آئے۔ ان واقعات سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کی کتنی بڑی جماعت اس میدان میں آئی تھی۔ جنہوں نے ایک مسئلہ ختم نبوت کی انکاری کی وجہ سے نہ وقت کی نزاکت کا خیال کیا اور نہ مسلمانوں کے ضعف اور بے سروسامانی کا اور اس جماعت کی اذان ونماز اور تلاوۃ واقرار نبوت اور تمام اسلامی احکام کے ادا کرنے کا بلکہ اتنی بڑی عظیم الشان جماعت پر جہاد کے لئے باجماع واتفاق اٹھ کھڑے ہوئے۔ ’’ولن تجد لسنة الله تبديلا‘‘

نتیجہ: گزشتہ واقعہ سے صاف طور پر معلوم ہوگیا کہ تمام صحابہ کرامؓ کے نزدیک آنحضرتﷺ کی نبوت کے بعد کسی شخص کا دعویٰ نبوت کرنا خواہ وہ کسی تاویل اور کسی پیرایہ سے ہو۔ باجماع صحابہؓ موجب کفر وارتداد ہے۔ اس لئے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی امت کے کفر وارتداد پر قرآن مجید پر رسول اللہﷺ کی حدیث، آثار صحابہ کرام، اقوال ائمہ تفسیر اور اجماع صحابہ کرام نے مہر تصدیق لگادی ہے۔

ذمہ داران تحفظ ختم نبوت کا نصب العین

اب میں حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری کی ایک تقریر کا اقتباس مذکورہ بالاعنوان کی وضاحت کے لئے پیش کرتا ہوں جو۲۳/اکتوبر۱۹۴۹ء کے ''آزاد'' میں شائع ہوئی ہے۔

اقتباس

''خطبہ مسنونہ کے بعد آپ نے صدر محترم اور حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں شیخوپورہ احرار کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے آرہا تھا۔ گاڑی جب شورکوٹ سے روانہ ہوئی تو گاڑی میں ایک نوجوان نے کسی سے پوچھا کہ بھائی کہاں جارہے ہو۔ اس نے کہا کہ شیخوپورہ احرار کانفرنس دیکھنے جارہا ہوں۔ اس نے کہا ایک تو احرار نے جماعت کو توڑ دیا ہے اور دوسری طرف پھر کانفرنسیں ہورہی ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے میں اس قسم کے سطحی اعتراضات کے متعلق آپ کو کچھ سمجھانا چاہتا ہوں یوں سمجھئے۔ مجلس احرار اسلام ایک کمپنی تھی جس کی دو دکانیں تھیں۔ ایک دکان انگریز کو نکالنے کا کام کرتی تھی اور دوسری مرزائیت کے خلاف، اگر انگریز نکل گیا اور پاکستان بن گیا۔ اس لئے وہ دکان بند کردی گئی۔ دوسرے دکان اس وقت تک بند نہیں ہوگی۔ جب تک مرزائیت ختم نہ ہوجائے۔''

ملت اسلامیہ کے لئے لمحہ فکریہ اور فرض کی پکارا

چونکہ ختم نبوت کے جھنڈے کو سربلند اور مضبوطی سے قائم رکھنا مسلمانوں کا مذہبی فرض ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اﷲتعالیٰ کو خوش کرنے۔ رسول اﷲﷺ کے دربار میں سرخرو ہوکر پہنچنے اور آخرۃ کی نجات حاصل کرنے کے لئے مجلس احرار اسلام کے مخصوص تبلیغی ادارہ ''مجلس تحفظ ختم نبوت'' کی دامے درمے قدمے سخنے ہر ممکن اعانت کرے اور دل میں یہ خیال نہ لائے کہ میں اس جماعت پر کوئی احسان کررہا ہوں بلکہ یہ خیال کرے کہ اﷲتعالیٰ کا مجھ پر احسان ہے کہ اس نے مجھ سے یہ خدمت لی:

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنی　　　منت شناس ازو کہ بخدمت گزاشتت

انتباہ

آل پاکستان تحفظ ختم نبوت احرار کانفرنس ملتان کے اس عظیم الشان اجلاس کی کارروائی سے حکومت پاکستان کو فرقۂ ضالہ وطائفۂ مرتدہ مرزائیہ کے متعلق جملہ اہل اسلام کے جذبات واحساسات کا اندازہ ہوگیا ہوگا۔ یہ اجلاس پوری ذمہ داری اور احساس فرض کے ماتحت حکومت پاکستان کو متوجہ کرتا ہے کہ حکومت اپنی موجودہ مرزائی نواز پالیسی سے کلیۃً جلد از جلد ست بردار ہوکر سات کروڑ مسلمانان پاکستان کی عظیم اکثریت کے بڑھتے ہوئے اضطراب کو دور کرنے کے لئے ختم نبوت کے عظیم الشان اجماعی عقیدہ اور اس کے مخالف طائفہ مرتدہ مرزائیہ کی ناقابل برداشت تخریبی اور باغیانہ سرگرمیوں کے متعلق اہل اسلام کے جذبات کا پورا پورا احترام کرے۔ ورنہ دین کے اس اہم ترین اجماعی عقیدہ کے متعلق پالیسی تبدیل نہ کرنے اور مرزائیوں کی تحریری وتقریری اور عملی سرگرمیوں پر مکمل پابندی عائد نہ کرنے اور انہیں تمام ملت اسلامیہ کے متفقہ مطالبہ کے زیر اثر مرتد اقلیت قرار نہ دینے کے بعد پیدا ہونے والے ناگریز نتائج کی کل ذمہ داری حکومت پاکستان پر عائد ہوگی:

حافظ وظیفۂ تو دعا گفتن است وبس　　　　دربند ایں مباش کہ نشنید یا شنید

آخری دعا

میں پروردگار عالم سے دست بدعا ہوں کہ وہ ہم مسلمانوں کو مرتے دم تک رسول اللہ ﷺ کا دامن گیر رکھے اور اسی مقدس تعلق کی برکت سے بے حس دنیا میں صراط مستقیم پر گامزن رکھے ہماری قبروں کو بہشت کے باغ بنائے اور قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کے حوض کوثر سے پانی پلائے آپ کی شفاعت نصیب فرمائے اور عذاب جہنم سے نجات دے کر جنت الفردوس میں مقام عطاء کرے۔ آمین یا الہ العالمین! آخر میں ان بزرگوں کے حق میں بالخصوص حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی کے حق میں بھی دعاء خیر کرتا ہوں جن کی تصفینات کی بدولت میں نے اپنے خیالات کو مرتب کر کے اپنے بزرگوں اور اپنے بھائیوں کی خدمت میں پیش کیا ہے۔ اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین. آمین!

نصف شب یوم جمعہ مؤرخہ ۶/صفر المظفر ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۷/نومبر ۱۹۵۰ء

اجتماع تحفظ ختم نبوت باغ لانگے خان ملتان شہر

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

وعظ

قاضی فضل احمد لدھیانوی

بمقام کھماچوں وقصبہ بنگہ ضلع جالندھر

۸/نومبر ۱۹۲۲ء

جناب قاضی فضل احمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم!

آج ہم ناظرین کو قاضی فضل احمد صاحب لدھیانوی مصنف ''کلمہ فضل رحمانی'' کے وعظ سے مستفیض ہونے کا موقع دیتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ باوجود ہر میدان میں شکست کھانے کے مرزائی جماعت کس قدر ہٹ دھرمی سے پھر علمائے اسلام کے مقابلہ میں آ کھڑی ہوتی ہے۔ سیکرٹری

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد لا نبی بعدہ وعلیٰ اٰلہ وصحبہ اجمعین! امابعد!

مختصر حال یہ ہے کہ مجھ کو میاں عبدالغنی ساکن موضع کھماچوں تھانہ بنگہ ضلع جالندھر ودیگر مسلمانان نے ایک خط لکھ کر طلب کیا کہ یہاں پر ہم مرزائیوں کے ہاتھوں بہت تنگ ہیں۔ وہ ہم کو علی الاعلان منکر قرآن وحدیث بیان کر کے کافر کہتے ہیں۔ بلکہ گاؤں میں انہوں نے جابجا اس قسم کے اشتہارات لگا دیئے ہیں۔ آپ خدا اور رسول ﷺ کے واسطے ہماری مدد کریں اور اپنے مسلمانان کو سمجھا کر ان کے ایمان اور اسلام کی حفاظت کریں۔ ہم غریب ہیں یہ کام للہ کریں۔

اس پر میں ۸؍نومبر ۱۹۲۲ء کو بمقام کھماچوں پہنچا۔ جب میں اسٹیشن بنگہ پر اترا تو میاں عبدالغنی مع چند اشخاص موضع اسٹیشن پر موجود تھے اور ساتھ ہی ان کے قصبہ بنگہ کے مرزائی بھی موجود تھے۔ انہوں نے تھانہ بنگہ میں اطلاع دی کہ لدھیانہ سے ایک خلافتیہ مولوی آیا ہے۔ مطلب یہ تھا کہ تھانہ والے اس کا نوٹس لیں۔ جب میں کھماچوں پہنچا تو وہاں بھی بنگہ کے مرزائی آ موجود ہوئے۔ مسمی رحمت اللہ مرزائیہ سیکرٹری بنگہ نے کہا کہ مرزا قادیانی کے برخلاف وعظ ہوگا ہم کو بھی اجازت ہے کہ وعظ میں آویں۔ میں نے کہا بڑی خوشی سے۔ مگر وعظ میں بولنے کا کسی کو اختیار نہ ہوگا۔ ہاں! نوٹ کرتے جاؤ اور پھر منصف مقرر کر کے ان نوٹوں پر گفتگو ہو سکتی ہے۔

رات کو وعظ ہوا، مرزا قادیانی کی سوانح عمری اور صداقت اور الہامات پر روشنی ڈالی گئی اور اپنے مسلمانوں کو اچھی طرح سمجھایا گیا۔ مرزائی الگ ہوکر سنتے رہے۔ دوسری شب کو پھر اسی جگہ وعظ ہوا اور مرزائیوں نے بہت شور وغوغا کیا۔ وہ چاہتے تھے کہ کسی طرح فساد ہو جائے اور میں وعظ سے رک جاؤں۔ لیکن ہم نے کہا کہ ہم مفسد نہیں ہیں نہ فساد کو پسند کرتے ہیں۔ مرزائی بے نیل مرام بنگہ کو چلے گئے۔

تیسرے روز دن کے وقت جمعہ کی نماز حسب خواہش مسلمانان قصبہ بنگہ، بنگہ میں جا کر پڑی۔ قبل نماز مرزائیوں نے تھانہ میں جا کر شکایت کی کہ یہ مولوی (خاکسار) ہمارے مرزا قادیانی کو گالیاں دیتا ہے۔ میں اتفاقاً بطور خود تھانہ میں گیا۔ تھانہ والوں نے مرزائیوں کو بھی وہاں بلوایا۔ مرزائیوں نے میرے روبرو بھی کہا کہ یہ مرزا قادیانی کو گالیاں دیتا ہے۔ رحمت اللہ مرزائی نے کہا کہ اس مولوی نے کہا ہے کہ مرزائی صاحب نے ایک بیگانی عورت کا بوسہ لیا اور دانت سے رخسارہ کاٹ لیا۔ ایسا کام کوئی آدمی نکما سے نکما اور نالائق سے نالائق بھی نہیں کرسکتا۔ میں نے کہا کہ واقعی ایسا کام کوئی بھی دیندار ذی عقل نہیں کرسکتا۔ لیکن افسوس ہے کہ تمہارے مرزا قادیانی نے ایسا کام کیا۔ میں اپنے وعظ میں وہی کہتا ہوں جو مرزا قادیانی کی کتب میں ہے یا کوئی تحریر مرزا قادیانی کی حیات میں ان کے مقابلہ میں شائع ہو چکی ہو، اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا جب تک تحریری ثبوت نہ ہو۔ تھانہ والوں نے پوچھا کہ اس کا کیا ثبوت ہے کہ مرزا قادیانی نے کسی کی عورت کے رخسارہ کا بوسہ لیا۔ میں نے جواب دیا کہ ایک رسالہ منظوم چھپا ہوا ہے جو مرزا قادیانی کی زندگی میں ۱۹۰۳ء و ۱۹۰۴ء دو دفعہ ہزاروں کی تعداد میں طبع ہو کر پیسے پیسے ادھیلے ادھیلے کو بازاروں میں فروخت ہوا بلکہ مفت تقسیم ہوا۔ بازاروں، گلیوں میں لڑکے اور جوان پڑھتے ہیں۔ پوچھا اس رسالہ کا نام کیا ہے۔ میں نے کہا رسالہ کا نام بھی عجیب ہے۔ یعنی ''عشق مجازی قادیانی کی بوسہ سازی'' یہ سن کر چپ ہو گئے۔ چوں کہ مرزا قادیانی کی حیات میں یہ رسالہ چھپا اور انہوں نے اس پر خاموشی اختیار کی۔ اس لئے یہ رسالہ مسلمہ مرزا قادیانی کا ہے۔ ''الخاموشی نیم رضا''

مرزائیوں نے اس پر شور مچایا کہ ہم وعظ نہیں ہونے دیں گے، مگر تھانہ والوں نے کہا کہ ہم وعظ بند نہیں کرسکتے۔ تھانہ سے واپس آکر نماز جمعہ ادا کی۔ مولانا مولوی غلام محمد صاحب سہروردی نواں شہری نے نماز جمعہ پڑھائی۔ اس کے بعد مولوی کریم بخش و مولوی

غلام احمد بی.اے وشیخ تاج الدین احمد ممبر کمیٹی ومیاں علی محمد اور دیگر اہل ہنود صاحبان نے تجویز کی کہ اس وقت بابو کرپارام صاحب کے مکان پر وعظ کیا جائے اور پھر ۸ بجے رات کو بازار کے چوک میں وعظ ہوگا۔۳ بجے دن کے بابوکرپارام صاحب کے مکان پر وعظ ہوا، اور میر مجلس مولوی غلام احمد صاحب بی.اے سیکنڈ ماسٹر ڈسٹرکٹ سکول مقرر ہوئے۔ وہاں بھی مرزائیوں نے اکثر شور مچانا شروع کیا۔ مگر ان کو ہدایت ہوئی کہ فساد مت کرو۔ وہ وہاں سے چلے گئے۔ تمام اہل اسلام واہل ہنود وعظ میں موجود تھے۔ مولانا مولوی غلام محمد صاحب نے میرے وعظ کی تائید فرمائی اور مرزائیوں سے کہا گیا کہ اگر وہ بحث یا مناظرہ کرنا چاہتے ہیں تو اپنے کسی مولوی کو بلالیویں۔ میں تیار ہوں، شرط یہ ہوگی کہ ایک منصف ہماری طرف سے اور ایک منصف ان کی طرف سے اور ایک ان پر سرپنچ غیر مسلم ہوگا اور تین تین سو روپیہ فریقین سے ایک معتبر آدمی کے پاس جمع کئے جائیں تاکہ فریق غالب کو بعد فیصلہ ادا کیا جائے اور مسئلہ زیر بحث یہ ہوگا کہ: ’’مرزا قادیانی مسلمان تھا یا نہیں۔‘‘

مگر گروہ مرزائیہ نے اس بات کو قبول نہیں کیا۔ اس کے بعد ۸ بجے رات سے ۱۰ بجے رات تک چوک بازار میں وعظ ہوا جس میں تمام مسلمانان اور اہل ہنود وعیسائی موجود تھے۔ مرزا قادیانی کے مشن پر کافی روشنی ڈالی گئی جس سے تمام اپنے مسلمانوں کو کافی طور پر اطمینان ہوگیا کہ واقعی مرزائی مذہب برخلاف قرآن شریف اور احادیث شریف واجماع امت ہے اور مرزائی کافر ومرتد ہیں اس لئے اس گروہ سے قطع تعلق کرنا لازم ہے۔ وہ ہم کو کافر کہتے ہیں۔ ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھتے اور نہ جنازہ میں شامل ہوتے ہیں۔ ان کے کفر وارتداد پر علماء حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً اور پنجاب وہندوستان کے فتاوے موجود ہیں۔ الحمدللہ! موضع کھاچوں وقصبہ بنگہ کے تمام مسلمان مطمئن ہوگئے اور وعدہ کرلیا کہ اس گروہ سے قطعی قطع تعلق کیا جائے گا اور نہایت خوش ہوکر فقیر کے حق میں دعائیں دیں کہ خدا نے ہم کو اس گروہ کی دجالیت سے محفوظ فرمایا۔ یہ ہے مختصر کیفیت میرے وعظ کی۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اس گروہ کے فریبوں اور دھوکوں سے بچائے۔ آمین ثم آمین! راقم: آثم فقیر قاضی فضل احمد عفی اللہ عنہ سنی حنفی نقشبندی مجددی پنشنر مقیم لدھیانہ۔ ۱۷/نومبر ۱۹۲۲ء

(ماہنامہ تائید الاسلام دسمبر ۱۹۲۲ء ص۱تا۳)

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

تقریر

بابو پیر بخش لاہوری

جلسہ مسلمانان لاہور

یکم رجنوری ۱۹۱۸ء

جناب بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ہے سب سے پہلے حمد خدائے کریم کا ۔۔۔ بے مثل و بے مثال غفور الرحیم کا
اک امر کن سے پیدا کیا کائنات کو ۔۔۔ باطل خیال کردیا مادے قدیم کا
مادے کے پیدا ہونے کو پھر مادہ چاہئے ۔۔۔ باطل ہے فلسفے سے تسلسل حکیم کا
ہے عقل تیرہ اور نظر خیرہ بشر کی ۔۔۔ ممکن نہیں کہ شکر ہو فیض عمیم کا
صلوٰۃ بے شمار رسول کریم پر ۔۔۔ جو چشمہ ہے ہدایت وخلق عظیم کا
خاتم ہے ذات اس کی ہمہ انبیاء و رسل ۔۔۔ قطعی یہ فیصلہ ہے قرآن کریم کا
ہرگز نہ ہوگا کوئی نبی بعد آپ کے ۔۔۔ جوڑا کبھی نہیں ہوا در یتیم کا

صاحبان! حمد ونعت کے بعد سب سے پہلے میں مرزا قادیانی کی ایک عبارت آپ کو سناتا ہوں جو انہوں نے اپنے ایک الہام کی تشریح میں لکھی ہے اور الہام یہ ہے: ’’**یریدون ان یرو طمثک**‘‘یعنی بابوالٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اورناپاکی پراطلاع پائے۔ مگر خداتعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہوگیا ہے۔ ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے یعنی حیض ایک ناپاک چیز ہے مگر بچہ کا جسم اسی سے تیار ہوتا ہے۔ الخ‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۴۳، خزائن ج۲۲ ص۵۸۱)

مرزا قادیانی نے اگرچہ اپنی عادت کے موافق غلط معنی کئے ہیں۔ جیسا کہ وہ قرآن اورحدیث کے معنوں میں اپنے مطلب کے معنی کرتے ہیں: ’’یریدون‘‘ صیغہ جمع کا ہے۔ مگر مرزا قادیانی معنی کرتے ہیں کہ بابوالٰہی بخش چاہتا ہے جو کہ واحد ہے۔ افسوس! اگر کوئی دوسرا شخص ایسا کرے تو اس کو ملحد اور محرف کا خطاب دیا جاتا ہے۔ خیر اس سے بحث نہیں ان کا اپنا الہام ہے جیسے چاہیں معنی کریں، ان کا اختیار ہے۔ مگر اس تشریح مرزا قادیانی سے مفصلہ ذیل امور ثابت ہوتے ہیں۔

اوّل: مرزا قادیانی کو حیض آتا تھا جس کو خداتعالیٰ چھپاتا ہے اور بابوالٰہی بخش کو دکھانا نہیں چاہتا۔

دوم: مرزا قادیانی میں پلیدیاں اور ناپاکیاں تھیں جس پر بابو الٰہی بخش اطلاع پانا چاہتا ہے مگر مرزا قادیانی کا رازدار خدا ان کو مخفی رکھنا چاہتا ہے اور کسی کو اس پر اطلاع دینا نہیں چاہتا۔

سوم: مرزا قادیانی کے حیض سے جو بچہ تیار ہوا وہ اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے یا اس کے جا بجا۔

اب غور طلب امر یہ ہے کہ جس الہام میں مرد کو عورت سمجھا جاوے اور عورت کے لوازمات یعنی حیض کا آنا اور بچہ جننا بیان ہوں وہ الہام خدا تعالیٰ جو علام الغیوب ہے، اس کی طرف سے ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ مرد کو کبھی حیض نہیں آتا۔...... یہ خصوصیت مرزا قادیانی کو ہی بحیثیت مدعی مسیحیت ونبوت حاصل ہوئی کہ پہلے ان کو حیض آتا تھا اور پھر اس حیض سے بچہ بنا اور ایسا بچہ بنا کہ ابن اللہ ہوا۔ مگر یہ منطق مرزا قادیانی کی سمجھ میں نہیں آتی کہ وہ تو خود ابن اللہ تھے۔

جیسا کہ ان کا الہام ہے: ’’انت منی بمنزلة ولدی‘‘

(حقیقت الوحی ص۸۶، خزائن ج۲۲ ص۸۹)

یعنی خدا تعالیٰ مرزا قادیانی کو فرماتا ہے کہ اے مرزا تو ہمارے فرزند کی جا بجا ہے۔

اور دوسرے الہام میں ہے کہ: ’’انت منی بمنزلة اولادی‘‘

(تتمہ حقیقت الوحی ص۱۴۳، خزائن ج۲۲ ص۵۸۱)

یعنی اے مرزا تو ہماری اولاد کی جا بجا ہے۔

اور تیسرے الہام میں ہے کہ: ’’انت من مائنا وهم من فشل‘‘

(اربعین نمبر۳ ص۳۴، خزائن ج۱۷ ص۴۲۳)

کہ تو ہمارے پانی (نطفہ) سے ہے اور وہ لوگ خشکی سے۔

جب مرزا قادیانی خدا کے بیٹے تھے تو پھر مرزا قادیانی کے حیض سے طفل اللہ کس طرح ہوا۔ جب مرزا قادیانی میں حیض کا آنا تسلیم کرتے ہیں تو نعوذ باللہ! ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی خدا کی بیوی تھے۔ جن کے حیض سے خدا کا طفل پیدا ہوا۔ کیونکہ قانون فطرت ہمارے سامنے موجود ہے اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ عورت سے بچہ پیدا ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی سے جب خدا کا بچہ پیدا ہوا تو پھر عاقلاں خود میدانند کہ مرزا قادیانی کون تھے خداوٴنی یعنی خدا کی بیوی۔

دوم: مرزا قادیانی کا الہام: ’’انت منی وانا منک ‘‘یعنی خدا تعالیٰ مرزا قادیانی کو فرماتا ہے کہ: ’’اے مرزا تو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں تجھ سے۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۷۴، خزائن ج۲۲ ص۷۷)

اس الہام میں اور حیض سے بچہ خدا پیدا ہونے میں تضاد ہے۔ یعنی اس الہام میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں مرزا قادیانی سے ہوں اور حیض والے الہام میں فرماتا ہے کہ طفل اللہ مرزا قادیانی سے پیدا ہوا۔ پس یہ تضاد ہے کہ ایک ہی وجود باپ بھی ہو اور بیٹا بھی ہو اور یہ قرآنی فیصلہ ہے کہ جس کلام میں اختلاف ہو وہ ہرگز خدا کا کلام نہیں ہوسکتا۔

سوم: اگر خدا تعالیٰ کا مرزا قادیانی سے نکلنا تسلیم کیا جاوے (معاذ اللہ) تو پھر خالق اکبر مرزا قادیانی ٹھہرتے ہیں جن کے خون سے خدا تعالیٰ بنا اور یہ صریح کفر ہے کہ خدا تعالیٰ کی والدہ ایک عاجز انسان سمجھا جاوے کہ جس کے حیض سے خدا نکلا یا خدا کے اطفال پیدا ہوئے۔ سب صورتوں میں باطل ہے۔ ایک اور تحریر مرزا قادیانی کی پیش کرتا ہوں جس سے مرزائی خدا کا وجود مادی ثابت ہوتا ہے کہ جس میں عرض وطول ہے اور اعضاء بھی ہیں۔ جن کے ذریعہ سے وہ کام کرتا ہے۔ وہو ہذا!

’’قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے بیشمار ہاتھ بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لاانتہاء عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں اور کشش کا کام دے رہی ہیں۔ یہ وہی اعضاء ہیں جن کا دوسرے لفظوں میں عالم نام ہے جب قیوم عالم کوئی حرکت جزوی یا کلّی کرے گا تو اس کی حرکت کے ساتھ اس کے اعضاء میں حرکت پیدا ہوجانا ایک لازمی امر ہوگا اور وہ اپنے تمام ارادوں کو انہیں اعضاء کے ذریعہ سے ظہور میں لائے گا۔ نہ کسی اور طرح سے۔‘‘ (توضیح مرام ص۷۵، خزائن ج۳ ص۹۰)

خدا کا شتر سوار ہونا

مطلب یہ ہے کہ انسان کا نفس ہے درحقیقت اس غرض کے لئے پیدا کیا گیا ہے تاکہ وہ ناقتہ اللہ کا کام دیوے۔ اس کے فنافی اللہ ہونے کی حالت میں خدا تعالیٰ اپنی پاک تجلی کے ساتھ اس پر سوار ہو جیسے کوئی اونٹنی پر سوار ہوتا ہے۔

خدا کا تجسم و متشکل ہونا

مرزا قادیانی (حقیقت الوحی ص۲۵۵، خزائن ج۲۲ ص۲۶۷) پر لکھتے ہیں: ’’ایک دفعہ تمثیلی طور پر مجھے خدا تعالیٰ کی زیارت ہوئی اور میں نے اپنے ہاتھ سے کئی پیش گوئیاں لکھیں جن کا یہ مطلب تھا کہ ایسے واقعات ہونے چاہئیں تب میں نے وہ کاغذ دستخط کرانے کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کیا اور اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی تأمل کے سرخی کے قلم سے اس پر دستخط کئے اور دستخط کرنے کے وقت قلم کو چھڑکا جیسا کہ جب قلم پر زیادہ سیاہی آجاتی ہے تو اسی طرح پر جھاڑ دیتے ہیں اور پھر دستخط کر دیئے اور میرے پر اس وقت نہایت رقت کا عالم تھا۔ اس خیال سے کہ کس قدر خدا تعالیٰ کا میرے پر فضل اور کرم ہے کہ جو کچھ میں نے چاہا بلاتوقف اللہ تعالیٰ نے اس پر دستخط کر دیئے اور اسی وقت میری آنکھ کھل گئی اور اس وقت میاں عبداللہ سنوری مسجد کے حجرہ میں میرے پیر دبا رہا تھا کہ اس کے روبرو غیب سے سرخی کے قطرے میرے کرتے اور اس کی ٹوپی پر گرے اور عجیب بات یہ ہے کہ اس سرخی کے قطرے گرنے اور قلم کے جھاڑنے کا ایک ہی وقت تھا۔ ایک سیکنڈ کا بھی فرق نہ تھا۔ ایک غیر آدمی اس راز کو نہیں سمجھے گا اور شک کرے گا کہ کیونکر اس کو صرف ایک خواب کا معاملہ محسوس ہوگا۔ مگر جس کو روحانی امور کا علم ہو وہ اس میں شک نہیں کر سکتا۔ اسی طرح خدا نیست سے ہست کر سکتا ہے۔ (اس سے ثابت ہوا کہ جو رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام نہ مانے اور عقلی اعتراض کرے وہ روحانیت سے محروم ہے) غرض میں نے یہ سارا قصہ میاں عبداللہ کو سنایا اور اس وقت میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ عبداللہ جو ایک رویت کا گواہ ہے اس پر بہت اثر ہوا اور اس نے میرا کرتہ بطور تبرک اپنے پاس رکھ لیا جو اب تک اس کے پاس موجود ہے۔‘‘

یہ پوری پوری نقل ہے اصل کتاب بھی موجود ہے جس کا دل چاہے دیکھ سکتا ہے۔

اب ہم مرزائی صاحبان سے عرض کرتے ہیں کہ رسول مقبول ﷺ نے جو ایک فیصلہ فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو بزعم یہود مر چکا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اسے قتل کیا ہے اور دفن بھی کر دیا ہے۔ وہ ہرگز نہیں واپس آسکتا اور عیسائیوں کا یہ اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ قرب قیامت میں نزول فرماویں گے اور پہلی دفعہ وہ ہمارے گناہوں کے بدلہ میں قربان ہوکر صلیب دیئے گئے اور طرح طرح کے عذاب جو صلیب کے انہوں نے

برداشت کئے۔ یہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے جو حکم بن کر تشریف لائے تھے فیصلہ فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ تو صلیب دیئے گئے اور نہ قتل کئے گئے۔ وہ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے اور قرب قیامت میں نزول فرماویں گے۔

تفسیر درمنثور میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ حضرت حسن فرماتے ہیں: ''قال رسول اللہ ﷺ للیھود ان عیسیٰ لم یمت وانہ راجع الیکم قبل یوم القیامۃ'' یعنی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے یہود کو فرمایا کہ تحقیق حضرت عیسیٰ نہیں فوت ہوئے اور وہ قیامت سے پہلے واپس آویں گے۔ (دیکھو تفسیر درمنثور، آل عمران:۵۵) یعنی نزول عیسیٰ علیہ السلام کا جو اعتقاد عیسائیوں میں تھا اس کی تصدیق حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمادی کہ وہی عیسیٰ بیٹا مریم کا نبی ناصری جس کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں، نازل ہوگا۔ مگر مرزا قادیانی اور مرزائی اس پر وہ ہنسی اور مخول اڑاتے ہیں کہ پناہ بخدا اور محالات عقلی کے اعتراضات فلسفی دلائل سے کر کے کہ عیسیٰ آسمان پر کیسے گیا۔ کرہ زمہریر سے کیسے گزرا؟ وہاں کھاتا پیتا کیا ہوگا؟ اور بول براز کہاں کرتا ہوگا وغیرہ کر کے حضرت مخبر صادق محمد رسول اللہ ﷺ کی تکذیب کرتے ہیں اور حضور ﷺ کی گستاخی اور بے ادبی کرتے ہیں کہ ان کو عیسیٰ بن مریم کی خبر نہ تھی، نازل ہونے والا عیسیٰ بن مریم تو مرزا غلام احمد ولد غلام مرتضیٰ تھا۔ یہ قصہ طویل ہے اور سب اعتراضوں کے جواب بھی علمائے اسلام دے چکے ہیں۔ اب ہم کو بھی حق ہے کہ مرزائی صاحبان سے دریافت کریں کہ تمثیلی زیارت مرزا قادیانی کو خداتعالیٰ کی کس طرح ہوئی؟ آیا آپ بجسد عنصری آسمان پر گئے تھے کہ آپ کے کرتے پر خداتعالیٰ کی قلم سے چھینٹے پڑے یا خداتعالیٰ آپ کے پاس تشریف لائے؟ کیونکہ زیارت کے دو ہی طریق ہیں یا زیارت کرنے والا خود جاتا ہے یا جس کی زیارت کرنی ہو وہ خود آکر زیارت کراتا ہے۔ اگر یہ کہو کہ مرزا قادیانی بجسد عنصری آسمان پر گئے تو محال ہے اور وہی اعتراض جو حضرت عیسیٰ پر آپ کرتے ہیں ہماری طرف سے سمجھ کر جواب دیں اور اگر کہیں کہ خداتعالیٰ خود تشریف لائے تو یہ بھی محال ہے۔ کیونکہ جو بہت بڑا وجود بقول مرزا قادیانی رکھتا ہے حجرہ میں قلم دوات لے کر نہیں آسکتا۔

دوم: جب کرتہ موجود ہے قلم دوات بھی موجود ہوگی۔ جس سے معلوم ہوا کہ یہ معاملہ خیالی نہ تھا حقیقی و مادی تھا۔ کیونکہ سرخی کے قطرے حقیقی تھے جواب تک موجود ہیں تو قلم

دوات اور وہ کاغذ جس پر پیش گوئیاں اور خدا تعالیٰ کے دستخط ہوئے تھے موجود ہوگا۔ وہ کاغذ کہاں ہے؟ دکھائیے تاکہ لوگ خدا کی قلم دوات اور دستخط کی زیارت کر لیں اور کسی کیمیکل اگزیمینر کے پاس بھیج کر سچ جھوٹ کا فیصلہ کرائیں کہ کس کارخانہ کی ساخت ہے؟

سوم: خدا تعالیٰ کے دستخط کس زبان میں تھے عربی، فارسی، انگریزی، شاستری، عبرانی وغیرہ میں تھے۔ خدا کی رسم الخط کوئی خاص ہے یا عام۔

چہارم: خدا تعالیٰ کے دستخط پورے نام کے تھا اور کیا تھے۔ اللہ، پرمیشر، نارائن، خدا، گارڈ وغیرہ اور پورے دستخط تھے یا انیشل۔

پنجم: خدا تعالیٰ کا تمثل ہی حقیقی ہوگا جیسا کہ سرخی کے قطرے حقیقی ہیں تو پھر خدا تعالیٰ محسوس درخارج ایک وجود عنصری ثابت ہوا اور یہ کفر ہے۔

حکایت: مولوی جامیؒ نے نغمات الانس میں ابومحمد خفافؒ کے حالات میں لکھا ہے کہ ایک جگہ شیراز کے مشائخ کا مجمع تھا، جس میں ابومحمد خفاف بھی تھے۔ گفتگو مشاہدہ کے باب میں شروع ہوئی۔ ہر ایک نے اپنے معلومات بیان کئے۔ ابومحمد خفافؒ سب سنتے رہے اور اپنی تحقیق کچھ بیان نہ کی۔ مومل نے کہا کہ آپ بھی کچھ بیان فرمادیں۔ انہوں نے کہا یہ تحقیقات کافی ہیں۔ مومل نے اصرار کیا۔ اس پر ابومحمدؒ بولے کہ یہ جس قدر گفتگو تھی حد علم میں تھی۔ حقیقت مشاہدہ کی کچھ اور ہے اور وہ یہ ہے کہ حجاب منکشف ہوکر معائنہ ہوجاوے۔ سب نے کہا کہ یہ آپ کو کیونکر معلوم ہوا۔ کہا کہ میں ایک بار تبوک میں نہایت مشقت اور فاقہ کی حالت میں مناجات میں مشغول تھا کہ یکایک حجاب اٹھ گیا۔ دیکھا کہ حق تعالیٰ عرش پر جلوہ افروز ہے۔ میں دیکھتے ہی سجدہ میں گرا اور عرض کیا کہ ’’یا مولٰی ماھذا امکانی‘‘ یہ سن کر سب خاموش ہوگئے۔ مومل نے ان سے کہا کہ چلئے ایک بزرگ کی ملاقات کر آئیں اور ابن سعدان محدث کے ہاں ان کو لے گئے۔ وہ نہایت تعظیم وتکریم سے پیش آئے۔ مومل نے ان سے کہا کہ اے شیخ جو روایت آپ نے بیان کی تھی کہ: ’’قال النبی ﷺ ان للشیاطین عریشاً بین السماء والارض اذا اراد لعبد فتنة کشف له عنه‘‘ یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آسمان اور زمین کے درمیان میں شیطان کا تخت ہے جب خدا تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے کہ کسی بندہ کو فتنہ میں ڈالے یعنی گمراہ کرے تو شیطان اس پر منکشف

ہو جاتا ہے۔ ابو محمدؒ بے اختیار روتے ہوئے اٹھے اور کئی روز غائب رہے۔ مولؒ کہتے ہیں کہ جب میری ان سے ملاقات ہوئی میں نے پوچھا کہ اتنے روز تک کہاں تھے۔ کہا کہ اس کشف ومشاہدہ کے وقت سے جتنی نمازیں پڑھی تھیں سب کی قضاء کی۔ اس لئے کہ وہ سب شیطان کی پرستش تھی۔ پھر کہا کہ اب اس کی ضرورت ہے کہ جس جگہ اس کو دیکھ کر سجدہ کیا تھا وہیں جا کر اس پر لعنت کروں۔ انتہیٰ (افادہ حصہ اوّل ص۱۵۷)

اللہ اکبر ایک وہ مسلمان اولیائے امت تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنی اور فوراً رجوع کیا اور شریعت اور حدیث کی تعظیم کی اور اپنی خطا پر اطلاع پا کر توبہ کی۔ مگر مرزا قادیانی ہیں کہ اپنے کشف کو صریح قرآن شریف ''لیس کمثله شی'' کے برخلاف خداتعالیٰ کو ہاتھ، پاؤں، قد وقامت والا، میز کرسی، قلم دوات لگائے ہوئے دیکھ کر اس کو خدا یقین کرتے ہیں اور سجدہ کرنا تو بجائے خود اپنی مرضی کے مطابق اپنی پیش گوئیاں بھی لکھ کر دستخط بھی کراتے ہیں اور پھر اپنی بزرگی اور فضیلت کا نشان اپنے مریدوں کو بتاتے ہیں اور ایسے ایسے کشوف والہامات خداتعالیٰ کی طرف سے بتائے جاتے ہیں:

گر مسلمانی ہمیں ست کہ مرزا دارد واوئے بر عقل مریداں کہ مجدد خواندد

مگر ہم نہایت عاجزی سے دریافت کرتے ہیں کہ کوئی مرزائی صاحب ہم کو بتاویں کہ خدا کے تجسم والے، خدا کے اولاد والے، خدا کی بیوی والے، خدا کے پانی یعنی نطفہ والے۔ اگر الہامات وکشوف خدا کی طرف سے ہو سکتے ہیں تو پھر شیطان کے پاس کیا رہا اور وہ کون سی معیار ہے کہ شیطانی اور خدائی الہاموں اور کشفوں میں تمیز کر سکیں؟ اگر کہا جاوے کہ قرآن اور حدیث اور اصول اسلام معیار صداقت ہے تو پھر یہ کشوف والہامات مرزا قادیانی ہرگز ہرگز خداتعالیٰ کی طرف سے نہیں ہو سکتے۔ مگر باوجود اس شرک وکفر کے مرزا قادیانی ان کشوف والہامات پر اس قدر نازاں ہیں کہ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ میں لکھتے ہیں:

''مجھے اطلاع دے دی ہے کہ یہ تمام حدیثیں جو پیش کرتے ہیں تحریف معنوی یا لفظی میں آلودہ ہیں اور یا سرے سے موضوع ہیں اور جو شخص حکم ہو کر آیا ہے۔ اس کا اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کر دے۔'' (تحفہ گولڑویہ ص۱۰ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۵۱)

پھر یہ اجماع امت کے برخلاف ہے۔

پھر اعجاز احمدی میں لکھتے ہیں:''جو حدیثیں میرے الہام کے مخالف ہیں ہم انہیں ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔'' (اعجاز احمدی ص۳۰، خزائن ج۱۹ص۱۴۰ ملخص)

مسلمان تو قرآن اور حدیث کے برخلاف الہام نہیں مانتے مگر برعکس اس کے مرزا قادیانی اپنے الہاموں کے مقابل شرعی نص نہیں مانتے اور اس پر دعویٰ مجددیت۔

پھر(اربعین نمبر۴ص۶، خزائن ج۱۷ص۴۳۵ حاشیہ) پر لکھتے ہیں:''خداتعالیٰ نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا ہے۔''

اب کیا فرماتے ہیں وہ صاحبان جو مسلمانوں کو مغالطہ میں ڈال کر کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت کا نہ تھا اور نہ ہم ان کو نبی ورسول مانتے ہیں۔ مرزا قادیانی تو ناسخ دین محمد ﷺ بنتے ہیں۔ کیونکہ اب نجات کا ٹھیکہ اﷲتعالیٰ نے ان کو دے دیا ہے۔ خواہ کوئی کیسا ہی ایمان دار مومن کتاب اﷲ قرآن اور حدیث ہو اور شریعت پر عمل کرے اس کی نجات نہ ہوگی۔ یہ دین کی منسوخی اور محمد ﷺ کی معزولی نہیں تو اور کیا ہے۔

مسیلمہ تو صرف نصف زمین ونصف امت طلب کرتا تھا اور نبوت میں صرف شراکت چاہتا تھا اور اپنے آپ کو غیرتشریعی نبی کہتا تھا کہ اصل پیغمبر تو محمد ﷺ ہے۔ میں تو ہارون علیہ السلام کی مانند ہوں۔ اس کے ایلچی جب حضور علیہ السلام کی خدمت میں پہنچے تو جناب نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم مسیلمہ کو کیا سمجھتے ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم آپ کو بھی نبی سمجھتے ہیں اور مسیلمہ کو بھی۔ یہ سننا تھا کہ حضور کا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا اور فرمایا کہ اگر قاصدوں کا قتل کرانا جائز ہوتا تو میں تم کو قتل کراتا اور آپ نے مسیلمہ کی نبوت تسلیم کرنے والوں کو کافر اور کاذب کہا۔ اس سے صاف یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ محمد ﷺ کے بعد جو کوئی کسی امتی کو شریک نبوت یقین کرے وہ کافر ہے۔ جب نصف نبوت لینے والے کو کافر وکاذب حضور علیہ السلام نے خود فرمادیا تو جو شخص مدار نجات اپنی وحی وتعلیم وبیعت کو قرار دے اور محمد ﷺ کی پیروی کو راہ جہنم بتاوے وہ کیونکر مسلمان اور صراط مستقیم پر سمجھا جاسکتا ہے۔

یہ تو مسیلمہ سے بڑھا ہوا ہے۔ یہ چالیس کذابوں کی ہیں جو مرزا قادیانی چلے ہیں۔ مثلاً مرزا قادیانی نے اعجاز احمدیہ کو قرآن شریف کی طرح بے مثل کلام ومعجزہ قرار دیا۔ مسیلمہ

کذاب نے بھی اپنی کلام عربی کو معجزہ قرار دیا اور فاروق اعظم اس کا نام رکھا۔ مرزا قادیانی نے محمد ﷺ کی تابع ہو کر دعویٰ نبوت کیا۔ مسیلمہ کذاب نے بھی محمد ﷺ کی نبوت تسلیم کر کے ان کی متابعت سے نبوت کا پانا بتایا۔ مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا کہ: ''میں غیر تشریعی نبی ہوں۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص۴، خزائن ج۱۸ ص۲۱۰،۲۱۱) مسیلمہ کذاب نے بھی یہی دعویٰ کیا کہ میں جس طرح حضرت موسیٰ کے ساتھ ہارون تھا۔ میں بھی محمد ﷺ کے ساتھ ہوں اور تابع شریعت محمدی ہوں۔ مرزا قادیانی نے توحید کے بہانہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کو شرک قرار دیا اور اس سے انکار کیا۔ مسیلمہ کذاب نے بھی توحید کے بہانہ سے تعین قبلہ سے انکار کیا اور کہا کہ یہ شرک ہے کہ کعبہ کو بیت اللہ کہا جاوے۔

مرزا قادیانی نے باطل مسائل اسلام میں داخل کئے جیسا کہ اوتار کا مسئلہ، ابن اللہ کا مسئلہ، تجسم خدا کا مسئلہ، مسیلمہ کذاب نے بھی بہت سے مسائل شرع محمدی کی الٹ پلٹ کی۔ جب اس کو کہا گیا تو جواب دیا کہ مجھ کو وحی بعد محمد ﷺ کے آتا ہے اور بعض احکام جو محمد ﷺ کے وقت جائز تھے اب ناجائز ہو گئے ہیں۔

مرزا قادیانی نے جس طرح لکھا ہے کہ میرے الہام و وحی کے مقابل محمد ﷺ کی وحی منسوخ ہے۔

مرزا قادیانی نے جس طرح ایک دو رکن اسلام منسوخ کر دیئے، مسیلمہ کذاب نے بھی ایک دو نمازیں موقوف کر دیں۔

مرزا قادیانی نے جس طرح اپنی وحی و تعلیم کو مدار نجات ٹھہرایا اور تمام مسلمانوں کو کافر کہا۔ مسیلمہ کذاب نے بھی تمام مسلمانوں کو کافر کہا تھا۔

مرزا قادیانی اور مرزائی جب کوئی حادثہ اتفاقی واقع ہو تو اس کو نشان صداقت مرزا قادیانی بناتے ہیں۔ مسیلمہ اور اس کے مرید بھی اس طرح جو حادثہ واقع ہوتا اس کو مسیلمہ کی کرامت بناتے۔

چنانچہ لکھا ہے کہ حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ نے جو مسیلمہ کو قتل کرایا اس کا وبال ان پر یہ پڑا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک گروہ ایسا پیدا کر دیا کہ صحابہ کو قیامت تک لعن کرتا رہے۔ سو یہ کرامت مسیلمہ کی اب تک بھی جاری ہے۔

مرزا قادیانی نے جس طرح اپنی کرامات ومعجزات خود تصنیف خلاف واقعہ شاعرانہ لفاظی سے کرلئے۔ مسیلمہ کے معجزات بھی بہت سے مذکور ہیں۔ جیسا کہ ایک شیرخوار بچہ نے اس کی نبوت کی تصدیق کی۔ سوکھے ہوئے درخت سبز ہوگئے۔ چاند نیچے اترا وغیرہ وغیرہ۔ غرض مرزا قادیانی نے کوئی ایسی بات نہیں کی جو پہلے کذاب نہ کر چکے ہوں۔ میں نے صرف مسیلمہ کے ساتھ مرزا قادیانی کا مقابلہ اس واسطے کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نبوت کا دعویٰ کرنے والے کو خواہ وہ غیرتشریعی ہو یا ظلی یا بروزی ہو، غیرمستقل ومجازی ہو خود کاذب فرمایا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو خبر دی تھی کہ تیری امت میں جھوٹے نبی ہوں گے۔ اسی واسطے قرآن مجید میں آپ کو خاتم النّبیین فرمایا تاکہ کوئی مدعی نبوت سچا نہ مان لیا جائے اور رسول اللہ نے اسی واسطے اپنی امت کو گمراہی سے بچانے کے واسطے فرمایا: ’’**سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلهم یزعم انه نبی الله وانا خاتم النّبیین لا نبی بعدی ولا تزال طائفة من امتی علی الحق**‘‘ (رواہ ابوداؤد وترمذی) یعنی میری امت میں تیس کاذب ہوں گے جو کہ گمان کریں گے کہ وہ نبی اللہ کے ہیں۔ حالانکہ میں خاتم النّبیین ہوں، نہیں کوئی نبی بعد میرے۔ اس پیش گوئی کے مطابق ضروری تھا کہ امتی نبی ہوتے۔ چنانچہ مسیلمہ واسود عنسی تو حضور علیہ السلام کی زندگی میں ہی مدعی ہوئے اور بعد میں جو ہوئے ان کے صرف نام لکھے جاتے ہیں تاکہ مسلمانوں کو یہ معلوم ہو کہ مرزا قادیانی کا کوئی نرالا دعویٰ نہیں ہے ہمیشہ ایسا ہوتا رہا ہے اور آئندہ ہوتا رہے گا۔

جھوٹے مدعیان نبوت

(۱)مسیلمہ کذاب، (۲)اسود عنسی، (۳)طلحہ بن خویلد، (۴)لا، (۵)مختار، (۶)احمد متنبّی شاعر، (۷)مقنع، (۸)عیسیٰ بن مہرویہ، (۹)اوستادسیس، (۱۰)حسن بن صباح، (۱۱)صالح، (۱۲)ابراہیم بذلہ، (۱۳)اکبر بادشاہ ہندوستان، (۱۴)محمد علی باب، وغیرہ وغیرہ۔ سب نام نہیں لکھے تاکہ طول نہ ہو۔

اب مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا ہے جب مرزا قادیانی کے دعاوی والہامات خلاف شرع دعاوی پیش کئے جاتے ہیں۔ شرک وکفر کے کلمات پر اعتراض کرتے ہیں تو اچھے اچھے تعلیم یافتہ ڈگری یافتہ کہتے ہیں کہ ایسے ایسے الہامات وکلمات خلاف شرع کی تاویل کرنی

چاہئے جس کا جواب یہ ہے کہ پھر دوسرے کذابوں جو مسیلمہ سے لے کر مرزا قادیانی تک ہوئے ہیں، انہوں نے کیا قصور کیا ہے کہ ان کے الہامات، تحریرات خلاف شرع کی تاویل نہ کی جاوے اور ان کو کافر سمجھا جاوے۔

بعض مرزائی صاحب کہتے ہیں کہ اگر مرزا قادیانی سچے نہ ہوتے تو ان کے اس قدر مرید نہ ہوتے، ان کی کامیابی ان کی صداقت کا نشان ہے۔ جس کا جواب یہ ہے کہ مرید و پیرو تو سب کذابوں کے ہوتے آئے ہیں۔ مسیلمہ کذاب کے پانچ ہفتہ کے قلیل عرصہ میں ایک لاکھ سے زیادہ مرید ہوگئے تھے اور سچے رسول محمد رسول اللہ ﷺ کو اس قدر کامیابی ایسے تھوڑے عرصہ میں نہ ہوئی تھی، بہبود زنگی ایک کاذب مدعی گزرا ہے۔ تذکرۃ المذاہب میں لکھا ہے کہ اس کے پانچ کروڑ پانچ لاکھ مرید تھے وہ کئی برس تک حکومت اسلامی سے جنگ کرتا رہا اور اکثر فتح بھی پاتا تھا۔ اگر مریدوں کی کثرت دلیل صداقت ہے تو بہبود زنگی مرزا قادیانی سے ہزار ہا درجہ صادق ہے بعض کہتے ہیں کہ اس قدر مدت کسی کاذب مدعی کو نہیں ملتی جس قدر مرزا قادیانی کو ملی ہے جس کا جواب یہ ہے کہ یہ غلط ہے کہ کاذب مدعی کو زیادہ مہلت نہیں ملتی۔

۱...... عبداللہ مہدی کو جس نے افریقہ میں خروج کیا تھا اور کامیاب بھی ایسا ہوا کہ طرابلس و مصر کو فتح کر لیا تھا اس نے ۲۹۶ھ میں دعویٰ کیا اور ۳۲۳ھ میں فوت ہوا۔ (تاریخ کامل ابن اثیر ج۸ ص۹۰) پر لکھا ہے کہ اس کی مدت مہدویت ۲۴ سال ایک مہینہ بیس یوم تھی جو کہ مرزا قادیانی سے زیادہ ہے۔ حالانکہ جنگ کرتا رہا۔ لیکن قتل نہ ہوا آخر اپنی موت سے مرا۔

۲...... صالح بن طریف: یہ شخص نبوت کے دعوے سے اس قدر کامیاب ہوا کہ بادشاہ بن گیا۔ اس نے قرآن بنایا تھا۔ اس کے پیرو اس کے قرآن کی سورتیں نمازوں میں پڑھتے تھے۔ یہ دعویٰ نبوت اور وحی کے ساتھ ۴۷ برس تک زندہ رہا اور آخر کار اپنی موت سے مرا لیکن بادشاہت اس کے خاندان میں ۳۰۰ برس تک رہی۔

۳...... اکبر بادشاہ ہند کے متعلق شیخ عبدالقادر بدایونی نے لکھا ہے کہ اکبر نے ۱۵۸۱ء میں دعویٰ نبوت کیا اور ۱۶۰۵ء میں اپنی موت سے مرا۔ یہ دعویٰ میں اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ اپنا کلمہ الگ ایجاد کیا۔ لا الٰہ الا اللہ اکبر خلیفۃ اللہ! اس کو ۲۴ برس میں سے کچھ عرصہ زیادہ مہلت ملی۔ غرض یہ غلط ہے کہ جھوٹے مدعی کو مرزا قادیانی جتنی مہلت نہیں ملی۔ بلکہ جھوٹے کو زیادہ مہلت

ملتی ہے تاکہ توبہ کرلے۔ ورنہ اللہ کے عذاب کے نیچے آجاوے گا اور یہ مہلت اس کے لئے قطع حجت ہو جاتی ہے۔

بعض مرزائی صاحبان کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی صداقت کے واسطے رمضان میں چاند وسورج گہن ہوئے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ پہلے کذاب مدعیان کے وقت بھی ایسے گہن ہوتے آئے ہیں۔

۱...... طریف کے دعویٰ کے وقت رمضان میں ۱۱۷ھ میں گہنوں کا اجتماع ہوا۔

۲...... ابومنصور عیسیٰ اس نے ۳۴۱ میں دعویٰ نبوت کیا اور اس کے وقت میں ۳۴۶ھ میں رمضان میں چاند وسورج کو گہن لگا۔ دیکھو تاریخ ابن خلدون۔

۳...... صالح: اس شخص نے ۱۲۷ھ میں دعویٰ نبوت کیا اور اس کے وقت میں چاند وسورج کے گہنوں کا اجتماع ۱۶۱ھ میں ہوا۔

پس یہ بالکل غلط ہے کہ رمضان میں چاند وسورج کا گہن صرف مرزا قادیانی کے وقت ہی ہوا ہے۔

آخر میں ایک معیار جو مرزا قادیانی نے خود اپنی صداقت کا بتایا ہے لکھتا ہوں تاکہ معلوم ہو کہ مرزا قادیانی خود ہی اپنے معیار مقرر کردہ سے جھوٹے ہوئے۔ ہو ہذا!

عیسیٰ پرستی کا بت

’’تمام علامتوں کے طالب حق کے لئے میں یہ بات پیش کرتا ہوں کہ میرا کام جس کے لئے اس میدان میں کھڑا ہوں یہ ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلا دوں اور آنحضرت ﷺ کی جلالت وعظمت اور شان دنیا پر ظاہر کردوں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آوے تو میں جھوٹا ہوں۔ پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے۔ وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتے۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود ومہدی موعود کو کرنا چاہئے تھا تو پھر سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مرگیا تو پھر سب لوگ گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔ والسلام: غلام احمد۔‘‘ (اخبار بدر ج۲، نمبر۲۹ ص۴، کالم نمبر۲ مؤرخہ ۱۹ر جولائی ۱۹۰۶ء)

مرزا قادیانی نے خود مقرر فرمایا ہے کہ اگر میں مرگیا اور یہ کام نہ ہوئے تو میں جھوٹا ہوں۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

اوّل: عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں گا۔ کوئی بتا سکتا ہے کہ عیسیٰ پرستی کے ستون کو مرزا قادیانی نے توڑا بلکہ عیسیٰ پرستی کے اصول وعقائد باطلہ کو اسلام میں داخل کیا۔ (مرزا قادیانی کا الہام: ''انت منی بمنزلۃ ولدی'' سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام حقیقی ابن اللہ ثابت ہوئے کیونکہ جب مثیل عیسیٰ جابجا فرزند کے ہوا تو اصل عیسیٰ اصل بیٹا ثابت ہوا) ابن اللہ کا مسئلہ، تجسم خدا کا مسئلہ۔ یعنی جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مجسم خدا سمجھا مرزا قادیانی بھی خود خدا بنے اور ابن اللہ بنے۔

دوم: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر لٹکایا اور صلیب کے عذابوں سے معذب مانا۔ یہ کفارہ کے مسئلہ کی بنیاد تھی جس کو مضبوط کیا۔ کیونکہ اگر مسلمانوں والا اعتقاد قرآن کے مطابق ''ماقتلوہ وما صلبوہ'' پر رہتا تو کفارہ باطل ہوتا۔ جب حضرت عیسیٰ صلیب دیئے گئے اور لمبے لمبے کیل ان کے اعضا میں ٹھوک کر ان کو عذاب دیا گیا۔ جیسا کہ ازالہ میں مرزا نے لکھا ہے تو ان کی قربانی ثابت ہوگئی۔ یہ عیسیٰ پرستی کا ستون تھا جس پر تمام عیسائیوں کا ایمان ہے کہ مسیح ہماری خاطر مصلوب ہوا اور صلیب کے عذاب اس نے ہمارے گناہ کی معافی کے لئے برداشت کئے۔ پس عیسیٰ پرستی کا ستون تو مرزا قادیانی نے نہ توڑا بلکہ اس ستون کو خوب مضبوط کیا۔

سوم: تثلیث کی بجائے توحید کا پھیلانا تھا یہ بھی مرزا قادیانی سے نہ ہوا، بلکہ خود مرزا قادیانی تثلیث کے قائل ہوئے۔ دیکھو توضیح المرام میں لکھتے ہیں: ''ان دونوں محبتوں کے ملنے سے جو درحقیقت نر اور مادہ کا حکم رکھتی ہیں ایک مستحکم رشتہ اور ایک شدید مواصلت خالق ومخلوق میں پیدا ہوکر محبت الٰہی کی چمکنے والی آگ سے جو مخلوق کی ہیزم مثال محبت پکڑ لیتی ہے ایک تیسری چیز پیدا ہوجاتی ہے جس کا نام روح القدس ہے ...... اور یہی پاک تثلیث ہے۔'' (توضیح المرام ص۲۱،۲۲، خزائن ج۳ ص۶۱،۶۲)

چہارم: ''آنحضرت ﷺ کی جلالت وعظمت وشان دنیا پر ظاہر کردوں گا۔''

(مکتوبات ج اوّل ص۴۹۸، مکتوب نمبر۲۹ طبع جدید)

یہ بھی مرزا قادیانی سے نہ ہوسکا۔ بلکہ مرزا قادیانی نے آریوں کو اشتعال دلایا اور آریوں نے اس قدر گستاخیاں اور بے ادبیاں حضور علیہ السلام کی کیں کہ کسی زمانہ میں کسی قوم نے نہ کیں تھیں۔ عبداللہ آتھم والی پیش گوئی جب جھوٹی نکلی تو عیسائیوں نے عبداللہ آتھم کو ہاتھی پر

بٹھا کر امرتسر میں پھرایا اور بہت ناشائستہ الفاظ اسلام اور بانی اسلام کے حق میں کہے جس کا باعث مرزا قادیانی ہوئے۔

مرزا قادیانی نے آپ بے ادبی اور گستاخی آنجناب کی کی کہ آپ کو بسبب نہ ہونے نمونہ کے حقیقت دجال و مسیح موعود معلوم نہ تھی۔ دیکھو ازالہ۔ یہ کم ہتک محمد رسول اللہ ﷺ کی ہے کہ اب مدار نجات مرزا قادیانی کی وحی و تعلیم اور بیعت پر ہے کس قدر ہتک اس افسر کی ہے، اس کے ماتحت کو اس کا منصب دیا جاوے اور وہ خود معزول ہو جاوے۔ یہ مرزا قادیانی کے زمانہ نامسعود میں ہی ہوا کہ الہام کے مقابل حضرت کی حدیث ردی ہو جاوے۔ یہ کسر شان نہیں تو اور کیا ہے۔

پنجم: ''وہ کام جو مسیح اور مہدی کا ہے کر دکھاؤں تو سچا ورنہ جھوٹا۔''

(مکتوبات ج اوّل ص۴۹۸ مکتوب نمبر۲۹ طبع جدید)

اب ضروری ہے کہ مختصر طور پر مسیح و مہدی علیہ السلام کے کام جو مخبر صادق محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمائے ہیں مختصر طور پر قیامت نامہ سے جو شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی نے تحریر کئے ہیں لکھے جاویں تا کہ آپ صاحبان خود فیصلہ کرلیں کہ مرزا قادیانی سے وہ کام ہوئے:

۱...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد نزول قتل دجال کریں گے۔

۲...... دجال مقام لد میں قتل ہوگا۔

۳...... حضرت عیسیٰ اسلامی فوج سے دجال کے لشکر پر حملہ کریں گے۔

۴...... دجال کا سر کاٹا ہوا نیزہ پر لوگوں کو دکھاویں گے۔

۵...... کسر صلیب کریں گے۔

مرزا قادیانی کے وقت صلیب کو وہ ترقی ہوئی کہ بقول مصنف عسل مصفی کبھی نہ ہوئی تھی۔ اصل عبارت یہ ہے: ''لیکن جب ہم چرچ مشن سوسائٹی کی رپورٹ ۱۸۹۷ء کو دیکھتے ہیں تو انسان کو حیرت ہوتی ہے کہ کس قدر ترقی کرلی ہے اور ہرگز انسان خیال نہیں کر سکتا کہ اس سے بڑھ کر بھی کوئی ترقی متصور ہو سکتی ہے۔'' (عسل مصفیٰ ص۳۴۹ ملخص، مصنفہ مرزا خدا بخش لاہوری)

۱۸۹۷ء میں مرزا قادیانی ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے تھے کہ کسی طرح کسر صلیب ہو اور میں مسیح موعود سچا ثابت ہو جاؤں۔ مگر بجائے کسر صلیب کے اس قدر ترقی ہوئی کہ بقول عسل مصفی اس سے زیادہ ترقی متصور نہیں۔ پس مرزائیوں کی ہی تحریر سے ثابت ہوا کہ

مرزا قادیانی سچے مسیح موعود نہ تھے۔ کیونکہ سچے مسیح موعود کے وقت کسر صلیب ہونا تھا اور مرزا قادیانی کے وقت ترقی صلیب ہوئی۔ اب مرزا قادیانی مربھی گئے، کوئی بتاوے کہ عیسائیت میں کیا کمی کر گئے اور اسلام میں کیا ترقی ہوئی۔

۶...... امام مہدی وحضرت عیسیٰ علیہ السلام ان شہروں میں دورہ کریں گے جن کو دجال نے تاخت وتاراج کر دیا ہوگا۔ دجال کے تکلیف اٹھائے ہوئے لوگوں کا جو دنیاوی نقصان ہوا ہوگا اس کی تلافی کریں گے۔

۷...... کفار کو اسلام کی طرف بلائیں گے۔ خدا کے فضل سے کوئی کافر بلاد اسلام میں نہ رہے گا۔

۸...... حضرت امام مہدی کے عدل سے ظلم کی اور بے انصافی کی بیخ کنی ہوگی۔

۹...... تمام لوگ عبادت میں مشغول ہوں گے۔

۱۰...... ان کی خلافت کی میعاد سات آٹھ سال ہوگی پھر فوت ہوں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے جنازہ کی نماز پڑھا کر دفن فرمائیں گے۔

اب مسلمان خود دیکھ لیں کہ مرزا قادیانی میں کوئی بھی علامت تھی یا کوئی کام مہدی وعیسیٰ کا کیا۔ واقعات بتا رہے ہیں کہ کوئی نہیں کیا۔ لہٰذا اپنے ہی معیار سے جھوٹے ثابت ہوئے۔ خداتعالیٰ سب مسلمانوں کو اس فتنہ سے بچاوے۔ آمین!

مختصر کیفیت جلسہ

برادران اسلام! کی آگاہی کے واسطے لکھا جاتا ہے کہ خدا کے فضل سے یہ جلسہ (لاہور یکم رجنوری ۱۹۱۸ء) نہایت عظیم الشان تھا علمائے اسلام میں سب سے پہلے مولوی محمد حسین صاحب نے نہایت مؤثر وعظ فرمایا اور خاتم النّبیین کی تفسیر کرتے ہوئے حدیثوں سے ثابت کیا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی کسی قسم کا، نہ ہوگا خواہ کوئی متابعت تامہ سے ہی مدعی نبوت ہو۔ ہرگز سچا نہیں ہوسکتا اور فرمایا کہ مرزا قادیانی نے تو کبھی نمازیں تو وقت پر نہیں پڑھیں اور فرائض حج زکوٰۃ ادا نہیں کئے۔ متابعت تامہ کیسی اور اس سے نبوت کا حاصل ہونا کیسا۔ جب شرط فوت ہو تو مشروط خود فوت ہو جاتا ہے۔ جب متابعت شرط ہی ثابت نہیں تو نبوت کیسے ثابت ہوسکتی ہے؟

ان کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب نے فرمایا کہ مرزائیوں کی طرف سے جو اشتہار دیا گیا ہے کہ مولوی ثناء اللہ اور مولوی محمد ابراہیم کو بلایا اور وہ نہ آئے، غلط ہے۔ انہوں نے ہمارے نہ آنے کی وجہ کیوں بیان نہیں کی۔ حالانکہ ہمارا خط ان کو پہنچ چکا تھا کہ ہم صداقت مرزا قادیانی پر بھی بحث کریں گے کیا تم تیار ہو۔ جس کا جواب ہم کو نہ ملا۔ اس واسطے ہم نہ آئے۔ اس کے بعد انجمن تائید الاسلام لاہور کی طرف میں نے (مندرجہ بالا) تقریر پڑھی۔ جس کے بعد نماز ظہر کے واسطے جلسہ برخاست ہوا۔

بعد نماز کے دوسرا اجلاس شروع ہوا اور حافظ محمد حسین صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی۔ بعد اس کے مولوی ثناء اللہ صاحب فاضل امرتسری جو تردید مرزائی مشن میں دم عیسوی رکھتے ہیں۔ مردگان گور قادیانی کو زندہ کرنے میں معجزنمائی دکھاتے ہیں کھڑے ہوئے اور خدائی فیصلہ جو ان کے اور مرزا قادیانی کے درمیان ہوا تھا سنایا اور ایسی خوش بیانی سے مرزا قادیانی کی تحریری دعا اور اس کا قبول ہونا اور مرزا قادیانی کا کاذب ہونا انہیں کی تحریرات واخبار بدر سے ثابت فرمایا۔

نماز عصر کے بعد مرزائی صاحبان کو مولوی صاحب کی تقریر میں اعتراض کا موقع دیا گیا۔ مگر کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ شیر پنجاب کے مقابلہ میں آوے۔ مولوی صاحب نے پھر للکارا کہ کوئی آوے۔ اس پر حکیم محمد حسین صاحب المعروف مرہم عیسیٰ صاحب نے خروج فرمایا اور کج بحثی شروع کر دی کہ قادیانیوں کو مقابلہ کے واسطے بلاتے ہو۔ قادیان میں تو سکھ وآریہ اور یہودی بھی رہتے ہیں۔ اس حسن لیاقت پر سب حاضرین جو ہزاروں ہی تھے ہنس پڑے اور حکیم صاحب کی خوش فہمی اور ذہن رسا کی تعریف کی۔

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ قادیانیوں کی طرف سے ہتک آمیز لہجہ میں مولوی صاحب پر حملے بھی ہوئے بلکہ ایک نوجوان نے جس کو ایڈیٹر پیغام صلح کہتے تھے یہاں تک کہہ دیا کہ مولوی صاحب کی یہ ایمانداری ہے جس پر مسلمان بگڑے اور اس دریدہ دہنی کا علاج کرنے کو تیار ہوئے۔ مگر مولوی صاحب نے نہایت بردباری سے کام لیا اور تاڑ گئے کہ یہ لوگ اب لڑائی کر کے جانا چاہتے ہیں۔ بحث واعتراض نہیں کر سکتے۔ اس واسطے پھر ان کو کہا

کہ آپ میری تقریر پر اعتراض کریں اور میں جواب دیتا ہوں۔ اس پر خدا خدا کر کے بہت لیت ولعل کے بعد حکیم صاحب نے اعتراض کیا کہ حضرت کی یہ دعا الہامی نہ تھی۔ سب نے شکر کیا کہ مرزا قادیانی کی تحریر تو تسلیم کی۔ اس پر مولوی صاحب نے فرمایا کہ مرزا قادیانی کے اشتہار کی عبارت جو آگے لکھی ہے کہ جب میں نے ثناءاللہ کی بابت خدا سے فیصلہ چاہا تو اسی رات الہام ہوا کہ تیری دعا قبول کی گئی ہے۔ جب دعا خدا تعالیٰ نے قبول کر لی اور دعا یہ ہو کہ جو جھوٹا اور مفتری اور کاذب ہے تو اس کو سچے کی زندگی میں ہلاک کر۔

پس مرزا قادیانی میری زندگی میں مر گئے اور میں سلامت ہوں۔ لہٰذا مرزا قادیانی کی دعا اور الہامی استجابت سے میں سچا اور مرزا قادیانی کاذب ثابت ہوئے۔ پھر حکیم صاحب نے وہی بات دوبارہ کہی جس کا جواب ہو چکا تھا اور بار بار یہی کہتے تھے کہ حضرت صاحب کی الہامی دعا نہ تھی۔ حالانکہ اخبار بدر جس میں یہ دعا اور استجابت کا الہام درج تھا دکھایا گیا مگر وہ کب مانتے تھے۔ آخر ایک گھنٹہ جو وقت تھا گزر گیا اور دعا کے بعد جلسہ کا اختتام نہایت کامیابی کے ساتھ ہوا، خدا تعالیٰ لاہور کے مسلمانوں کو توفیق دے کہ ہمیشہ ایسے جلسے کرتے رہیں۔ آمین!

<u>خوشخبری</u>: جب میں اپنی تقریر ختم کر چکا اور نماز ظہر کے واسطے جلسہ برخاست ہونے کو تھا تو ایک نوجوان سید عزیز احمد صاحب مکینیکل انجینئر ساکن مادو ضلع لدھیانہ نے بہت لوگوں کے سامنے میری تقریر کی نہایت تعریف کی اور کہا کہ میں مدت سے مرزائی خیالات رکھتا تھا مگر اب میں توبہ کرتا ہوں آپ مجھ کو اپنے ماہوار رسالجات روانہ کیا کریں۔ الحمدللہ کہ خوف خدا والے سعید الفطرت ان میں بھی موجود ہیں۔ جب حق بات سنتے ہیں تو فوراً رجوع کرتے ہیں اور نفس کے فریب خوردہ ہمیشہ نہیں رہتے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ مرزائی صاحبان ان کو جھوٹ سچ کہہ کر ورغلائیں گے مگر قوی امید ہے کہ اب وہ کسی کے فریب میں نہ آویں گے۔ بابو پیر بخش سیکرٹری انجمن تائید الاسلام لاہور

(ماہنامہ تائید الاسلام ص۱تا۱۶ بابت ماہ جنوری ۱۹۱۸ء)

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

تقریر

بابو پیر بخش لاہوری

جلسہ قصور

۳؍مئی ۱۹۲۰ء

جناب بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دنیا میں جس قدر انسان ہیں سب کی فطرت میں یہ خواہش خدا تعالیٰ کی طرف سے پیدا کی گئی ہے کہ وہ اپنی نجات اور اخروی زندگی کا فکر کرتے ہیں اور ہر ایک مذہب مدعی ہے کہ میری پیروی سے نجات مل سکتی ہے۔ مگر اس پر تمام عقائد والوں کا اتفاق ہے کہ ذریعہ نجات وہی مذہب ہوسکتا ہے جس میں شرک ذات وصفات باری تعالیٰ نہ ہو۔ اہل ہنود کا مذہب اس واسطے ذریعہ نجات نہیں ہوسکتا کہ اس میں بت پرستی اور شرک کی تعلیم ہے۔ آریہ صاحبان اگرچہ توحید کے مدعی ہیں۔ مگر چونکہ وہ تناسخ کے قائل ہیں اور روح اور مادہ کو قدیم مانتے ہیں اور کائنات کے حادث ہونے سے انکار کرتے ہیں۔ اس واسطے وہ روح اور مادہ کو خدا کے شریک اس کی صفت قدامت میں ٹھہراتے ہیں۔ اس واسطے یہ مذہب بھی ذریعہ نجات نہیں۔ عیسائیوں کا مذہب اس واسطے درست نہیں کہ اس میں ابن اللہ، تثلیث اور کفارہ کے باطل مسائل ہیں۔ یہود کا مذہب بھی ذریعہ نجات قرار نہیں پاسکتا کہ اس میں بھی خدا کی اولاد بیٹے بیٹیاں تجویز کی گئی ہیں۔ اب باقی مذہب پاک اسلام ہے جس کو توحید الٰہی کا بڑا دعویٰ ہے۔ اس مذہب میں نہ تو شرک ذات ہے اور نہ شرک صفات ہے اور اس میں اصول مقرر ہے کہ جو شخص شرک کرے، شرک خواہ صفات اللہ تعالیٰ میں ہو یا ذات میں، چاہے وہ کیسا ہی اپنے آپ کو منجانب اللہ بتائے اور خواہ ہزاروں اعجاز نمایاں کرے۔ اگر اس کے کسی الہام یا کشف سے شرک باری تعالیٰ ظاہر ہوتا ہو تو وہ ہرگز کامل مسلمان نہیں سمجھا جاتا اور نہ اس کے الہاموں اور کشفوں کی کچھ وقعت ہے اور نہ اس کی پیروی ذریعہ نجات ہوسکتی ہے۔ یہی سلف صالحین کا مذہب چلا آیا ہے کہ الہام حجت شرعی نہیں۔

۱...... سید علامہ محمد بن اسماعیل فرماتے ہیں کہ کشف والہام احکام میں لائق استدلال نہیں۔

۲...... شیخ الاسلام ابن تیمیہ منہاج الاعتدال میں فرماتے ہیں کہ کشف والہام کا دین واحکام میں کچھ اعتبار نہیں اور نہ لائق التفات ہے۔ اگر الہام علم کا طریق ہوتا تو رسول مقبول ﷺ لائق تر تھے۔ حضرت عمرؓ الہام پر حکم نہ کرتے جب تک قرآن اور حدیث سے تصدیق نہ کرتے۔

۲...... مجالس الابرار میں لکھا ہے کہ جو شخص یہ گمان کرے کہ جو الہامات دل میں پیدا ہوں ان سے رسول اکرم ﷺ کی شریعت سے استغناء کی جاتی ہے وہ اشد کافروں میں سے ہے۔ الخ!

غرض الہام وکشف جب تک کتاب وسنت کے موافق نہ ہو قابل اعتبار نہیں اور اس پر اتفاق علمائے اسلام اور صوفیائے کرام کا ہے جو الہام وکشف رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کے برخلاف ہو وہ شیطانی القاء ہے۔ چونکہ درخت پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اس لئے جب کشوف والہامات مرزا قادیانی سے ثابت ہے کہ ان کے مضامین قرآن شریف اور احادیث نبوی کے برخلاف ہیں تو ان کے شیطانی ہونے میں کچھ شک نہیں۔

مرزا قادیانی کا الہام ہے:

''انت منی بمنزلة ولدی'' (حقیقت الوحی ص۸۶، خزائن ج۲۲ ص۸۹)

''وانت منی بمنزلة اولادی'' (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۴۳، خزائن ج۲۲ ص۵۸۱)

حالانکہ قرآن مجید نے مجازی ولد واولاد کی بڑی سختی سے تردید کی ہے۔ عیسائی اپنے پیغمبر کو ابن اللہ کہیں تو کافر اور مرزائی اپنے پیغمبر کو ابن اللہ کہیں تو مسلمان۔ یہ کیسا انصاف ہے۔ مرزا قادیانی کے الہامات سے تو مرزا قادیانی کا ہندو ہونا ثابت ہے۔

جیسا کہ ان کا الہام ہے: ''رودر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی گئی ہے۔''

(لیکچر سیالکوٹ ص۳۴، خزائن ج۲۰ ص۲۲۹)

اس اپنے الہام کی تشریح مرزا قادیانی خود لکھتے ہیں: ''ایسا ہی میں (یعنی مرزا قادیانی) راجہ کرشن کے رنگ میں ہی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا یا یوں کہنا چاہئے کہ حقیقت روحانی کی رو سے میں وہی ہوں۔ یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں ہے بلکہ وہ خدا جو زمین وآسمان کا خدا ہے۔ اس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے...... خدا کا وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں اس کا (یعنی کرشن کا) بروز یعنی اوتار پیدا کرے۔ سو یہ وعدہ میرے ظہور سے پورا ہوا۔'' (لیکچر سیالکوٹ ص۳۳،۳۴، خزائن ج۲۰ ص۲۲۸،۲۲۹)

(مؤرخہ ۱۲ردسمبر ۱۹۰۲ء کو مرزا نے یہ لیکچر سیالکوٹ میں دیا تھا)

اب ظاہر ہے کہ جب مرزا قادیانی حقیقت روحانی کی رو سے کرشن تھے تو کرشن کے پیرو تھے۔ کیونکہ مرزا قادیانی نے برخلاف اسلامی انبیاء علیہم السلام کے بروز اوتار کے مسئلہ کو مانا، کرشن جی ہندوؤں کے اعتقاد کے موافق پرمیشر کا اوتار تھے اور اوتار کا مسئلہ تناسخ اور حلول

کے مسائل کی طرح باطل ہے۔ کیونکہ کرشن جی کا یہی مذہب تھا جو آج کل ہندوؤں کا ہے۔ یعنی قیامت کے منکر یوم آخرت کے عوض تناسخ کے ذریعہ سے اعمال کی جزاوسزا کے قائل ہیں۔ کرشن جی تناسخ کے معتقد اور قیامت بہشت ودوزخ کے منکر تھے۔ چنانچہ گیتا میں جوان کی اپنی کتاب ہے اس میں لکھتے ہیں۔ دیکھو ذیل کے حوالہ جات:

۱......

زکار نکو میرود در بہشت — بقعر جہنم برو کار زشت
بقید تناسخ کند داورش — بانواع قالب دروں آردش
بہ تنہائے معہدد در میروند — بجسم سگ وخوک در میروند

(دیکھو گیتا مترجمہ فیضی ص۱۲۶ و۱۳۶)

۲...... سری کرشن جی ارجن کو فرماتے ہیں: ”سوچ لو ہم تم اور سب راجے مہاراجے پیشتر کبھی تھے یا نہیں آئندہ ان کا کیا جنم ہوگا۔ ہم گزشتہ جنموں میں بھی پیدا ہوئے تھے اور اگلے جنموں میں بھی پیدا ہوں گے۔“ (دیکھو گیتا اشلوک ۱۲ و۱۳، ادہائے ۲ مترجمہ دوارکا پرشاد افق)

۳...... ”جس طرح انسان پوشاک بدلتا ہے۔ اسی طرح آتما بھی ایک قالب سے دوسرے قالب کو قبول کرتی ہے۔“ (اشلوک ۲۲، دوسرا ادہا)

۴...... ”ہمارے تمہارے قالب نہ معلوم کتنے بدل چکے ہیں۔“ (اشلوک ۵، ادہا ۴)

۵...... ”جن جوگیوں نے جوگ میں کمال حاصل نہیں کیا کر پاپن میں ٹوٹا ہے۔ عرصہ تک اچھے لوگ میں رہ کر پھر کسی اعلیٰ خاندان میں پیدا ہوتے ہیں۔ خواہ باکمال جوگیوں کے گھرانے میں ان کی پیدائش ہوتی ہے۔ دنیا میں اس قسم کا جنم ملنا بھی مشکل ہے۔ جب وہ یہاں پیدا ہوئے تو اگلے جنم کے منشاء سے عمدہ عقل پاکر کمالات حاصل کرنے کے لئے کوشش عمل میں لاتے ہیں۔ پچھلے جنم کی مشق مزاولت نفس ان پر غالب نہیں ہونے پاتا، جوگ کی مشق بڑھا کر بیدا گیا سے عبور کر جاتے ہیں۔ جوگی جوگ میں محنت کرکے پاپ سے خالی ہوکر مختلف جنموں کے بعد مکتی کا درجہ توصل کرتے ہیں۔“ (اشلوک ۴۱ سے ۴۵ تک)

۶…… ’’متعدد جنموں میں صاف دل اور پاک باطن ہوکر مجھ میں مل جاتے ہیں۔‘‘
(اشلوک۱۹، ادہائے۷)

۷…… ’’جو صاحب کمال ہوگئے جنہوں نے فضیلتیں حاصل کرلیں اور میری ذات وہ مل گئی ہیں ان کو جنمنے مرنے کی تکلیفات سے پھر سابقہ نہیں ہوتا۔‘‘ (اشلوک۱، ادہائے۸)

صاحبان! کرشن جی کے مذہب میں انسان کی مکتی یعنی نجات یہ ہے کہ انسان خدا میں مل جاتا ہے۔ جب مرزا قادیانی کرشن جی کے اوتار ہیں تو پھر ان کے مذہب میں بھی نجات اسی کا نام ہے۔ جنمنے مرنے کے بعد انسان خدا کی ذات میں مل جاتا ہے اور نعوذ باللہ! یہ شرک وکفر ہے کہ عاجز انسان خدا کی ذات وحدہ لاشریک میں شریک ہو اور ذات سے ذات مل جاوے۔

۸…… ’’جن کو اس بدیا یعنی تناسخ کا اعتقاد یا اس سے دلچسپی نہیں ان سے میں بہت دور رہتا ہوں اور ان کو آواگوں کے چکر سے نجات نہیں ملتی۔‘‘ (اشلوک۲، ادہائے۹)

۹…… ’’جو شخص رجوگن کے غلبے کی حالت میں چولا چھوڑتا ہے، اس کی پیدائش نیک افعال لوگوں کے گھرانے میں ہوتی ہے۔ تمدگن کی حالت میں مرنے والے کو جاہلوں میں قالب ملتا ہے۔‘‘ (اشلوک۱۵، ادہائے۱۴)

۱۰…… ’’آتما مختلف قالبوں میں مختلف صورتوں سے ظہور پذیر ہے جس نے ہر قالب میں اس کو یکساں دیکھ لیا ہے اس کو نجات مل گئی۔‘‘ (اشلوک۳۱، ادہائے۱۳)

صاحبان! یہ ہے کرشن جی کی کتاب گیتا کا ترجمہ جس سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ کرشن جی تناسخ کے چکر کے معتقد تھے اور یوم الآخرت کے منکر تھے اور یہی فرق مومن اور کافر میں ہے۔ اب جب مرزا قادیانی کرشن جی مہاراج کا اوتار ہوئے اور حقیقت روحانی کے لحاظ سے کرشن ہوئے تو پھر مسلمان نہ رہے۔ ایک وقت وہ تھا کہ مرزا قادیانی حضرت خلاصہ موجودات آخرالنبی محمد ﷺ کے بروز یعنی اوتار ہونے کے مدعی تھے۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے خود لکھا ہے:

وارث مصطفیٰ شدم بہ یقین شدہ رنگین برنگ یار حسین

(نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷)

پھر لکھتے ہیں:’’لیس فی جبتی الّا انوارہ ‘‘یعنی میرے وجود میں سوا نور محمد کے کچھ نہیں۔‘‘ (استفتاء حقیقت الوحی ص ۱۷، خزائن ج ۲۲ ص ۶۳۷)

جب مرزا قادیانی حقیقت روحانی کی رو سے محمد ﷺ تھے بلکہ لکھتے ہیں:’’اس نبی کریم کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہوگیا۔‘‘

(خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱، خزائن ج ۱۶ ص ۲۵۸)

’’اس روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت پوری طرح سے تجلی فرمائی۔پس میں وہی مظہر ہوں حتیٰ کہ:’’ھو الذی ارسل رسولہ‘‘ کا نام بھی پایا۔‘‘

(خطبہ الہامیہ ص ۱۷۷، ۱۷۸، خزائن ج ۱۶ ص ۲۶۶، ۲۶۷)

اب سوال یہ ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی جب متابعت تامہ محمد ﷺ کی کرتے تھے تو حقیقت روحانی کی رو سے محمد بن گئے تھے۔مگر جب آخر میں حقیقت روحانی کی رو سے کرشن جی ہندو دھرم کے راجہ بنائے گئے تو ثابت ہوا کہ کرشن جی کی پیروی سے یہ مرتبہ پایا اور کرشن جی کا مذہب تناسخ تھا تو مرزا قادیانی بھی تناسخ کے قائل اور قیامت کے منکر ثابت ہوئے اور قیامت کا منکر کبھی مسلمان نہیں۔مگر افسوس کہ مرزا قادیانی ایسے کسی دعویٰ میں بھی سچے ثابت نہیں ہوتے۔ ہر ایک شخص مسلمان جانتا ہے کہ جس کو محمد ﷺ کی روحانی تجلی نصیب ہو، وہ اس ذات پاک کا دروازہ چھوڑ کر مخالفین دین کے پاس کیوں جاوے اور ان کا اوتار کیوں بنے۔عشق کے قانون میں دوئی جائز نہیں۔ایک شاعر نے اس اصول کو نظم کیا ہے:

خیال ایں وآں حاشا نکبد ودل ...... ہر کہ گردید آشنا محمل نمی داند
چہ انتہاست یارب چشم بندیہائے الفت را کہ بلبل جز چمن پروانہ جز محفل نمی داند

عشق محمد ﷺ ہو اور حقیقت روحانی کے رو سے کرشن ہو، یہ اجتماع نقیضین کیونکر ہوسکتی ہے۔کجا توحید تجسم واحدہ لاشریک کا نعرہ زن اور کجا ایک شخص تناسخ کا قائل شرک پتلا خدائی کا مدعی گوڈادر گوبردھن کی پوجا کرنے والا۔دیکھو (پریم ساگر ص ۸ گیتا مترجمہ فیضی)

من از ہر سہ عالم جدا گشتہ ام تہی گشتہ از خود خدا گشتہ ام

کرشن جی فرماتے ہیں کہ میں اپنے آپ سے خالی ہوکر خدا بن گیا ہوں اور تینوں جہاں وآسمان سے جدا ہوں، غرض کہ مرزا قادیانی کرشنیت کے دعوے کے ساتھ ہرگز مسلمان نہیں رہتے اور نہ کفر واسلام ایک جگہ جمع ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ انسان کا دل ایک ہی ہے اور ایک دل میں دو شخصوں کا عشق کبھی نہیں رہ سکتا۔ حضرت سرمد صاحب فرماتے ہیں:

چوں یک دل داری بس است یک دوست ترا

اگر محمد ﷺ کا عشق ہوگا تو کرشن جی مہاراج کا نہ ہوگا اور مرزا قادیانی کرشنیت کے دعویٰ میں جھوٹے ہوں گے اور اگر کرشن جی کا عشق مرزا قادیانی کو ہوتا اور حقیقت روحانی کے لحاظ سے کرشن ہوں گے تو پھر محمد ﷺ کے عشق میں جھوٹے ہوں گے۔

دوگونہ رنج وعذابست جان مجنون را بلائے صحبت لیلا و فرقت لیلا

شاید یہ کرشن جی مہاراج کی کرپا ہے کہ مرزا قادیانی بھی خدا بن گئے اور انہوں نے اپنا خدا ہونا اس طرح لکھا ہے۔ فرماتے ہیں: ''اس اثناء میں میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی روح مجھ پر محیط ہوگئی اور میرے پر مستولی ہوکر اپنے وجود میں مجھے پنہاں کر لیا۔ یہاں تک کہ میرا کوئی ذرہ بھی باقی نہ رہا اور میں نے اپنے جسم کو دیکھا تو میرے اعضاء اس کے اعضاء و میری آنکھ اس کی آنکھ اور میرے کان اس کے کان اور میری زبان اس کی زبان بن گئی۔ میرے رب نے مجھے پکڑا اور ایسا پکڑا کہ میں بالکل محو ہوگیا اور میں نے دیکھا کہ اس کی قدرت اور قوت مجھ میں جوش مارتی ہے اور اس کی الوہیت مجھ میں موجزن ہوگئی اور حضرت عزت کے خیمے میرے دل کے چاروں طرف لگائے گئے اور سلطان جبروت نے میرے نفس کو پیس ڈالا سو نہ تو میں رہا اور نہ میری کوئی تمنا ہی باقی رہی اور میری اپنی عمارت گر گئی اور رب العالمین کی عمارت نظر آنے لگی اور الوہیت بڑے زور کے ساتھ مجھ پر غالب آئی اور میں سر کے بالوں سے پاؤں کے ناخن تک اس کی طرف کھینچا گیا۔ پھر میں ہمہ مغز ہوگیا۔ جس میں کوئی پوست نہ تھا اور ایسا تیل بن گیا جس میں کوئی میل نہ تھی اور میرے نفس میں جدائی ڈال دی گئی۔ پس میں اس شے کی طرح ہوگیا جو نظر نہیں آتی یا اس قطرہ کی طرح جو دریا میں جا ملے اور دریا اس کو اپنی چادر کے نیچے چھپا لے۔ اس حالت میں میں نہیں جانتا تھا کہ اس سے پہلے

میں کیا تھا اور میرا وجود کیا تھا۔ الوہیت میری رگوں اور پٹھوں میں سرایت کر گئی اور میں بالکل اپنے آپ سے کھویا گیا اور اللہ تعالیٰ نے میرے سب اعضاء اپنے کام میں لگائے اور اس زور سے اپنے قبضہ میں کر لیا کہ اس سے زیادہ ممکن نہیں۔ چنانچہ میں اپنے سارے وجود سے معدوم اور اپنی ہیئت سے بالکل نکل چکا ہوں۔ اب کوئی شریک منع کرنے والا نہیں رہا۔ خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب میرا علم اور تلخی اور شرینی اور حرکت اور سکون سب اسی کا ہو گیا اور اسی حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا۔ جس میں کوئی ترتیب وتفریق نہ تھی۔ پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب وتفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا: ''انا زیّنا السماء الدنیا بمصابیح'' پھر میں نے کہا ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۴،۵۶۵، خزائن ج۵ ص ایضاً)

صاحبان! مرزا قادیانی کی عبارت مذکورہ بالا سے ثابت ہے کہ مرزا قادیانی کے وجود میں خدا تعالیٰ داخل ہو گیا ہے اور مرزا قادیانی خدا بن گئے اور اس خدائی کی حالت میں زمین وآسمان بنائے۔ مگر تعجب ہے کہ مرزا قادیانی خدا بن گئے اس کے باوجود پھر بھی مرزا قادیانی اپنی ہستی سے ہرگز محو نہیں ہوئے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ یعنی انانیت کا مقام بھی چلا جاتا ہے۔ جیسا کہ لکھتے ہیں کہ: ''خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا۔'' اب ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی میں اور خدا میں فرق تھا مرزا قادیانی کا وجود الگ تھا اور خدا تعالیٰ کا وجود الگ تھا جو کہ مرزا قادیانی کے وجود میں داخل ہو گیا۔ مگر ہم نہایت ادب سے پوچھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ مرزا قادیانی کے وجود میں اپنے تمام وجود کے ساتھ جس کے بے شمار ہاتھ اور بے شمار پیر اور بے شمار اعضاء تھے اور تیندوے کی طرح اس کی بے شمار تاریں تھیں جو تمام عالم میں پھیلی ہوئی ہیں۔ ان سمیت مرزا قادیانی کے وجود میں داخل ہوا اور مرزا قادیانی کا وجود اتنی بڑی واجب الوجود ہستی کا کس طرح متحمل ہوا اور واجب الوجود ہستی ممکن الوجود ہستی میں کس طرح سما گئی۔ پھر مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ''میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔'' حالانکہ

لکھ چکے تھے کہ میری ہستی باقی نہ رہی تھی اور میرے اعضاء خدا کے اعضاء ہو گئے تھے تو پھر میں جو باقی رہا وہ کون تھا۔ افسوس مرزا قادیانی نہ کرشن کے مذہب پر رہے اور اسلام سے بھی خارج ہوئے۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم　　　نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے ہوئے

نہ خدا بنے اور نہ کرشن کیونکہ کرشن جی کے اصول کی جو مرزا قادیانی نے نقل کی، اس کی شرط ہے کہ اپنی ہستی بالکل باقی نہ رہے ہم ذیل میں کرشن جی کے خیالات ذیل میں لکھتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ مرزا قادیانی نے صرف کرشن جی کی نقل کی ہے۔ ورنہ یہ ممکن نہیں کہ مرزا قادیانی خود بھی قائم رہیں اور خدا بھی بن جاویں۔ کرشن جی کا خدا بننے کا وعدہ یہ لکھا ہے:

اگر گوش داری چہا مے شوی　　　خدا مے شوی وخدا مے شوی

کہ من صورت افرینده ام　　　بمعنی خدایم اگر بنده ام

تفاوت یہاں من وحق نماند　　　ازین راه دو عالم خدایم بخواند

مظہر نامہ اعمال دانی مرا　　　خداوند پر بندہ دانی مرا

من از ہر چہ ہستم خدا از من است

(دیکھو گیتا ادہائے نہم راج جوگ گیتا مترجم)

مرزا قادیانی کو بھی الہام ہوتا ہے: ''انت منی وانا منک ''تو میرے سے ہے اور میں تیرے سے ہوں۔　　　(تذکرہ ص۳۴۵ طبع چہارم)

خدا از من است تک ہو گیا کہ مرزا قادیانی کے کشف اور تشریح کشف ہندوؤں کی کتاب گیتا کی نقل ہے اور صرف شاعرانہ عبارت سازی ہے جو قرآن اور شریعت محمدی کے برخلاف ہے اور جن باطل عقائد سے اسلام پاک ہے۔ مرزا قادیانی ان کو اسلام میں داخل کرتے ہیں اور پھر مجدد ہونے کا دعویٰ: باطل است آں چہ مدعی گوید

دوسرا الہام جو مرزا قادیانی کو نعوذ باللہ خدا کی بیوی بناتا ہے۔ ''یریدون ان یروا طمثک ''اصل عبارت مرزا قادیانی لکھی جاتی ہے جو انہوں نے اس الہام کی تشریح میں لکھی ہے: ''یعنی بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع

پائے۔ مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا۔ جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہوگیا ہے ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۴۳، خزائن ج۲۲ ص۵۸۱)

علم طب سے ثابت ہے کہ خون حیض سے بچہ اسی وقت تیار ہوتا ہے جب کہ عورت کے ساتھ مرد مجامعت کرے اور مرد کا پانی حیض کے خون سے جا ملے۔ وہ خون حیض حسب قانون فطرت بستہ ہوکر گوشت کا لوتھڑا بن جاتا ہے۔ اس جگہ اعتراض ہوتا تھا کہ حمل کے بغیر بچہ کس طرح پیدا ہوسکتا ہے۔ اس کا جواب بھی مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (کشتی نوح ص۴۷، خزائن ج۱۹ ص۵۰) پر دیا ہے۔

اصل عبارت مرزا قادیانی کی یہ ہے: ''مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی ماہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ الہام کے...... مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔''

اس پر بھی سوال تھا کہ بچہ ہونے کے وقت عورت کو دردزہ بھی ہوا کرتی ہے۔ اس کا جواب بھی مرزا قادیانی نے دیا ہے۔ چنانچہ (کشتی نوح ص۴۷، خزائن ج۱۹ ص۵۱) پر خود ہی فرماتے ہیں: ''پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے، دردزہ تنہ کھجور کی طرف لے آئی۔'' پھر اس پر سوال ہوسکتا تھا کہ خدا تعالیٰ کی ذات پاک تو پانی یعنی نطفہ سے پاک ہے لیکن مرزا قادیانی کو حمل اور دردزہ کا ہونا بتاتا ہے۔ جیسا کہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ **لم یلد ولم یولد** ہے۔ مگر مرزا قادیانی نے خدا تعالیٰ کے متعلق لکھا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اربعین نمبر۳ ص۳۴، خزائن ج۱۷ ص۴۲۳) پر اپنا الہام شائع کیا تھا اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے: ''**انت من مائنا وھم من فشل**'' یعنی اے مرزا تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ لوگ خشکی سے۔ مگر یہ مرحلہ پھر بھی طے نہ ہوا تھا کہ اگرچہ خدا میں پانی بھی ہے۔ مگر جب تک عورت سے مرد صحبت نہ کرے پانی کا گرنا اور خون حیض کا بچہ ہونا اور عورت کو حمل ہونا محال ہے۔ اس کا جواب قاضی یار محمد صاحب مرزا قادیانی کے مرید نے جو کہ بی.او.ایل پلیڈر ہیں دے کر اس عقدہ مالاینحل کو حل فرمایا ہے۔ قاضی صاحب کی عبارت یہ ہے: ''جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا

آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے۔'' (ٹریکٹ نمبر۳۴، اسلامی قربانی ص۱۲ مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر)

آپ صاحبان غور فرماویں ایسے ایسے کشف تو شیطان کی طرف سے ہزاروں لاکھوں انسانوں کو ہوتے ہیں اور روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ شیطان حالت خواب میں مردوں کے پاس عورت بن کر دکھائی دیتا ہے اور مرد کو طاقت رجولیت کے اظہار کا موقعہ دیتا ہے اور مرد اس کشفی عورت کے ساتھ طاقت رجولیت کا اظہار کرتے کرتے احتلام تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور ایسا ہی عورتوں کو خواب میں شیطان ایسے کشف دکھا کر خراب کرتا ہے۔ اس کشف مرزا قادیانی کے کشوف والہامات محض شیطانی وساوس تھے۔ جو ایسے ایسے فحش مضامین اپنے اندر رکھتے تھے۔ کیونکہ حدیث رسول اللہ ﷺ کی ہے جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ رویاء صالحہ خدا کی طرف سے ہوتا ہے اور رویاء سیۂ یعنی برا خواب شیطان کی طرف سے، جب کوئی مسلمان برا خواب دیکھے تو تین دفعہ شیطان کی طرف سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے۔ مگر مرزا قادیانی کا زعم تھا اور غلط زعم تھا کہ ان کے الہام شیطانی مصرف سے پاک تھے۔

چنانچہ لکھتے ہیں ؎

آں چہ من بشنوم ز وحی خدا بخدا پاک دانمش ز خطا
ہمچو قرآن منزہ اش دانم از خطاہا ہمیں است ایمانم

(نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۸)

توبہ توبہ ایسے ایسے گندے کشوف اور الہام اور نعوذ باللہ قرآن کی مانند خطاء سے پاک اور پھر قسم کھا کر لکھنا اس قدر دلیری تو شاید کوئی کافر قرآن بھی نہ ہوگا کہ اپنے شیطانی الہاموں اور کشفوں کو وحی الٰہی کہے اور قرآن کی مانند خطا سے پاک سمجھے۔ آپ صاحبان خیال تو فرماویں کہ جب ایسے ایسے مشرکانہ اور فحش گندے کشوف شیطان کی طرف سے نہ سمجھے جاویں تو پھر بتاؤ کہ شیطان کے پلّے کیا رہا؟ اور پھر شیطانی الہام کس کو کہو گے؟ جو گمراہی اور کفر کا باعث ہوں۔

مرزا قادیانی نے (آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۴، خزائن ج۵ ص ایضاً) پر لکھا ہے: ''میں

نے خواب میں دیکھا کہ ہو بہو اللہ ہوں اور یقین کیا کہ میں وہی ہوں۔‘‘ یہ کشف خاص شیطانی تھا کہ ایک عاجز انسان کو ہو بہو اللہ دکھائی دیا ہو۔ ہو بہو اللہ کے معنی ہیں اسی طرح کا اللہ یعنی ذات میں بھی اللہ اور صفات میں بھی اللہ۔ مگر بجائے اس کے کہ مرزا قادیانی لاحول پڑھ کر شیطان کو دور کرتے، الٹا نہایت دلیری اور غرور نفسی سے کہتے ہیں کہ: ’’اب خدا تعالیٰ نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا ہے۔‘‘ (اربعین نمبر۴ ص۶، خزائن ج۱۷ ص۴۳۵)

کیا اس میں حضرت خلاصہ موجودات حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النّبیین کی ہتک نہیں کہ ایک امتی اس کو مسند نبوت و رسالت و مقام محمود شفاعت سے نعوذ باللہ! معزول کر کے خود مسند نبوت و رسالت پر بیٹھ کر کہے کہ اب قرآن و حدیث پر عمل کرنے سے نجات نہیں۔ میری بیعت اور میری وحی اور تعلیم جس کا نمونہ اوپر درج کیا گیا ہے، ذریعہ نجات ہے۔

پھر اعجاز احمدی (ص۳۰، خزائن ج۱۹ ص۱۴۰) پر لکھتے ہیں: ’’ہاں تائیدی طور پر وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔‘‘

رسول اللہ کی حدیثوں کو اپنے الہام سے کم سمجھتا ہے۔ جیسا کہ اگر کوئی اپنا الہام مخالف احادیث کو غلط ظاہر کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی اپنی بات کو رسول اللہ پر ترجیح دیتے اور آج شامت اعمال دیکھئے کہ حدیثوں کا انکار کرتے ہیں اور بایں کفر و بغاوت مسلمانوں کو کذب بیانی سے دھوکا دیتے ہیں اور منافقانہ طور سے کہتے ہیں:

ما مسلمانیم از فضل خدا مصطفیٰ ما را امام و مقتدا

(ضمیمہ سراج منیر ص ح، خزائن ج۱۲ ص۹۵)

کیسا کاذب ہے وہ شخص اپنے دعوے مسلمانی میں کہ نعوذ باللہ! اپنے الہاموں اور کشفوں کو قرآن کی مانند خطاء سے پاک سمجھتا ہے اور حدیث رسول اللہ ﷺ کو اپنے الہام کے مخالف پا کر حدیث کو ردی کرتا ہے۔ کسی شاعر نے خوب مرزا قادیانی کے مناسب حال کہا ہے:

ہے نام محمد کا فقط تیری زبان پر پر دل میں تو تل بھر بھی نہیں جائے محمد

صاحبان! جس دل میں کرشن جی کا ڈیرہ لگا ہوا ہو اور وہ فنا فی کرشن ہو تو واقعی جائے محمد مرزا قادیانی کے دل میں تل بھر بھی نہ رہے۔

اب میں ایک بزرگ کا حال سناتا ہوں اور آپ صاحبان سے عرض کرتا ہوں اور آپ صاحبان اپنے ضمیر سے دریافت کریں کہ کون سچا مسلمان تھا۔

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ (طبقات کبریٰ ج اوّل ص۱۰۹) پر تحریر فرماتے ہیں کہ: ''حضرت سید الطائفہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ کشف میں بڑی روشنی مجھ پر نمودار ہوئی جس سے کنارہ آسمان بھر گیا۔ پھر اس میں ایک صورت اتری جو یوں پکار رہی تھی کہ اے عبدالقادر میں تیرا رب ہوں تیرے لئے حرام چیزیں حلال کر دیں۔ یہ سن کر میں نے کہا اے لعین دور ہو۔''

مسلمانو! اب غور کرو کہ حضرت پیران پیر کو جن کی کرامات اور بزرگی کا شہرہ کل اسلامی دنیا میں آج تک جاری ہے وہ کشف کو دیکھ کر قرآن کے برخلاف پاکر نور ایمان سے تاڑ گئے کہ یہ شیطانی کشف ہے۔ مگر مرزا قادیانی کہ کشف میں دیکھتے ہیں کہ عورت بن گیا ہوں اور خداتعالیٰ بے مثل و بے مانند طاقت رجولیت کا اظہار کر رہا ہے تو فرماتے ہیں کہ: ''میرے کشوف والہام قرآن کی مانند خطاء سے پاک ہیں یہ ہے۔'' فرق خداترس انسان اور سچے مسلمان میں۔

افسوس مرزا قادیانی تو معمولی مسلمان بھی ثابت نہیں ہوتے اس لئے مسلمان اگر ایسے ایسے مکروہ فحش وخلاف شرع خواب دیکھے تو لاحول پڑھ کر رد کرتا ہے اور ہمارا دعوے ہے اور ہر وقت ثابت کرنے کو تیار ہیں کہ مرزا قادیانی نے کشوف والہام دخل شیطان سے خالی نہ تھے اور مرزا قادیانی کو یہ غلط زعم تھا کہ جو کچھ میں خواب میں دیکھتا ہوں سب خدا کی طرف سے ہے اور پھر اس کے سچا کرنے کے واسطے ہزاروں جھوٹ ان کو لکھنے پڑتے اور یہی وجہ ان کے غرور نفس کی ہے اور ٹھوکر کا باعث ہے۔ ورنہ انسانی فطرت کے مطابق ہر ایک انسان کو خواب آتے ہیں۔

اور ہر ایک مسلمان حسب ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مامور ہے کہ شریعت وکتاب وسنت سے اپنے خوابوں اور الہاموں کا امتحان کرے۔ اگر موافق ہو تو خدا کی طرف سے سمجھے اور مخالف کتاب وسنت ہو تو رد کرے۔ آج یہ فتنہ فساد باہمی دور ہو سکتا ہے۔ اگر اس اصول کی پابندی

کر کے مرزا قادیانی کی تصانیف کی پڑتال کی جاوے اور جو جو الہام وکشوف خلاف قرآن وحدیث ہوں سب کو خارج کر کے جو دین کے مطابق ہو رکھا جاوے تو آج اتفاق ہوسکتا ہے۔

مگر مشکل یہ ہے کہ کہا جاتا ہے کہ یہ کشوف والہامات خلاف عقل وشرع وکتاب وسنت ہیں اور ہم لوگ بھی نہیں مانتے اور نہ قادیانی پارٹی مانتی ہے اور نہ لاہوری پارٹی اور نہ اروپ پارٹی اور نہ تیماپوری پارٹی اور نہ کیمبل پور پارٹی۔ سب کے سب مرزائی ہمیشہ جواب دیتے ہیں کہ ہم مرزا قادیانی کو نہ تو ابن اللہ مانتے ہیں اور نہ خالق زمین وآسمان اور نہ خدا۔ یہ مرزا قادیانی کے الہامات وکشوف متشابہات میں سے ہیں۔ یعنی ہیں تو خدا کی طرف سے مگر چونکہ ناجائز ہیں۔ اس واسطے ان کی تاویل کر کے محکمات کے تابع کرنا چاہئے۔ جس کا جواب یہ ہے کہ مسلمانوں کو رسول اللہ ﷺ کا حکم ماننا چاہئے اور ایسے کشوف اور الہامات القائے شیطانی یقین کر کے رد کرنا چاہئے اور شیطانی کشوف والہامات کو رد کریں اور جو خالص دین ہے۔ اس کی پیروی کریں تو ہمارا ان کا کوئی تنازعہ نہیں۔ نہ عداوت ہے۔ آج ہی صلح ہوسکتی ہے۔

ہم قادیانی پارٹی سے دریافت کرتے ہیں کہ جب وہ مرزا قادیانی کو ان کے کشوف کے مطابق خدا یقین نہیں کرتے ان کے الہاموں کے مطابق خدازادہ ابن اللہ نہیں مانتے تو پھر مرزا قادیانی کے الہاموں کے مطابق ان کو نبی ورسول کیوں مانتے ہیں، طریق ایمان داری یہ ہے کہ جس طرح ان کے دوسرے الہاموں اور کشفوں کو حقیقی معنوں میں نہیں مانتے تو نبی ورسول حقیقی معنوں میں کیوں مانتے ہیں۔ ان الہاموں کو بھی محکمات یعنی خاتم النّبیین ولا نبی بعدی کے ماتحت معنی کیوں نہیں کرتے تاکہ منافرت دور ہوا اور کیوں بے جا نصوص قرآنی وحدیثی کے برخلاف مرزا قادیانی کو نبی ورسول مانتے ہیں۔

امید ہے کہ مرزائی صاحبان میری اس گزارش کا خوب سمجھ سوچ کر جواب دیں گے اور عمل کر کے مسلمانوں سے مل کر جاویں گے۔ ورنہ قیامت تک امید نہیں کہ اس میں صلح ہو۔ اے خدا تو ہم کو حق بینی اور حق سننے کی توفیق دے اور تو اپنے فضل سے رحم فرما کہ مسلمان صراط مستقیم پر قائم رہیں۔ آمین ثم آمین! خاکسار: پیر بخش سیکرٹری انجمن تائید الاسلام لاہور

(ماہنامہ تائید الاسلام جون ۱۹۲۰ء ص ۱ تا ۱۴)

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

أنا خاتم النبيين لا نبي بعدي

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

مسیح موعود

اور

امت محمدیہ کا جواب

جناب بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم!

برادران اسلام!(ریویو آف ریلیجنز قادیان ج۲۲، نمبر۱۰ص۹ بابت ماہ اکتوبر ۱۹۲۳ء) میں مولوی اللہ دتہ جالندھری قادیانی کی طرف سے رسالہ تائید اسلام ماہ جون ۱۹۲۳ء کا جواب دیا گیا ہے۔ جواب کیا ہے وہی بلاسند شرعی من گھڑت ڈھکوسلے جو مرزا قادیانی نے اپنے جھوٹے دعاوی مسیح موعود ونبوت ورسالت کاذبہ کے لکھ گئے ہیں، بہ تبدیل الفاظ لکھے ہیں، جن کا جواب الجواب لکھا جاتا ہے۔

قولہ: ''ہمارا دعویٰ ہے کہ امت محمدیہ کو جس موعود کی بشارت دی گئی ہے، وہ اسی امت کا فرد ہے نہ کہ بنی اسرائیل کا رسول۔''

الجواب: یہ بالکل غلط ہے کہ مسیح موعود امت محمدی کا ایک فرد ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے حدیث میں صاف صاف فرما دیا ہے کہ عیسیٰ بیٹا مریم کا نبی اللہ جس کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں، وہی آنے والا ہے۔ وہ حدیث یہ ہے: ''عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قال الانبیاء اخوة العلات امهاتهم شتّٰی ودینهم واحدٌ وانی اولی الناس بعیسیٰ ابن مریم لانه لم یکن نبیٌّ بینی وبینه وانه نازل (رواه احمد وابوداؤد بسند صحیح) ''یعنی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمام انبیاء علاّتی بھائیوں کی طرح ہیں کہ فروعی احکام ان کے مختلف ہیں اور دین ان کا ایک ہے۔ یعنی توحید اور دعوت الی الحق میں متفق ہیں اور میں قریب تر ہوں۔ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے اس لئے کہ میرے اور اس کے درمیان کوئی نبی نہیں اور بیشک وہی اترنے والا ہے۔

اس حدیث رسول اللہ ﷺ نے تین امور کا فیصلہ کر دیا ہے کہ آنے والا وہی عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نبی ناصری ہے نہ کہ کوئی اور شخص امت محمدیہ میں سے۔ کیونکہ پہلے فرمایا کہ سب نبی بھائی ہیں اور آنے والا میرا بھائی عیسیٰ بن مریم ہے۔ کیونکہ اس کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں جس سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنے والا وہی عیسیٰ بن مریم نبی اللہ ورسول اللہ ہے جس پر انجیل نازل ہوئی تھی۔ پھر ''لم یکن نبیٌّ بینی وبینه'' فرمایا۔ یعنی

وہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام آنے والا ہے کہ جو مجھ سے پہلے گزرا ہے اور اس کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں۔ پھر فرمایا کہ:''انہ نازل'' یعنی وہی عیسیٰ ابن مریم نبی ناصری نازل ہونے والا ہے۔ ان تین خصوصیتوں کے ہوتے ہوئے جو شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصالتاً نزول سے انکار کرتا ہے اور تاویل باطل کرتا ہے وہ رسول اللہ ﷺ کو جھٹلاتا ہے۔

دوسری حدیث میں بھی رسول اللہ ﷺ نے چار دفعہ نبی اللہ کا لفظ فرمایا دیکھو:

''عن نواس بن سمعان قال ذکر رسول اللہ ﷺ ویحضر نبی اللہ عیسیٰ واصحابہ فیرغب نبی اللہ عیسیٰ واصحابہ ثم یھبط نبی اللہ عیسیٰ واصحابہ'' یہ حدیث صحیح مسلم کی ہے۔ اس میں رسول اللہ ﷺ نے چار دفعہ عیسیٰ نبی اللہ فرمایا جس سے ثابت ہے کہ آنے والا وہی نبی ناصری نبی اللہ ورسول اللہ ہے نہ کہ کوئی اور، اور یہ باطل عقیدہ ہے کہ حضرت خاتم النّبیین کے بعد امت محمدیہ میں سے کوئی امتی نبی اللہ ہو اور مسیح موعود بنے۔ کیونکہ امت محمدی میں سے جس وقت کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ امت سے خارج ہو جائے گا۔ جیسا کہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں دعویٰ کیا اور رسول اللہ ﷺ نے خود ان پر کفر کا فتویٰ دیا۔

علاوہ برآں بیس تیس شخصوں نے حضرت خاتم النّبیین ﷺ کے بعد نبی اللہ ہونے کا دعویٰ کیا اور کافر گردانے گئے۔ مرزا قادیانی خود لکھتے ہیں کہ:''مدعی نبوت بعد محمد رسول اللہ ﷺ سے خارج ہو جاتا ہے۔'' دیکھو مرزا قادیانی کی کتاب (حمامۃ البشریٰ ص۷۹، خزائن ج۷ص۲۹۷) اصل عبارت یوں ہے:''مجھے کہاں یہ حق پہنچتا ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کروں اور اسلام سے خارج ہو جاؤں اور قوم کافرین سے جا کر مل جاؤں...... اور یہ کیونکر ممکن ہے کہ میں مسلمان ہو کر نبوت کا دعویٰ کروں۔''

اگر مرزا قادیانی امت محمدیہ کے ایک فرد ہیں تو مسیح موعود ہرگز نہیں ہو سکتے اور اگر مسیح اور نبی اللہ ہیں تو نہ مسلمان ہیں اور نہ امت محمدیہ کے ایک فرد ہیں۔ ہر حال میں جھوٹے ہیں۔ کیونکہ آنے والا نبی اللہ ہے اور نبی اللہ حضرت خاتم النّبیین کے بعد کوئی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی اگر مسلمان ہیں تو مسیح نہیں اور آنے والا نبی اللہ وہی مسیح

ناصری ہے جو بعد نزول امت محمدی میں شامل ہو کر شان حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ظاہر کرے گا کہ عیسائی جسے ابن اللہ کہتے تھے وہ محمد ﷺ کا ایک امتی بن کر آیا ہے اور یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے کہ: ''اے رب بخشش والے اور رحمت میں غنی تو اپنے خادم (عیسیٰ) کو قیامت کے دن اپنے رسول ﷺ کی امت میں ہونا نصیب فرما۔'' (دیکھو انجیل برناباس ص۲۹۴) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی اور وہ تا نزول زندہ رکھے گئے۔ (دیکھو انجیل برناباس ص۲۰۸) ''بحالیکہ میں جانتا ہوں کہ ختم ہونے تک زندہ رکھا جاؤں گا۔'' مگر افسوس مرزا قادیانی اور مرزائیوں کو یہ شان محمدی نظر نہیں آتی اور کور باطنی سے اعتراض کرتے ہیں کہ عیسیٰ کا کیا قصور ہے کہ اس کی نبوت چھینی جاوے گی۔ جس کا جواب یہ ہے کہ ایک نبی اگر دوسرے نبی کی تابعداری کرے تو اس کی اپنی نبوت بحال رہتی ہے چھینی نہیں جاتی۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کو حکم ہوتا ہے کہ ملت ابراہیم علیہ السلام کی تابعداری کرو۔ پس جس طرح حضرت محمد ﷺ کی نبوت بحال رہے گی۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت بحال رہے گی۔ البتہ محمد ﷺ کی علو شان اس وقت ظاہر ہوگی کہ ایک رسول صاحب کتاب آپ کی امت میں داخل ہو کر خدمت اسلام کرتا ہے اور امت محمدی کا ایک امام عادل ہو کر آتا ہے۔

قولہ: ''دلائل قرآنیہ اوّل قرآن کریم نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات صاف طور پر بیان فرمادی گئی ہے۔'' (ریویو آف ریلیجنز ج۲۲، نمبر۱۰ ص۹ بابت ماہ اکتوبر ۱۹۲۳ء)

الجواب: یہ بالکل غلط ہے کہ قرآن کریم نے صاف طور پر وفات مسیح بیان فرما دی ہے۔ کیونکہ قرآن شریف کی کسی آیت میں نہیں لکھا کہ حضرت مسیح پر موت وارد ہو چکی ہے۔ اگر مولوی اللہ دتہ نے اپنے دعویٰ کی دلیل میں ایک آیت بھی پیش کر دیں جس میں لکھا ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر موت وارد ہو چکی ہے اور نزول عیسیٰ بروزی رنگ میں ہوگا تو ہم مولوی صاحب کو زیادہ نہیں لیکن ایک سو روپیہ انعام دیں گے۔ جھوٹ بول کر مسلمانوں کو دھوکا دینا ایک مؤمن کی شان سے بعید ہے۔ آپ کا دعویٰ ہے کہ قرآن کریم نے ''صاف طور پر'' مسیح ناصری کی وفات بیان فرمادی ہے۔ پس آپ وہ آیت پیش کریں جس میں لکھا ہو کہ: ''عیسیٰ مات یا مات اللہ عیسیٰ'' اس میں صاف طور پر وفات مسیح بیان کی گئی ہو۔ پھر

ہمارا جواب سن کر جواب الجواب دو اور جب وفات ثابت کر دو گے پھر کہہ سکتے ہو کہ صاف طور پر وفات قرآن سے ثابت ہے۔ اگر نہ کر سکو تو یہ دروغ بے فروغ ہے کہ مسیح موعود امت محمدیہ میں کا ایک فرد ہوگا۔ کیونکہ اصالتاً نزول جب نصوص شرعیہ قطعیہ قرآنیہ حدیثیہ سے ثابت ہے تو پھر دلائل پیش کردہ مرزائی صاحبان کی باطل ہیں۔ کیونکہ اصالتاً نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واسطے حیات لازم ہے۔

اگر نزول مسیح صحیح ہے تو وفات مسیح باطل ہے اور اس پر اجماع امت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تا نزول زندہ ہیں۔ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی دوسرے نبیوں اور رسولوں کی طرح فوت ہو جاتے تو ان کا نزول نہ فرمایا جاتا۔ مگر چونکہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا نزول فرمایا گیا ہے۔ اس لئے ثابت ہے کہ موت ان پر وارد نہیں ہوئی۔ کیونکہ جو مر جاوے وہ دوبارہ اس دنیا میں نہیں آتا اور مسیح دوبارہ آنے والا ہے۔ اس لئے وہ فوت نہیں ہوا۔ طبعی مردوں کا واپس اس دنیا میں آنا جب ممتنع ہے اور مسیح دوبارہ آنے والا ہے تو ثابت ہوا کہ وہ نہیں مرا یا نعوذ باللہ! تسلیم کرنا پڑے گا کہ حضرت اکمل البشر وافضل الرسل قرآن شریف کے مطالب سمجھنے میں ایسے ناقص وقاصر تھے کہ ایک امر یعنی وفات مسیح بقول مرزا قادیانی تیس آیات میں صاف طور پر اور صریح الفاظ میں بیان کی گئی اور آپ نہ سمجھے اور ہر ایک حدیث میں جو ستر کے قریب ہیں، سب میں عیسیٰ ابن مریم نبی اللہ اور رسول اللہ ہی فرماتے رہے اور غلام احمد ولد غلام مرتضیٰ کہیں نہ فرمایا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کا نقص کلام بھی ثابت ہوتا ہے کہ وہ صحیح طور پر اپنا کلام حضرت نبی کریم ﷺ پر وحی نہ کر سکا اور جان بوجھ کر کروڑوں بندگان خدا اور صحابہ کرام واولیائے عظام کو گمراہی پر رکھا اور صحیح مفہوم ابن مریم کا نہ رسول اللہ ﷺ کو بتایا اور نہ صحابہ کرام کو بتایا اور نہ اولیائے امت کو بتایا۔ ۱۳سو برس کے عرصہ میں کسی کو صحیح معنی نہ بتائے بلکہ مرزا قادیانی کو بھی غلطی پر رکھا اور دعویٰ مسیح موعود کرنے کے بعد مرزا قادیانی کو جو کہ اہل زبان نہیں صحیح معانی ومطالب قرآن بتا سکا۔ ایسے باطل عقیدہ سے خدا تعالیٰ مسلمانوں کو محفوظ رکھے جس سے خدا اور اس کے رسول کی ہتک ہو۔

قولہ: ''دلائل حدیث: آنحضرت ﷺ نے اپنی خصوصیات میں فرمایا ہے۔''

الجواب: بحث حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت ہے نہ کہ حضرت خاتم النّبیین کی نسبت لہٰذا یہ قول خارج از بحث ہے اور قابل جواب نہیں۔

قولہ: ''بعض لوگ اس حدیث: ''امامکم منکم'' پر یہ اعتراض پیش کیا کرتے ہیں کہ: ''امامکم منکم'' سے مراد مسیح نہیں بلکہ مہدی ہے۔'' الخ مختصراً

الجواب: آپ کے تمام دلائل کا جواب حضرت محی الدین ابن عربی نے دے دیا ہے۔ اگر آپ نے پہلے نہیں دیکھا تو اب دیکھ لو۔ وہ اپنی کتاب فتوحات مکیہ کے باب ۹۳ میں لکھتے ہیں: ''جاننا چاہئے کہ امت محمدیہ میں کوئی ایسا نہیں ہے جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سوائے عیسیٰ علیہ السلام کے افضل ہو۔ کیونکہ جب عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے تو اسی شریعت محمدی سے حکم کریں گے۔''

دوم: لکھتے ہیں کہ: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں نزول فرماویں گے اور ولایت مطلقہ کے خاتم ہوں گے اور ولایت مقدیہ محمدیہ کے خاتم ایک شخص ملک مغرب سے ہوں گے اور وہ خاندان اور ملک دونوں میں اشرف ہوں گے۔ یعنی امام مہدی علیہ السلام۔''

(فتوحات مکیہ باب۷۳)

شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ کی دو عبارتیں جو اوپر درج کی ہیں، ان سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ مسیح الگ ہے اور مہدی الگ ہے اور مولوی اللہ دتہ کا دروغ بے فروغ ملاحظہ ہو کہ جس حدیث کو ائمہ مجتہدین نے ضعیف بلکہ اضعف کہا ہے اور امام بخاری ومسلم نے اس ضعف حدیث کو ترک کیا ہے۔ مولوی اللہ دتہ لکھتا ہے کہ: ''آنحضرت ﷺ نے صحیح حدیث میں فرمایا ہے۔'' لیکن ہمارا مطالبہ ہے کہ مولوی اللہ دتہ اس حدیث: ''لا مھدی الا عیسیٰ'' کو صحیح ثابت کریں۔ باقی تمام باتیں لایعنی خارج از بحث ہیں اس واسطے قابل توجہ وجواب نہیں۔ کیونکہ جب یہ حدیث ہی اضعف ہے اور خام بنیاد پر جو عبارت ہوگی سب بنائے فاسد علی الفاسد ہوگی جو کہ اہل علم کے نزدیک باطل ہے۔ ایسا ہی مسیح محمدی کا ڈھکوسلا من گھڑت ہے، کسی حدیث میں مسیح محمدی مذکور نہیں ہے۔ اگر ہے تو مولوی اللہ دتہ صاحب بتائیں، حلیہ مسیح میں جو اختلاف ہے اس سے ذات دین کے معاملہ میں من گھڑت باتیں نہیں

چلتیں۔ جب حدیثیں نازل ہونے والے مسیح کی مشابہت عروہ بن مسعودؓ سے مذکور ہے تو پھر رنگت کا اختلاف جو ہے، اس کی تاویل ہوگی۔ جیسا سلف صالحین نے کی ہے۔ دیکھو (فتح الباری شرح صحیح البخاری) جعودت کی تاویل کی ہے کہ جعودت بدن کی تعریف ہے نہ بالوں کی۔ چونکہ بحث ''امامکم منکم'' والی حدیث پر ہے۔اس لئے باقی تحریریں خارج از بحث ہیں۔ اگراختلاف حلیہ پر مفصل دیکھنا ہوتو رسالہ تائیداسلام ماہ اکتوبر ۱۹۱۹ء دیکھے۔

قولہ: ''پہلی دلیل آپ نے مسیح ناصری کے موعود مسیح ہونے کے لئے بیہقی کی کتاب الاسماء والصفات سے من السماء والی حدیث پیش کی ہے۔ من السماء آنحضرت ﷺ کے الفاظ نہیں بلکہ یہ کسی راوی یا خود امام صاحب نے اپنے عقیدہ کے موافق بطور تشریح درج کردیئے ہیں۔ جیسا کہ مشائخ کی عادت ہے اور جہلاء اس سے ٹھوکر کھاتے ہیں۔''

الجواب: مرزا قادیانی کا اور مرزائیوں کا ہمیشہ مطالبہ تھا اور ہے کہ آسمان کا لفظ کسی حدیث سے دکھاؤ۔ افسوس! جب امام بیہقی کی کتاب سے آسمان کا لفظ دکھایا گیا تو اب لکھا ہے۔ یہ راوی یا امام صاحب نے اپنے عقیدہ کے موافق اپنے پاس سے لکھ دیا ہے۔ حدیث میں آسمان کا لفظ نہیں مگر مولوی اللہ دتہ نے اپنے دعویٰ کی دلیل کوئی بیان نہیں کی کہ فلاں کتاب میں فلاں بزرگ نے لکھا ہے کہ امام بیہقی نے آسمان کا لفظ اپنے پاس سے لکھ دیا ہے۔ جب تک کوئی سند پیش نہ کریں کہ امام بیہقی نے آسمان کا لفظ اپنے عقیدہ کے موافق خود لکھ دیا ہے۔ تب تک یہ افتراء وبہتان امام صاحب پر سمجھا جائے گا اور مشائخ کی بابت جو لکھا ہے وہ عام ہے۔ یہ اہل علم کے نزدیک جائز نہیں کہ دعویٰ خاص ہو اور ثبوت عام پیش کیا جائے۔ آپ کسی ایک سلف صالحین (میں سے کسی) کا قول دکھادیں جس میں لکھا ہو کہ امام بیہقی نے اپنے پاس سے آسمان کا لفظ لکھ دیا ہے اور رسول اللہ ﷺ پر افتراء کیا ہے۔ جب دوسری حدیثوں میں سماء کا لفظ موجود ہے اور انجیل میں بھی آسمان کا لفظ موجود ہے اور قرآن شریف میں حکم ہے:

''فسئلوا اهل الذکر ان کنتم لاتعلمون (الانبیاء:۷)''

کہ اگر تم خود............ (ایک سطر چھوٹی ہوئی ہے) اپنے گھر کی خبر نہیں۔

مرزا قادیانی تو (ازالہ حصہ دوم ص۶۱۶، خزائن ج۳ ص۴۳۳) پر لکھتے ہیں کہ: ’’اگر تمہیں ان بعض امور کا علم نہ ہو جو تم میں پیدا ہوں تو اہل کتاب کی طرف رجوع کرو اور ان کی کتابوں کے واقعات پر نظر ڈلوا تا اصل حقیقت تم پر منکشف ہو جائے۔‘‘ الخ

جب بقول مرزا قادیانی اہل کتاب کی کتاب دیکھنے سے اصل حقیقت منکشف ہے تو آؤ بحکم خداوندی اور ہدایت مرزا قادیانی اہل کتاب کی طرف جائیں اور دیکھیں کہ انجیل میں آسمان کا لفظ ہے یا نہیں۔ اگر انجیل میں آسمان کا لفظ موجود ہے تو پھر مولوی اللہ دتہ کا یہ کہنا بالکل غلط ہوگا کہ امام بیہقی نے اپنی طرف سے آسمان کا لفظ لکھ دیا ہے۔ سنو انجیل کیا کہتی ہے (متی باب۲۴، آیت۴و۵) جب وہ زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تب اس کے شاگردوں نے خلوت میں اس کے پاس آ کر کہا کہ یہ کب ہوگا اور تیرے آنے کا اور زمانہ کے آخر ہونے کا نشان کیا ہے۔ تب یسوع نے جواب میں اس سے کہا۔ خبردار! کوئی تمہیں گمراہ نہ کرے۔ کیونکہ بہتیرے میرے نام پر آئیں گے اور کہیں گے کہ میں مسیح ہوں اور بہتوں کو گمراہ کریں گے۔ ان دنوں کی مصیبت کے بعد ترت سورج اندھیرا ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے اور ستارے آسمان سے گر جائیں گے اور آسمان کی قوتیں ہل جائیں گی۔ تب ابن آدم کا نشان اس پر ظاہر ہوگا اور اس وقت سارے گھرانے چھاتی پیٹیں گے اور ابن آدم کو بڑی قدرت اور نشان کے ساتھ آسمان کی بدلیوں پر آتے دیکھیں گے۔‘‘ الخ

مولوی اللہ دتہ خدا کو حاضر وناظر سمجھ کر فرماوے کہ آسمان کا لفظ اور مسیح کا آسمان سے نزول اناجیل میں جو مذکور ہے، وہ آپ کی پوری پوری تردید کرتا ہے یا کوئی کسر باقی ہے۔ جب کہ پہلے انجیل سے پھر اس کی تصدیق قرآن شریف سے اور احادیث نبوی سے ہو جاوے۔ پھر ایک مسلمان جس کا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کی کتابوں اور رسولوں پر ایمان لاتا ہوں انکار کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں پھر آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ آسمان کا لفظ امام بیہقی نے اپنے پاس سے لکھ دیا ہے اور یہ کیوں نہیں کہتے کہ امام بخاری سے آسمان کا لفظ سہواً رہ گیا۔ کیونکہ یہ امکان سہو بخاری مرزا قادیانی خود مانتے ہیں۔ (دیکھو اصل عبارت مرزا قادیانی)

’’اور جس حالت میں صاحب بخاری تین لاکھ حدیثیں یاد رکھتے تھے اس صورت میں کیا قرین قیاس نہیں کہ بعض حدیثوں کے لکھنے میں نسخوں میں کمی بیشی ہو۔‘‘

(ازالہ اوہام حصہ دوم ص۸۷۲، خزائن ج۳ ص۵۷۶)

جب تمام مرزائیوں کا پیشواء مانتا ہے کہ بخاری کے نسخوں میں کمی بیشی کا ہونا قرین قیاس ہے، ثابت ہوا کہ آسمان کا لفظ جو نزول عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت حدیث میں تھا بخاری میں رہ گیا بیہقی سے نہ رہا اور اس نے لکھ دیا۔ کیونکہ انجیل میں آسمان کا لفظ موجود ہے۔

قولہ: ’’دوسری دلیل اور اس کی تردید۔ حدیث: ’’حدیث ینزل اخی عیسیٰ بن مریم من السماء‘‘ یہ حدیث بقول کنز العمال ضعیف ہے۔

جواب: من السماء والی حدیث ضعیف نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ قرآن شریف اور صحیح حدیثوں کے اندر آسمان ہے۔ قرآن شریف میں جب نزول عیسیٰ علیہ السلام علامات قیامت سے ایک نشان ہے اور حدیثوں نے اس کی تفسیر بھی کر دی تو پھر اس حدیث کو ضعیف کہنا غلطی ہے۔ جب آسمان کا ذکر انجیل میں ہے اور قرآن شریف نے ’’انہ لعلم للساعۃ‘‘ فرما کر اس کی تصدیق کر دی تو پھر مرزا قادیانی کے مسلمہ اصول مقرر کردہ سے جو کہ حدیث قرآن کے مطابق ہو وہ ضعیف نہیں ہوسکتی۔ دیکھو (تفسیر درمنثور ج۶ ص۵۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ’’وانہ لعلم للساعۃ قال خروج عیسیٰ قبل یوم القیامۃ‘‘ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قیامت کی علامت ہے۔ ’’واخرج عبد ابن حمید عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ وانہ لعلم للساعۃ قال خروج عیسیٰ یمکث اربعین سنۃ‘‘ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول نشان قیامت ہے اور وہ چالیس برس زمین میں رہے گا۔ اب صاف ظاہر ہے کہ نزول آسمان سے زمین کی طرف ہوگا۔ دیکھو حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ دس نشان قیامت کے اور ان دس نشانوں میں سے نزول عیسیٰ علیہ السلام ایک نشان ہے۔ (مظاہر حق ج۴ ص۳۵۷)

طلوع الشمس من مغربہا ونزول عیسیٰ یہ دس علامات قیامت ہیں۔

قولہ: ’’تیسری دلیل اور اس کا جواب: ’’ان عیسیٰ لم یمت وانہ راجع الیکم قبل یوم القیامۃ‘‘ یعنی حضرت عیسیٰ نہیں مرے اور وہ قیامت کے دن سے پہلے

نازل ہونے والے ہیں۔ (جواب مولوی اللہ دتہ) بھلا صاحب! اگر یہ مان بھی لیا تو یہ کہاں سے ثابت ہوا کہ یہ حدیث بھی علی کی روایت ہے۔'' الخ

الجواب: مولوی اللہ دتہ کا حافظہ بھی عجیب ہے۔ ابھی خود ابن عساکر کے معاملہ میں اوپر لکھ آئے ہیں کہ چونکہ یہ حدیث ابن عساکر نے بیان کی ہے۔ اس لئے بقول کنزالعمال کے ضعیف ہے اور خلاف قاعدہ دعویٰ خاص اور دلیل عام قبول کرتے ہیں اور جب وہی دلیل یعنی دعویٰ خاص اور دلیل عام بابو حبیب اللہ پیش کرتا ہے تو فرماتے ہیں حسن بصریؒ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرنے سے یہ کیونکر ثابت ہوا کہ یہ حدیث بھی حضرت علی نے فرمائی ہے۔ سبحان اللہ! جواب بھی ہو تو ایسا ہی اور انکار ہو تو وہ بھی ایسا ہی ہو کہ مسلمان کہلا کر تمام مسلمات دین سے انکار ہو۔ بھلا صاحب! ''امامکم منکم'' بخاری کی حدیث ہے مگر یہ کیونکر معلوم ہو کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ایسا فرمایا ہے۔ جب حدیث کے راویوں پر اعتبار نہیں تو پھر تمام معاملہ ہی درہم برہم ہے تو بتاؤ کہ جب حدیث کے راوی حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہوں اور وہ حدیث کنزالعمال میں درج ہو تو وہ کیوں ضعیف ہوگی۔ جب کہ دوسری حدیث کی کتابوں میں یہی حدیثیں انہی راویوں سے بیان ہوچکی ہوں۔ دیکھو ''ثم یموت فیدفن معی فی قبری. ثم یموت کما یموت الناس'' وغیرہ۔

قولہ: ''دلیل چہارم کی تحقیق آپ کی چوتھی دلیل تطبیق حلّیتین الخ (جواب مولوی اللہ دتہ) ''یاد رہے کہ جعد کے معنی سبط کی ضد اور برخلاف ہیں۔''

الجواب: جب رسول اللہ ﷺ نے آنے والے مسیح کی مشابہت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمادی اور دوسرا نشان مسیح کے سر سے پانی کے قطروں کا گرنا فرمایا اور تیسری علامت آسمان سے نازل ہونا فرمادیا اور دوسری طرف سلف صالحین نے تطبیق حلّیتین بھی فرمادی کہ جعودت بالوں کی صفت نہیں بدن کی صفت ہے۔ دیکھو (فتح الباری شرح صحیح بخاری) تو پھر بلاسند و بلادلیل شرعی ہانکے جانا کہ مسیح دو ہیں نہایت درجہ کی دلیری ہے۔ پہلے تو ثابت کریں کہ مسیح دو ہیں۔ ایک مسیح محمدی اور ایک مسیح ناصری۔ پہلے قرآن شریف کی کسی آیت اور حدیث سے ثابت کرو کہ مسیح دو ہیں اور مسیح محمدی کسی آیت یا حدیث میں لکھا ہے تو

بتاؤ اور من گھڑت باتیں نہ بناؤ۔ جب ایک حصہ حدیث کا قبول کرتے ہو تو دوسرا حصہ اسی حدیث کا کیوں قبول نہیں کرتے۔ جس میں لکھا کہ دجال واحد شخص ہے.......... (ایک سطر چھوٹ گئی) ہاتھ سے قتل ہوا تو پھر مرزا قادیانی سچے مسیح موعود ہرگز نہیں ہو سکتے۔

قولہ: ''دلیل پنجم اور اس کا جواب: آپ نے دلیل پیش کی ہے کہ مسیح ناصری علیہ السلام کو بھی عروہ بن مسعود سے مشابہت دی ہے اور مسیح موعود یہی ہے۔'' الخ (جواب مولوی اللہ دتہ) ''یہ بات درست نہیں کیونکہ جب آنحضرت ﷺ نے دو مختلف حلیئے بیان فرمائے تو پھر کیونکر دونوں کو آپ عروہ بن مسعود سے مشابہت دے سکتے تھے۔ یہ راوی کی اپنی طرف سے ہے۔'' الخ مختصراً

الجواب: افسوس! ایک جھوٹ کو کھڑا کرنے کے واسطے دوسرا جھوٹ مرزائیوں کو بولنا پڑا اور پھر بھی بات نہیں بن سکتی۔ پہلا جھوٹ یہ بولا کہ مسیح دو ہیں۔ پھر اسے کھڑا کرنے کے واسطے یہ دوسرا جھوٹ بولا کہ چونکہ حلیہ میں اختلاف ہے، اس واسطے مسیح بھی دو ہیں۔ پھر جھوٹ بول کر حضرت عبداللہ بن عمرؓ پر الزام لگایا کہ انہوں نے عروہ بن مسعودؓ کی مشابہت اپنی طرف سے لگادی ہے۔ جس کا جواب سوائے ''لعنت اللہ علی الکاذبین (آل عمران:۶۱)'' کے کوئی نہیں ہو سکتا۔ کوئی پوچھے کہ ان کو کون سی ضرورت نے مجبور کیا تھا کہ حضرت خلاصۂ موجودات محمد رسول اللہ ﷺ پر افتراء کرتے اور حلیہ مسیح محمدی کا جو بقول مرزائی صاحبان کے مرزا غلام احمد قادیانی کا تھا وہ مسیح ناصری کے حلیہ کا بیان کرتے۔

دوم: علامت جو مسیح ناصری کی انجیل میں مذکور ہے کہ اس کے سر سے پانی کے قطرے ٹپکتے تھے۔ گویا حمام سے نکلا ہے۔ جب وہ علامت بھی نازل ہونے والے مسیح کی نسبت فرمائی ہے۔ کیا یہ بھی حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی اپنی طرف سے ہے۔ افسوس! تمام بزرگان دین کو چھوڑ کر صرف ایک شخص خود غرض کی من گھڑت بلاسند باتوں کا اعتبار کرنا اور ہوائے نفس کی پیروی کرنی مومن کتاب اللہ اور شان مسلم سے بعید ہے۔ کہاں لکھا ہے کہ عیسیٰ دو ہیں۔ حضرت خاتم النّبیین ﷺ تو فرماتے ہیں وہی عیسیٰ بن مریم علیہما السلام جو مجھ سے پہلے گزرا ہے اور اس کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں وہی آنے والا ہے اور آپ صرف

مرزا قادیانی کے کہنے سے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اجماع امت کے برخلاف بلکہ مرزا قادیانی کے بھی برخلاف جوانہوں نے براہین احمدیہ میں لکھا ہے کہ وہی عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نبی ناصری آنے والا ہے اور تمام دنیا میں اسلام ہی اسلام ہوگا۔ بلا سند کہتے ہیں کہ مسیح دو ہیں۔.......... (ایک سطر چھوٹ گئی ہے) ''بدیں عقل و دانش بباید گریست۔'' ایسی اندھی تقلید سے خدا مسلمانوں کو بچائے۔

قولہ: ''آپ نے چھٹی دلیل ابن ماجہ سے حضرت عبداللہ بن مسعود کا قول پیش کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے فرمایا: ''فانزل وقتله'' یعنی میں (عیسیٰ بن مریم) اتروں گا اور دجال کو قتل کروں گا۔'' (جواب مولوی اللہ دتہ) ''ابن ماجہ طبقہ ثالثہ میں سے ہے جس کے متعلق شاہ ولی اللہ صاحب محدث نے فرمایا ہے کہ ان کے مصنّفین نے صحت کا التزام نہیں کیا۔'' الخ

الجواب: آپ طبقہ ثالثہ کے ہی کسی فرد کی تحریر پیش کریں جس میں لکھا ہو کہ مسیح دو ہیں۔ ایک محمدی مسیح اور دوسرا ناصری مسیح اور محمدی مسیح کے آنے کی اس امت کو خوشخبری دی گئی ہے۔ آپ کے ساتھ تو امت محمدیہ میں سے ایک بھی نہیں ہے جو دو مسیح مانتا ہو اور مرزا قادیانی وہی ہیں جو خود اپنی الہامی کتاب میں لکھ چکے ہیں کہ: ''مسیح علیہ السلام دوبارہ تشریف لاویں گے تو اسلام تمام دنیا میں پھیل جائے گا۔'' (براہین احمدیہ ص۴۹۹، خزائن ج۱ ص۵۹۳ بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر۳)

اب وہی مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ: ''محمدی مسیح آنے والا ہے۔''

(خطبہ الہامیہ ص۲۷، خزائن ج۱۶ ص۶۱)

پہلی بات مرزا قادیانی کی درست ہے یا پچھلی۔ دونوں صورتوں میں مرزا قادیانی جھوٹے ثابت ہوتے ہیں۔ اگر پہلی صحیح ہے تو بعد کی غلط اور بعد کی صحیح ہے تو پہلی غلط۔

''عن ابی هریرة عن النبی ﷺ قال لیس نبی بینی وبینه وانه نازل'' (ابوداؤد ج۲ ص۲۴۶) اس سے بھی ثابت ہے کہ آنے والا مسیح امت محمدیہ میں سے نہیں مسیح ناصری آنے والا ہے جس کے اور محمد ﷺ کے درمیان کوئی نبی نہیں اور مثیل مسیح کا ڈھکوسلا من گھڑت اور بیہودہ ہے۔ کیونکہ مثیل کا لفظ کسی حدیث میں نہیں ہے۔ سب جگہ نبی

الله ورسول الله وروح الله واخی عیسیٰ ولیس نبی بینی وبینه آیا ہے۔جس سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ مسیح ناصری جس کا لقب روح اللہ تھا اور جو رسول اور نبی تھا اور جو محمد ﷺ سے پہلے تھا اور وہ نبی اللہ جس کے اور محمد ﷺ کے درمیان کوئی نبی نہیں تھا وہی آنے والا ہے نہ کہ کوئی امت محمدیہ کا فرو دعویٰ نبوت کا ذبہ کا کر کے نبی اللہ ہوسکتا ہے اور یہ بھی بالکل غلط ہے کہ امت محمدیہ کو ایک مسیح کی بشارت دی گئی ہے اور پیش گوئیاں استعارہ کے رنگ میں ہوتی ہیں۔ اس لئے عیسیٰ بن مریم سے مراد غلام احمد ولد غلام مرتضیٰ ہے۔‘‘ (کشتی نوح ص۴۷، خزائن ج۱۹ ص۵۰) کیونکہ یہ پیش گوئی نہیں۔ یہ حضرت خاتم النّبیین کا فیصلہ ہے۔ یہودی کہتے تھے کہ ہم نے .... (ایک سطر چھوٹی ہوئی ہے) اور اخیر زمانہ میں جلال کے ساتھ پھر آوے گا۔

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ دیا کہ مسیح قتل نہیں ہوا بلکہ زندہ اٹھایا گیا اور کوئی اہل کتاب سے نہیں کہ ایمان نہ لائے عیسیٰ پر عیسیٰ کے مرنے سے پہلے اور عیسیٰ ہوگا گواہ ان پر قیامت کے دن۔ (سورۃ النساء:۱۵۷تا۱۵۹)

اس فیصلہ کو پیش گوئی کہہ کر مسلمانوں کو دھوکا دے کر عیسیٰ بن مریم کے معنی غلام احمد کرنا اور تمام علامات قیامت کو استعارہ کے رنگ میں سمجھ کر شاعرانہ تاویلات کرنا بالکل غلط ہے۔ استعارہ کا رنگ جب ہوتا جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پہلے وجود نہ ہوتا۔ مگر عیسیٰ علیہ السلام کا وجود پہلے تھا تو پھر عیسیٰ بن مریم نبی اللہ کو استعارہ کہنا جہالت ہے۔ اس پر جس قدر شاعرانہ لفاظی اور تاویلات باطلہ کرتے ہیں۔ سب بنائے فاسد علی الفاسد ہیں۔ بابو حبیب اللہ صاحب کے آخری تین دلائل کا جواب مولوی اللہ دتہ نے نہیں دیا۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیثوں کے مقابلہ میں حدیثوں سے جواب دینا چاہئے۔ من گھڑت باتیں قابل توجہ نہیں۔

ایک مرزائی کے سوالات کا جواب

(پیر بخش سیکرٹری)

لاہوری پارٹی کے ایک مرزائی مسمی بشیر احمد نے چند سوالات لفافہ میں روانہ کر کے لکھا ہے کہ یہ چیلنج سمجھ کر جواب دیں اور وہ اخبار پیغام صلح میں جواب الجواب دے گا۔

لہٰذا سوال بمعہ جواب مختصراً درج ذیل کر کے بشیر احمد سائل سے درخواست ہے کہ وہ بھی جواب الجواب مختصر لکھیں تا کہ طالبان حق، حق وباطل میں آسانی سے فیصلہ کر سکیں اور تہذیب کا ہر طرح خیال رکھیں۔

سوال: مرزا قادیانی کے الہامات وکشوف پر خلاف شرع ہونے کا الزام غلط ہے۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ مرزا قادیانی نبی نہ تھے وہ عام مجددین کی طرح فقط ایک مجدد تھے۔ اگر مرزا قادیانی کو وحی الٰہی کا مدعی سمجھا جاوے تو ان کی مراد وحی ولایت سے ہے جو کہ جائز ہے۔

جواب: سائل کوئی ناواقف مسلمان مرزائیت کا نیا قابو یافتہ معلوم ہوتا ہے۔ سوال سے پایا جاتا ہے کہ مرزا قادیانی کی کتابیں اس نے خود نہیں پڑھیں اور سنی سنائی باتیں لکھ دی ہیں۔ کیونکہ وہ لکھتا ہے کہ مرزا کے الہامات وکشوف پر خلاف شرع ہونے کا الزام غلط ہے۔ حالانکہ وہ غلط سمجھا ہے اور ان کا............(ایک سطر غائب)

’’تو مجھ سے بمنزلہ میرے بیٹے کے ہے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۸۶، خزائن ج۲۲ ص۸۹)

اس الہام سے عیسائیت کے عقیدہ ابن اللہ کو تقویت پہنچتی ہے اور یہ قرآن شریف کے صریح برخلاف ہے۔ کیونکہ جب مثیل عیسیٰ یعنی مرزا قادیانی خدا کے بیٹے کے جا بجا تھے تو اصلی مسیح خدا کا اصلی بیٹا ثابت ہوا اور یہ قرآن شریف کی آیات ذیل کے خلاف ہے: ’’**سبحانه ان یکون له ولدٌ** (النساء:۱۷۱)‘‘ (پاک ہے اس سے کہ ہو اس کے لئے اولاد) ’’**ولم یتخذ ولد** (الفرقان:۲)‘‘ اور نہیں پکڑا اس نے کوئی بیٹا۔ ’’**تنشق الارض وتخرّ الجبال هدّاً ان دعوا للرحمن ولدا** (المریم:۹۰، ۹۱)‘‘ پھٹ جاوے زمین اور گر پڑیں پہاڑ کانپ کر اس سے کہ دعویٰ کیا انہوں نے واسطے رحمان کے اولاد کا۔

آپ جواب دیں کہ جو الہام قرآن شریف کے خلاف ہو وہ جائز اور خدا کی طرف سے یقین کیا جا سکتا ہے؟ فتوح الغیب میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کشف والہام پر عمل کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ وہ قرآن اور حدیث اور نیز اجماع اور قیاس صحیح کے مخالف نہ ہو اور یہاں صریح قرآن کی مخالفت ہے۔

سوال: آپ لکھتے ہیں کہ ہم مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے، ہمارا اعتقاد ہے کہ وہ ایک مجدد تھے۔

جواب: آپ کا یہ لکھنا بھی مرزا قادیانی کی کتابوں سے ناواقفیت کا باعث ہے۔ مرزا قادیانی کا الہام ہے: ''**قل یا ایھا الناس انّی رسول اللّٰہ الیکم جمیعاً**'' جس کا ترجمہ یہ ہے کہ: ''اے مرزا ان لوگوں کو کہہ دے کہ میں اللہ کا رسول ہو کر تم تمام کی طرف آیا ہوں۔'' یہ الہام مرزا قادیانی کے (اشتہار معیار الاخیار مجموعہ اشتہارات ج۲ص۳۹۰ طبع جدید) پر درج ہے۔ جو قرآن شریف کے صریح خلاف ہے کہ بعد حضرت خاتم النّبیین ﷺ کوئی جدید رسول آوے۔ آپ کا یہ اعتقاد بالکل غلط ہے کہ مرزا قادیانی مسیح موعود تو ہیں مگر نبی اللہ نہیں ہیں۔ کیونکہ مسیح موعود حضرت عیسیٰ بن مریم ہیں۔ جس کے اور محمد ﷺ کے درمیان کوئی نبی نہیں آنے والا۔ آپ کے اعتقاد میں جب محمد ﷺ کے بعد وحی رسالت بند ہے اور امت میں سے کوئی نبی نہیں ہوسکتا اور یہ بھی سچ ہے تو مسیح موعود جو نبی اور ہے۔ مرزا قادیانی غیر نبی اللہ ہو کر کیونکر مسیح موعود تسلیم ہوسکتے تھے۔ لہٰذا آپ کا اگر یہ اعتقاد ہے کہ مرزا قادیانی مسیح موعود ہیں تو یہ اعتقاد جھوٹا ہے۔ کیونکہ سچے مسیح کا نشان ہے کہ نبی اللہ ہو اور مرزا قادیانی آپ کے اعتقاد میں نبی اللہ نہیں۔ لہٰذا وہ مسیح بھی نہیں۔

سوال: آپ کا یہ لکھنا بھی غلط ہے کہ مرزا قادیانی کی وحی وحی ولایت تھی۔

جواب: اس لئے کہ کسی ولی اللہ نے اپنے الہام کو وحی کا مرتبہ نہیں دیا اور نہ ہی اپنے الہام کو مانند تورات وانجیل وقرآن کے کہا ہے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

آنچہ من بشنوم زوحی خدا بخدا پاک دانمش زخطا
ہمچو قرآن منزہ اش دانم از خطاہا ہمیں است ایمانم

(نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ص۴۷۷)

ترجمہ: جو کچھ کہ میں خدا کی وحی سے سنتا ہوں۔ خدا کی قسم ہے کہ اس کو خطا سے پاک سمجھتا ہوں، قرآن شریف کی مانند اور یہی میرا ایمان ہے۔

مرزا قادیانی کا تو ایمان ہے کہ میری وحی قرآن کی مانند خطا سے پاک ہے اور یہ ان کا بیان قسمیہ ہے۔ مگر آپ کہتے ہیں کہ ہمارا اعتقاد ہے کہ ان کی وحی ولایت کی وحی تھی اور قرآن جیسی نہ تھی۔ بتاؤ آپ کو سچا مانیں یا مرزا قادیانی کو اور یہ بھی بتاؤ کہ مرزا قادیانی کی وحی جب قرآن کی مانند سچی ہے اور خطا سے پاک تو پھر ان کا خدا کا بیٹا ہونا بھی خطا سے پاک

ہوا۔ تب وہ خدا کے سچے بیٹے ہوئے اور خدا کے سچے بیٹے ہوئے تو کافر ہوئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو کافر کہتا ہے جو مسیح اور عزیر علیہما السلام کو خدا کے بیٹے کہتے تھے۔ دیکھو قرآن ’’**قالت الیهود عزیر ابن اللّٰه وقالت النصاریٰ المسیح ابن اللّٰه ذالک قولهم بافواههم یضاهئون قول الذین کفروا من قبل** (التوبة:۳۰)‘‘ یعنی یہود کہتے ہیں کہ عزیر خدا کا بیٹا ہے اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کے بیٹے ہیں۔ یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں بلکہ ان کافروں کی باتیں ہیں جو پہلے گزرے۔

سوال: آپ کہتے ہیں کہ ہم ان کو نبی ورسول نہیں مانتے۔

جواب: حالانکہ خدا تعالیٰ ان کو بذریعہ الہام کے حکم دیتا ہے کہ: ’’تو ان لوگوں کو کہہ دے کہ میں اللہ کی طرف سے تمہارے لئے رسول ہو کر آیا ہوں۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۳۹۰ طبع جدید)

اگر مرزا قادیانی کا حلفیہ بیان درست ہے کہ جو کچھ وہ سنتے ہیں۔ اسے خدا کی طرف سے خطا سے پاک یقین کرتے ہیں تو پھر آپ مرزا قادیانی کے مرید ہو کر ان کو رسول کیوں نہیں مانتے۔ یہ امر دو حال سے خالی نہیں یا تو الہام کو غلط سمجھ کر مرزا قادیانی کو مفتری علی اللہ مانتے ہیں یا مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہو۔ کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ ایک شخص قسماً اپنے الہام پر یقین رکھتا ہو اور اسی الہام میں خدا اس کو نبی اور رسول کہتا ہو۔ پھر اس شخص کا مرید کہے کہ: ’’ہم تم کو ملہم تو مانتے ہیں مگر آپ کو یہ جو الہام ہوا ہے کہ تو نبی ورسول ہے اس کو نہیں مانتے۔‘‘ یہ اصولی غلطی ہے۔ اگر مرزا قادیانی جو سچے ملہم مانتے ہو تو ان کے الہاموں کو بھی مانو۔ ورنہ دوسرے مسلمانوں کی طرح مفتری علی اللہ مانو یہ دورنگی جائز نہیں۔

سوال: ’’جب دیگر اولیاء ومجددین کے کشوف والہامات پر بھی وہی اعتراضات وارد ہو سکتے ہیں جو مرزا قادیانی پر تو کیوں ان پر بزرگوں پر مخالفت شرع کا الزام نہیں لگایا جاتا۔‘‘

جواب: اولیاء اللہ نے رسالت ونبوت کے دعاوی کر کے بذریعہ وحی والہام یہ دعویٰ نہیں کیا کہ خدا نے ہم کو رسول اللہ کر کے بھیجا ہے اور مرزا قادیانی نے تو یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ میں کرشن جی کا اوتار ہوں جو ہندو مذہب رکھتا ہے۔

(لیکچر سیالکوٹ ص۳۳، خزائن ج۲۰ ص۲۲۸)

لہٰذا پہلے مرزا قادیانی کو مسلمان ثابت کرو پھر اولیاء اللہ اور مجددین کے ساتھ ان کو نسبت دو۔ کسی اولیاء اللہ نے یہ نہیں کہا کہ: ''جو مجھ کو نہ مانے اور میری بیعت نہ کرے وہ مسلمان نہیں اور خدا ورسول کو نہیں مانتا۔ اب خدا نے میری بیعت، میری تعلیم، میری وحی کو ذریعہ نجات قرار دیا ہے۔'' (اربعین نمبر۴ ص۶ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۴۳۵ حاشیہ)

کسی اولیاء اللہ کا کلام اس قسم کا نہیں جس قسم کا مرزا قادیانی کا۔ پس یہ قیاس مع الفارق ہے جو اہل علم کے نزدیک جائز نہیں۔ مرزا قادیانی کے الہامات کو جب آپ اولیاء اللہ کے الہامات جیسے ثابت کردیں گے۔ تب آپ کا یہ سوال ہوسکے گا۔ جب مرزا قادیانی کے الہامات اور اولیاء اللہ کے الہامات میں فرق ہے اور کبھی اولیاء اللہ نے اپنے نبی ورسول ہونے کا الہام شائع نہیں کیا اور نہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو (نعوذ باللہ) معزول کر کے اپنے الہامات کو ذریعۂ نجات قرار دیا ہے۔ اس واسطے مرزا قادیانی اور اولیاء اللہ میں کوئی نسبت نہیں بلکہ بیّن فرق ہے۔ پہلے آپ اولیاء اللہ اور مرزا قادیانی میں مطابقت ثابت کریں۔ پھر یہ سوال کریں کہ مرزا قادیانی کو کیوں کافر کہا جاتا ہے اور اولیاء اللہ کو کیوں کافر نہیں کہا جاتا۔

سوال: یہ جو آپ نے لکھا ہے کہ تاویل کرنی چاہئے۔

جواب: اس کا جواب یہ ہے کہ اس طرح تو کفر واسلام میں فرق نہیں رہتا۔ ہر ایک کفریہ کلمہ کی جب تاویل جائز ہے تو پھر اسلام کہاں رہا۔ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہا اور تاویل کردی کہ حقیقی بیٹا مراد نہیں۔ صرف محبت واتحاد کے مقام کے باعث حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہا جاتا ہے۔ ایسا ہی مرزا قادیانی کو الہام ہوا کہ تو خدا کا بیٹا ہے تو مرزا قادیانی نے تاویل کردی کہ محبت کے باعث خدا کا بیٹا کہا گیا ہے۔

(حقیقت الوحی ص۸۶، خزائن ج۲۲ ص۸۹ حاشیہ)

اسی طرح آریہ اپنے مسائل شرک وکفر کی تاویل کریں گے۔ یہودی بھی اپنے کفریات کی تاویل کرسکتے ہیں تو پھر کفر واسلام میں کیا فرق ہوا۔

خاکسار: محمد پیر بخش سیکرٹری انجمن تائید اسلام

(ماہنامہ تائیدالاسلام نومبر۱۹۲۳ء ص۱تا۱۵)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(ریویو آف ریلیجنز ج ۲۳، نمبر اص ۱۳ ابابت ماہ جنوری ۱۹۲۴ء) پر مولوی اللہ دتہ مرزائی کی طرف سے ہمارے اس جواب الجواب دینے کی سعی کی گئی ہے۔ جو ہم نے ماہ نومبر ۱۹۲۳ء کے رسالہ تائید اسلام لاہور میں ''مسیح موعود اور امت محمدیہ'' کے نمبر اوّل کا جواب دیا تھا۔

یہ جواب کیا ہے مولوی اللہ دتہ صاحب کی لیاقت کا سرٹیفکیٹ ہے اور ان کے علم کی پردہ دری ہے۔ مولوی اللہ دتہ نے اپنا دعویٰ یہ لکھا تھا کہ: ''جس موعود کی بشارت دی گئی ہے وہ اسی امت کا فرد ہے نہ بنی اسرائیل کا رسول۔'' جس کے جواب میں ہم نے رسالہ تائید اسلام ماہ اکتوبر ۱۹۲۳ء میں براہین قاطعہ سے اس کا رد کیا اور سے غلط ثابت کیا۔ اب اس کا جواب مولوی اللہ دتہ نے ایسی باتوں سے دیا ہے جو بازیچۂ طفلان سے بھی بدتر ہیں اور اہل علم انہیں بنظر حقارت دیکھتے ہیں۔ ذیل میں نمبروار ان کا جواب ہے۔

<u>(۱)</u> (جواب مولوی اللہ دتہ) ''ہم نے پانچ دلائل قرآنیہ سے مسیح کا امت محمدیہ سے ہونا بیان کیا تھا۔''

<u>جواب الجواب</u>: یہ بالکل غلط ہے کہ دلائل قرآنیہ سے مسیح کا امت محمدیہ سے ہونا بیان کیا تھا۔ ناظرین! اکتوبر ۱۹۲۳ء کا ریویو نکال کر مولوی اللہ دتہ کا جھوٹ ملاحظہ کریں۔ وہاں تو دلائل قرآنیہ کے مقابل لکھا ہے کہ قرآن کریم نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات کو صاف طور پر بیان فرمادیا ہے۔

افسوس! دعویٰ تو مولوی صاحب کا یہ تھا کہ مسیح موعود کا امت محمدیہ سے ہونا ثابت کروں گا اور حواس باختہ ایسے ہوئے کہ وفات مسیح کے باطل طلسم میں جا پھنسے۔ اسی واسطے ہم نے ایک سو روپیہ کا انعام لکھا تھا کہ صاف طور پر مسیح کا وفات پا جانا قرآن سے دکھاؤ۔ مولوی اللہ دتہ کو چاہئے تھا کہ جس طرح ہم نے حدیث پیش کی تھی کہ وہی عیسیٰ بن مریم نبی اللہ جس کے اور محمد کے درمیان کوئی نبی نہیں آنے والا ہے اور پھر لکھا تھا کہ روح اللہ جس کا لقب ہے، وہی آنے والا ہے۔ پھر لکھا تھا: ''فیرغب نبی اللہ عیسیٰ'' آنے والا ہے اور کسی حدیث

میں یہ نہیں لکھا کہ امت محمدیہ میں سے مسیح پیدا ہونے والا ہے۔ سب حدیثوں کے مقابل مولوی اللہ دتہ نے من گھڑت جواب دیا ہے جو ذیل میں درج کر کے اس کی لغویت ظاہر کی جاتی ہے۔

(۲) ’’جناب والا عیسیٰ بن مریم سے مسیح ناصری کا موعود سمجھنا غلطی ہے۔‘‘

جواب: رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مقابل آپ کا بلا سند کہنا کہ مثیل مراد ہے بالکل غلط ہے۔ جب خود رسول اللہ ﷺ نے خصوصیتیں اور نشانیاں بتادیں اور فرمادیا کہ وہی عیسیٰ بن مریم آنے والا ہے جس کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں تو یہ اظہر من الشّمس ثابت ہے کہ اصالتاً نزول عیسیٰ بن مریم نبی ناصری مراد صحیح ہے کیونکہ مثیل کا لفظ کسی حدیث میں نہیں۔ اگر ہے تو دکھاؤ۔

(۳) ’’لم یکن بینی وبینہ‘‘ کے معنی یہ ہیں کہ میرے اور مسیح موعود کے درمیان کوئی نبی نہیں۔‘‘

جواب: بریں عقل ودانش بباید گریست۔ مرزا قادیانی تو ۱۳ سو برس بعد پیدا ہوئے اور رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ عیسیٰ جس کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں وہ آنے والا ہے۔ جب مرزا قادیانی پیدا ہی نہ ہوئے تھے تو (نعوذ باللہ) رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا غلط ہوتا ہے کہ اس کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں۔ پس صحیح معنی یہی ہیں کہ عیسیٰ نبی ناصری ہی آنے والا ہے نہ کہ اس کا کوئی مثیل وبروز۔ کیونکہ حدیث میں مثیل وبروز کا کوئی لفظ نہیں۔ اگر یہ اپنی طرف سے بڑھاتے ہو تو یہ تحریف ہے جو کہ الحاد ویہودیت ہے۔

(۴) مولوی اللہ دتہ لکھتے ہیں کہ امت محمدیہ میں سے مسیح موعود پیدا ہوگا۔

جواب الجواب: ہم نے لکھا تھا کہ امت سے مسیح موعود پیدا ہوگا تو گویا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد جدید نبی پیدا ہوگا اور اس طرح ختم نبوت کا انکار لازم آئے گا جو کفر ہے۔

(۵) مولوی اللہ دتہ اس کا جواب دیتے ہیں کہ: ’’بابو صاحب نے بے پر کی اڑائی ہے کہ امت محمدیہ میں سے جس وقت کوئی نبوت کا دعویٰ کرے تو امت سے خارج لیکن امت موسوی میں سے ہو تو نہیں۔‘‘

جواب الجواب: افسوس! باطل پرستی اور مسیلمہ کیشی عقل مار دیتی ہے۔ مولوی اللہ دتہ سے ہم پوچھتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام بھی خاتم النّبیین تھے کہ ان کی امت میں سے جدید نبی نہ ہوتے وہاں تو بجائے خاتم النّبیین کے ’’وقفینا من بعدہ بالرسل ‘‘ہے۔ آنکھ کھول کر دیکھو۔ افسوس ہے کہ اپنے مرشد کی تحریر حمامۃ البشریٰ سے بھی انکار کردیا۔ حالانکہ مرزا قادیانی نے صاف لکھا ہے کہ: ’’مجھے کہاں یہ حق پہنچتا ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کروں اور اسلام سے خارج ہوجاؤں۔‘‘ (حمامۃ البشریٰ ص۷۹، خزائن ج۷ص۲۹۷)

اس سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ امت محمدیہ سے میں مدعی نبوت کافر ہوجاتا ہے۔

مگر مولوی اللہ دتہ اس کو بے پر اڑانی کہتے ہیں اور اپنے مرشد کا بھی کچھ لحاظ نہیں رکھتے۔ اب مولوی اللہ دتہ فرمائیں کہ اگر امت محمدیہ میں سے مدعی نبوت کافر اور امت سے خارج نہیں تو مسیلمہ کذاب سچا نبی تھا کیونکہ وہ بھی مرزا قادیانی کی طرح غیرتشریعی نبوت کا مدعی تھا اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو سچا نبی ورسول مانتا تھا۔ اب مرزا قادیانی امت محمدی سے مدعی نبوت ہوئے اور مسیح موعود بنے تو پھر مسیلمہ کذاب اور ان میں کوئی فرق نہیں۔ آپ کا یہ کہنا بالکل لغو ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ناصری بھی تو امت میں شامل ہے اور پہلے ہی اس دنیا سے اٹھائے گئے۔ ان کے چھ سو برس بعد حضرت خاتم النّبیین تشریف لائے اور ان کے وجود پاک سے نبوت کا دروازہ بند ہوا۔ چونکہ اب کوئی جدید نبی نہیں آسکتا۔ اس لئے پرانا نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام باوجود نبی ہونے کے حضرت خاتم النّبیین کی امت میں شمار ہوں گے اور ان کے دو حشر ہوں گے۔

جیسا کہ شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ ابن عربی نے لکھا ہے: ’’جاننا چاہئے کہ امت محمدیہ میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سواء عیسیٰ علیہ السلام کے افضل ہو۔ کیونکہ جب عیسیٰ علیہ السلام نزول فرماویں گے تو اسی شریعت محمدی کے ساتھ حکم کریں گے اور قیامت میں ان کے دو حشر ہوں گے۔ ایک حشر انبیاء کے زمرہ میں ہوگا اور دوسرا اولیاء کے زمرہ میں ہوگا۔‘‘

(فتوحات مکیہ باب ۹۳، مصنفہ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ)

اس عبارت سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنے والا وہی عیسیٰ بن مریم نبی ناصری ہے جس سے تمام قادیانی اباطیل کی تردید ہوتی ہے۔ اب یہ بھی آپ کا عذر نہیں ہوسکتا کہ دشمنی سے علماء اسلام لکھتے ہیں۔ کیونکہ شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ کئی سو برس پہلے تحریر فرما گئے ہیں۔ جب اصالتاً نزول ثابت ہے تو حیات بھی ثابت ہے۔ کیونکہ مردے دوبارہ اس دنیا میں نہیں آسکتے اور مسیح آنے والا ہے۔ جیسا کہ احادیث نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ وہ زندہ ہیں۔ پس مرزا قادیانی مسیح موعود ہرگز نہیں ہوسکتے کیونکہ امتی ہیں۔

(۶) مولوی اللہ دتہ لکھتے ہیں کہ چیلنج منظور۔ روپیہ جمع کراؤ اور یہ بھی بتاؤ کہ انعام کا لینا ہماری مرضی اور فیصلہ پر ہوگا یا آپ کے فیصلہ پر؟ غالباً یہ دونوں صورتیں نامنظور ہوں گی۔ صورت تصفیہ سے بھی آگاہ کریں۔

جواب: روپیہ جمع ہے، سیونگ بنک اکونٹ کا نمبر ۹۲۴۶ ۷ ہے۔ جس وقت آپ صاف طور پر قرآن سے بتاویں گے اور فیصلہ آپ کے حق میں ہوجائے گا تو وارنٹ آف پے منٹ پر دستخط کر کے آپ کو بھیج دوں گا۔ آپ ڈاک خانہ کی معرفت روپیہ لے سکیں گے۔

صورت فیصلہ یہی ہے کہ دو منصف مسلمہ فریقین بعد ملاحظہ تحریرات فریقین جو فیصلہ دیں اور ایک سرپنچ جس کو فریقین مقرر کریں جس منصف کے ساتھ اتفاق رائے کرے۔ وہ فیصلہ قابل عمل درآمد ہوگا۔ آپ اپنے الفاظ یاد رکھیں کہ: ’’قرآن کریم نے صاف طور پر وفات مسیح کو بیان فرمادیا ہے۔‘‘

خاکسار

محمد پیر بخش سیکرٹری انجمن تائید اسلام اندرون بھاٹی دروازہ لاہور

(ماہنامہ تائید الاسلام نمبر۲ بابت ماہ جنوری ۱۹۲۴ء ص۲۰ تا ۲۳)

مولوی اللہ دتہ جالندھری کا جواب الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(ریویو آف ریلیجنز ج۲۲ نمبر۱۰ ص۹ بابت ماہ اکتوبر ۱۹۲۳ء) میں مولوی اللہ دتہ نے دعویٰ کیا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات قرآن مجید میں ’’صاف طور پر مذکور ہے۔‘‘

چنانچہ اصل عبارت یہ ہے: ’’قرآن کریم نے حضرت مسیح ناصری کی وفات کو صاف طور پر بیان فرمادیا ہے۔‘‘

اس پر میں نے رسالہ تائید اسلام ماہ جنوری ۱۹۲۴ء میں ایک سو روپیہ انعام دینا بایں شرط لکھا تھا کہ قرآن شریف سے صاف طور پر وفات کا مسیح پر وارد ہوجانا ثابت کرو۔ مولوی اللہ دتہ نے چیلنج منظور فرمایا اور لکھا کہ روپیہ کسی بنک میں جمع کردو۔ میں نے جواب دیا کہ روپیہ پوسٹ آفس بنک میں جمع ہے۔ آپ وہ آیت پیش کریں جس میں صاف طور پر مسیح پر موت کا وارد ہوجانا مذکور ہو۔ اس پر مولوی اللہ دتہ نے (اخبار الفضل قادیان ج۱۹ نمبر۶۸، ص۶، کالم نمبر۲، مؤرخہ ۲۹ رفروری ۱۹۲۴ء) میں جواب دیا کہ: ’’اگر کسی نبی کی وفات کے صاف طور پر بیان ہونے کے لئے انہیں الفاظ کا استعمال ضروری ہے تو پھر پیر بخش صاحب اور اس کے رفقاء کو ہمارا چیلنج ہے کہ ایک نبی کی وفات بھی ثابت کردکھائے ورنہ اپنے کذب کا اعتراف کریں۔‘‘

یہ عبارت مولوی اللہ دتہ کی کمزوری ظاہر کررہی ہے کہ وہ صاف طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ایک آیت سے بھی ثابت نہیں کرسکتے۔ پس یہی ہمارا مطلب تھا کہ یہ جو لکھا ہے کہ قرآن کریم سے وفات مسیح ناصری صاف طور پر ثابت ہے، دھوکا دہی ہے۔ ہاں! ملحدانہ طریق سے کھینچ تان کر عام طور پر وفات ثابت کرسکتے ہیں۔ جیسا کہ فارس بن یحییٰ وغیرہ مدعیان مسیحیت نے کیا۔ ملحدانہ طریق سے اس واسطے کہ تیرہ سو برس کے عرصہ میں رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وائمہ اربعہ ومجددین وصوفیاء عظام میں سے کسی ایک نے قرآن شریف کی کسی آیت کے یہ معنی نہیں کئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر موت وارد ہوچکی ہے۔ یہ کذاب مدعیان کی چال ہے کہ تمام امت سے الگ راستہ اختیار کر کے قرآن کے معانی اور تفسیر اپنی رائے سے کرتے آئے ہیں جو کہ کفر ہے۔

یہ جواب بالکل پایہ علم وثقاہت سے گرا ہوا ہے کہ دعویٰ تو آپ کا ہے کہ صاف طور پر وفات مذکور ہے مگر جب پوچھا کہ وہ کون سی آیت ہے تو دعویٰ خاص کی تنسیخ کر کے دعویٰ عام کر دیا اور کہہ دیا کہ اس طرح تو کسی نبی کی وفات ثابت نہیں ہوسکتی۔ پیر بخش اور اس کے رفقاء کسی نبی کی وفات ثابت کر دکھلائیں۔

افسوس! مولوی فاضل کو یہ بھی معلوم نہیں کہ بار ثبوت دعویٰ کا مدعی پر ہوا کرتا ہے۔ اجی جناب! جب آپ نے دعویٰ کیا تو آپ صاف طور پر قرآن سے دکھائیں یا اپنے کذب کا اقرار کریں۔ ہم پر یہ سوال تب ہوسکتا ہے جب کہ ہم مدعی ہوں۔ مولوی فاضل صاحب پوچھتے ہیں کہ صاف طور پر بیان فرما دیا ہے۔ اس سے آپ کا کیا مطلب ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ صاف طور پر سے ہر ایک عقل مند یہی مطلب سمجھتا ہے کہ جس میں شک وشبہ کی گنجائش نہ رہے۔ کیونکہ صاف اسی چیز کو کہتے ہیں جس میں کچھ ملاوٹ نہ ہو۔ پس آپ قرآن شریف کی کسی آیت سے دکھا دیں کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام جس کا نزول انجیل وقرآن واحادیث میں مذکور ہے وہ مر چکا ہے۔ پس مسیح پر وفات کا وارد ہونا ثابت کرنا ہوگا۔ یہ نہیں کہ دعویٰ خاص اور ثبوت عام۔ یعنی دعویٰ تو آپ کا یہ ہے کہ مسیح علیہ السلام پر موت وارد ہوگئی ہے اور ثبوت یہ ہے کہ سب انسان مرنے والے ہیں یا مسیح علیہ السلام مرنے والا ہے اور قیامت کو ''فلما توفیتنی'' کہنے والا ہے۔

اخیر میں گزارش ہے کہ آپ جس اخبار میں جواب دیا کریں وہ پرچہ حسب قاعدہ میرے پاس بھجوا دیا کریں۔ کیونکہ آپ نے فروری میں جواب دیا اور مجھ کو ایک احمدی دوست نے ماہ مئی ۱۹۲۴ء میں دکھایا۔ حالانکہ میں نے آپ کے نام ریمائنڈر اپنے رسالہ نمبر۳ ماہ فروری ۱۹۱۴ء میں جاری کیا تھا۔ آئندہ وقت پر بھجوا دیا کریں تاکہ جواب میں تاخیر نہ ہوا کرے۔ دیگر امور یعنی ایک سو روپیہ انعام اور تقرر منصفان بعد میں ہوگا۔ جب آپ اپنے دعویٰ پر قائم ہو جائیں گے اور صاف طور کے معانی ومطلب سمجھ لیں گے اور جواب دینے کی قابلیت حاصل کر لیں گے تو پھر ان کا فیصلہ ہو جائے گا فی الحال تو آپ اپنے دعویٰ سے ہی گریز کر گئے ہیں کہ صاف طور سے یہ مطلب نہیں جو عام مسلمان سمجھتے ہیں۔

پیر بخش سیکرٹری

(ماہنامہ تائید الاسلام نمبر۷ جون ۱۹۲۴ء ص۱۴،۱۵)

مولوی اللہ دتہ جالندھری مرزائی جواب دیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آپ نے (ریویو آف ریلیجنز ج۲۲،نمبر۱۰ص۹ بابت ماہ اکتوبر۱۳۴۳ھ) میں لکھا تھا کہ:

’’حضرت مسیح کی وفات قرآن شریف میں صاف طور پر مذکور ہے۔‘‘ اس پر میں نے ایک سو روپیہ انعام دینا لکھا تھا۔ جس پر آپ نے جواب دیا تھا کہ روپیہ کسی بنک میں جمع کرادو۔ بجواب میں نے لکھا تھا کہ روپیہ جمع ہے آپ وہ آیت پیش کریں جس میں صاف طور پر وفات مسیح مذکور ہے۔ اس پر آپ نے لکھا تھا کہ صاف طور پر تو کسی نبی کی وفات بھی قرآن میں مذکور نہیں۔ جس پر میں نے لکھا تھا کہ آپ اگر نہیں دکھا سکتے تو پھر لکھو کہ قرآن میں صاف طور پر وفات مسیح مذکور نہیں ہے اور پہلے غلطی سے لکھا گیا تھا۔ اس کا آپ کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔ پس یا تو وہ آیت قرآن دکھاؤ جس میں صاف طور پر مسیح کی وفات مذکور ہے یا اقرار کرو کہ آپ نے غلط لکھا تھا اور حضرت مسیح زندہ ہیں۔ پیر بخش سیکرٹری

(ماہنامہ تائید الاسلام نمبر۹، بابت ماہ اگست ۱۹۲۴ء ص۱۶)

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اولیائے امت

کے

ملفوظات کا جواب

جناب بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفصیلی فہرست

مرزااورزمرہ اولیاء	۱۲۴	مرزااوراجماع امت	۱۲۴
مرزاقادیانی کی لاف زنی	۱۲۶	مرزائیوں کا تمسخر	۱۲۷
مرزاکادعویٰ نبوت	۱۲۷	قادیانی نبی	۱۳۰
مرزاکی آمداورکفرکی ترقی	۱۳۱	بہبودزنگی	۱۳۳
عیسیٰ بن مہرویہ	۱۳۳	ابوجعفرمحمدبن علی سلمنائی	۱۳۳
استادسیس	۱۳۴	عبداللہ مہدی	۱۳۵
حسن بن صباح	۱۳۵	عبدالمومن	۱۳۵
حاکم بامراللہ	۱۳۶	صالح بن طریف	۱۳۶
ابراہیم بذلہ	۱۳۶	مرزاقادیانی اورمہدی جونپوری	۱۵۲
مسیح اورمہدی دوشخصیات ہیں	۱۵۴	مرزاقادیانی وسیدجونپوری دونوں کذاب	۱۵۸
جھوٹے مدعیان نبوت اورمرزاقادیانی	۱۷۵	دوم: تکفیرمسلمانان کرنا	۱۷۶
سوم: تنسیخ قرآن	۱۷۶	چہارم: بروزی نزول کاعقیدہ	۱۷۶
پنجم: کسوف خسوف	۱۷۷	ششم: نبوت کے دوقسم تشریعی وغیرتشریعی	۱۷۷
ہفتم: رسولوں کاہمیشہ آنا	۱۷۷	ہشتم: قرآن کی تفسیراپنے طبع زادڈھکوسلے سے کرنی	۱۷۸
نہم: قرآن کی آیات کادوبارہ نازل ہونا	۱۷۸	دہم: اپنے مریدوں کومہاجرین کہنا	۱۷۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم!

واضح ہو کہ جب مرزا قادیانی کے دعاوی نبوت ورسالت وکرشنیت وغیرہ پر مسلمانوں کی طرف سے اعتراضات ہوئے اور مرزا قادیانی ختم نبوت کے منکر ثابت ہوئے تو ان کے مریدوں میں سخت حیرت پھیلی اور نصوص شرعی سے جواب دے سکنے کے ناقابل ہوکر مرزا قادیانی کے کفریات کا جواب یہ دینا شروع کیا کہ اولیائے امت میں سے پہلے بھی کئی بزرگان دین نے ایسے ایسے کلمات منہ سے نکالے ہیں۔ جن کے جواب کئی دفعہ علمائے اسلام کی طرف سے دیئے گئے ہیں کہ مرزا قادیانی اوران بزرگان میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ مرزا قادیانی کے کلمات کفر لوگوں کو اپنا مرید بنانے کی خاطر ہیں اوران بزرگان نے حالت سکر میں ایسے کلمات منہ سے نکالے اور بعد میں تائب ہوئے بلکہ بعض نے حکم دیا کہ ہم کو اس حالت میں ہلاک کردو اور مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ میرے مرید نہ ہوگے تو تمہاری نجات نہ ہوگی:

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا

وہ بزرگ تو فرماویں کہ باخدا دیوانہ باش وبا محمد ہوشیار اوراس پر اجماع امت ہے کہ ختم نبوت کا منکر اور مدعی نبوت ورسالت بلا اختلاف احدے کافر ہے اور مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

آنچہ داد است ہر نبی را جام داد آں جام را مرا بہ تمام

(نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷)

یعنی جو کچھ نعمت نبوت کا پیالہ ہر ایک نبی کو دیا گیا ہے ان سب کا مجموعہ مجھ اکیلے کو دیا گیا ہے۔ یہ شعر مرزا قادیانی کا ان کو افضل الانبیاء بناتا ہے۔ بلکہ حضرت خاتم النّبیین محمد مصطفیٰ ﷺ سے بھی افضل ہونے کا بیّن ثبوت دیتا ہے۔ کیونکہ جب جو کچھ پہلے نبیوں کو نعمت ومعرفت دی گئی وہ سب ملا کر اکیلے مرزا قادیانی کو دی گئی تو ظاہر ہے کہ جو کچھ حضرت محمد رسول اللہ کو دیا گیا۔ وہ بھی مرزا قادیانی کو دیا گیا تو مرزا قادیانی محمد ﷺ سے افضل ہوئے، اس دلیل سے کہ محمد ﷺ کو صرف پہلے نبیوں کے کمالات بھی دیئے گئے تھے اور مرزا قادیانی کو پہلے نبیوں کے علاوہ محمد ﷺ کے کمالات بھی دیئے گئے تو وہ محمد ﷺ سے بھی افضل ثابت ہوئے۔

اسی بناء پر مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ: ’’اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور عام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا ہے۔‘‘ (اربعین نمبر۴ ص۶، خزائن ج۱۷ ص۴۳۵ حاشیہ)

اب قرآن شریف کی پیروی اور محمد ﷺ کی متابعت سے نجات نہیں مل سکتی جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے آنے سے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النّبیین نعوذ باللہ! معزول کر دیئے گئے۔ اب ضروری ہوا کہ مسلمان مرزا قادیانی کی وحی وتعلیم کی پڑتال کریں کہ آیا وہ اس قابل ہے کہ ذریعہ نجات ہوسکے؟ کیونکہ یہ قانون الٰہی ابتدائے آفرینش سے انسانوں میں جاری ہے کہ سچ کے مقابلے میں جھوٹ۔ اصل کے مقابلہ میں نقل۔ سچے نبی ورسول کے مقابلہ میں جھوٹے نبی ورسول۔ سچے اولیاء اللہ کے مقابلہ میں بناوٹی اولیاء اللہ۔ کھرے سونے کے مقابلہ کھوٹا سونا، سچی تعلیم کے مقابلہ میں جھوٹی تعلیم، توحید کے مقابلہ میں شرک، اسلام کے مقابلہ میں کفر۔ خدائی الہام کے مقابلہ میں شیطانی الہام۔ غرض کہ ہر ایک امر دو پہلو رکھتا ہے۔ ایک صحیح اور دوسرا غلط۔ کیونکہ سنت اللہ اسی طرح جاری ہے:

ہست دریں قاعدۂ ہزل وجد ضد مبین نشود جز بضد

ترجمہ: اس دنیا ہزل وجد میں قاعدہ مقرر ہے کہ ضد بغیر ضد کے ظاہر نہیں ہوسکتی۔ راستی ہوگی تو اس کے مقابل ناراستی بھی ہوگی۔ جب کوئی سچا رہبر مصلح پیغمبر ورسول ظاہر ہوا تو اس کے مقابل جھوٹے مدعیان نبوت ورسالت ووحی والہام کھڑے ہوئے۔ جیسا کہ مسیلمہ کذاب واسود عنسی حضور علیہ السلام کی زندگی میں ہی کھڑے ہوگئے تھے۔ جنہوں نے اپنی اپنی جماعت الگ کر لی تھی۔ قرآن شریف بھی جھوٹے مدعیان الہام کی خبر دیتا۔ ’’وکذالک جعلنا لکل نبی عدوا شیاطین الانس والجن یوحی بعضهم علٰی بعض زخرف القول غروراً (الانعام: ۱۱۲)‘‘ ترجمہ: پس اسی طرح ہم نے کل نبیوں کے مقابل ان کے دشمن بنا دیئے تاکہ دھوکہ دینے کی غرض سے وہ غرور کی باتیں شیطان کی طرف سے وحی کئے جاتے۔

پھر خدا تعالیٰ نے شیطانی وحی کی علامت یہ فرما دی ہے کہ جو وحی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے، وہ جھوٹی ہوتی ہے۔ ’’هل أنبئكم على من تنزّل الشياطين. تنزّل

علٰی کلّ افّاک اثیم. یلقون السمع واکثرھم کٰذبون‘‘(ترجمہ) کیا میں تجھے بتاؤں کس پر شیطان اترا کرتے ہیں، اترا کرتے ہیں جھوٹے بدکار پر سنی سنائی بات شیطان ان پر القاء کردیتے ہیں اور ان میں بہتیری جھوٹی ہوتی ہیں۔ (الشعراء:۲۲۱تا۲۲۳)

جب نص قرآنی سے ثابت ہے کہ مدعی سچا بھی ہوتا ہے اور جھوٹا بھی ہوتا ہے تو ضروری ہے کہ کوئی معیار ہو جس پر سچا اور جھوٹا مدعی پرکھا جائے تاکہ ایسا نہ ہو کہ جھوٹے کی پیروی کر کے انسان جہنم کی راہ اختیار کرلے اسی واسطے مولانا روم فرماتے ہیں:

اے بسا ابلیس آدم روہست پس بہر دستے نباید داد دست

یعنی بہت انسان شکل اور شیطان صفت بزرگوں کے لباس میں ظاہر ہوتے ہیں۔ پس ہر ایک مدعی کے ہاتھ میں ہاتھ نہ دینا چاہئے یعنی بیعت نہ کرنی چاہئے۔

اب سوال ہوتا ہے کہ وہ معیار کون سا ہے جس پر جھوٹا اور سچا مدعی پرکھا جائے تو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ مسلمانوں کے پاس قرآن شریف وحدیث نبوی معیار ہے اور مسلمان ہر ایک مدعی کو انہی معیاروں سے پرکھ سکتے ہیں۔ پس جس مدعی کا قول یا فعل خلاف قرآن وحدیث ہوگا وہ جھوٹا ہے۔ چاہے رسی کے سانپ بنا کر دکھاوے اور ہوا پر اڑ کر اعجاز نمائی کرے۔

حضرت شیخ اکبر فرماتے ہیں اگر کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرے اور دیوار کو حکم دے کہ چل اور دیوار چل بھی پڑے تو مسلمان اس کی نبوت کی ہرگز تصدیق نہ کریں گے اور اس کی اعجاز نمائی کی تصدیق ...... نہ کریں گے۔ کیونکہ دعویٰ نبوت قرآن شریف کی آیت خاتم النّبیین اور صحیح حدیث **لانبی بعدی** کے برخلاف ہے۔ پس اولیائے امت اور مرزاقادیانی کے دعاوی وکلمات کفر وشرک میں چوں کہ دن رات کا فرق ہے۔ اس واسطے یہ بالکل غلط اور سخت مغالطہ دہی ہے کہ اولیائے امت نے بھی ایسے کلمات منہ سے نکالے۔ مرزاقادیانی کو اولیاء اللہ سے کیا نسبت وہ تو نبی ورسول ہیں۔ نعوذ باللہ!

کوئی مرزائی بتا سکتا ہے کہ کسی اولیاء اللہ نے یہ بھی دعویٰ کیا ہو کہ میں کرشن جو کہ ایک ہندو مذہب رکھتا تھا اس کا اوتار ہوں۔

مولوی میر مدثر شاہ قادیانی پشاوری نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ’’ملفوظات اولیائے امت‘‘ ہے اور شاہ صاحب نے اپنی طرف سے کوشش کی ہے کہ مرزاقادیانی کو ایک

ولی امت محمد یہ ثابت کریں۔ مگر نہایت افسوس کہ وہ یا تو مرزا قادیانی کی تحریروں اور الہاموں سے واقفیت نہیں رکھتے یا جان بوجھ کر خاص وعام کو دھوکہ دے کر جوفروشی اور گندم نمائی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس واسطے ان کی کتاب کا جواب اختصار کے ساتھ دیا جاتا ہے، ان کی تحریر کے خلاصہ کو قولہ لکھا جائے گا اور جواب کو اقول سے پیش کیا جائے گا۔

قولہ: ''جب کبھی کوئی مصلح یا مذہبی پیشواء آیا اور نسل انسانی کی اصلاح اور تزکیہ نفوس کے لئے مبعوث ہوا تو حریفان روحانی اس کے مقابلہ کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔''

اقول: شاہ صاحب! رونا تو اسی بات کا ہے کہ مرزا قادیانی بجائے اصلاح اور تزکیۂ نفس کے شرک وکفر کی تعلیم دیتے ہیں۔ عاجز انسان کو خالق زمین وآسمان بتاتے ہیں اور واجب الوجود ہستی جو کہ بے انتہاء اور غیر محدود ہے۔ اس کو ایک انسانی وجود میں محدود فرماتے ہیں۔ اہل ہنود کے مسئلہ اوتار کو اور آریوں کے مسئلہ قدامت مادہ وروح کو اور عیسائیوں کے مسئلہ ابن اللہ کو اسلام میں داخل کرتے ہیں۔ افسوس! آپ نے جو آیات قرآن شریف ابتداء میں لکھی ہیں غیر محل ہیں۔ کیونکہ یہ تو رسولوں اور نبیوں کے حق میں ہیں اور آپ مرزا قادیانی کو رسول نہیں مانتے۔ جب مرزا قادیانی رسول نہیں تو یہ دونوں آیتیں آپ نے غلط پیش کی ہیں یا مرزا قادیانی کو رسول مانتے ہو، صاف کہو۔ پھر ہم بھی جواب دیں فی الحال تو میرا فرض ہے کہ مرزا قادیانی پر میں نے جو الزام قائم کئے ہیں ان کا ثبوت دوں۔

(اوّل) حلول باری تعالیٰ: مرزا قادیانی کے وجود میں دیکھو الہام: ''انت منی بمنزلة بروزی'' (تجلیات الٰہیہ ص۱۳، خزائن ج۲۰ ص۴۰۴) یعنی خدا تعالیٰ مرزا قادیانی کو فرماتا ہے کہ اے مرزا تو ہمارے اوتار کے جا بجا ہے۔ یہ الہام مرزا قادیانی کی کتاب تجلیات الٰہیہ پر درج ہے۔ اس الہام نے ہندوؤں کے مسئلہ اوتار کی تصدیق کردی اور مرزا قادیانی لیکچر سیالکوٹ والے میں فرمایا: ''ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا۔''

(لیکچر سیالکوٹ یکم نومبر ص۳۳، خزائن ج۲۰ ص۲۲۸)

جب مرزا قادیانی کو خدا کہتا ہے کہ تو میرے اوتار کی جا بجا ہے تو مرزا قادیانی کرشن اوتار ہوئے اور اسلام سے خارج ہوئے، کیونکہ کرشن جی کا یہی مذہب تھا جو آج کل

آریوں کا ہے یعنی تناسخ کے قائل اور قیامت کے منکر۔ پس مرزا قادیانی اگر کرشن ہیں تو مسلمان نہیں۔ اولیاء اللہ ہونا تو درکنار۔ سنو کرشن جی گیتا میں جوان کی الہامی کتاب ہے۔ اس میں لکھتے ہیں: ’’جو صاحب کمال ہوگئے جنہوں نے فضیلتیں حاصل کرلیں اور میری ذات میں مل گئے ہیں، ان کو جمنے مرنے کی تکلیفات سے پھر سابقہ نہیں ہوا۔‘‘

(اشلوک ۱۵، ادھائے ۸ گیتا مترجمہ دوارکا پرشادافق)

چونکہ اختصار درکار ہے اس واسطے ایک ہی حوالہ کافی ہے جس سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ کرشن جی تناسخ کے معتقد تھے اور یوم قیامت وحشر اجساد کے منکر تھے اور ہرگز مسلمان نہ تھے۔ جب مرزا قادیانی کرشن کا اوتار تھے تو مسلمان نہ تھے۔ کیونکہ حلول کا مسئلہ باطل ہے۔

شاہ صاحب فرمادیں کہ مرزا قادیانی اسی تزکیہ نفس کے واسطے تشریف لائے تھے کہ مسلمانوں کو حلول اور اوتار کے باطل مسائل سکھادیں۔ خدارا انصاف فرماویں۔ کیا مولوی رومی نے سچ نہیں فرمایا:

کار شیطان میکند نامش ولی گر ولی ایں است لعنت بر ولی

یعنی کام تو کرے شیطان کے اور کہے کہ میں ولی ہوں۔ اگر ولی ہونا یہی ہے تو لعنت ہے ایسے ولی پر۔ کیا یہی تزکیہ نفس ہے اور اسی تعلیم باطل کی مخالفت کرنے والوں کو آپ دشمن اولیاء سمجھتے ہیں۔

(دوم) <u>انسان کا خدا ہونا</u>: مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ: ’’میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں...... سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا...... اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کی خلق پر قادر ہوں۔‘‘

مفصل دیکھنا ہو تو دیکھو (کتاب البریہ ص۷۸، ۷۹، خزائن ج۱۳ص ۱۰۳، ۱۰۵)

شاہ صاحب غور فرماویں کہ یہی اصلاح امت ہے جو مرزا قادیانی نے کی کہ خود خدا بن گئے۔ اگر کہو کہ یہ خواب کا معاملہ ہے تو ہم کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی کے مسیح موعود ہونے کے دعوے کی بنیاد بھی تو ان کے اپنے کشفوں اور الہاموں پر ہے۔ اگر ان کو خدا نہیں مانتے تو مسیح موعود کیوں مانتے ہو؟ جب الہاموں کے رو سے مسیح موعود ہیں تو خدا بھی ہیں۔ نعوذ باللہ!

قولہ: ’’اہل اسلام میں شاید ہی کوئی ایسا ولی گزرا ہوگا جس کو مسلمانوں ہی نے نہ ستایا ہو۔ ائمہ اربعہ سے کوئی ظلم وتعدی سے نہ بچا۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو قید خانہ میں ہی زہر دی گئی۔ وغیرہ وغیرہ! اس زمانے میں مرزاغلام احمد قادیانی نے چودھویں صدی کے عین سر پر بموجب حدیث نبوی مجدد ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس واسطے آپ کی بھی مخالفت کی گئی اور آپ کے دعاوی کو کلمات کفر قرار دیا گیا۔ بلکہ ان کی طرف دعویٰ نبوت منسوب کیا گیا۔ حالانکہ جہاں تک میں نے ان کی کتابیں پڑھی ہیں، ان سے کوئی کلمہ کفرو دعویٰ نبوت ثابت نہیں ہوتا۔

مرزااورزمرہ اولیاء

اقول: شاہ صاحب! مرزا قادیانی اور اولیاء اللہ یا اولیائے امت میں بعد المشرقین ہے۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ اولیاء امت ہونے کا ہرگز نہیں۔ وہ خدا اور رسول ہونے کے مدعی تھے۔ بلکہ نجات کے بھی ٹھیکیدار واحد تھے۔ آپ ان کو بری کرنے کے واسطے اولیاء اللہ کی آڑ لیتے ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے کیونکہ اولیاء امت کی طرف جو باتیں منسوب کی جاتی ہیں وہ انہوں نے ہرگز نہیں کیں۔ صرف مریدوں نے ان کے مرید بڑھانے کے واسطے غلو کیا ہے۔ بہت اچھا ہوا کہ آپ نے خود ہی تذکرۃ الاولیاء وغیرہ کتابوں کے حوالے دے کر لکھا ہے۔ اولیاء اللہ کی نسبت جو کچھ لکھا ہے درست ہے۔ اب ہم کو بھی حق ہے کہ اولیاء اللہ کی کتابوں سے حالات کا موازنہ کر کے آپ کو دکھائیں کہ مرزا قادیانی ہرگز ہرگز اولیاء کے زمرہ سے نہ تھے۔ پہلے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو ہی لیجئے کہ وہ اصالتاً نزول حضرت عیسیٰ ابن مریم روح اور رسول اللہ کے معتقد تھے اور ان کا نزول بموجب نص قرآنی ’’وانہ لعلم للساعۃ‘‘ ایک نشان قیامت کا یقین کرتے تھے اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کے اصالتاً نزول کے واسطے حیات لازم ہے۔ پس ثابت ہوا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حیات مسیح واصالتاً نزول جسمی کے بموجب انجیل وقرآن کے قائل تھے۔ دیکھو فقہ اکبر ’’ونزول من السماء‘‘ یعنی ہر ایک مومن کا فرض ہے کہ اس بات پر ایمان رکھے کہ قیامت برحق ہے اور قیامت کا نشان یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔

مرزااوراجماع امت

مگر مرزا قادیانی بلاسند شرعی اجماع امت کے برخلاف کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام تو

مرچکے ہیں وہ نہیں آئیں اور وہ عیسیٰ آنے والا میں ہی ہوں۔ آپ ایسے شخص کو جو خدا کے برخلاف، اناجیل کے برخلاف، کل اولیائے امت کے برخلاف جاتا ہے اور من گھڑت بات کی پیروی کرتا ہے۔ اس کو اولیاء اللہ سے کیا نسبت دے سکتے ہیں؟ آپ کوئی ثبوت پیش کرسکتے ہیں کہ مرزاقادیانی نے اولیاء امت کی طرح مجاہدات کے چلے کاٹے، نفس کشی کی، ریاضیات شاقہ نفس کی تادیب کے واسطے کیں۔ جہاں تک مشاہدہ ہے اور مرزاقادیانی کی تاریخ بتاتی ہے، وہ یہ ہے کہ ابتدائی عمر تعلیم عربی وفارسی میں خرچ کی۔ جوانی کا وقت انگریزوں کی ملازمت میں کاٹا۔ کچھ حصہ عمر کا علم رمل کے سیکھنے میں صرف کیا۔ کچھ حصہ عمر کا مختاری اور قانون انگریزی کے امتحان کی تیاری میں لگایا۔

ہاں! خشک ملاں کی طرح نمازیں ضرور پڑھتے تھے۔ وہ بھی غیرمقلدوں کے طریقہ پر جن کو مسلمان وہابی کہتے ہیں۔ جب کبھی عبادات الٰہی اور ذکراذکار کا ذکر آتا تو یہ فرما کرٹال دیتے ''لا رھبانیة فی الاسلام'' یعنی اسلام میں رہبانیت نہیں ہے۔ نہ کسی پیر طریقت کی خدمت کی اور نہ کسی بزرگ سے فیض روحانی حاصل کیا۔ یہی وجہ تھی کہ اپنے ہر ایک دعوے کو شاعرانہ لفاظی، استعارہ، مجاز وتشبیہ وغیرہ سے مبالغہ کا رنگ دے کر ثابت کرنے کی کوشش کرتے تھے اور جھوٹ کو سچ کر دکھاتے۔ جیسا کہ انہوں نے کشتی نوح میں اپنا ابن مریم ہونا لکھا ہے کہ بچے ہنسی اڑاتے ہیں کہ مرزاقادیانی کو استعارہ کے طور پر حمل ہوا اور دردزہ ہوا اور نو ماہ کے بعد بچہ پیدا ہوا جو عیسیٰ تھا اور میں مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔

(کشتی نوح ص۴۷، خزائن ج۱۹ ص۵۰،۵۱ ملخص)

جب پوچھا جاتا ہے کہ مرزاقادیانی تو مریم تھے بموجب ان کے الہام کے ''یا مریم اسکن انت وزوجک الجنة'' کہ اے مریم تو اور تیرے دوست بہشت میں داخل ہو جاؤ۔'' (حقیقت الوحی ص۷۶، خزائن ج۲۲ ص۷۹)

جب مرزاقادیانی مریم تھے تو پھر خود ہی ابن مریم کیسے ہوئے غرض کہ مرزاقادیانی تھرڈ کلاس شاعر تھے۔ طبیعت کی موزونی سے مضمون نویسی کرتے تھے۔ روحانی برکات سے بے بہرہ تھے۔ یوں تو ان کے مریدوں کا اختیار ہے جو چاہیں بنالیں۔ ''پیراں نمی پرند مریداں مے پرانند'' مشہور ضرب المثل ہے۔ مرزاقادیانی تو محالات عقلی اور خلاف قانون قدرت کے

حیرت خانہ میں مقیم تھے۔ ان کو اولیاء اللہ سے سمجھنا سخت غلطی ہے۔ اولیاء اللہ تو صاحب کرامات ہوتے ہیں اور یہی سچے اور جھوٹے مدعی کے فرق کرنے والی بات ہے۔ چونکہ آپ نے اولیاء اللہ کی باتیں پیش کی ہیں میں بھی ایک حکایت کشف المحجوب سے پیش کرتا ہوں۔

حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ: فرماتے ہیں کہ:''میں جنگل میں تھا۔ ایک شخص عیسائی راہب آیا، میں نے اس کا آنا مکروہ سمجھا۔ مگر اس نے کہا کہ میں تمہارے پاس رہوں گا۔ میں نے کہا کہ میرے پاس کھانے پینے کے واسطے کچھ نہیں، اس نے کہا کہ جہان میں تیری بزرگی کا شہرہ ہے اور تو ابھی کھانے پینے کی فکر سے آزاد نہیں۔ میں نے اس کو قبول کرلیا کہ دیکھوں اپنے دعویٰ میں کہاں تک سچا ہے۔ جب سات راتیں اور سات دن ہم چلے تو ہمیں پیاس لگی، راہب کھڑا ہوگیا اور کہا اے ابراہیم کچھ دکھا۔ کیوں کہ تیرا جہان میں شہرہ ہے۔ میں نے زمین پر سر رکھا اور کہا کہ اے اللہ مجھے اس بیگانہ کے سامنے خوار نہ کر۔ کیونکہ وہ عین بیگانگی میں مجھ پر نیک ظن رکھتا ہے۔ میں نے سر اٹھایا تو ایک طبق دیکھا جس پر دو روٹیاں اور دو شربت کے پیالے رکھے تھے۔ ہم نے اسے کھایا۔ جب سات دن اور چلے تو میں نے اس کو کہا کہ اب تیری باری ہے تو کچھ لا۔ راہب سجدہ میں گیا اور کچھ کہا۔ ایک طبق پیدا ہوا، چار روٹیاں اور چار شربت کے پیالے اس پر رکھے تھے، میں متعجب ہوا۔ راہب نے کہا کہ اے ابراہیم غم نہ کر تیرا مرتبہ عالی ہے اور میں مسلمان ہوگیا ہوں، اسی واسطے یہ کرامت ظاہر ہوئی۔'' قصہ طویل ہے۔ میں نے بہت اختصار سے نقل کیا ہے۔ (کشف المحجوب اردو ص ۲۴۸)

مرزا قادیانی کی لاف زنی

یہ ہے اولیاء اللہ کی کرامت اب مرزا قادیانی کا حال سنئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات سے ہی انکار ہے اور خدا تعالیٰ کو انسان کی طرح اس بات کا محتاج یقین کرتے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر خدا رزق نہیں دے سکتا تصور کر کے خدا کا عجز ثابت کرتے ہیں کہ وہ حضرت عیسیٰ کے واسطے باورچی خانہ اور پاخانہ وغیرہ کا انتظام نہیں کرسکتا۔ اب آپ خدا کو حاضر وناظر سمجھ کر بتائیں کہ آپ کا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ بغیر اسباب ظاہری کے پکا پکایا کھانا اپنے بندوں کو دے سکتا ہے۔

مرزائیوں کا تمسخر

حکیم محمد حسین قادیانی معروف مرہم عیسیٰ نے مولوی اصغر علی صاحب روحی سے مسجد میں گفتگو کرتے ہوئے تمسخر اڑایا تھا کہ قرآن میں جو لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا پر آسمان سے دستر خوان اترا تھا اس میں چٹنی بھی تھی؟ بھلا صاحب ایسے شخصوں کو جو محال عقلی کے جال میں پھنسے ہوئے ہوں ان کو اولیاء اللہ سے کہنا کہاں تک خلاف واقعہ امر ہے؟ یوں تو ماننے والے اپنے پیشواء کو سچا ہی مانتے ہیں۔ مسیلمہ کذاب کو اس کے پیرو اس کا سچا نبی کہتے تھے بلکہ عزیز جانیں اس کے فرمان پر قربان کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی حالت پر رحم کرے کہ آپ نے جھوٹے مدعیان نبوت ورسالت کے مقابلہ میں سب دینداروں کو جنہوں نے عقائد اسلام کی حمایت کر کے کذاب مدعیان کا مقابلہ کیا، ظالم سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اجماع امت اس پر ہے کہ مدعی نبوت بعد حضرت خاتم النّبیین کے کافر ہے۔

مرزا کا دعویٰ نبوت

آپ حق پوشی کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے نبوت ورسالت کا دعویٰ نہیں کیا۔ کیونکہ مرزا قادیانی کی تحریروں نے قادیانی جماعت کو اور مولوی ظہیر الدین اروپی کی جماعت کو جو مرزا قادیانی کو مستقل نبی مانتی ہیں، گمراہ کیا۔ اب میں مرزا قادیانی کی وہ تحریریں لکھتا ہوں تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ مرزا قادیانی اولیاء اللہ میں سے نہ تھے۔ مسیلمہ کذاب سے لے کر تیرہ سو برس تک کے عرصہ میں جس قدر مدعیان نبوت گزرے ان میں سے تھے۔ اگر اولیاء اللہ تھے تو پھر مسیلمہ سے لے کر مرزا قادیانی تک جو کذاب مدعیان گزرے وہ بھی اولیاء اللہ ہوں گے اور جن صحابہ کرام نے مسیلمہ کو قتل کیا وہ بقول آپ کے خطاکار تھے، کیونکہ انہوں نے ایک مصلح کو ستایا۔

پہلا الہام مرزا قادیانی: ’’قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً‘‘ اے مرزا تو ان لوگوں کو کہہ دے کہ میں اللہ کا رسول ہو کر تمہاری طرف آیا ہوں۔‘‘

(اشتہار معیار الاخیار مجموعہ اشتہارات ج دوم ص۳۹۰ طبع جدید)

دوسرا الہام: ’’انّا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم وما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا‘‘ (حقیقت الوحی ص۱۰۲، خزائن ج۲۲ ص۱۰۵ جدید)

تیسرا الہام:’’یٰسین انک لمن المرسلین علٰی صراط مستقیم تنزیل العزیز الرحیم‘‘یعنی اے رسول تو مرسلوں سے ہے۔

(حقیقت الوحی ص۱۰۷، خزائن ج۲۲ ص۱۱۰)

چوتھا الہام:’’قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الیّ انما الٰھکم الٰہ واحد‘‘ (حقیقت الوحی ۸۲،۸۳، خزائن ج۲۲ ص۸۴،۸۵)

پانچواں الہام:’’وما ارسلناک الّا رحمة للعالمین‘‘ (ایضاً)

چھٹا الہام:’’ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ‘‘ (حقیقت الوحی ص۷۱، خزائن ج۲۲ ص۷۴)

یہ چھ الہام ہیں جو مرزا قادیانی کو رسول بناتے ہیں۔ اگر آپ کا اعتقاد ہے کہ مرزا قادیانی کو خداتعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوئے تو ضرور مرزا قادیانی سچے رسول صاحب کتاب حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ جیسے تھے۔

اب مرزا قادیانی کے اقوال نقل کرتا ہوں تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ آپ سخت غلطی پر ہیں جو مرزا قادیانی کو مدعی نبوت یقین نہیں کرتے جب وہ خود مدعی ہیں اور ان کی تحریریں موجود ہیں تو پھر آپ کیوں ان کو محمد ﷺ جیسا رسول نہیں مانتے جب کہ یہی آیات محمد ﷺ کے حق میں نازل ہوئیں۔

قول مرزا قادیانی ۷:’’میں خدا کے فضل سے نبی و رسول ہوں۔‘‘

(اخبار بدر ج۷ نمبر۹ ص۲ مؤرخہ ۵؍مارچ ۱۹۰۸ء، ملفوظات ج۵ ص۷۷۴ طبع جدید)

قول مرزا قادیانی ۸:’’خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔‘‘

(اربعین نمبر۴ ص۶ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۴۳۵)

قول مرزا قادیانی ۹:’’جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب شریعت ہوگیا، میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔‘‘ (اربعین نمبر۴ ص۶، خزائن ج۱۷ ص۴۳۵)

یہاں مرزا قادیانی کا دعویٰ صاحب شریعت نبی ہونے کا ہے۔

قول مرزا قادیانی ۱۰: ’’الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔‘‘ (انجام آتھم ص۶۲، خزائن ج۱۱ص ایضاً)

شاہ صاحب! خدا تو آپ کو فرماتا ہے کہ جو کچھ یہ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور وہ کہتا ہے کہ میں خدا کے فضل سے نبی و رسول ہوں تو آپ کس طرح کہتے ہیں کہ وہ نبی نہ تھا کیا آپ اس کو خدا کا کلام تسلیم نہیں کرتے اور مرزا کو مفتری یقین کرتے ہو؟

قول مرزا قادیانی ۱۱: ’’سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔‘‘ (دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ص۲۳۱)

قول مرزا قادیانی ۱۲: ’’مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توراۃ اور انجیل اور قرآن کریم پر۔‘‘ (اربعین نمبر۴ص۱۹، خزائن ج۱۷ص۴۵۴)

قول مرزا قادیانی ۱۳: ’’خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔‘‘ (اربعین نمبر۳ص۳۶، خزائن ج۱۷ص۴۲۶)

قول مرزا قادیانی ۱۴: ’’میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں۔ جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں۔ اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۲۱۱، خزائن ج۲۲ص۲۲۰)

قول مرزا قادیانی ۱۵: ’’جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۳۹۱، خزائن ج۲۲ص۴۰۶، ۴۰۷)

قول نمبر۱۶: (شعر عربی کا ترجمہ) مرزا قادیانی ’’اے لعنت کرنے والے تجھے کیا ہوگیا کہ بیہودہ بک رہا ہے اور تو اس پر لعنت کر رہا ہے جو خدا کا فرستادہ اور خدا کی طرف سے عزت یافتہ ہے۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۵۳، خزائن ج۱۹ص۱۶۵)

مرزا قادیانی اپنی فضیلت تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر بھی بتاتے ہیں۔ (دیکھو اخبار بدر مؤرخہ ۱۹/جولائی ۱۹۰۶ء) مرزا قادیانی کہتے ہیں: ''جو میرے لئے نشان ظاہر ہوئے وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔''

اور اپنی کتاب (تحفہ گولڑویہ ص۴۰، خزائن ج۱۷ص۱۵۳) پر حضرت نبی کریم ﷺ کی نسبت لکھتے ہیں: ''تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی کریم ﷺ سے ظہور میں آئے۔''

میر مدثر شاہ صاحب جواب دیں کہ کون افضل ہے جس کے تین لاکھ معجزے یا جس کے صرف تین ہزار۔

اور سنو دیکھو مرزا قادیانی کا عربی شعر جو ان کی کتاب اعجاز احمدی میں ہے:

له خسف القمر المنیر وان لی غسا القمران المشرقان اتنکر

یعنی محمد ﷺ کے واسطے تو صرف چاند گہن ہوا تھا اور میرے واسطے چاند و سورج دونوں کا گہن ہوا۔ کیا اب بھی تو انکار کرے گا۔ (اعجاز احمدی ص۷۱، خزائن ج۱۹ص۱۸۳)

قادیانی نبی

غرض مرزا قادیانی اپنے نفس پر دھوکہ خوردہ تھے اور ''زخرف القول غرورا'' کے مصداق تھے اور جس کو وہ وحی الٰہی زعم کر کے افضل الرسل ہونے کے مدعی ہوئے اور ہزاروں بلکہ لاکھوں مسلمانوں کو گمراہ کر گئے۔ قادیانی جماعت جو اپنی تعداد چار پانچ لاکھ بتاتی ہے۔ مرزا قادیانی کے ان دعاوی کے باعث ان کو مستقل نبی مانتی ہے اور ایک جماعت مرزا قادیانی کے مریدوں میں سے ہے جو مرزا قادیانی کو افضل الرسل یقین کرتی ہے اور ناسخ دین محمدی تسلیم کرتی ہے اور مرزا قادیانی کو تشریعی نبی مانتی ہے۔ وہ کہتی ہے کہ جب مرزا قادیانی نے اپنی امت کے لئے امر بھی کئے اور نہی بھی کی اور اپنی کتاب میں صاف صاف لکھ دیا کہ: ''جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب شریعت ہوگیا...... میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔'' (اربعین نمبر۴ ص۶، خزائن ج۱۷ص۴۳۵)

یہ تیسری جماعت اس واسطے مرزا قادیانی کو صاحب شریعت نبی مانتی ہے اور یہ جماعت (۱) مولوی ظہیر الدین ساکن اروپ ضلع سیالکوٹ کی ہے۔ ایسا ہی چھوٹی اور

جماعتیں ہیں جو سلسلہ نبوت کے ختم ہونے کے منکر اور مدعی نبوت ہیں۔ جیسا کہ (۲) میاں نبی بخش صاحب ساکن معراج کے ضلع سیالکوٹ جس کی نسبت عسل مصفیٰ میں آپ کی جماعت کے سرکردہ ممبر حکیم خدا بخش نے بدیں الفاظ لکھی ہے۔ ''کم گو اور گوشہ نشین بزرگ ہیں...... اس بزرگ کو پنجابی اور اردو، عربی اور فارسی زبان میں بکثرت الہام ہوتے ہیں اور رویاء اور مکاشفات بھی بہت ہوتے ہیں۔ ۱۸۹۶ء میں انہوں نے اشتہار دیا تھا۔''

(عسل مصفی حصہ دوم ص۴۸۴ مطبوعہ اللہ بخش سٹیم پریس قادیان)

(۳) ایک شخص میاں عبداللطیف صاحب ساکن گناچور ضلع جالندھر ہیں۔ یہ بھی مرزا قادیانی کی طرح مدعی نبوت ومہدویت ہیں۔ (۴) شخص عبداللہ تیماپوری ہیں۔ (۵) ماسٹر محمد سعید صاحب کیمل پوری ہیں جو شریعت محمدی کو منسوخ شدہ سمجھ کر ختنہ حرام سمجھتے ہیں۔ (۶) ایک شخص محمد اکبر ہیں جو مصلح موعود ہونے کے مدعی ہیں اور (۷) قاضی یار محمد صاحب کانگری ہیں اور ہر ایک کے پیرو بھی ہوگئے ہیں اور ہورہے ہیں۔ اب میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ آپ ایمان سے بتاویں کہ یہ تمام فرقے کس نے بنائے اور کس شخص کی تحریروں اور الہاموں نے ان کو گمراہ کیا۔ بلکہ انکار ختم نبوت کے مرتکب ہوئے اور اجماع امت سے کافر ہوئے۔ اس کا کون ذمہ دار ہوئے؟ اگر مرزا قادیانی کے یہ الہامات وتحریریں نہ ہوتیں تو لاکھوں مسلمان گمراہ نہ ہوتے۔ پس جتنا قصور ہے یہ سب مرزا قادیانی کا ہے جنہوں نے خود وحی والہام کا دعویٰ کیا اور اسی وحی کے مطابق پہلے خود نبوت ورسالت ومسیحیت وکرشنیت کے مدعی ہوئے اور ان کے بعد ان کے پیرو بھی مدعی نبوت ہوئے۔ اگر مرزا قادیانی حد سے تجاوز نہ کرتے اور ایسے دعاوی نہ کرتے اور جماعت الگ نہ بناتے تو کوئی فتنہ امت محمدیہ میں برپا نہ ہوتا اور مخالفین غالب نہ آتے۔

مرزا کی آمد اور کفر کی ترقی

یہ خوب مسیح موعود آیا ہے کہ بجائے امت کے ترقی دینے کے مسلمانوں کو بھی کافر بنا کر اور اختلاف اور شرک وکفر کا بیج بوکر چل دے۔ آپ اولیائے امت کو ناحق بدنام کرتے ہیں، کسی اولیاء اللہ نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ لاکھوں مسلمانوں کو اپنی نبوت ورسالت منوائی۔ جیسا کہ مرزا قادیانی نے منوائی۔ یہ قیاس مع الفارق ہے جو کہ اہل علم کے نزدیک باطل

ہے۔ کجا دعویٰ نبوت ورسالت اور کجا کلمۂ کفر جو کہ بحالت سکر کسی اولیاء اللہ کے منہ سے نکلا۔ کجا مرزا قادیانی کا اپنے دعویٰ نبوت ورسالت پر قائم ہونا۔ دلائل شرعیہ سے اپنی نبوت ورسالت کا ثبوت دینا اور کجا اولیاء اللہ کا بحالت سہو توبہ کرنا۔ مرزا قادیانی کو اولیائے امت سے کوئی نسبت نہیں۔ ہاں! بموجب حدیث رسول ﷺ اس گروہ سے مرزا قادیانی کو نسبت ہے۔

وہ حدیث یہ ہے:''**سیکون فی امتی ثلثون کذابون کلھم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النّبیین لانبی بعدی**''یعنی میری امت میں سے ۳۰ جھوٹے ہوں گے کہ گمان کریں گے کہ وہ نبی اللہ ہیں۔ حالانکہ میں خاتم النّبیین ہوں کوئی نبی میرے بعد نہیں۔ پس بہ سبب دعاوی نبوت ورسالت وکرشنیت ومہدویت مرزا قادیانی انہی امتی نبیوں سے نسبت رکھتے ہیں جو پہلے گزر چکے ہیں اور کیوں نہ گزرتے جب کہ دو اولوالعزم پیغمبروں کی پیشین گوئیاں ہیں کہ جھوٹے نبی آئیں گے۔ سچا نبی کوئی نہ آئے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں۔''جو چیز مجھ کو تسلی دیتی ہے، وہ یہ ہے کہ اس رسول (محمدؐ) کے دین کی کوئی حد نہیں۔ اس لئے کہ اللہ اس کو درست رکھے گا اور محفوظ رکھے گا۔ کاہن نے جواب میں کہا کیا رسول اللہ (محمدؐ) کے بعد اور رسول بھی آئیں گے۔ رسول اللہ یسوع نے جواب دیا اس کے بعد خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے سچے نبی کوئی نہیں آئیں گے۔ مگر جھوٹے نبیوں کی ایک جماعت بڑی بھاری تعداد میں آئے گی۔'' (انجیل برنباس فصل ۹۷ آیات ۷،۸،۹)

سب سے پہلے حسب پیشین گوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ومحمد رسول اللہ خاتم النّبیین کے مقابل ان کی زندگی میں مسیلمہ کذاب کھڑا ہوا۔ پھر اسود عنسی، طلحہ بن خوید، لا، یہ شخص مرزا قادیانی کی طرح حدیثوں کی تاویلات کر کے امتی نبی ہونے کا مدعی تھا اور کہتا تھا کہ ''لانبی بعدی'' کے یہ معنی ہیں کہ میرے بعد نبی ''لا'' ہوگا۔ یعنی ایسا شخص نبی ہوگا جس کا نام ''لا'' ہوگا اور میرا نام ''لا'' ہے۔ پس میں نبی ہوں۔

مرزا قادیانی بھی کہتے ہیں کہ میں نبی بھی ہوں اور امتی بھی۔ پس ''لا'' کے ساتھ ان کی نسبت ہے یا مسیلمہ وغیرہ کے جو غیر تشریعی نبوت کے مدعی تھے۔ پھر خالد بن عبداللہ کے زمانہ میں ایک شخص مدعی نبوت ہوا اور قرآن شریف جیسی عربی لکھنے کا مدعی بھی تھا اور مرزا قادیانی کی طرح اپنی غلط عربی کو معجزہ کہتا تھا اور کچھ عربی لکھی ہوئی دکھائی۔ خالد نے اس

کے قتل کا حکم دیا۔ میر مدثر شاہ صاحب فرمادیں کہ خالد نے بقول آپ کے ایک مصلح کو قتل کرایا یا دشمن دین محمد کو قتل کرا کر فتنۂ عظیم کا انسداد کیا۔ افسوس!

مختار ثقفی عبداللہ بن زبیر وعبدالملک کے زمانہ میں مدعی نبوت ہوا اور نبوت بھی مرزا قادیانی والی یعنی بغیر شریعت وکتاب کے جس طرح مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ میں بروزی وظلی نبی ہوں، اصلی نبی نہیں اور لاہوری جماعت ان کو ایسا نبی مانتی ہے۔ یہ شخص بھی یہی کہتا تھا کہ: ''میں محمدﷺ کا ایک مختار ہوں۔'' اور مرزا قادیانی کی طرح مسئلہ حلول کا قائل تھا۔ دیکھو مرزا لکھتے ہیں: ''خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہوگیا اور میرا غضب اور حلم اور تلخی وشیرینی اور حرکت وسکون سب اسی کا ہوگیا۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۵، خزائن ج۵ ص ایضاً)

بہبود زنگی

تذکرۃ المذاہب میں لکھا ہے کہ اس کے پانچ کروڑ پانچ لاکھ مرید تھے۔ اگر معیار صداقت کثرت مریدین ہے تو بہبود مرزا قادیانی سے بدرجہا اصدق ہے۔

عیسیٰ بن مہرویہ

اپنے آپ کو مہدی کہتا تھا اور بہت بڑی جمعیت حاصل کر لی تھی۔

ابوجعفر محمد بن علی سلمنائی

اس کے بڑے بڑے امیر ہم عقیدہ ہوگئے تھے۔ اس نے شریعت محمدیہ کے مسائل الٹ پلٹ کر دیئے تھے۔ جملہ انبیاء علیہم السلام کو خاطی کہتا تھا۔ جیسا کہ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ: ''اجتہادی غلطی سب نبیوں سے ہوا کرتی ہے اور اس میں سب ہمارے شریک ہیں۔''

(اخبار الحکم قادیان ج۵، نمبر۱۰، ص۸، کالم نمبر۳، مؤرخہ ۱۷؍مارچ ۱۹۰۱ء)

پھر مرزا قادیانی (ضمیمہ رسالہ جہاد مندرجہ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد ص۷، خزائن ج۱۷ ص۲۸) میں لکھتے ہیں: ''ہر ایک شخص جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو مسیح موعود مانتا ہے اسی روز سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانہ میں جہاد قطعاً حرام ہے۔'' اس سے لاہوری جماعت کا پول بھی ظاہر ہوگیا جو کہتے ہے کہ ہم مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے۔ کیونکہ جہاد کا

حرام کرنا قرآن شریف کی تنسیخ ہے اور کسی حکم الٰہی کی تنسیخ بغیر صاحب شریعت نبی ورسول کے نہیں ہوسکتی۔ پس لاہوری جماعت اگر مرزاقادیانی کو مسیح موعود مانتی ہے اور جہاد کو حرام سمجھتی ہے تو مرزاقادیانی کو حقیقی نبی ورسول یقین کرتی ہے اور کسی مصلحت وقت کے باعث ان کو نبی کہنے سے انکار کرتی ہے جس کو شریعت کی اصطلاح میں تقیہ کہتے ہیں۔ کیونکہ قرآن کا حکم بغیر تشریعی نبی کے کوئی منسوخ نہیں کرسکتا۔

نہاوند میں ۲۹۹ھ میں ایک شخص نے دعویٰ نبوت کیا اور اپنے اصحاب کے نام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام پر رکھے یعنی ابوبکر، عمر، عثمان، علی۔ بڑے بڑے قبائل اس کے معتقد ہوگئے اور اپنی جائیدادیں اور اموال واملاک اس کے سپرد کردیئے تاکہ اشاعت عقائد کے کام آئے۔ اگر صداقت کا یہی نشان ہے۔ جیسا کہ مرزاقادیانی اور ان کے مرید کہتے ہیں تو پھر یہ مدعی ضرور سچا ہونا چاہئے۔ مرزاقادیانی کے مریدوں نے بھی اسی کی طرح اپنے ناموں کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام ضم کرلئے۔

میر مدثر شاہ غور فرماویں کہ مرزاقادیانی اور ان کے مریدوں کو اولیائے امت سے نسبت ہے یا کذاب مدعیان نبوت سے جن کا قلع قمع خلفائے اسلام کرتے آئے ہیں۔ اگر ان کو آزاد چھوڑ دیا جاتا تو اسلام کا شاید ہی کوئی حقیقی معتقد اور نام لیوارہ جاتا۔ کس قدر بعید از انصاف بات ہے کہ مرزاقادیانی کے الہامات اور کلمات کفریہ اور دعاوی تو ہوں کاذبوں والے اور ان کو اولیاء اللہ سے نسبت دے کر حق اور راستی پر سمجھا جاوے اور کہا جائے کہ وہ بھی باقی اولیائے امت کی طرح ہیں یا سرے سے نبی ہیں اور لطف یہ ہے کہ خود بھی کہتے ہیں کہ ہم ایسے الہامات کو نہیں مانتے۔ اجی صاحب! اگر نہیں مانتے تو پھر توبہ کر کے مسلمانوں میں شامل کیوں نہیں ہوجاتے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تقیہ کرتے ہو۔

استادسیس

ملک خراسان میں مدعی نبوت ہوا، تین لاکھ اس کے مرید صرف سپاہی لڑنے والے تھے جس سے خیال ہوسکتا ہے کہ اس کے دوسرے مرید کس قدر ہوں گے۔ حاکم مرو نے اس کا مقابلہ کیا اور شکست کھائی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مرزاقادیانی اور ان کے مرید جو کہتے ہیں جھوٹے نبی کو کبھی فتح نہیں ہوتی بالکل غلط اور باطل ڈھکوسلا ہے۔ کیونکہ مرزاقادیانی اور ان

کے مرید اور خود میر مدثر شاہ اس کو جھوٹا نبی کہتے ہیں۔ شاہ صاحب! مہربانی کر کے فرماویں کہ خلیفہ منصور نے جو اس کاذب کا قلع قمع کیا تو اس پر ظلم کیا یا اسلام کو بچایا؟ غالباً آپ کے نزدیک بڑا سخت گناہ کیا۔ کیوں کہ یہ بھی ایک مصلح تھا۔

عبداللہ مہدی

اس شخص نے ۲۹۶ھ میں مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور ایک نیا مذہب جاری کیا۔ جماعت کثیر اس کے ساتھ ہوگئی۔ اس نے طرابلس وغیرہ مقامات کو فتح کر کے آخر مصر کو بھی فتح کرلیا اور ۳۲۲ھ میں اپنی موت سے مرا۔ اس کا زمانہ مہدویت ۲۴ سال ایک ماہ اور ۲۰ یوم رہا۔ میر مدثر شاہ اس کو تو ضرور ہی سچا مہدی یقین کرتے ہوں گے۔ کیونکہ اس شخص کی کامیابی مرزا قادیانی سے ہزارہا درجہ بڑھی ہوئی ہے۔ مرزا قادیانی کو ایک چھوٹے سے گاؤں کی بھی حکومت نہ ملی۔ نیز مہلت بھی اس کو مرزا قادیانی سے زیادہ ملی ہے۔

(تاریخ کامل ابن اثیر ج۸ ص۹۰)

اگر معیار صداقت یہی ہے جو مرزا قادیانی اور ان کے مرید پیش کرتے ہیں تو پھر یہ شخص سچا تھا اور بقول ان کے خلفائے اسلام نے اسے قتل کرانے میں گناہ کیا۔

حسن بن صباح

یہ شخص بھی مرزا قادیانی کی طرح اپنے استغراقی خیالات کو الہام کہتا تھا اور اسی پر اس کے ہزارہا مرید ہوگئے تھے کہ اس کی پیشین گوئی ایک جہاز کے نہ ڈوبنے کی تھی اور وہ جہاز غرق ہونے سے بچ گیا۔ اس واسطے بے شمار لوگ اس کے مرید ہوگئے اور وہ کامیاب بھی اس قدر رہا کہ سلطان سنجر جیسے اس سے خوف کھاتے تھے۔ یہ شخص بھی کسی مخالف کے ہاتھ سے قتل نہ ہوا بلکہ ۵۱۸ھ میں اپنی موت سے مرا۔ اس کے حالات مشہور ہیں۔ مگر مرزا قادیانی کی پیشین گوئیاں کبھی سچی نہ نکلیں۔ اشتہار تو ابتداء میں بڑے زور شور سے دیتے۔ مگر پیشین گوئی جب جھوٹی نکلتی تو ندامت دھونے کے لئے رکیک اور دور از کار تاویلیں کرنے بیٹھ جاتے۔

عبدالمومن

یہ شخص سلطان مراکو سے جنگ کرتا رہا اور آخر ۳۵۸ھ میں اپنی موت سے مرا۔ کسی

دشمن کے ہاتھ سے نہ مارا گیا۔ حالانکہ جنگ وجدال کرتا تھا۔ مرزائیوں کے معیار کے مطابق اسے بھی سچا ماننا چاہئے، کیونکہ دشمن کے ہاتھ سے ہلاک نہیں ہوا۔

حاکم بامراللہ

نے مصر میں نبوت سے بھی بڑھ کر خدائی کا دعویٰ کیا۔ جیسا کہ مرزا قادیانی نے نبوت وخدائی کا دعویٰ کیا۔ اس کی مدت حکومت بھی مرزا قادیانی سے زیادہ ہے۔ یعنی ۲۵ برس تک حکومت کر کے اپنی موت سے مرا۔ مرزائیوں کے معیار کے مطابق یہ بھی سچا تھا۔ کیونکہ دشمن کے ہاتھ سے قتل نہ ہوا اور دعویٰ نبوت کے ساتھ ۲۵ برس زندہ رہا۔ (تاریخ کامل ابن اثیر ج۹)

صالح بن طریف

یہ شخص بڑا عالم ودیندار تھا، نبوت کا دعویٰ کر کے وحی کا مدعی بھی ہوگیا۔ اس نے وحی کے فقرات جمع کر کے قرآن ثانی بنایا تھا۔ اس کے مرید اسی کے قرآن کی آیات نمازوں میں پڑھتے تھے۔ ۴۷ برس تک دعویٰ نبوت ووحی والہام کے ساتھ زندہ رہا۔ جس سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی اور ان کے مرید جو معیار صداقت مقرر کرتے ہیں، بالکل غلط ہے کہ کاذب کو اس قدر مہلت نہیں ملتی۔ دیکھو یہ امر مسلم ہے کہ یہ شخص کاذب ہے باوجود اس کے کامیاب ایسا ہوا ہے کہ تین پشت تک اس کی اولاد میں بادشاہت رہی اور کسی جنگ میں مارا بھی نہیں گیا اور اپنی موت سے فوت ہوا۔ (ابن خلدون حالات ہشام کے تحت میں) مرزا قادیانی کے مرید یا تو اس کو بھی سچا نبی مانیں یا اپنے معیار کی غلطی تسلیم کریں۔ ابتداءً تو یہ شخص بڑا دیندار تھا اور دشمن کے ہاتھ سے ہلاک بھی نہیں ہوا۔

ایک حبشی نے جزیرہ جمیکہ میں عیسیٰ بن مریم ہونے کا دعویٰ کیا۔ (عسل مصفی ج۲ ص۲۱۲)

ابراہیم بذلہ

نے عیسیٰ بن مریم ہونے کا دعویٰ کیا۔ (عسل مصفی ج دوم ص۲۱۲، حجج الکرامہ)

ان دو شخصوں نے جو مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ کیا تو ثابت ہوا کہ وفات مسیح کے معتقد ہو کر بروزی مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور انہی کی مرزا قادیانی نے بھی نقل کی۔ غرض کہ پہلے بھی مسیح ہونے کا دعویٰ ہو چکا ہے اور اصالتاً نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے انکار کیا گیا

ہے۔ بروزی نزول کوئی جدید مسئلہ نہیں۔ مگر چونکہ ان مدعیان سے مسیح موعود کے کام نہ ہوئے۔ اس لئے وہ جھوٹے سمجھے گئے تو اب کوئی وجہ نہیں کہ مرزا قادیانی کو سچا مسیح موعود سمجھا جاوے۔ کیونکہ ان کے وقت میں بھی اسلام کا وہ غلبہ نہ ہوا جو مسیح کے ہاتھ سے ہونا چاہئے تھا۔ مرزا قادیانی نے خود لکھا ہے کہ اگر مسیح ومہدی کے کام مجھ سے نہ ہوں تو میں جھوٹا ہوں۔ اصل عبارت مرزا قادیانی کی ملاحظہ ہو۔ وہو ہذا!

''طالب جن کے لئے میں یہ بات پیش کرتا ہوں کہ میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوا ہوں یہ ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلا دوں۔ پس اگر کروڑ نشان بھی مجھ سے ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے۔ وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی موعود کو کرنا چاہئے تھا تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور مر گیا تو سب گواہ رہیں کہ جھوٹا ہوں۔ والسلام غلام احمد۔'' (اخبار بدر مؤرخہ ۱۹؍جولائی ۱۹۰۲ء، مکتوبات ج اوّل ص ۴۹۸، مکتوب نمبر۲۹ طبع جدید)

اب ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی مر گئے اور ان میں سے مسیح موعود اور مہدی موعود کے کام نہ ہوئے بلکہ الٹا بجائے فتح اور غلبہ اسلام کے رہی سہی اسلامی شوکت وحکومت بھی جاتی رہی اور جس جس مقام پر توحید کا جھنڈا لہراتا تھا تثلیث کا لہرانے لگا۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (شہادت القرآن ص۱۶، خزائن ج۶ ص۳۱۲،۸۳) پر لکھا تھا: ''ایسے زمانہ (یعنی مسیح موعود کے زمانہ میں) صور پھونک کر تمام قوموں کو دین اسلام پر جمع کیا جائے گا۔'' اور اسی کتاب کے (اشتہار گورنمنٹ کی توجہ کے لائق مندرجہ شہادت القرآن ص۲،۴، خزائن ج۶ ص۳۸۱) پر لکھا کہ: ''ہاں! مسیح موعود آ گیا اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ زمین پر نہ رام چندپوجا جائے گا، نہ کرشن اور نہ حضرت مسیح علیہ السلام۔''

پھر مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (ایام الصلح ص۱۳۶، خزائن ج۱۴ ص۳۸۱) پر لکھا: ''اس پر اتفاق ہو گیا ہے کہ مسیح کے نزول کے وقت اسلام دنیا پر کثرت سے پھیل جاوے گا اور ملل باطلہ ہلاک ہو جاویں گے۔'' یہ معیار مرزا قادیانی نے خود مقرر کی ہے اور ہدایت کی ہے کہ: ''انتظار کرو۔ اگر میں مر گیا اور مسیح کے کام نہ ہوئے تو سب گواہ رہیں کہ جھوٹا ہوں۔''

(مکتوبات احمد ج اوّل جدید ص۴۹۸ مکتوب نمبر۲۹)

اور مسیح موعود کے کام بھی خود بیان کر دیئے کہ اسلام پھیل جائے گا اس کے ہاتھ سے اور تمام باطل مذاہب ہلاک ہو جائیں گے۔

اب میر مدثر شاہ ایمان سے خدا کو حاضر وناظر سمجھ کر بتائیں کہ مرزا قادیانی کے ہاتھ سے اسلام کا غلبہ ہوا اور ملل باطلہ ہلاک ہوئے یا الٹا اسلام مغلوب وہلاک ہوا اور باطل مذاہب غالب آئے۔ دیکھو ذیل کے واقعات جو مرزا قادیانی کے دعویٰ کے بعد وقوع میں آئے۔

۱...... صوبہ تھریس ومقدونیہ میں اڑہائی لاکھ مسلمانوں کو بلغاریوں نے طرح طرح کے جانفرسا عذاب دے کر ہلاک کیا۔ (زمیندار ۱۸؍ستمبر ۱۹۱۳ء)

۲...... مراکو کی اسلامی سلطنت زیر حکومت فرانس چلی گئی۔

۳...... طرابلس میں عربوں پر اٹلی والوں کے مظالم پڑھ کر رونا آتا ہے۔

۴...... ایران پر روسیوں کے مظالم حد سے بڑھ گئے اور ہزاروں مجتہد علمائے اسلام پھانسی پر لٹکائے گئے۔

۵...... بطرس مولک مرحصار سرا قرا عثانی کے باشندوں کو جو مسلمان تھے عیسائی مذہب قبول کرنے پر مجبور کیا گیا۔ (رسالہ انجمن حمایت اسلام بابت فروری ۱۹۱۳ء بحوالہ اخبار وکیل امرتسر)

۶...... بلغاریوں نے ولایت سالونیکا کی نصف آبادی کو جس کی تعداد پچیس ہزار کے قریب تھی سب کو تہ تیغ کیا۔ صرف ان کو زندہ رہنے دیا جنہوں نے مذہب عیسائی قبول کر لیا۔

(رسالہ انجمن حمایت اسلام لاہور فروری ۱۹۱۳ء)

کیوں میر صاحب! یہ کسر صلیب ہوا یا کسر اسلام؟ اور مرزا قادیانی اپنے مقرر کردہ معیار کے مطابق جھوٹے مسیح ثابت ہوئے یا کوئی کسر باقی ہے؟ اور تمام وہ مسلمان جو مرزا قادیانی کو جھوٹا مانتے ہیں وہ حق پر ہیں یا آپ جو مرزا قادیانی کو بلا دلیل سچا مسیح مانتے ہیں؟

کیونکہ اوّل تو نبی اللہ نہ تھے بقول آپ کے امتی تھے۔ دوم: مسیح موعود کے کام ان سے نہ ہوئے، نہ کسر صلیب ہوا، نہ ملل باطلہ ہلاک ہوئے، نہ رام چندر وکرشن کی پوجا موقوف ہوئی۔ بلکہ الٹا رام چندر اور کرشن اور مسیح کے پیرو ایسی ترقی کر رہے ہیں کہ مسلمانوں کو ہرگز نصیب نہیں ہوئی۔ بلا دلیل تو ایک کنگال مفلس کو شاہ ہفت اقلیم اور ایک ہیجڑے کو رستم زماں وپیل دماں کہا جا سکتا ہے۔ ایک شاعر نے سچ کہا ہے:

مسیح باش وز اعجاز لافہا میزن　　میان دعویٰ وحجت ہزار فرسنگ است

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن جا اور معجزات کی گپیں بھی مارا کر مگر درمیان دعویٰ اور اس کے ثبوت کے ہزاروں کوس کا فرق ہے۔ دعویٰ آسان ہے مگر فعلوں سے اگر ثابت نہ ہو تو وہ مدعی جھوٹا ہے اور یہی معیار مقرر ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ ببول کا درخت دعویٰ تو کرسکتا ہے کہ وہ سیب کا درخت ہے، مگر جب اس کو سیب کا پھل نہ لگے تو جھوٹا ثابت ہوگا۔

اسی طرح مرزاقادیانی نے دعوے تو تمام کر دیئے۔ حتیٰ کہ اہل ہنود کو پھانسنے کے لئے کرشن بھی بنے اور عیسائیوں کو مرید بنانے کے لئے عیسیٰ مسیح بنے، کلنکی اوتار بنے۔ مگر بقول ''ذوق الکل فوت الکل'' ثبوت ایک کا بھی نہ دے سکے۔ کس قدر جھوٹی شیخی ماری اور بڑ ہانک دی کہ اب نہ رام چندر پوجا جائے گا اور نہ مسیح اور نتیجہ یہ ہے کہ رام چندر اور کرشن جی کے پیرو الٹا مسلمانوں کو (بقول آریوں کے) ''لاکھوں مسلمانوں کو آریہ بنا رہے ہیں۔'' بلکہ لطف خیز یہ بات ہے کہ مرزاقادیانی خود جو کرشن اور اس کی تعلیم شرک وکفر کو مٹانے آئے تھے وہ خود ہی کرشن بن گئے:

طمع کردہ بودم کہ کرماں خورم ۔۔۔ کہ ناگاہ خوردند کرماں سرم

یعنی ایک بادشاہ نے کرمان کی ولایت کو فتح کرنا چاہا مگر کیڑوں نے الٹا اس کا سر کھا لیا۔ مرزاقادیانی آئے تو تھے باطل مذہبوں کو مٹانے کے لئے لیکن الٹی انہی کی ترقی ہوئی۔

مرزاقادیانی نے (ازالہ اوہام ص۳۲، خزائن ج۳ ص۱۱۹) میں لکھا تھا کہ: ''آریہ (ہندو) تو اسلام کی ڈیوڑھی پر کھڑے ہیں جلد داخل ہوں گے۔'' مگر ہوا الٹ کہ آریہ مسلمانوں مرتد کرنے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ ایک عقل مند کے واسطے مرزاقادیانی کے جھوٹا ہونے کا یہی معیار کافی ہے۔

یہ صرف اس واسطے خدا نے کیا تاکہ مرزاقادیانی اپنے دعاوی میں جھوٹے ثابت ہوں، ایسے واضح اور کھلے کھلے ثبوت ہوتے ہوئے اگر کوئی شخص مرزاقادیانی کو سچا مسیح موعود مانتا ہے تو وہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا سخت دشمن اور جھٹلانے والا ہے۔ کیا مخالفین اسلام جب رسول اللہ ﷺ کی حدیث دیکھیں گے اور اس میں عیسیٰ بن مریم نبی اللہ پائیں گے اور ادھر غلام احمد امتی کو دیکھیں گے ادھر حدیث میں حکماً عدلاً دیکھیں گے اور ادھر انگریزوں کا

غلام دیکھیں گے۔ ادھر اس کا کام کسر صلیب دیکھیں گے اور ادھر ترقی صلیب دیکھیں گے اور ادھر دجال کے قتل کرنے والا دیکھیں گے اور ادھر دجال کے تخت وتاج کے خیر خواہ اور رعیت کو دیکھیں گے تو وہ بادی النظر میں ضرور کہیں گے کہ مخبر صادق نہ تھا اور اس نے قسم کھا کر (نعوذ باللہ) جھوٹ بولا کہ عیسیٰ بن مریم آئے گا کیونکہ آیا تو غلام احمد جس نے آخر رسول اللہ ﷺ کے قسمیہ بیان یعنی حدیث:''والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم'' کی تردید کی۔ کیونکہ آنے والا تو ایک مغل مسمی غلام احمد ولد غلام مرتضیٰ تھا تو میر مدثر شاہ فرماویں کہ مسلمانوں کا کیا جواب ہوسکتا ہے؟

پس وہ یا تو رسول اللہ ﷺ کو (نعوذ باللہ) جھٹلائیں گے یا مرزا قادیانی کو مسیحیت کا جھوٹا مدعی بتائیں گے۔ چونکہ مسلمانوں کو تاریخ اسلام بتا رہی ہے کہ حسب پیش گوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور محمد رسول اللہ ﷺ بہت سے جھوٹے مسیح موعود ہوں گے اور ہوئے۔ پس مرزا قادیانی بھی انہی جھوٹے مدعیان کی فہرست میں آئیں گے نہ کہ اولیاء اللہ کے زمرہ میں۔ اب میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جس قاعدے سے آپ مرزا قادیانی کو حق پر بتاتے ہیں، اس قاعدہ سے تو ہر ایک بدمعاش فاسق فاجر کافر مرتد سمجھا جاسکتا ہے۔ کیونکہ اس کو بھی اولیاء اللہ کے ساتھ کسی نہ کسی امر میں ضرور مشارکت ہوگی۔ لیکن صرف کسی امر میں مشارکت دلیل صداقت نہیں ہوسکتی۔ مثلاً حضرت یوسف علیہ السلام وامام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم قید میں رہے اور ڈاکو بدمعاش وزانی بھی قید کئے جاتے ہیں۔ کیا یہ آپس میں برابر ہوسکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ حضرت یوسف علیہ السلام عفت اور پرہیزگاری کے باعث قید ہوئے اور فاسق فاجر بذریعہ اپنی بدکاری کے قید ہوئے۔ پس دونوں میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ ایسا ہی اولیاء اللہ اور مرزا قادیانی میں فرق ہے:

ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد　　گر فرق مراتب نہ کنی زندیقی

یہ آپ کی سخت غلطی ہے کہ آپ اولیائے امت کے ملفوظات اور مرزا قادیانی کی تحریروں کو ایک قسم کا ظاہر کرتے ہیں۔ مرزا قادیانی نے کلمات کفر وشرک از راہ غرور نفس اور تفوّق ظاہر کرنے کے واسطے لکھے ہیں اور تصنع اور بناوٹ کے طور پر اولیاء اللہ کی نقل کی ہے۔ اولیاء اللہ نے کلمات کفر اس واسطے استعمال فرمائے کہ عام لوگ جو ان کے درپے ہیں اور ان

کی عبادت میں حرج کرتے ہیں، کلمات کفرسن کران کا ساتھ چھوڑ دیں گے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ تیس سال تک عشاء کی نماز کے بعد کھڑے ہوتے اور صبح تک اللہ اللہ کرتے اور اسی وضو سے نماز فریضہ صبح ادا فرماتے۔ (دیکھو تذکرۃ الاولیاء فارسی ص۲۱۴)

کیا مرزا قادیانی نے بھی کبھی ایسی عبادت کی؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ ابتداء عمر میں کسی قدر تعلیم کے بعد ملازمت کرلی۔ اس سے تھکے تو تصنیف کا شوق پیدا ہوا۔ اولیاء اللہ اگر کوئی غیر مشروع کلمہ کہتے تو اس کا مدعا یہ ہوتا کہ جو مخلوق کا جمگھٹا ہر وقت شب وروز ان کے چوفیرہ کرذکر وفکر اور یاد خدا سے انہیں باز رکھتا ہے، ایسے کلمات سن کر بدعقیدہ ہوکر ہٹ جائے اور یہ عاشقان خدا اپنے محبوب کی یاد میں یکسو ہوں۔ برخلاف اس کے مرزا قادیانی اس سعی میں مصروف کہ دوسرے پیغمبروں اماموں اور مجددوں سے روگرداں ہوکر اور ہٹ کر مسلمان ہی نہیں بلکہ کفار بھی ان پر جمع ہوجائیں۔ پس اولیاء اللہ اور مرزا قادیانی میں یہ بیّن فرق ہے جس کی مزید تصریح کی ضرورت نہیں۔

اب اولیاء اللہ کے کہے ہوئے خلاف شرع کلمات کا جواب دیا جاتا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے کوئی دعویٰ نہیں کیا، نبی ورسول ہونے کے مدعی ہوئے۔ ان کا اجتہادی مسائل میں اپنے معاصر علماء سے اختلاف تھا، اس واسطے مخالفوں نے ان کو سزائیں دلوائیں۔ ان کی نیت دین اسلام کے عقائد کی حفاظت تھی۔ برخلاف ان کے مرزا قادیانی ختم نبوت کے منکر اور خود نبوت ورسالت کے مدعی تھے، اس واسطے ائمہ مجتہدین کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کا ذکر کرنا قیاس مع الفارق ہے اور باطل ہے۔

حضرات بایزید بسطامی، شیخ شبلی، خواجہ جنید بغدادی، شیخ عبدالقادر جیلانی، شیخ اکبر محی الدین ابن عربی، مولانا جلال الدین رومی، شیخ فریدالدین عطار، امام غزالی اور شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی کے حالات بالکل مرزا قادیانی کے حالات کے برعکس ہیں، وہ اصل تھے اور حقیقت۔ مرزا قادیانی ان کے نقال ہیں اور وہ بھی مجازی۔ جیسا کہ آپ اور لاہوری مرزائی ان کو نقلی اور مجازی مسیح موعود یقین کرتے ہیں۔ آپ کا اور ہمارا یہ صرف لفظی تنازعہ ہے۔ مطلب ایک ہی ہے۔ آپ مرزا قادیانی کو مجازی وغیر حقیقی نبی کہتے ہیں اور ہم ان کو

کاذب نبی کہتے ہیں۔ بات ایک ہی ہے۔ غیرحقیقی مجازی اور کاذب کے ایک ہی معنی ہیں۔ پس مرزا قادیانی نے جب دعویٰ نبوت کیا تو امت محمدیہ اور گروہ اولیاء اللہ سے خارج ہوئے۔

افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ آپ لوگ پیر پرستی میں اندھی تقلید کررہے ہیں بھلا یہ تو بتاؤ کہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی وغیرہ مدعیان نبوت بھی اولیاء امت کے شمار میں تھے؟ ہرگز نہیں تو پھر مرزا قادیانی دعویٰ نبوت کر کے زمرۂ اولیاء میں کیسے داخل ہو سکتے ہیں اور ان کے اقوال کو اولیاء اللہ کے اقوال سے کیا مناسبت ہو سکتی ہے۔ فرعون نے ''**انا ربکم الاعلی**'' کہا اور منصور نے بھی انا الحق کا نعرہ لگایا۔ کیا یہ دونوں برابر ہیں؟ ہرگز نہیں تو پھر مرزا قادیانی اور جنید بغدادی وغیرہ اولیائے کرام کس طرح برابر ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ مرزا قادیانی علم تصوف کے اصولوں پابند نہ تھے، وہ اپنے ہر ایک مدعا کو فلسفیانہ ڈھکوسلوں اور شاعرانہ تخیلات سے ثابت کرتے تھے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کے بارہ میں جس دلیری سے انہوں نے قرآن وانجیل، قرآن، حدیث اور اجماع امت کا خلاف کیا ہے وہ ثابت کررہا ہے کہ وہ تو ایک معمولی مومن بھی نہ تھے۔ کیونکہ یہ کہنا مومن کی شان نہیں کہ: ''میں کتابوں کو مانتا ہوں مگر ان کے مضمون کو اس طرح نہیں مانتا جس طرح تمام مسلمان مانتے ہیں، فرشتوں کو مانتا ہوں مگر اس طرح نہیں مانتا جس طرح تمام مسلمان مانتے ہیں۔ مسیح علیہ السلام کا نزول مانتا ہوں۔ مگر اس طرح نہیں مانتا جس طرح دوسرے مسلمان مانتے ہیں۔ قبر کا عذاب مانتا ہوں، مگر اس طرح نہیں مانتا جس طرح دوسرے مسلمان مانتے ہیں تو بتاؤ کہ یہ ایمان ہے یا خدا اور رسول اور اس کی کتابوں کے ساتھ تمسخر ہے۔ لہٰذا مرزا قادیانی کا نام مدعیان کذاب میں شمار کرو نہ کہ بزرگ اولیاء امت میں: چہ نسبت خاک را با عالم پاک

یاد رکھو! علم تصوف کے رو سے ''فنافی اللہ'' ایک مقام ہے کہ سالک جب اس مقام پر پہنچ جاتا ہے تو پھر خداوند تعالیٰ کی صفات کا عکس اس میں ظہور کرتا ہے اور جس طرح خدا تعالیٰ کا تصرف اشیاء مخلوقہ پر ہوتا ہے، اسی طرح انسان کامل کا تصرف بھی ہوتا ہے اور یہی معیار ہے فنافی اللہ کے مقام کی۔ مرزا قادیانی نے سنے سنائے دعویٰ تو فنافی اللہ کا کردیا مگر جب معیار پر رکھے اور کسوٹی پر رگڑے گئے تو جھوٹے ثابت ہوئے۔ کیونکہ ان کی تمام پیش گوئیاں جھوٹی نکلیں جو انہوں نے خود اپنی صداقت کا معیار مقرر کیں۔

مثلاً عبداللہ آتھم کا فوت ہونا۔ (ضمیمہ کرامات الصادقین ص ل، خزائن ج۷ ص۱۶۳)

نکاح آسمانی کا ظہور میں آنا۔ (آسمانی فیصلہ ٹائٹل، خزائن ج۴ ص۳۵۰)

داماد احمد بیگ کا فوت ہونا۔ وغیرہ (شہادت القرآن ص۸۰، خزائن ج۶ ص۳۷۶)

حضرت منصور نے انا الحق کہا اور ان کے خون سے اور جلتی ہوئی راکھ سے انا الحق کی آواز آئی۔ بلکہ جب ان کی راکھ دریا میں ڈالی گئی تو دریا کا پانی بھی انا الحق پکارنے لگا۔ یہ کرامات جو منصور کے مردہ وجود سے ظاہر ہوئیں۔ مرزا قادیانی اور ان کے مرید مانتے ہیں۔ ایمان سے بتانا جہاں تک مجھے علم ہے مرزا قادیانی اور ان کے مرید محالات عقلی اور خلاف قانون قدرت کو نہ مانتے تھے اور اسی واسطے اصالتاً رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام کے منکر ہیں۔

مرزا قادیانی چونکہ اس کوچہ سے ناواقف تھے، صرف نقلی طور پر ان کا زبانی دعویٰ تھا۔ اس واسطے اصول سے ہی عملی طور پر انکار کیا اور اپنی دہریت کا ثبوت دے کر حضرت خواجہ عالم خاتم النّبیین محمد رسول اللہ ﷺ کے معجزات سے انکار کر دیا اور خلاف قانون قدرت اور محالات عقلی کے جال میں پھنس کر کل اولیاء اللہ کی کرامات سے انکار کر دیا بلکہ آنحضرت ﷺ کے معجزۂ شق القمر اور سینکڑوں باقی معجزات اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے اور بالخصوص عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات سے صاف منکر ہوگئے۔ بھلا ایسے شخص کو مقام فنافی اللہ سے کیا نسبت؟ یہ تو صاحب قال ہے۔ اسی واسطے کرامات جو خلاف قانون قدرت ہوتی ہیں انکار ہے۔ آپ نے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا نام خود لیا ہے۔ اب مجھ کو بھی حق ہے کہ پوچھوں کہ آپ ایمان سے بتائیں کہ آپ مانتے ہیں کہ جو کچھ اولیاء اللہ نے ان کی نسبت لکھا ہے درست ہے۔

مثلاً خدا کے مشرق اور مغرب کے ملکوں کا مالک میں ہی ہوں اور اگر میں چاہوں تو تمام لوگوں کو ایک لحظہ میں تباہ کر دوں۔ خدا کے کل ملک درحقیقت میری ملکیت ہیں اور ان کے اقطاب میرے حکم کی تابعداری کرنے والے ہیں۔ کیا آپ کا اعتقاد ہے کہ واقعی یہ اختیارات حضرت پیران پیر کو تھے اور حضرت جل وعلا نے اپنے خدائی اختیارات ان کو دے دیئے تھے۔ مرزا قادیانی تو اس کے سخت برخلاف ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ: ’’جو شخص مر گیا پھر دنیا میں ہرگز نہیں آئے گا۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۶۶۵، خزائن ج۳ ص۴۵۹)

گویا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردے زندہ کرنا غلط ہے۔

(ازالہ اوہام ص۳۲۲، خزائن ج۳ ص۲۶۳ حاشیہ ملخص)

جب کہا گیا کہ قرآن شریف میں ہے تو کہہ دیا کہ اس کا مطلب کوئی نہیں سمجھا خدا تعالیٰ اپنی صفت کسی کو نہیں دیتا اور یہاں آپ حضرت پیران پیر کو اختیار تھا، مان رہے ہیں۔ یہ صرف مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں یا آپ کا بھی ایمان ہے۔

اب آپ ہی فرمائیے کہ یہ کلمات سن کر اگر کسی عالم اسلام نے ان کی نسبت کچھ لکھا تو کیا برا کیا۔ اصل بات یہ ہے کہ ایسے کلمات ان کی نسبت مبالغہ کے رنگ میں ان کے بعد مریدوں نے لکھ دیئے ہیں۔ مثل مشہور ہے کہ پیراں نمی پرند مریداں می پرانند۔ یعنی پیر نہیں اڑتے مریدان کو اڑاتے ہیں۔ سنو پیر صاحب کے مرید کیا کہتے ہیں کہ پیر صاحب کا مرید تھا آپ نے اس کو دال روٹی کھانے کو دی اور خود مرغی کا گوشت تناول فرما رہے تھے۔ اس مرید کی ماں جب آئی تو کہنے لگی کہ آپ مرغی کا گوشت کھاتے ہیں اور میرے بیٹے کو دال روٹی دی۔ آپ نے ہڈیاں مرغی کی جو آپ کے دسترخوان پر رکھی تھیں ان پر ہاتھ مارا اور وہ مرغی اسی وقت زندہ ہوگئی۔ پھر پیر صاحب نے فرمایا کہ مائی ابھی تیرا لڑکا مرغی کھانے کے لائق نہیں۔ دیکھو بارہ برس کا غرق شدہ بیڑا آپ کی دعا سے نکل آیا۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام سے آپ نے روحوں کی زنبیل چھین لی تھی۔ وغیرہ وغیرہ بغرض اختصار اسی پر اکتفاء کی جاتی ہے۔

صوفیائے کرام کے نزدیک انسان کی دو حالتیں ہوتی ہیں۔ ایک سکر کی، ایک سہو کی۔ سکر کی باتیں جب سہو کی حالت میں ردی کر دی جاتی ہیں تو پھر ان پر تو کوئی اعتراض نہیں رہتا۔ مگر مرزا قادیانی تو ایک سطر کفر کی کہہ کر دس صفحے اس کفر کے ثابت کرنے کے واسطے لکھ مارتے ہیں۔

مرزا قادیانی نے اپنی تصنیف (کتاب البریہ ص۷۸،۷۹، خزائن ج۱۳ ص۱۰۳ تا ۱۰۵) میں اپنا کشف شائع کیا جس کی اصل عبارت یہ ہے: ''میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں ...... اور میں اس حالت میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا۔ جس میں کوئی ترتیب وتفریق نہ تھی۔ پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب وتفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا: انا زینا السماء الدنیا بمصابیح پھر میں نے کہا کہ اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔''

یہ کشف شیطانی تھا، کیونکہ عاجز انسان نہ خدا بن سکتا ہے اور خالق زمین وآسمان وانسان ہوسکتا ہے۔ مگر مرزا قادیانی اگر اولیاء اللہ کے زمرہ سے ہوتے تو حسب فرمان محمد رسول اللہ ﷺ اس کا رد کرتے۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے: ’’عن جابر رضی اللہ عنہ جاء رجل النبی ﷺ فقال رأیت فی المنام کان رأسی قطع قال فضحک النبی ﷺ وقال اذا لعب الشیطان باحدکم فی منامه فلا یحدث به الناس. رواہ مسلم‘‘ یعنی روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی ﷺ کے پس کہا کہ دیکھا میں نے خواب میں گویا سر میرا کاٹا گیا ہے۔ کہا جابر نے پس ہنسے نبی ﷺ اور فرمایا جس وقت کھیلے شیطان ساتھ ایک تمہارے کے خواب اس کی میں۔ پس نہ بیان کرے اس کو روبرو لوگوں کے۔ نقل کیا یہ مسلم میں۔ مگر مرزا قادیانی بجائے رد کرنے کے الٹا اپنا خدا ہونا ثابت کرتے ہیں۔

اولیائے امت میں سے بھی ایک شخص کشف دیکھتا ہے اور وہ کیا کرتا ہے۔

مولانا جامیؒ ’’نفحات الانس‘‘ میں مولانا ابومحمد خفافؒ کے حالات میں لکھتے ہیں کہ ایک جگہ شیراز کے مشائخ کا مجمع تھا جس میں ابومحمد خفاف بھی تھے۔ گفتگو مشاہدہ کے باب میں ہوئی۔ ہر ایک نے اپنی اپنی معلومات بیان کیں۔ ابومحمد خفاف سنتے رہے اور اپنی تحقیق کچھ بیان نہ کی۔ مومل حصاصؒ نے کہا کہ آپ بھی کچھ بیان فرماویں۔ انہوں نے کہا یہ تحقیقات کافی ہیں۔ موملؒ نے اصرار کیا، اس پر ابومحمد خفافؒ بولے کہ یہ جس قدر گفتگو تھی حد علم میں تھی، حقیقت مشاہدہ کی کچھ اور ہے اور وہ یہ ہے کہ حجاب منکشف ہوکر معاینہ ہوجاوے۔ سب نے کہا کہ یہ آپ کو کیوں کر معلوم ہوا۔ کہا کہ میں ایک بار تبوک میں نہایت مشقت اور فاقہ کی حالت میں مناجات میں مشغول تھا کہ یکایک حجاب اٹھ گیا۔ دیکھا کہ حق تعالیٰ عرش پر جلوہ افروز ہے۔ میں دیکھتے ہی سجدہ میں گرا اور عرض کیا ’’یا مولائی ما ہذا مکانی وموضعی‘‘ یہ سن کر سب خاموش ہوگئے۔ مومل نے ان سے کہا کہ چلئے ایک بزرگ کی ملاقات کر آئیں اور ابن سعدان محدث کے ہاں ان کو لے گئے وہ نہایت تعظیم وتکریم سے پیش آئے۔ مومل نے ان سے کہا کہ اے شیخ! جو روایت آپ نے بیان کی تھی کہ: ’’قال النبی ﷺ ان للشیطان عرشاً بین السماء والارض اذا اراد لعبد فتنکشف له عنه‘‘ یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آسمان اور

زمین کے درمیان میں شیطان کا تخت ہے۔ جب خدا تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے کہ کسی بندہ کو فتنہ میں ڈالے، یعنی گمراہ کرے تو شیطان اس پر منکشف ہوجاتا ہے۔

ابومحمدؒ روتے ہوئے اٹھے اور کئی روز غائب رہے۔ مولؒ کہتے ہیں جب میری ان سے ملاقات ہوئی۔ میں نے پوچھا اتنے روز تک کہاں رہے؟ کہا کہ اس کشف ومشاہدہ کے وقت سے جتنی نمازیں پڑھی تھیں، سب کی قضا کی۔ اس لئے کہ وہ سب شیطان کی پرستش تھی۔ پھر کہا کہ اب اس کی ضرورت ہے کہ جس جگہ اس کو دیکھ کر سجدہ کیا تھا وہیں جاکر اس پر لعنت کروں۔ انتہیٰ (افادۃ الافہام حصہ اوّل ص۱۵۷)

اب اس کے مقابل مرزا قادیانی کیا فرماتے ہیں ذرا غور کیجئے کہ: ’’رأیت فی المنام عین اللہ وتیقنت اننی ھو ’’یعنی‘‘ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۴، خزائن ج۵ ص۵۶۴)

میر مدثر شاہ جواب دیں کہ یہ اولیاء اللہ کا کام ہے کہ شیطانی کشف دیکھیں جس میں عاجز انسان کا خدا ہونا دکھایا گیا اور پھر یقین کریں کہ حقیقت میں خدا تھا، پھر خدا کی صفات بھی اپنے میں ثابت کرنے کے واسطے خالق زمین وآسمان اور انسان کے پیدا کرنے والے اپنے آپ کو یقین کریں اور قرآن واحادیث کی تکذیب کریں۔ آپ ایمان سے بتائیں کہ کون اولیاء اللہ ہے وہ جس نے حدیث رسول اللہ ﷺ کا نام سنا اور سر تسلیم خم کیا اور اپنے شیطانی کشف سے توبہ کی اور نمازیں بھی قضا کیں اور ایسے کشف سے جو خدا بن کر نظر آیا حسب فرمودہ حضرت خاتم النّبیین شیطانی کشف سمجھا اور اس کشف میں جو خدا نظر آیا اس شیطانی خدا پر لعنت کی اور آپ کے نزدیک کون فنافی الرسول کے دعویٰ میں سچا ہے۔ کیا مرزا قادیانی فنافی الرسول کے دعویٰ میں سچے ہوسکتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو اپنے کشف والہام کے مقابلہ میں ردی کردیں؟ ہرگز نہیں۔ اگر آپ کہیں کہ مرزا قادیانی نے کہاں لکھا ہے تو دیکھو ذیل کی عبارت: ’’ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کی معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۳۰، خزائن ج۱۹ ص۱۴۰)

پھر لکھتے ہیں کہ: ’’خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ یہ تمام حدیثیں جو پیش کرتے ہیں

تحریف معنوی یا لفظی میں آلودہ ہیں اور یا سرے سے ہی موضوع ہیں اور جو شخص حکم ہو کر آیا ہے اس کا اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پاکر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کر دے۔'' (تحفہ گولڑویہ ص۱۰، خزائن ج۱۷ ص۵۱ حاشیہ)

پھر (اربعین نمبر۴ ص۶، خزائن ج۱۷ ص۴۳۵ حاشیہ) پر لکھتے ہیں: ''اب خدا تعالیٰ نے میری وحی میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا ہے۔''

اب میر مدثر شاہ فرماویں کہ کسی نے اولیائے امت میں سے بھی ایسا غرور اور تکبر وتعلّی نفس کر کے حضرت خلاصۂ موجودات محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النّبیین کو معزول کیا ہے کہ اب نہ قرآن پر عمل کرنے سے نجات ملتی ہے اور نہ حدیث رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنے سے نجات ملتی ہے۔ اب نجات کا مدار صرف مرزا قادیانی کی بیعت اور وحی اور تعلیم شرک وکفر پر رہ گیا ہے۔ مرزا قادیانی کی اس عبارت کے ساتھ ان کی دوسری عبارت ملا کر پڑھو اور دیانت وامانت سے بتاؤ کہ کس قدر جھوٹا ہے وہ شخص جو مسلمانوں کو دھوکا دینے کے واسطے لکھتا ہے:

ما مسلمانیم از فضل خدا مصطفیٰ ما را امام و مقتدا

(ضمیمہ سراج منیر ص ح، خزائن ج۱۲ ص۹۵)

یعنی خدا کے فضل سے ہم مسلمان ہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ ہمارا امام اور پیشواء ہے۔

کیا غلام کا منصب ہے کہ اپنے الہامات کے مقابل اپنے آقاء نامدار کے الہامات وحی کو ردی قرار دے اور نجات کا ٹھیکیدار خود بن بیٹھے اور آقا کو معزول کر دے اور کہے کہ جناب اب نجات آپ کی وحی یعنی قرآن پر نہیں ہے، یہ منصب آپ کے طفیل اب مجھ کو حاصل ہوگیا ہے۔ مگر دوسری طرف دروغ گو خود ہی لکھتا ہے: ''نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں، مگر محمد مصطفیٰ ﷺ۔'' (کشتی نوح ص۱۳، خزائن ج۱۹ ص۱۳)

اب بتاؤ مرزا قادیانی کی کون سی تحریر درست ہے اور کون سی غلط ہے یا دونوں ہی غلط ہیں۔

پھر ان سب تحریروں کے برخلاف لکھتے ہیں کہ مجھ کو خدا تعالیٰ فرماتا ہے: ''قل یا

ایھا الناس انّی رسول اللہ الیکم جمیعا ’’یعنی اے مرزا تو ان تمام لوگوں کو کہہ دے کہ میں اللہ کا رسول ہو کر تم سب کی طرف آیا ہوں۔‘‘

(اشتہار معیار الاخیار مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۳۹۰ طبع جدید)

کس قدر ظلم عظیم ہے کہ آپ لکھتے ہیں مرزا قادیانی کو اولیائے امت میں سے سمجھو۔ حالانکہ بقول خود وہ رسول اللہ ہو کر آئے ہیں اور اپنی وحی والہام کے مقابل قرآن شریف اور حدیث رسول اللہ ﷺ کو ردی قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ اب ان پر عمل کرنے سے نجات نہیں ملتی۔ اگر آپ کو معلوم نہیں تو ہم بتاتے ہیں کہ مرزا قادیانی کس کے پیرو ہیں اور کس گروہ سے ہیں۔ شاید آپ کو خداتعالیٰ راہ ہدایت دکھادے۔ وہ شخص سید محمد مہدی جونپوری ہے جس کے اقوال وافعال کی نقل مرزا قادیانی نے کی ہے۔ یہ اسی کی ایجاد ہے کہ میں امتی نبی ہوں اور یہ غرور اور تکبر کے الہامات اور تحریریں پہلے اس کی ایجاد ہیں اور مرزا قادیانی اس کے نقال ہیں۔ دیکھو ذیل کی تحریرات:

۱...... شیخ مہاجر نے مردے کو زندہ کیا اور مہدی نے اس کو مقام مہتر عیسیٰ علیہ السلام فرمایا۔

(شواہد الولایت باب ۸ ہدیہ مہدویہ ص)

۲...... مہدی نے کہا کہ خداوند تعالیٰ نے بندے کے وصف پیغمبروں سے بیان فرمائے۔ اس لئے اکثر پیغمبروں کو تمنا تھی کہ بندہ کی صحبت میں پہنچیں۔

۳...... اکثر انبیاء اور مرسلین اولوالعزم دعا مانگتے تھے کہ بار خدایا ہم کو امت محمدی میں کر کے مہدی کے گروہ میں داخل کردے اور ان میں سے مہتر عیسیٰ کی دعا قبول ہوئی۔

۴...... حاجی محمد فرہی نے پوچھا کہ میراں جیو خدام تو آئے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کب آویں گے۔ میراں نے ہاتھ پیچھے کر کے کہا بندہ کے پیچھے آویں گے۔ فوراً حاجی محمد کو مقام عیسیٰ روح کا حاصل ہوگیا۔ میراں کی زندگی بھر تو چپ رہا بعد مرنے کے سندھ میں دعویٰ عیسویت کیا۔

میر مدثر شاہ فرماویں کہ مہدی اور عیسیٰ تو آچکے مرزا قادیانی نے ان کو کیوں نہ مانا اور ایک مصلح کو جھٹلا کر اس کی دشمنی سے کافروں میں سے ہوئے اور آپ مرزا قادیانی کے مرید ہیں۔ لہٰذا منکرین سے ہیں۔ کیا سید محمد سچا مہدی تھا؟ اگر سچا تھا تو مرزا قادیانی نے اور ان کے بزرگوں نے کیوں نہ مانا اور مومنوں میں شامل کیوں نہ ہوئے اور اگر وہ جھوٹا تھا تو مرزا قادیانی اس کی نقل کر کے کیونکر سچے ہو سکتے ہیں۔

۵...... میراں نے کہا کہ حق تعالیٰ نے ارواح اوّلین وآخرین کے حاضر کر کے فرمایا کہ اے سید محمد ان سب ارواح کا پیشواء بننا قبول کر پہلے میں نے اپنی عاجزی پر خیال کر کے عذر کیا۔ پھر عنایت خدا تعالیٰ پر کہ میرے حال پر ہے نظر کر کے کہا اگر سو حصہ اس سے زیادہ ہوں تو بھی قبول کیا۔

۶...... ''درمیان بندہ ومحمدؐ کے فرق کرنے والے کوزیان ہے۔'' (یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ اور سید محمد جونپوری مہدی برابر ہیں) جو ہرزمانہ میں لکھا ہے۔ دوہرہ:

نبی مہدی یکذات جانو برابر اجتہاد عقلی سوں پاک ظاہر باطن تابع حق مانو کل ادراک

۷...... میراں نے کہا کہ بعد دعوت خاتمین کے نام انبیاء اور اولیاء ختم ہوگیا۔ لیکن مقامات اور درجہ انبیاء اور اولیاء بندے کے گروہ میں قیامت تک جاری ہے۔

۸...... میراں نے کہا کہ اگر بندہ اور محمد مصطفیٰ اور ابراہیم ایک زمانہ میں ہوتے تو کوئی ہرگز فرق نہ کرسکتا۔

۹...... مہدویت اور نبوت میں نام کا فرق ہے اور کام اور مقصود ایک ہی ہے۔

(شواہد الولایت باب۱۳)

۱۰...... سید محمد جونپوری نے کہا: ''ایسی پے درپے تجلی الوہیت کی ہوتی ہے کہ اگر ان دریاؤں سے ایک قطرہ کسی ولی کامل یا نبی مرسل کو دیا جاوے تو تمام عمر ہوش میں نہ آئے۔''

۱۱...... سید محمد جونپوری نے کہا کہ بندے پاس تصحیح ہوتی ہے کسی نے پوچھا میراں جی تصحیح کس کو کہتے ہیں۔ میراں نے کہا تمام ارواح اولوالعزم اور رسولوں اور انبیاء اور اولیاء بلند مرتبہ اور تمام مومنین ومومنات کے آدم سے اس دم تک سب بندے کے حضور میں عرض کئے جاتے ہیں۔ کسی نے پوچھا کہ یہ حضرات اپنی خدمات پیغمبری کی ادا کر کے اپنے مقامات کو پہنچے۔ اب ان کے ارواح کی تصحیح سے کیا فائدہ؟

جواب دیا کہ حق تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے کہ جس خزانہ سے تم نے نور لیا تھا پھر اس محل سے مقابلہ کر کے تصحیح کرو اور یہ بھی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص یہاں مقبول ہوا وہ خدا کے پاس بھی مقبول ہوا اور جو یہاں سے مردود ہوا وہ عنداللہ بھی مردود ہے۔ الخ

۱۲...... ایک روز بعد نماز فجر کے سب بھائی صف بستہ بیٹھے تھے شاہ دلاور نے کہا کہ دیکھو

یہ وہ لوگ ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا ہے: ’’ھم اخوانی بمنزلتی ‘‘یعنی وہ بھائی میرے ہم مرتبہ ہیں اور ایک روز بندہ کو دکھلا کر کہا کہ یہ بمقام مرسلین کے ہیں اور کہا کہ مرسل اس کو کہتے ہیں کہ مہتر جبرئیل اس پر وحی لاویں اور ایک روز کہا کہ یہ سب بھائی جو بیٹھے ہیں: ’’ھم اخوانی بمنزلتی ‘‘ کا مقام رکھتے ہیں۔ یعنی برابر حضرت رسالت پناہ کے ہیں۔ مگر چار شخص اس سے بھی بڑھ کر مقام رکھتے ہیں۔ اس نے پوچھا وہ چار کون ہیں کہا کہ تم اور بھائی عبدالمجید اور میاں عبدالمالک اور قاضی عبداللہ۔ العیاذ باللہ! الخ

۱۳...... میراں جی ایک روز میاں نعمت کے سامنے بولے کہ: ’’انا اللہ رب العالمین ‘‘ نعمت نے پوچھا کہ تم ذات اللہ ہو؟ بولے کہ بندہ بندہ ہے لیکن ذات اللہ رب العالمین ہے۔ جب دوسری بار پوچھا تو بولے کہ بندہ بندہ ہے لیکن ذات اللہ ہے۔ تیسری بات میں جواب دیا کہ بندہ بندہ ہے لیکن ذات اللہ ہے۔ بعد اس کے ایک ساعت آنکھیں بند کر کے کھڑے رہے۔ پھر اللہ جی بول کر ملکاں کے گھر گھس گئے۔

۱۴...... سید محمد جونپوری نے کہا کہ میں نہ کسی سے جنا گیا اور نہ میں نے کسی کو جنا۔

(دیکھو ہدیہ مہدویہ)

۱۵...... سید محمد جونپوری مہدی موعود ہیں۔ (ہدیہ مہدویہ ص۴)

۱۶...... تصدیق مہدویت سید محمد جونپوری کی فرض ہے اور ان کی مہدویت کا انکار کفر ہے۔ جس قدر دنیا کے مسلمان ہیں سب بہ سبب انکار مہدی کے کافر مطلق ہیں۔

۱۷...... مہدی جونپوری اگرچہ داخل امت محمدی ہیں لیکن افضل ہیں صحابہ کرام سے۔

۱۸...... سید محمد جونپوری سوائے محمد کے افضل ہیں، حضرت ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ ونوح وآدم اور تمام انبیاء اور مرسلین سے۔

۱۹...... سید محمد جونپوری اگرچہ تابع ہیں محمد ﷺ کے لیکن مرتبہ میں آنحضرت ﷺ کے برابر ہیں۔

۲۰...... تفاسیر قرآن شریف اور احادیث نبوی اگرچہ روایات صحیحہ سے مروی ہوں، اگر افعال واقوال مہدی کے موافق نہ ہوں تو ردی ہیں۔

۲۱...... قول مہدی کا واجب التصدیق ہے خواہ عقل ونقل کے مخالف ہو۔

۲۲...... شیخ جونپوری اور محمد ﷺ پورے مسلمان ہیں سواء ان کے تمام انبیاء ومرسلین ناقص الاسلام ہیں۔ یعنی حضرات موسیٰ وعیسیٰ ونوح وآدم وغیرہم۔

۲۳...... جب تک آدمی بچشم سر یا بچشم دل یا خواب میں خدا کو نہ دیکھے مومن نہیں ہے۔

۲۴...... تین پہر کے ذکر کرنے والا منافق ہے اور چار پہر ذکر کرنے والا مشرک ہے اور چار پہر کے ذکر کرنے والا ناقص مومن ہے اور آٹھ پہر کے ذکر کرنے والا کامل مومن ہے۔

۲۵...... اشیائے دنیوی اگر حلال اور مباح ہوں ان کے مشغول ہونے والا کافر ہے۔

۲۶...... ہجرت یعنی ترک وطن کرنا فرض ہے جو شخص ہجرت وصحبت بجا نہ لائے وہ منافق ہے۔

۲۷...... شیخ جونپوری کو نبی بلکہ رسول صاحب شریعت جانتے ہیں۔

۲۸...... مہدی موعود تابع تام ہیں بے خطا نبی ﷺ کے بلکہ معصوم عن الخطا ہیں۔

۲۹...... کسی مجتہد یا مفسر کا قول موافق حکم مہدی کے نہ ہو تو وہ قول غلط ہے۔

۳۰...... مہدی نے فرمایا ہے کہ جو حکم بیان کرتا ہوں میں خدا کی طرف سے بامر خدا بیان کرتا ہوں جو ان احکام میں سے ایک حرف کا منکر ہوگا عنداللہ ماخوذ ہوگا۔

۳۱...... شیخ جونپوری بعد منصب نبوت ورسالت کے بعضے صفات الوہیت میں اللہ تعالیٰ کے شریک ہیں۔

۳۲...... عالم میں چند چیزیں موجود ہیں کہ مخلوق خدا نہیں ہیں۔

۳۳...... دربار نبوت میں ایک صدیق تھے تو یہاں دو ہیں۔ سید محمود واخوند میر۔ اگر وہاں خلفائے راشدین چار تھے تو یہاں پانچ ہیں۔ سید محمود، اخوند میر، میاں نعمت، میاں نظام اور میاں دلاور۔ اگر وہاں عشرہ مبشرہ تھے تو یہاں بارہ ہیں۔ نواسہ مہدی جونپوری کو حسین ولایت کہتے ہیں۔ ان کے ساتھ لڑکپن میں خدا ہمیشہ کھیلا کرتا تھا اور ان کی ماں فاطمہ ولایت ہیں اور جوروان مہدی کی ازواج مطہرات وامہات المؤمنین۔ حسین ولایت ہونے کی دلیل چونکہ بہت نفیس ہے۔ لہٰذا نقل کی جاتی ہے۔

تذکرۃ الصالحین میں مذکور ہے کہ ایک روز یہ بزرگ بعد نماز تہجد کے جائے نماز پر بیٹھے تھے کہ روح یزید کی بصورت کتے کے داخل ہوئی۔ میاں مذکور نے اپنے ہاتھ سے اس کو ہانکا۔ اس نے ان کے ہاتھ کو ایسا زخمی کیا کہ اس کے درد سے بعد ۴۵ روز کے پندروہویں محرم کو انتقال ہوا۔ اس واسطے وہ حسین ولایت ہوئے۔

۳۴...... سید محمد مہدی علیہ السلام فرمودہ است۔ ہر حکمے کہ بیان میکنم از خدا و امر خدا بیان میکنم ہر کہ ازیں احکام یک حرف را منکر شود او عند اللہ ماخوذ گردد۔ (ہدیہ مہدویہ ص۱۵)

۳۵...... مہدی نے شاہ بہک سے کہا کیا پرانے خدا پر مقید ہو گئے ہو۔ آگے بڑھو اور یہ شعر پڑھے:

بیزارم ازاں کہنہ خدائے کہ تو داری ہر لحظہ مرا تازہ خدائے دگر است

(بحوالہ شواہد الولایت ص ۲۶۵ ہدیہ)

۳۶...... شیخ جونپوری کے اصحاب کا اتفاق ہے کہ محمد اور مہدی علیہ السلام یک ذات ہیں۔

(ہدیہ مہدویہ ص ۲۶۷)

۳۷...... میاں اخوندمیر نے کہا کہ تمام عالم میں دو مسلمان معلوم ہوتے ہیں۔ ایک محمد رسول اللہ دوسرے میراں محمد جونپوری۔ (ہدیہ ص۷ بحوالہ انصاف نامہ)

۳۸...... مہدویت اور نبوت میں صرف نام کا فرق ہے۔ مگر کام اور مقصود ایک ہے۔

(شواہد ولایت باب ۱۳ ہدیہ ص۱۲)

۳۹...... اوّل بارہ برس امر الٰہی ہوتا رہا اور میراں وسوسہ نفس و شر یمان سمجھ کر ٹالتے رہے اور بعد بارہ برس کے خطاب باعتاب ہوا کہ قضاء الٰہی جاری ہو چکی ہے۔ اگر قبول کرے گا ماجور ہوگا ورنہ مہجور ہوگا۔ (مطلع الولایت ہدیہ ص۱۲)

۴۰...... شیخ نے دعویٰ کیا: ''من اتبعنی فھو مؤمن ''یعنی جس نے میری تابعداری کی وہ ہی مومن ہے۔ (ہدیہ ص۲۵)

مرزا قادیانی اور مہدی جونپوری

اب ہم ان چالیس تحریروں کے مقابل مرزا قادیانی کی تحریریں والہامات لکھتے ہیں تاکہ مسلمانوں کو معلوم ہو جائے کہ مرزا قادیانی نے شیخ جونپوری مہدی کی نقل کی ہے۔ مگر ثبوت مہدویت میں شیخ جونپوری سے بہت ناقص ہے۔ کیوں کہ جو جو صفات وخصوصیات مہدی علیہ السلام کی حضرت خلاصۂ موجودات محمد ﷺ نے حدیثوں میں فرمائی وہ اکثر شیخ جونپوری میں پائی جاتی ہیں اور مرزا قادیانی میں کوئی صفت وعلامت نہیں پائی جاتی۔ ہم ذیل میں نمبروار درج ہیں۔

۱...... شیخ نے ایک مردہ زندہ کرنے پر اپنے ایک مرید کو مثیل عیسیٰ کہا۔ مرزا قادیانی نے ایک بیمار قریب المرگ کو اچھا کیا؟ بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات سے بھی انکار ہے کہ انہوں نے مردے زندہ کئے۔ حالانکہ قرآن شریف اس کی تصدیق فرماتا ہے۔ دیکھو ’’تحی الموتی باذنی ‘‘یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام علاوہ دیگر معجزات کے مردہ بھی زندہ کردیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ مفسرین کا اتفاق ہے کہ حضرت عیسیٰ نے مردے زندہ کئے۔ لیکن مرزا قادیانی چونکہ خود روحانی طاقت سے بے بہرہ تھے۔ اس لئے ایسی بعید تاویل کی ہے کہ مومن کتاب اللہ کی شان سے بعید ہے۔

مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ’’جو شخص مرگیا پھر دنیا میں ہرگز نہیں آئے گا۔‘‘

(ازالہ ص۶۶۵، خزائن ج۳ ص۴۵۹)

گویا مرزا قادیانی کا یہ مطلب ہے کہ نعوذ باللہ قرآن شریف میں جو مسیح کے معجزات درج ہیں غلط ہیں اور مرزا قادیانی کا دعویٰ ایمان اس پر یعنی قرآن شریف پر غلط ہے۔ مگر اس سے مرزا قادیانی کا دروغ ثابت ہوتا ہے جس میں لکھتے ہیں کہ ہم تمام معجزات پر ایمان رکھتے ہیں جن کا ذکر قرآن میں ہے۔ مرزا قادیانی نے دعویٰ تو مثیل عیسیٰ ہونے کا کردیا۔ مگر اعجاز نمائی کے وقت بجائے معجزہ دکھانے کے قرآن سے بھی انکار کردیا۔ حضرت عزیر کا زندہ ہونا عارضی طور پر مانتے ہیں۔ (ازالہ اوہام ص۳۶۵، خزائن ج۳ ص۲۸۷)

۲...... خداتعالیٰ نے مہدی میں پیغمبروں کے اوصاف بیان کئے۔ یہی مرزا قادیانی کہتے ہیں:

آنچہ داد است ہر نبی را جام — داد آں جام را مرا بتمام

(نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷)

یعنی ہر ایک نبی کو جو جام نبوت دیا گیا ہے وہ تمام مجھ اکیلے کو دیا گیا ہے:

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے — من بہ عرفان نہ کمترم ز کسے

(نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷)

یعنی اگرچہ بہت نبی گزرے ہیں۔ مگر میں کسی سے عرفان میں کم نہیں ہوں۔

مرزا قادیانی کا الہام ہے: ’’جری اللہ فی حلل الانبیاء‘‘

(ایک غلطی کا ازالہ ص۱، خزائن ج۱۸ ص۲۰۷)

۳...... اکثر مرسلین دعا مانگتے تھے کہ ہم کو مہدی کے گروہ میں کر۔ ان میں صرف حضرت عیسیٰ کی دعا قبول ہوئی کہ وہ نازل ہوکر مہدی کے ساتھ نصرت دین اسلام کریں گے۔ مرزا قادیانی بھی یہی کہتے ہیں کہ: ’’مہدی اور عیسیٰ ایک ہی ہے۔‘‘

(مسیح ہندوستان میں ص۱۱، خزائن ج۱۵ ص۱۳)

اور تمام امت محمدیہ کے برخلاف کہتے ہیں کہ مسیح اور مہدی ایک ہی ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ بخاری کی حدیث صاف صاف بتارہی ہے کہ مسیح آسمان سے نازل ہوگا اور امام مہدی امت میں سے ہوگا۔ وہ حدیث یہ ہے: ’’**کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم**‘‘ کیا ہوگا حال تمہارا جس وقت اتریں گے عیسیٰ بیٹے مریم کے درمیان تمہارے اور امام تمہارا تم میں سے ہوگا۔‘‘ (بخاری ص۴۹۰)

مسیح اور مہدی دو شخصیات ہیں

مرزا قادیانی اس حدیث کے معنی غلط کر کے اپنی رائے تمام امت کے برخلاف ظاہر کرتے ہیں کہ مسیح اور مہدی ایک ہی شخص ہے اور وہ میں ہوں۔ پس یہ ایک اصولی بحث ہے۔ اگر یہ ثابت ہوجاوے کہ مسیح اور مہدی ایک ہی شخص نہیں ہے تو مرزا قادیانی کے تمام دعاوی جھوٹے ہیں۔ لہٰذا ہم اناجیل سے اور احادیث اور اقوال بزرگان دین سلف وخلف سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ مسیح الگ ہے اور مہدی الگ ہے۔ مسیح نبی ورسول ہے اور مہدی نبی ورسول نہیں۔ اوّل انجیل سے اس امر کا ثبوت کہ نازل ہونے والا مسیح ابن مریم نبی ناصری ہے۔

۱...... ’’یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اٹھایا گیا ہے اسی طرح جس طرح تم نے آسمان پر جاتے دیکھا پھر آوے گا۔‘‘ (اعمال باب۱، آیت۱۲)

۲...... قرآن کی تصدیق کہ مسیح آسمان سے نازل ہوگا۔ ’’**وما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ**‘‘ دیکھو (تفسیر ابن کثیر بحاشیہ فتح البیان مطبوعہ مصر ج۲ ص۲۲۹) ’’**نجاہ اللہ من بینہم ورفعہ من روزنۃ ذالک البیت الی السماء وبقا حیاتہ فی السماء وانہ سینزل الی الارض قبل یوم القیامۃ**‘‘ (ج۲ ص۲۳۴)

یعنی نجات دی اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو ان سے یعنی یہودیوں سے اور اٹھالیا

اس کو اس گھر کی کھڑکی سے آسمان کی طرف اور زندہ رکھا ہوا ہے اس کو آسمان میں اور تحقیق وہی نازل ہونے والا ہے طرف زمین کی قیامت کے نزدیک۔

(تفسیر بیضاوی ج۲ص۸۲)''روی ان عیسٰی علیہ السلام ینزل من السماء حین یخرج الدجال فیهلکه ''یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے جب کہ دجال نکلے گا اور وہ اس کو قتل کریں گے۔

۳...... حدیثوں سے ثبوت کہ آنے والا مسیح الگ ہے اور مہدی مسلمانوں کا امام الگ ہے:''عن عليٍ قال قلت یا رسول الله أمن آل محمد المهدی ام من غیرنا فقال لا بل منا یختم الله به الدین کما فتح بنا ''روایت ہے نعیم بن حماد سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ﷺ مہدی ہم اہل بیت سے ہے یا ہمارے غیر سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں بلکہ ہم میں سے ہے، ختم کرے گا اللہ تعالیٰ بہ سبب اس کے دین کو جیسا کہ شروع کیا بہ سبب ہمارے۔'' (ہدیہ مہدویہ ص۱۲۶)

اس حدیث سے ثابت ہے کہ مہدی سید آل رسول سے ہوگا نہ کہ مغل چنگیز خان کی اولاد سے۔

دوسری حدیث:''کیف تهلک امة انا فی اوّلها وعیسٰی فی آخرها والمهدی من اهل بیتی فی وسطها ''یعنی کس طرح ہلاک ہوسکتی ہے وہ امت جس کے اوّل میں ہوں اور حضرت عیسیٰ اس کے اخیر ہے اور مہدی جو کہ میرے اہل بیت سے ہوگا اس کے درمیان ہے۔ (مشکوٰۃ، ہدیہ مہدویہ ص۲۵۴)

حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں کہ جو کشف والہام کے امام ہیں: ''انه لاخلاف ینزل فی آخر الزمان ''یعنی اس میں کسی کو خلاف نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں اتریں گے۔ (فتوحات مکیہ باب۷۳) اور یہ عین حدیث کے مطابق ہے۔''عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ کیف انتم اذا نزل ابن مریم من السماء فیکم وامامکم منکم'' (رواہ البیہقی فی کتاب الاسماء والصفات)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے کیا حالت ہوگی تمہاری جب ابن مریم عیسیٰ علیہ السلام تم میں آسمان سے اتریں گے اور تمہارا امام مہدی علیہ السلام بھی تم میں موجود ہوگا۔

جب ثابت ہے کتب سماوی واحادیث محمدیؐ سے کہ مسیح اور مہدی الگ الگ ہیں تو مرزاقادیانی نہ سچے مسیح ہیں اور نہ مہدی۔ مرزاقادیانی سے سید محمد جونپوری کا دعویٰ قوی ہے۔ کیونکہ وہ سید تھا اور اس کا نام بھی حدیث کے مطابق محمد تھا۔ اس نے بیعت بھی جاکر ملک عرب میں لی تھی اور کامیاب بھی ایسا ہوا کہ اس زمانہ میں جب کہ نہ ڈاک، نہ ریل، نہ تار اسباب اشاعت نہ تھے۔ اس زمانہ میں اس کے مرید ہندوستان اور پنجاب سے تجاوز کر کے خراسان تک پہنچ گئے تھے۔ اس کے مقابل مرزاقادیانی کی ایک بات بھی حقیقی نہیں کل بناوٹی اور مجازی واستعاری ہیں۔ پس یہ ہرگز سچے مہدی نہیں ہوسکتے اور چونکہ ان کے نزدیک مہدی ومسیح ایک ہی شخص ہے تو مسیح بھی آچکا۔ ہرحال میں مرزاقادیانی جھوٹے ہیں اور لطف یہ کہ اپنے ہی قول سے جھوٹے ہیں۔ کیونکہ اقرار کر چکے ہیں کہ: ''اگر مہدی اور مسیح کے کام مجھ سے نہ ہوں اور مرجاؤں تو سب گواہ رہیں کہ جھوٹا ہوں۔''

(مکتوبات احمد جدید ج اوّل ص ۴۹۸، مکتوب نمبر۲۹ طبع جدید، اخبار بدر ۱۹/جولائی ۱۹۰۶ء)

۵...... حاجی محمد فرائی نے پوچھا کہ حضرت عیسیٰ کب آویں گے۔ میراں نے پیچھے ہاتھ کر کے کہا کہ میرے بعد آویں گے۔ چنانچہ حاجی محمدؒ نے دعویٰ عیسویت میراں کی وفات کے بعد کیا۔ پس جب مہدی اور مسیح آچکے تو پھر مرزاقادیانی کس طرح سچے مسیح ومہدی ہوسکتے ہیں۔ اگر کہو کہ وہ جھوٹے تھے اور مرزاقادیانی سچے ہیں تو کوئی دلیل لاؤ، دعویٰ بلادلیل کبھی تسلیم نہیں ہوسکتا۔ جب سید محمد کا دعویٰ حدیثوں کے مطابق تھا۔ یعنی اس کا نام بھی محمد تھا اور آل رسول میں سے بھی تھا اور مکہ ومدینہ کے درمیان مقام واکن میں حسب فرمان حضرت خلاصہ موجودات محمد مصطفیٰ ﷺ اس نے بیعت بھی لی۔ وہ سچا مہدی نہ مانا گیا تو مرزاقادیانی جن کی ایک بات بھی سچی نہیں۔ نہ ذات کے سید، نہ نام محمد، نہ ملک عرب دیکھا، نہ وہاں گئے اور نہ وہاں بیعت لی۔ گھر بیٹھے مہدی بن گئے۔ کیونکر سچے ہوسکتے ہیں۔

جب میر مدثر شاہ کے نزدیک ہر ایک مدعی کی تکذیب کرنی اور مصلح کو نہ ماننا اور اس کی دشمنی کفر ہے تو پھر مرزاقادیانی اور ان کے بزرگ بھی بہ سبب انکار ایک مصلح کے کافر ٹھہرے۔

۵...... ''میراں نے کہا کہ مجھ کو سب انبیاء علیہم السلام کا پیشواء بنایا گیا۔''

مرزاقادیانی بھی فرماتے ہیں: ''آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔'' (حقیقت الوحی ص۸۹، خزائن ج۲۲ ص۹۲)

اگر چہ مرزا قادیانی کا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا مگر وہ مرتبہ مرزا قادیانی کو حاصل نہیں ہوا کہ تمام انبیاء علیہم السلام کے ارواح کو حکم ہوتا ہے کہ: ''جس دریا سے تم نے نور حاصل کیا ہے اس سے مقابلہ کرو۔'' معلوم ہوتا ہے کہ یہ تحریر جونپوری مہدی کی ان کی نظر سے نہ گزری تھی۔

۶...... ''درمیان محمدؐ و بندہ کے فرق کرنے والے کو زیان ہے۔''

مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ: ''لیس فی جبتی الا انوارہ ''یعنی میرے وجود میں محمدؐ کے نور کے سوا کچھ نہیں۔'' (ضمیمہ حقیقت الوحی الاستفتاء ص۱۷، خزائن ج۲۲ ص۶۳۷)

درثمین میں لکھتے ہیں:

وارث مصطفیٰ شدم بہ یقین شدہ رنگیں برنگ یار حسین

(نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷)

۷...... نبوت جاری ہے۔ مرزا قادیانی پہلے تو ختم نبوت کے معتقد تھے۔ مگر ۱۹۰۱ء کے بعد نبوت و رسالت کے مدعی ہوئے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ: ''محمد ﷺ کی متابعت تامہ سے نبوت کا درجہ مل سکتا ہے۔''

۸...... ''یہ محمدؐ، ابراہیم و موسیٰ برابر ہیں۔'' مرزا قادیانی بھی یہی کہتے ہیں۔ بلکہ اپنی فضیلت سے تمام انبیاء پر ظاہر کرتے ہیں:

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے من بہ عرفان نہ کمترم ز کسے

(نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷)

۹...... ''نبوت و مہدویت میں صرف نام کا فرق ہے۔''

مرزا قادیانی بھی ضرورۃ الامام میں لکھتے ہیں کہ: ''نبی و رسول و امام زمان سب کا مفہوم ایک ہی ہے اور میں امام الزماں ہوں۔'' (ضرورۃ الامام ص۲۴، خزائن ج۱۳ ص۴۹۵)

۱۰...... اس قدر تجلی الوہیت ہوتی ہے کہ: ''اگر ان دریاؤں کا ایک قطرہ مرسلوں کو دیا جائے تو ہمیشہ بے ہوش رہیں۔''

مرزا قادیانی اس مرتبہ پر نہیں پہنچے تھے۔ رات دن تصنیفات میں مشغول رہتے تھے۔ مگر زبانی دعویٰ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں فنا ہو کر عین اللہ ہو گیا ہوں۔ میں نے دیکھا

کہ اللہ تعالیٰ کی روح مجھ پر محیط ہوگئی ہے اور میرے جسم پر مستولی ہوکر اپنے وجود میں مجھے پنہاں کرلیا۔ یہاں تک کہ میرا کوئی ذرہ بھی باقی نہ رہا۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۴، خزائن ج۵ ص۵۶۴)

۱۱...... ’’تصحیح کا ہونا۔‘‘

مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں کہ: ’’مجھے الہام ہوا کہ **انک لمن المرسلین**‘‘

(حقیقت الوحی ص۱۰۷، خزائن ج۲۲ ص۱۱۰)

۱۲...... شاہ دلاور نے کہا کہ: ’’سب مہدوی مرتبہ میں محمد ﷺ کے برابر ہیں۔‘‘

مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں کہ: ’’اب میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا ہے۔‘‘

(اربعین نمبر۴ ص۶، خزائن ج۱۷ ص۴۳۵ حاشیہ)

۱۳...... ’’**انا رب العالمین**‘‘

مرزا قادیانی بھی خدا بنے خالق زمین وآسمان بنے، خالق انسان بنے۔

(کتاب البریہ ص۷۹، خزائن ج۱۳ ص۱۰۵،۱۰۴)

۱۴...... ’’سید محمد جونپوری نے کہ میں نہ کسی سے جنا گیا۔‘‘

مرزا قادیانی بھی یہی کہتے ہیں۔ مرزا قادیانی کو الہام ہوا: ’’**انت منی وانا منک**‘‘ یعنی اے مرزا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۷۴، خزائن ج۲۲ ص۷۷)

جب مرزا قادیانی کو خدا کہتا ہے کہ اے مرزا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں تو مرزا قادیانی خدا کے ساتھ شرکت نوعی رکھتے تھے اور یہی مطلب ’’**لم یلد ولم یولد**‘‘ کا ہے۔ نعوذ باللہ!

۱۵...... ’’سید محمد جونپوری مہدی موعود ہیں۔‘‘

مرزا قادیانی بھی کہتے ہیں کہ: ’’میں مہدی اور مسیح موعود ہوں۔‘‘

(مسیح ہندوستان میں ص۱۳، خزائن ج۱۵ ص۱۳)

مرزا قادیانی وسید جونپوری دونوں کذاب

مگر حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں سچے مہدی موعود نہ تھے۔ کیونکہ جو علامتیں

رسول اللہ ﷺ نے مہدی کی فرمائی ہوئی ہیں، وہ نہ مرزا قادیانی میں تھیں اور نہ شیخ جونپوری میں، مرزا قادیانی تو سید فاطمی النسب نہ تھے مغل تھے۔ بیعت ملک عرب میں لینی تھی، مرزا قادیانی عرب تک نہیں گئے۔ حدیث شریف میں مذکور ہے: ''**عن عبداللہ ابن مسعود قال قال رسول اللہ ﷺ لاتذهب الدنیا حتی یملک العرب رجل من اهل بیتی یواطی اسمه اسمی** (رواہ الترمذی وابوداؤد) ''ترجمہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ دنیا ختم نہ ہوگی جب تک کہ ایک شخص میرے اہل بیت سے عرب کا مالک نہ ہو جائے جس کا نام میرے نام کے مطابق ہوگا۔''

سید محمد جونپوری سید تو تھا مگر اس کے باپ کا نام چونکہ سید خال تھا، اس واسطے وہ سچا نہ مانا گیا اور مرزا قادیانی کا نام غلام احمد ولد غلام مرتضیٰ تھا۔ ذات کا مغل تھا اس واسطے یہ ہرگز سچا مہدی نہیں ہوسکتا۔ افسوس مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (نشان آسمانی ص۱۵، خزائن ج۴ ص۳۷۴) میں حضرت نعمت اللہ ولی کے قصیدے کے شعر کو اپنے مطلب کے واسطے دے دیا۔

ا ح م و دال مے خوانم نام آن نامدار مے بینم

حالانکہ قصیدہ میں:

میم حا میم دال مے خوانم نام آں نامدار مے بینم

لکھا ہوا ہے بڑی بات یہ ہے کہ چونکہ ملک عرب کا مالک ہونا کامل علامت تھی وہ دونوں میں نہ پائی گئی۔ اس واسطے دونوں سچے مہدی نہیں ہوسکتے۔ مدعی ہونے کو ڈیڑھ سو سے زیادہ ہوئے اور ان میں صالح بن طریف بادشاہ بھی ہوا اور تین سو برس تک سلطنت اس کے خاندان میں رہی۔ (دیکھو تاریخ ابن خلدون) مگر چونکہ دوسرے کام مہدی کے اس سے نہ ہوئے اور نہ ملک عرب کا مالک ہوا، اس لئے وہ بھی سچا نہ سمجھا گیا۔ مرزا قادیانی کی تو کچھ حقیقت ہی نہیں۔ جھوٹی تاویلیں اور مجاز واستعارہ وظل وبروز کا لشکر رکھتے تھے اور ہمیشہ شکست کھاتے رہے۔ ملک عرب الٹا کفار کے قبضہ میں چلا گیا۔ حالانکہ مہدی اس کا مالک ہونا تھا۔

۱۶...... ''تصدیق مہدویت سید محمد فرض ہے اور انکار کفر۔''

مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں: ''جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔ کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیش گوئی موجود ہے۔'' (حقیقت الوحی ص۱۶۳، خزائن ج۲۲ ص۱۶۸)

اور (توضیح المرام ص۱۸، خزائن ج۳ ص۶۰) پر لکھتے ہیں: ’’جو مامور ہوکر آتا ہے…… اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے۔‘‘

۱۷…… ’’مہدی جونپوری اگرچہ داخل امت محمدی ہیں۔‘‘

مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں: ’’میرا مقام یہ ہے کہ میرا خدا عرش پر سے میری تعریف کرتا ہے اور عزت دیتا ہے۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۶۹، خزائن ج۱۹ ص۱۸۱)

(یہ ترجمہ مرزا قادیانی کا اپنا کیا ہوا جو نقل کیا گیا ہے)

۱۸…… ’’سید محمد جونپوری انبیاء سے افضل ہے۔‘‘

مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں کہ: ’’آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۸۹، خزائن ج۲۲ ص۹۲)

پھر اعجاز احمدی میں لکھتے ہیں: ’’پہلوں کا پانی مکدر ہوگیا اور ہمارا پانی اخیر زمانہ تک مکدر نہیں ہوگا۔‘‘ (جس کا مطلب ہے کہ سارے نبیوں سے افضل ہوں)

(اعجاز احمدی ص۶۹، خزائن ج۱۹ ص۱۸۱)

۱۹…… ’’سید محمد جونپوری اگرچہ تابع محمدؐ ہیں مگر رتبہ میں برابر ہیں۔‘‘

مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ: ’’میں امتی بھی ہوں اور خود بھی نبی ہوں اور میری نبوت خاتم النّبیین کے برخلاف نہیں۔ کیونکہ میں بہ سبب متابعت محمد ﷺ کے عین محمد ہوں۔‘‘

(ایک غلطی کا ازالہ ص۱، خزائن ج۱۸ ص۲۰۷)

پھر ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں کہ: ’’مجھ کو الہام ہوا **الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ یداللہ فوق ایدیھم** ‘‘ترجمہ: مرزا قادیانی جو لوگ تجھ سے بیعت کریں گے وہ تجھ سے نہیں بلکہ خدا سے بیعت کریں گے، خدا کا ہاتھ ہوگا جو ان کے ہاتھ پر ہوگا۔‘‘

(ازالہ اوہام حصہ دوم ص۸۵۵، خزائن ج۳ ص۵۶۵)

یہ قرآن کی آیت ہے جو پہلے اصلی محمد ﷺ پر نازل ہوئی اور پھر نقلی محمد پر الہام ہوئی۔ (معاذ اللہ)

۲۰…… ’’تفاسیر قرآن شریف واحادیث خلاف اقوال وافعال میرے ردی ہیں۔‘‘

مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں: ’’میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور

وہ وحی ہے جو میرے اوپر نازل ہوئی؟ ہاں! تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں۔‘‘

(اعجاز احمدی ص۳۰، خزائن ج۱۹ ص۱۴۰)

اس عبارت مرزا قادیانی کا صاف مطلب ہے کہ جو حدیث میری وحی کی معارض ہے وہ حجت شرعی نہیں۔ مثلاً مرزا قادیانی نے اپنی تصویر بنوائی اور بت پرستی کی بنیاد ڈالی مرزا قادیانی کے اس فعل کے مقابل رسول اللہ ﷺ کی سب حدیثیں جو بت پرستی اور تصویر سازی کی ممانعت میں ہیں، مرزائیوں کے اعتقاد میں ردی ہیں۔ مرزا قادیانی اعجاز احمدی میں لکھتے ہیں: ’’ہم نے علم اس سے لیا کہ وہ حی وقیوم اور واحدہ لاشریک ہے اور تم لوگ مردوں سے روایت کرتے ہو۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۵۷، خزائن ج۱۹ ص۱۶۹)

۲۱...... ’’قول مہدی کا واجب التصدیق ہے خواہ عقل ونقل کے مخالف ہو۔‘‘

مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں: ’’مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں...... مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرایا۔‘‘

(کشتی نوح ص۴۷، خزائن ج۱۹ ص۵۰)

ناظرین! مرزا قادیانی کا یہ قول عقل ونقل سے کس قدر دور ہے کہ مرد کو حمل ہو اور پھر والدہ اور مولود ایک ہی شخص ہو۔ مگر افسوس تعلیم یافتہ ہونے کے مدعی مرزا قادیانی کو ابن مریم مانتے ہیں۔

۲۲...... ’’شیخ جونپوری اور محمد پورے مسلمان ہیں اور سب انبیاء علیہم السلام ناقص الاسلام ہیں۔‘‘

مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں کہ: ’’کوئی نبی نہیں جس نے کبھی نہ کبھی اپنے اجتہاد میں غلطی نہ کھائی ہو۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۲۴، خزائن ج۱۹ ص۱۳۳)

مرزا قادیانی نے یہ کمال کیا ہے کہ لکھتے ہیں: ’’ایسا ہی آپ نے (یعنی محمد ﷺ نے) امت کو سمجھانے کے لئے بعض پیش گوئیوں کے سمجھنے میں خود اپنا غلطی کھانا بھی ظاہر فرمایا۔‘‘ (ازالہ حصہ اوّل ص۴۰۷، خزائن ج۳ ص۳۱۱)

۲۳...... ’’جب تک خدا کو نہ دیکھے مومن نہیں ہے۔‘‘

یہی مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ’’خدا تعالیٰ ان سے بہت قریب ہو جاتا ہے اور کس قدر پردہ اپنے پاک اور روشن چہرہ سے جو نور محض ہے اتار دیتا ہے۔‘‘

(ضرورۃ الامام ص۱۳، خزائن ج۱۳ص۴۸۳)

(حقیقت الوحی ص۲۳، خزائن ج۲۲ ص۲۵) پر لکھتے ہیں: ’’اور پورے طور پر چہرہ حضرت احدیت ظاہر ہوتا ہے۔‘‘

۲۴...... ’’آٹھ پہر کے ذکر کرنے والا کامل مومن ہے۔‘‘

مرزا قادیانی بھی زبانی تو کہتے ہیں اور لکھتے ہیں مگر عمل ندارد ہے۔ (کشتی نوح ص۱۱، خزائن ج۱۹ص۱۲) پر لکھتے ہیں: ’’خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو۔ اسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو۔‘‘

مگر افسوس کہ عمل اس کے برعکس ہے۔ تمام زمانۂ زندگی اثبات مسیحیت ومہدویت میں خرچ کیا اور وفات مسیح اس واسطے ثابت کرتے ہیں کہ عیسیٰ مرے اور مرزا قادیانی مسیح ثابت ہو۔ ہر ایک ان کے مرید کی عبادت اور ذکر خدا یہی ہے۔ مرزا قادیانی بیعت کے وقت اقرار لیتے ہیں کہ مرزائیت کی اشاعت کروں گا۔ (دیکھو شرائط بیعت)

۲۵...... ’’دنیاوی اسباب اگرچہ حلال ومباح ہوں، ان سے مشغول ہونے والا کافر ہے۔‘‘

مرزا قادیانی (کشتی نوح ص۱۲، خزائن ج۱۹ص۱۳) پر لکھتے ہیں: ’’ہر ایک جو اس کے (خدا) نام کے لئے غیرت مند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا وہ جو دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گدوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں، وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔‘‘

مگر افسوس خود مرزا قادیانی دنیا کے ہر ایک اسباب عیش سے مالا مال رہے۔ ہزاروں روپے کے عورت کے طلائی زیورات، کھانے کو لذیذ ومرغن قیمتی کھانے، قوت کی یاقوتیاں، چوزے کی گاگریں، انگریزی ٹانک ادویہ وغیرہ اسباب تنعم استعمال فرماتے رہے۔ رہنے کے واسطے وسیع اور عمدہ گھر۔ کیا ’’**لم تقولون مالا تفعلون**‘‘ اسی کا نام نہیں یعنی ایسی باتیں کیوں کہتے ہو جو خود نہیں کرتے۔

۲۶...... ’’ہجرت فرض ہے۔‘‘

مرزا قادیانی نے ترک وطن نہیں کیا بلکہ فریضہ حج تک بھی ادا نہ کیا۔ کیونکہ طبیعت آرام طلب واقع ہوئی تھی۔ نماز بھی وقت پر ادا نہ کرتے اور جمع کر کے پڑھتے اور فرماتے کہ مسیح کے لئے نمازیں جمع کرنے کا حکم ہے۔ مگر شاعرانہ مضمون نویسی کے ذریعہ سے متابعت محمدؐ سے محمد ہو گئے اور نبوت کاذبہ کا دعویٰ کیا جو کہ انہی کا حصہ تھا۔

۲۷...... شیخ جونپوری کو نبی ورسول صاحب شریعت جانتے ہیں۔''

مرزا قادیانی کا بھی یہی دعویٰ ہے کہ خود نبی ورسول ہوں، مگر تابع شریعت محمد ﷺ ہوں اور قادیانی جماعت کے پیرو اپنی کتاب (حقیقت نبوت ص۱۸۶، ۱۸۷، انوارالعلوم ج۲ ص۵۰۳، ۵۰۴) پر نہایت دلیری سے لکھتے ہیں: ''آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا ختم ہونا جو عقیدہ رکھتا ہے وہ لعنتی ومردود ہے۔''

افسوس ایسے پر کہ تمام سلف صالحین کو مورد لعنت قرار دیا ہے۔

مرزا قادیانی خود لکھتے ہیں: ''میری وحی میں اوامر بھی ہیں اور نہی بھی اور اسی کا نام شریعت ہے۔'' (اربعین نمبر۴ ص۶، خزائن ج۱۷ ص۴۳۵)

۲۸...... ''مہدی موعود علیہ السلام تابع تام نبی ﷺ کے ہے بلکہ معصوم عن الخطاء ہیں۔''

مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں:

آنچہ من بشنوم ز وحی خدا بخدا پاک دانمش ز خطاء

(نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷)

یعنی جو کچھ میں وحی خدا سے سنتا ہوں، خدا کی قسم اس کو خطا سے پاک سمجھتا ہوں۔

''سو میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ناممکن نہ تھا اگر میں اپنے سید ومولیٰ، فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو میں نے جو کچھ پایا اس کی پیروی سے پایا۔''

(حقیقت الوحی ص۶۶، خزائن ج۲۲ ص۶۴)

۲۹...... ''کسی مجتہد یا مفسر کا قول موافق حکم مہدی کے نہ ہو تو وہ قول غلط ہے۔''

مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں: ''جو شخص (یعنی میں) حکم ہو کر آیا ہے اس کا اختیار ہے

کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کر دے۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص۱۰، خزائن ج۱۷ص۵۱)

۳۰…… ’’مہدی نے فرمایا ہے جو کچھ بیان کرتا ہوں خدا کے حکم سے کرتا ہوں۔‘‘

مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں: ’’کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔‘‘ (کشتی نوح ص۱۲، خزائن ج۱۹ص۱۲)

۳۱…… ’’شیخ جونپوری بعض صفات الوہیت میں اللہ تعالیٰ کے شریک۔‘‘

مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں: ’’زمین وآسمان وانسان کے پیدا کرنے میں میں خدا کا شریک ہوں۔‘‘

چنانچہ لکھتے ہیں کہ: ’’میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا ’’انّا زیّنا السماء الدنیا بمصابیح‘‘ پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔‘‘

(کتاب البریہ ص۷۹، خزائن ج۱۳ص۱۰۵)

۳۲…… ’’دنیا میں چند چیزیں ایسی ہیں کہ مخلوق خدا نہیں۔‘‘

مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں کہ یہ عالم خدا کے اعضاء کی مانند ہے۔ پس جس طرح خدا کا کوئی خالق نہیں اسی طرح اس کے اعضاء کا بھی کوئی خالق نہیں۔‘‘ مرزا قادیانی کے مذہب میں جب عالم خدا کے اعضاء کی طرح ہے تو جس طرح خدا کے اعضاء مخلوق نہیں عالم بھی مخلوق نہیں۔ (توضیح مرام ص۷۶تا۷۹، خزائن ج۳ص۸۹تا۹۲)

۳۳…… ’’دربار نبوت میں اگر ایک صدیق تھا تو یہاں دو ہیں۔‘‘

مرزا قادیانی کے مرید بھی اپنے آپ کو صحابہ کرام کے ہم مرتبہ سمجھتے ہیں۔ مرزا قادیانی نے بھی لکھا ہے: ’’وآخرین منھم لمّا یلحقوا بھم‘‘ سے میری جماعت مراد ہے۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص۶۶، خزائن ج۲۲ص۵۰۲)

اور چونکہ میری جماعت صحابہ کے رنگ میں ہے، اس لئے میں نبی ہوں۔

حکیم نورالدین مرزا قادیانی کا پہلا خلیفہ اپنے آپ کو صدیق زعم کرتا تھا۔

(سیرت المہدی ص۳۷ حصہ سوم روایت نمبر۵۳۷، طبع قدیم، سیرت المہدی ج اوّل ص۵۳۳، روایت نمبر۵۳۷ طبع جدید)

مرزا قادیانی کے دلائل بھی لغویت میں سید محمد جونپوری سے کم نہیں کہ مرزا قادیانی مریم سے عیسیٰ بنائے گئے، حمل ہوا۔ وغیرہ!

۳۴...... ’’ہرچہ بیان کنم یعنی جو کچھ میں بیان کرتا ہوں اس کے ایک حرف کا بھی جو منکر ہے عنداللہ ماخوذ ہوگا۔‘‘

مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں:’’جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔ کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیش گوئی موجود ہے۔یعنی رسول اللہ ﷺ نے خبر دی تھی کہ آخری زمانہ میں میری امت میں سے ہی مسیح موعود آئے گا اور آنحضرت ﷺ نے یہ بھی خبر دی تھی کہ میں معراج کی رات مسیح ابن مریم کو ان نبیوں میں دیکھ آیا ہوں۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۱۶۴، خزائن ج۲۲ ص۱۶۸)

افسوس! مرزا قادیانی کو جھوٹ لکھنے سے کچھ خوف خدا نہ آیا۔مرزا قادیانی کا کوئی مرید بتاوے کہ رسول اللہ ﷺ نے کہاں فرمایا ہے کہ مسیح موعود امت محمدیہ میں سے پیدا ہوگا؟ وہ تو حدیثوں میں حضرت عیسیٰ کا آسمان سے نازل ہونا فرماتے ہیں۔ یہ کہاں لکھا ہے کہ غلام احمد ولد غلام مرتضیٰ مسیح موعود ماں کے پیٹ سے پیدا ہوگا؟ وہاں تو ہر ایک حدیث میں عیسیٰ ابن مریم نبی اللہ مذکور ہے۔شکر ہے کہ معراج کا ذکر مرزا قادیانی نے خود کیا ہے۔معراج والی حدیث میں ہی ذکر ہے کہ میں نے عیسیٰ بن مریم کو دیکھا اور موسیٰ علیہ السلام وابراہیم علیہ السلام کو بھی دیکھا قیامت کے بارہ میں گفتگو ہوئی سب نے کہا کہ کسی کو علم نہیں کہ قیامت کب ہوگی۔ پہلے بات ابراہیم علیہ السلام پر ڈالی گئی۔انہوں نے فرمایا کہ مجھ کو خبر نہیں۔ پھر بات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ڈالی گئی۔انہوں نے بھی فرمایا کہ مجھ کو علم نہیں، پھر بات حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام پر ڈالی گئی،انہوں نے بھی کہا کہ مجھ کو علم نہیں۔مگر اللہ تعالیٰ کا مجھ کو حکم ہے کہ جب دجال نکلے گا تو میں اس کو اس حربہ سے قتل کروں گا۔ وہ حربہ بھی دکھایا گیا۔کوئی مرزائی بتا سکتا ہے کہ وہاں بھی مرزا قادیانی ہی دکھائی دیئے تھے۔

اس حدیث سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم ناصری کا اصالتاً نزول ہوگا اور انہی کے ہاتھ سے دجال قتل ہوگا اور مرزا قادیانی کی سب تاویلیں جو انہوں نے اپنی مسیحیت ومہدویت کے واسطے کی ہیں سب غلط ہیں۔ کیونکہ خلاف انجیل وقرآن واحادیث واجماع امت اوران کے اپنے بیان مندرجہ ’’براہین احمدیہ‘‘ کے خلاف ہیں۔ یہ بات نادان سے نادان مسلمان بھی جانتا ہے کہ جو الہام قرآن اور حدیث اور انجیل

واجماع امت کے برخلاف ہو وہ کسی طرح خدا کی طرف سے نہیں ہوسکتا۔ پس مسیح موعود امت محمدیہ میں سے ہرگز پیدا نہیں ہوگا۔ مرزا قادیانی اپنے الہام پر دھوکا خوردہ ہیں اور اپنے الہام کو جو ظنی ہے قطعی اور یقینی زعم کرتے ہیں۔

۳۵...... ’’مہدی نے شاہ بہک سے کہا کہ پرانے خدا پر معتقد ہوگئے ہو۔‘‘

مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں: ’’یہ ہم قبول نہیں کر سکتے کہ الہام کی سرے سے ہی صف الٹ دی جائے اور ہمارے ہاتھ میں صرف ایسے قصے ہوں جن کو ہم نے بچشم خود دیکھا نہیں۔ ظاہر ہے کہ جب کہ ایک امر صدہا سال سے قصے کی صورت میں ہی چلا جائے اور اس کی تصدیق کے لئے کوئی تازہ نمونہ پیدا نہ ہو۔‘‘ (ضرورۃ الامام ص۲۰،۲۱، خزائن ج۱۳ص۴۹۱)

اور (حقیقت الوحی ص۵۳، خزائن ج۲۲ص۵۵) پر لکھتے ہیں: ’’اس انعام کو پانے والے وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنی ہستی سے مر جاتے ہیں اور خداتعالیٰ سے کامل تعلق پیدا کر لیتے ہیں۔ تب ان کا وجود مظہر تجلیات الٰہیہ ہو جاتا ہے۔‘‘

مرزا قادیانی کا مطلب یہ ہے کہ جدید خدا و جدید وحی ہر زمانہ میں ضروری ہے۔ جو اس شعر کے ہم معنی ہے:

بیزارم ازاں کہنہ خدائیکہ تو داری ہر لحظہ مرا تازہ خدائے دگر است

۳۶...... شیخ جونپوری کے اصحاب کا اتفاق ہے کہ محمد ﷺ ومہدی علیہ السلام ایک ذات ہیں۔

مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں کہ: ’’محمد امام زماں تھا اور میں بھی امام زماں ہوں۔‘‘

(ضرورۃ الامام ص۲۴، خزائن ج۱۳ص۴۹۵)

۳۷...... میاں اخوند میر نے کہا کہ تمام عالم میں دو مسلمان ہیں محمدؐ ومہدی۔

مرزا قادیانی بھی کہتے ہیں: ’’یہاں تک کہ میرا وجود نبی کریم کا وجود ہوگیا۔‘‘

(خطبہ الہامیہ ص۱۷۱، خزائن ج۱۶ص۲۵۸)

مرزا قادیانی بھی کہتے ہیں: ’’یہاں تک کہ میرا وجود نبی کریم کا وجود ہوگیا۔‘‘

(خطبہ الہامیہ ص۱۷۱، خزائن ج۱۶ص۲۵۸)

۳۸...... مہدیت ونبوت میں صرف نام کا فرق ہے۔

مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں: ’’امام زماں کے لفظ میں نبی ورسول ومجدد سب داخل ہیں...... اور میں امام زمان ہوں۔‘‘ (ضرورت الامام ص۲۴، خزائن ج۱۳ص۴۹۵)

۳۹...... بارہ برس تک حکم ہوتا رہا کہ تو مہدی ہے مگر میراں ٹالتے رہے۔

مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں: ’’میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شدومد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۷، خزائن ج۱۹ ص۱۱۳)

۴۰...... ’’من اتبعنی فھو مومن ‘‘یعنی جس نے میری تابعداری کی وہ مومن ہے۔

مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں: ’’میں اسم احمد میں آنحضرت ﷺ کا شریک ہوں...... اس لئے انکار کفر تک نوبت پہنچاتی ہے۔ لہٰذا جیسا کہ مومن کے لئے دوسرے احکام الٰہی پر ایمان لانا فرض ہے۔ ایسا ہی اس بات پر ایمان لانا فرض ہے کہ آنحضرت ﷺ کے دو بعثت ہیں، ایک بعثت محمدی...... دوسری بعثت احمدی جو جمالی رنگ میں ہے...... جس کی نسبت بحوالہ انجیل قرآن شریف میں یہ آیت ہے: ’’ومبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد ‘‘اس نے پہلے فرمایا اور مہدی ومجدد ومسیح موعود پر آنحضرت ﷺ کا بعثت دوم موقوف ہے۔ (تشحیذ الاذہان نمبر۹ ماہ ستمبر ۱۹۱۵ء، بحوالہ تحفہ گولڑویہ ص۹۶، خزائن ج۱۷ ص۲۵۴)

ناظرین کرام! اس آخری عبارت مرزا قادیانی سے ذیل کے امر ثابت ہیں:

اوّل: مرزا قادیانی کا مذہب کہ جو مسلمان مرزا قادیانی کو نہ مانے وہ مومن نہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ تمام روئے زمین کے مسلمان کافر ہیں۔ کیونکہ مرزا قادیانی اسم احمد میں محمد کے شریک ہیں۔ پس مرزا قادیانی کا منکر حقیقت میں احمد جو آنے والا تھا اس کا منکر ہے اور خارج از اسلام ہے۔ مگر لاہوری جماعت مسلمانوں کو دھوکہ دیتی ہے کہ وہ مسلمانوں کو کافر نہیں کہتی۔

دوم: محمد ﷺ کی دو بعثت ہیں۔ ایک بعثت اوّل جو عرب میں ہوئی اور دوسری بعثت میں غلام احمد ہوکر جلوہ افروز ہوئے۔

سوم: پہلی بعثت میں صاحب شریعت نبی ہوئے اور دوسری بعثت شریعت چھنوا کر آئے۔ لاحول ولاقوۃ! یہ ہتک رسول اللہ ہے۔

چہارم: پہلی بعثت میں اشرف قوم قریش میں تشریف لائے اور بعثت ثانی میں چنگیز خان کی اولاد سے مغل بن کر درشن دے۔ پہلی بعثت میں نبی اور ثانی بعثت میں امتی یہ ترقی معکوس کیوں ہوئی۔ اس میں رسول اللہ کی ہتک ہے۔

پنجم: پہلی بعثت میں خاتم النّبیین ہوکر ظہور ہوئے۔ ثانی بعثت میں مثیل عیسیٰ کر کے پہنچ گئے جو کہ سخت ہتک محمدؐ ہے۔ اب ہم ذیل میں ہر ایک امر پر بحث کر کے ثابت کرتے ہیں کہ یہ خیالات شاعرانہ ہیں اور بالکل لغو اور پایہ عقل ونقل سے گرے ہوئے ہیں اور اہل ہنود وآریہ اور عیسائیوں کی سی باتیں ہیں جن کی قرآن شریف نے بڑی سختی سے تردید کی ہے۔

اوّل مرزا قادیانی خود لکھتے ہیں کہ: ''میرے دعوے کے انکار کی وجہ سے کوئی کافر یا دجال نہیں ہوتا۔'' (تریاق القلوب ص۱۳۰، خزائن ج۱۵ ص۴۳۲)

اوّل بعثت ثانی کا ایسا ڈھکوسلا ہے جو کہ عقلاً ونقلاً باطل ہے۔ نقلاً تو اس واسطے کہ قرآن شریف نے فرمایا ہے: ''**فیمسک التی قضا علیها الموت**'' یعنی جس کو ایک دفعہ مار دیا، پھر اس کو دنیا میں نہیں بھیجے گا۔

مرزا قادیانی خود لکھتے ہیں: ''سو یہ بات اس کے سچے وعدہ کے برخلاف ہے کہ مردوں کو پھر دنیا میں بھیجنا شروع کر دیوے۔'' (ازالہ ص۵۳۴، خزائن ج۳ ص۳۸۷)

پس اس نص قرآنی سے ثابت ہے کہ مردے پھر دنیا میں دوبارہ نہیں بھیجے جاتے جس سے حضرت محمد رسول کا دوبارہ اس دنیا میں ۱۳سو برس کے بعد آنا باطل ہے۔ مرزائی اس کا جواب دیا کرتے ہیں کہ بروز کے طور پر آنا ہے۔ جس کا جواب یہ ہے کہ بروز اور اوتار ایک ہی بات ہے جو کہ اسلام میں جائز نہیں۔ اوتار ہندوؤں کا مسئلہ ہے جس کا ترجمہ بروز ہے۔ بروز کے معنی پردہ سے ظاہر ہوتا ہے اور وہ تین قسم کا ہوسکتا ہے۔ ایک بروز جسمانی وہ یہ ہے کہ ایک بزرگ جو مر گیا ہے وہ بمعہ جسم قبر سے نکل کر آوے۔ اس کے اس ظہور جسمی کو ظہور جسمانی کہتے ہیں اور یہ ناممکن ہے کہ ایک شخص مر جاوے اور بمعہ جسم قبر سے برآمد ہو۔ قیامت اور یوم الحساب سے پہلے دوسرا بروز روحانی ہے اور وہ یہ ہے کہ گزشتہ آدمی کی روح جو دنیا سے گزر چکی ہے دوبارہ اس دنیا میں آکر غیر جسم میں ظہور کرے، اسی کا نام تناسخ ہے جو کہ باطل ہے۔ تیسرا بروز صفاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک گزشتہ بزرگ کی صفات ایک دوسرے شخص میں پائی جاویں اور اسی کا نام توارد صفات ہے اس کو کوئی عقل مند حقیقی بعثت نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ ہر ایک انسان میں بھلی یا بری صفتیں ضرور ہوتی ہیں۔ کوئی شخص سخاوت کرے گا تو حاتم کا بروز صفاتی ہوگا یہ نہیں کہ اس کو حاتم کی بعثت ثانی کہا جائے گا۔ اسی طرح اگر غرور نفس وتکبر کرے گا تو اس

کو فرعون کا بروز کہا جائے گا۔ یہ نہیں کہ وہ حقیقی فرعون ہوگا یا فرعون کی بعث ثانی تسلیم کی جاوے گی۔ پس مرزا قادیانی میں بغرض محال اگر محمد ﷺ کی صفات ہوں بھی تب بھی وہ بروز صفاتی محمدؐ ہوں گے نہ حقیقت میں محمدؐ۔ مگر ساتھ ہی تکبر وغرور نفس کی صفات کے باعث فرعون کا بھی بروز ہوں گے اور اصل میں غلام احمد قادیانی ہوں گے اور بری صفات کے باعث بروزی فرعون ہوں گے۔ مگر اس کو بعثت ثانی نہ کہا جائے گا۔ مسلمانوں میں جو بعض صوفیاء بروز کے قائل ہیں، وہ صرف صفاتی بروز کے قائل ہیں۔ مثلاً کسی شخص کو مصیبت کے برداشت کرنے میں صابر پائیں گے تو اس کو بروز حضرت ایوب کہیں گے۔ مگر حقیقتاً نہ وہ نبی ہوگا نہ نبی کہلائے گا۔ صرف ادنیٰ صفت کے اشتراک کے باعث صرف وہ مشبہ ہوگا اور یہ ہرگز جائز نہیں کہ مشبہ ومشبہ بہ میں مشارکت تام ہو اور مشبہ اور مشبہ بہ ایک ہی وجود ہو سکے۔

پس مرزا قادیانی نے یہ خلاف اصول اسلام بعثت ثانی محمد ﷺ کا مسئلہ بطور بدعت ایجاد کیا ہے اور ''کل بدعة ضلالة و کل ضلالة فی النار'' حدیث نبوی ہے۔ مسلمان اس کو ہرگز تسلیم نہیں کر سکتے۔ یہ بروز کا مسئلہ عیسائی مذہب سے پہلے روما میں اعتقاد کیا جاتا تھا۔ ڈریپر صاحب معرکہ مذہب وسائنس میں لکھتے ہیں کہ: ''مشرق میں اوتاروں نے اور مغرب میں انسانوں نے دیوتاؤں کا روپ دھارا۔ ایشیا کا اگر یہ قاعدہ تھا کہ دیوتا آسمان سے اتر کر انسانی قالب میں بروزی رنگ کے اندر ظاہر ہوتے تھے تو یورپ میں انسان زمین سے صعود کر کے آسمان پر چلا جاتا۔

(معرکہ مذہب وسائنس مترجمہ مولوی ظفر علی صاحب ایڈیٹر اخبار زمیندار ص ۲۸ باب دوم)

جب مسئلہ بروز واوتار خود باطل ہے تو جو امر اس مسئلہ کے ذریعہ سے ثابت کیا جاوے گا وہ بھی باطل ہوگا۔

سوم: یہ امر ثابت ہوا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت ثانی اگر مرزا قادیانی میں تسلیم کی جاوے تو حضور علیہ السلام کی سخت ہتک ہے اور کسر شان ہے۔

(الف) رسول اللہ ﷺ کا تنزل ہوگا کہ آپ صاحب شریعت نبی ورسول ہونے کے مرتبہ عالی سے گرا کر نیم نبی بنائے گئے یعنی نصف نبی اور نصف امتی۔

(ب) خاتم النّبیین افضل عہدہ سے تنزل کر کے آپ کو مثل عیسیٰ بنایا گیا۔

(ج) تہور اور شجاعت کی صفت سے محروم کر کے حضور علیہ السلام ایک ایسا پنجابی نبی بنایا گیا کہ تلوار نام لینا بھی جرم ہے۔

(ہ) شاہنشاہت عرب وعجم سے محروم کر کے حضور علیہ السلام کو انگریزوں یعنی نصاریٰ کی رعیت بنایا گیا۔ افسوس! جب کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی امت ہیں۔ باوجود نبی ورسول ہونے کے شمار میں ہوں گے تو مرزائی براوفروختہ ہوکر جواب دیتے ہیں کہ مسیح کا کیا قصور ہے کہ اس کی نبوت چھن کر ان کو امتی بنایا جاوے۔ حالانکہ اس میں شان محمدیؐ ظاہر کرنا مقصود خداوندی ہے۔ مگر خود ایسا کفریہ عقیدہ ایجاد کیا ہے کہ محمد ﷺ افضل رسل کو نبوت سے معزول کر کے مثیل عیسیٰ بنایا جاوے اور اس کے غلام کو یہ مرتبہ دیا جاوے کہ اب مدار نجات اس کی بیعت اور تعلیم مشرکانہ اور وحی کفریہ پر ہے۔

(اربعین نمبر۴ ص۶، خزائن ج۱۷ ص۴۳۵ حاشیہ)

چہارم: یہ امر ثابت ہوا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پہلی بعثت میں سید القوم قریش میں پیدا ہوئے اور بعثت ثانی میں چنگیز خان کی اولاد میں تنزل کیا جو کہ حضور علیہ السلام کی سخت توہین ہے۔

پنجم: یہ امر ثابت ہوا کہ ہندوؤں کے مسئلہ اوتار کی پہلی بعثت میں تو تردید فرمائی اور دوسری بعثت میں مرزا کے وجود میں آکر مسئلہ کی تصدیق کی اور خود نعوذ باللہ! کرشن جی جو ہندو مذہب کا راجہ تناسخ کا قائل اور قیامت کا منکر بنا اس کا اوتار بن کر آئے۔ مرزا قادیانی کے اس بیان میں اختلاف بھی ہے جو کہ دلیل اس بات کی ہے کہ یہ تمام کارروائی خدا کی طرف سے نہ تھی۔ اگر خدا کی طرف سے ہوتی تو اس میں اختلاف نہ ہوتا۔ اوپر تو کہتے ہیں کہ جو مجھ کو نہیں مانتا وہ کافر ہے اور دوسری طرف لکھتے ہیں: ''جاننا چاہئے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہمارے ایمانیات کی کوئی جز یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو۔''

(ازالہ اوہام حصہ اوّل ص۱۴۰، خزائن ج۳ ص۱۷۱)

میر مدثر شاہ فرماویں کہ مرزا قادیانی کی کون سی بات درست ہے۔ گر پہلی درست ہے تو بعد کی جھوٹ ہے اور اگر بعد کی درست ہے تو پہلی جھوٹ۔ نتیجہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی کی جو بیعت کرے گا اور ان کی جماعت میں شامل ہوگا وہ گمراہ اور محمد رسول اللہ ﷺ کے جھٹلانے

والا ہوگا اور مورد عذاب الٰہی ہوگا۔ کیونکہ جب بروز قیامت خداتعالیٰ مرزائیوں سے پوچھے گا کہ تم نے غلام احمد کو عیسیٰ بن مریم کیوں مانا تو مرزائیوں کا کوئی جواب تسلی بخش نہ ہوگا اور مسلمانوں سے اگر پوچھا جائے گا کہ تم نے مرزا غلام احمد کو کیوں نہیں مانا تو مسلمان کہیں گے کہ خداوندا! اوّل تو وہ مرزا عیسیٰ ابن مریم نہ تھا۔ دوم وہ نہ نبی تھا نہ رسول۔ سوم اس نے خود لکھا تھا کہ نزول مسیح کا عقیدہ نہ تو جزو ایمان ہے اور نہ ارکان دین میں کوئی رکن دین ہے تو اس وقت ہم تمام روئے زمین کے مسلمان تو نجات پائیں گے۔ کیونکہ ہم پر قطع حجت نہ ہوگی۔ کیونکہ قادیان کے معنی دمشق اور مسیح ابن مریم کے معنی غلام احمد ولد غلام مرتضیٰ کسی قاعدہ سے درست نہیں ہیں اور نہ ہم بسبب انکار مرزا کے ماخوذ ہوں گے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کے انکار سے کوئی مسلمان کافر نہیں ہوسکتا اور یہ مرزا قادیانی کا اپنا فیصلہ ہے۔

میر مدثر شاہ غور فرماویں کہ کسی اولیاء امت نے بھی ایسی ایسی تحریریں کی ہیں کہ جو مجھ کو نہیں مانتا وہ خدا رسول کو بھی نہیں مانتا اور جو مجھ کو کافر کہتا ہے وہ خود کافر ہوجاتا ہے۔ اولیائے اللہ کے منہ سے بحالت سکر کوئی کلمہ خلاف شرع نکلتا ہے تو وہ توبہ کرتے ہیں اور مرزا قادیانی حالت صحو اور بیداری اور ہوشیاری میں شرک وکفر کے کلمات کہتے ہیں اور جب علماء اسلام اس پر کفر کا فتویٰ دیتے ہیں تو وہ ان سب علماء کو گالیاں دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ:

’’اے بدذات فرقہ مولویاں کب تک حق کو چھپاؤ گے۔‘‘

(انجام آتھم ص۲۱، خزائن ج۱۱ص ایضاً حاشیہ)

یہ ہے فرق اولیائے امت میں اور مرزا قادیانی میں۔ میر مدثر شاہ انصاف فرماویں کہ مرزا قادیانی کو اولیائے امت کی فہرست میں لانے میں وہ حق پر ہیں یا باطل پر۔ ذرہ سوچ کر فیصلہ کریں کہ ابلیس نے بھی گناہ کیا اور آدم علیہ السلام نے بھی گناہ کیا۔ ابلیس نے تکبر وغرور کیا...... اور حضرت آدم نے توبہ کر کے گناہ کا اقرار کیا اور عرض کی: ’’ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین (الاعراف:۲۳)‘‘ اور پچھتایا اور گڑگڑا کر معافی مانگی۔ کیا یہ دونوں برابر ہوسکتے ہیں۔ ہرگز ایسا ہی مرزا قادیانی اور اولیائے امت برابر نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ وہ معافی مانگتے ہیں اور مرزا قادیانی علماء کو گالیاں دیتے ہیں۔ میر مدثر شاہ نے اخیر میں مرزا قادیانی کی ایک عبارت لکھی ہے جو کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی تعریف

میں ہے۔مگر ہم نہایت ادب سے پوچھتے ہیں کہ آپ ایسے شخص کے حق میں کیا کہتے ہیں کہ جو پہلے امام حسینؓ کی سخت ہتک کرے اور اپنی فضیلت اس پر ظاہر کرے اور جب اعتراض کیا جاوے تو نہایت نخوت اور غرور سے کہے کہ: ''میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین تو دشمنوں کا کشتہ ہے۔'' (اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح ص۸۱، خزائن ج۱۹ ص۱۹۳)

''تمہارا حسین نامرادی کے ساتھ دشت کربلا میں قتل ہوا اور میں کامیابی سے فتح مند ہوں۔'' (اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح ص۶۹، خزائن ج۱۹ ص۱۸۱)

مرزا قادیانی کے اصل اشعار عربی ذیل میں نقل کر کے آپ سے پوچھتا ہوں کہ ایسے شخص کے ایمان کا کیا ٹھکانہ ہے کہ ایک طرف تو کہتا ہے کہ: ''امام کے تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر واستقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم امام کی ہدایت کی اقتداء کرنے والے ہیں۔'' (ص۴۶ ملفوظات اولیائے امت از مدثر شاہ) دوسری طرف یہ کہتا ہے:

وشتان ما بینی وبین حسینکم فانی اوید کل آن وانصر

ترجمہ: مرزا قادیانی مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے۔ کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔

واما حسین فاذکرو دشت کربلا الی ہذہ الایام تبکون فانظرو

ترجمہ: مگر حسین پس تم دشت کربلا کو یاد کرلو، اب تک تم روتے ہو۔ پس سوچ لو۔

وانی بفضل اللہ فی حجر خالقی ربی واعصم من لیام تنمروا

ترجمہ: میں خدا کے فضل سے اس کے کنار عاطفت میں پرورش پا رہا ہوں اور ہمیشہ لئیموں کے حملہ سے جو پلنگ صورت ہیں بچایا جاتا ہوں۔

وان یاتی الا اعداء بالسیف والقنا فواللہ انی احفظن واظفر

ترجمہ: اور اگر دشمن تلواروں اور نیزوں کے ساتھ میرے پاس آویں پس بخدا بچایا جاؤں گا اور مجھے فتح ملے گی۔ (اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح ص۶۹، خزائن ج۱۹ ص۱۸۱)

میر مدثر شاہ فرماویں کہ کسی اولیاء اللہ نے بھی کبھی ایسی گستاخی اولاد رسول کی ہے ہرگز نہیں تو پھر مرزا قادیانی اولیاء امت سے کیسے ہوئے۔ ہاں! وہ تو یزید ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ

یزید کو اس موقعہ پر مدد خدا ہوئی تھی اور کثرت لشکر کے باعث فتح مند ہوا تھا۔ اب ہم ذیل کی مماثلت یزید سے ان کے ہی الفاظ سے ثابت کرتے ہیں۔

اوّل مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ: ''مجھ میں اور حسین میں بہت فرق ہے، کیونکہ مجھے خدا کی مدد مل رہی ہے۔'' اب ظاہر ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے مقابل یزید کو ہی مدد ملی تھی اور وہ فتح مند ہوا تھا اور امام علیہ السلام کی شہادت ظہور میں آئی تھی۔

دوم: مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ: ''حسین دشت کربلا میں شہید ہوا، جس مظلوم میں کی یادگار میں اب تک روتے ہیں اور میں خدا کے فضل سے اس کی کنار عاطفت میں ہوں۔'' کربلا کے واقعہ جانگذار کے وقت خدا کی عاطفت میں یزید ہی تھا اور خاندان نبوت وآل رسول مصیبت میں گرفتار تھے۔ اگر معجزہ اسی کا نام ہے کہ اپنے بزرگان دین اور آل رسول کی ہتک کی جاوے تو تف ہے ایسے اعجاز پر اور افسوس ہے ایسے اسلام پر۔ اگر آل رسول ﷺ کی ہتک کرنے والا جہنمی ہے تو بیشک یہ کلام بھی جہنم میں لے جانے والی ہے۔ افسوس ایسی لغو کلام کو معجزہ کہا جاتا ہے۔ حالانکہ ایسی کلام کبھی معجزہ نہیں ہوسکتی۔ مرزا قادیانی نے پلنگ صورت غلط لکھا ہے۔ پلنگ سیرت ہونا چاہئے۔ کیونکہ دشمنوں کی صورت نہیں بدلا کرتی۔ کیا مرزا قادیانی کے مخالف چیتا بن گئے تھے جو مرزا قادیانی نے ان کو پلنگ صورت لکھا۔ دوم مرزا قادیانی جھوٹ بولنے میں اعلیٰ درجہ کے ڈگری یافتہ تھے۔ کیونکہ خدا کی قسم کھا کر جھوٹ بولتے ہیں۔ کوئی ان کا مرید بتاسکتا ہے کہ مرزا قادیانی نے حضرت حسین جیسی مصیبت برداشت کی۔ مگر مخبوط الحواس ایسے ہیں کہ اپنی ہی قلم سے اس فتح کی تردید کرتے ہیں۔ دیکھو ان کا شعر فارسی:

کربلائے است سیر ہر آنم   صد حسین است در گریبانم

(نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷)

یعنی میں ہر وقت کربلا کی سیر کرتا ہوں اور سو حسین میرے گریبان میں ہے۔

وارے سلطان القلم! تیری عربی فارسی اور تحکم شاعرانہ اور غلط بیانی اور قسم کھا کر جھوٹ بولنا اور ان لوگوں کے سامنے جو جانتے ہیں واقعی ایسے کاذب کی نظیر کم ملے گی۔ تمام دنیا جانتی ہے کہ مرزا قادیانی عمدہ عمدہ مقوی غذائیں اور دوائیں کھاتے۔ کھس کی ٹٹیوں میں استراحت

کرتے، ٹانک ادویہ استعمال کرتے، سواری بھی ریل گاڑی کی اعلیٰ درجہ کی استعمال کرتے چاہے دجال سے مشابہت ہوتی۔ کیونکہ ریل گاڑی دجال کا گدھا، الہامی افتراء سے ان کو معلوم ہوا تھا۔ (ازالہ اوہام حصہ دوم ص۱۴۶، خزائن ج۳ ص۱۷۴)

خیر قصہ کوتاہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا حال بھی ہر ایک مسلمان کو معلوم ہے کہ دشت کربلا میں بمعہ عیال واطفال ایک قطرہ پانی سے ترس ترس تشنہ لب جان بحق تسلیم ہوئے۔ مگر کاذب کا کذب دیکھو کہ ایسی آرام کی زندگی کو کربلا کی سیر کہتا ہے۔ جس کو کبھی ایک سوئی کا زخم بھی نصیب نہ ہوا۔ وہ سید الشہداء سے سو درجہ زیادہ مصیبت میں ہے۔ **لعنت اللہ علی الکاذبین!** اسی واسطے قرآن شریف میں ارشاد خداوندی ہے۔

صد حسین است در گریبانم بھی قادیانی خانہ زاد محاورہ ہے۔ کیونکہ فارسی والوں کے نزدیک غلط ہے۔ آج تک حسین رضی اللہ عنہ کا گریبان میں ہونا کسی شاعر نے نہیں لکھا۔ ایک شاعر نے گریبان میں ہونا محاورہ لکھا ہے۔ مگر اس کے ساتھ طوق کا لفظ استعمال کیا ہے۔ وہ شعر یہ ہے:

بطوق گردن شیطان زہے طوق گریبانش ۔۔۔ نیازم مرشدے بریاں دگریاں را کہ می خندد

طوق گردن میں پڑا کرتا ہے حضرت حسین گریبان کا طوق نہیں ہوا کرتا۔

مگر افسوس کہ مرزا قادیانی کے مرید چونکہ عربی فارسی کے محاورات سے ناواقف ہوتے ہیں۔ مرزا قادیانی کی ہر ایک بات کو صحیح سمجھتے ہیں۔ یہ جو کہا جاتا ہے کہ: ’’**فقد لبثت فیکم عمرا**‘‘ کی معیار سے مرزا قادیانی کو پرکھ۔ ہم کہتے ہیں کہ جو شخص دعوے کر کے مہدی ومسیح ہو کر بھی اوّل درجہ کا جھوٹ بولنے والا ہے۔ اس کی موجودہ زندگی جب کذب ہے، کذب سے پاک نہیں ہے اور ہمارے اعتراضات اس کی موجودہ زندگی پر وارد ہو رہے ہیں۔ پہلے ان کا تو جواب دے کر مرزا قادیانی کو راست باز ثابت کرو۔ پھر پہلی عمر دیکھیں گے۔

اخیر میں میر مدثر شاہ نے مولانا ابوالکلام کی عبارت نقل کر کے ان پر بھی حملہ کیا ہے۔ لکھتے ہیں: ’’جب مولانا جیسا عالم باعمل مجدد العصر کی شناخت سے قاصر رہے تو عوام کا کیا حال ہے۔‘‘

الجواب: حضرت مولانا ابوالکلام تو شناخت سے قاصر نہیں رہے۔ انہوں نے تو لکھ دیا ہے اور خوب شناخت کر کے لکھا کہ بلاشبہ اس جماعت احمدیہ کے عقائد صحیح نہیں۔ ہم ان عقائد ومسائل میں انہیں حق پر نہیں سمجھتے اور ان سے اختلاف کرتے ہیں۔ اب ایک ضروری

سوال ہوتا ہے کہ وہ کون سے عقائد ومسائل ہیں جن سے مولانا ابوالکلام صاحب احمدی جماعت سے اتفاق نہیں کرتے۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اوّل: تو احمدی جماعت اور مرزا قادیانی بانی جماعت، ختم نبوت کے منکر ہیں اور ختم نبوت کا منکر باجماع امت کافر ہے۔ دوم: مرزا قادیانی نبوت ورسالت کے مدعی ہیں اور یہ دعویٰ بھی مستلزم کفر ہے۔ کیونکہ جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا ضرور پہلے ختم نبوت کا منکر ہوگا اور منکر ختم نبوت باجماع امت کافر ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے ثابت کرائے ہیں۔ دیکھو (رسالہ تائید اسلام بابت ماہ مارچ ص۱۱) جس میں مرزا قادیانی کے ۱۶،اقوال والہامات درج کئے ہیں۔ جن میں مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت ورسالت کیا ہے۔ جب مدعی نبوت رسالت بعد حضرت خاتم النّبیین کے باجماع امت کافر ہے اور کافر کی بیعت ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ مولانا روم فرماتے ہیں:

اے بسا ابلیس آدم روہست پس بہر دستے نبائد داد دست

یعنی بہت انسان شکل شیطانی صفتوں والے ہوتے ہیں۔ ان کے ہاتھ میں ہاتھ نہ دینا چاہئے۔ یعنی ان کی بیعت نہ کرنی چاہئے۔ اب جو علمائے اسلام مسلمانوں کو روکتے ہیں کہ مرزا کی پیروی نہ کرو تو حق پر ہیں۔ کیونکہ رسول خدا ﷺ نے ہدایت فرمائی ہے۔ ایسے ایسے دجالوں سے پرہیز کرو اور ان سے میل جول نہ رکھو۔

وہ حدیث یہ ہے: ’’ان بین یدی الساعة الدجال وبین یدی الدجال کذابون ثلثون او اکثر قال ما ایٰتھم وقال ان یاتوک بسنة لم تکونوا علیها یغیرون بها سنتکم دینکم فاذا رأیتموھم فاجتبوھم وعادوھم. رواہ طبرانی عن ابن عمر‘‘ یعنی طبرانی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے دجال ہوگا اور دجال سے پہلے تیس یا زیادہ کذاب ہوں گے۔ پوچھا گیا کہ ان کی کیا علامت ہے؟ فرمایا کہ وہ تمہارے پاس ایسا طریقہ لے کر آئیں گے جو ہمارے طریقہ کے برخلاف ہوگا جس کے ذریعہ سے وہ تمہارا طریقہ اور دین کو بدل ڈالیں گے۔ جب تم ایسا دیکھو تو تم ان سے پرہیز کرو اور عدالت کرو۔ (کنز العمال ج۷ ص۱۴۱)

جھوٹے مدعیان نبوت اور مرزا قادیانی

پس مرزا قادیانی جو کہ کاذبوں کی چال چلے ہیں۔ اس لئے کاذبوں کی فہرست میں

آئیں گے نہ اولیاء اللہ کی فہرست میں۔ دیکھو ذیل کی فہرست:

۱...... مسیلمہ کذاب نے کہا کہ میری کلام قرآن مانند بے مثل ہے اور قرآن بنایا جن کا نام فاروق اوّل وثانی رکھا۔

۲...... صالح بن طریف نے بھی کہا کہ میری عربی بے مثل ہے۔ اس نے بھی قرآن بنایا اس کے مرید اسی قرآن کی آیات نماز میں پڑھتے تھے۔

۳...... محمد علی باب بھی کہتا تھا کہ میری کلام معجزہ ہے اور ہزار شعر روز کہتا تھا۔ مرزا قادیانی بھی انہیں کذابوں کی چال چلے اور اپنی کلام کو معجزہ قرار دیا۔ علماء عصر نے جیسا کہ ان کذابوں کی غلطیاں نکال کر ان کو کاذب ثابت کیا تھا۔ مرزا قادیانی کو بھی کیا۔

دوم: تکفیر مسلمانان کرنا

سید محمد مہدی نے کہا کہ: ''جو شخص مجھ کو مہدی نہیں مانتا وہ کافر ہے۔'' (ہدیہ مہدویہ)

اخرس کذاب نے کہا کہ: ''جو مجھ کو نہیں مانتا وہ خدا اور محمد ﷺ کو نہیں مانتا اس کی نجات نہ ہوگی۔'' (افادۃ الافہام ص۲۶۸)

حسن بن صباح کہتا تھا کہ: ''میرا حکم خدا کے حکم کا مثیل ہے جو مجھ سے روگردان ہوا وہ خدا سے روگردان ہوا۔'' یہ کاذب ۳۵ برس دعویٰ کے ساتھ زندہ رہا اور ۵۱۸ھ میں اپنی موت سے مرا جس سے طبع زاد معیار کی تردید ہے کہ جھوٹے کو ۲۳ برس کی مہلت نہیں ملتی۔

مرزا قادیانی بھی فرماتے ہیں: ''جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔'' (حقیقت الوحی ص۱۶۳، خزائن ج۲۲ ص۱۶۸)

سوم: تنسیخ قرآن

مسیلمہ کذاب نے ایک نماز معاف کر دی تھی۔ عیسیٰ بن مہرویہ نے ملائکہ کو قوائے انسانی کہا۔ مرزا قادیانی نے بھی حضرت جبرائیل وغیرہ ملائکہ کو ارواح کواکب کہا۔''

(توضیح المرام ص۳۰ تا ۳۴، خزائن ج۳ ص۶۷، ۶۸)

چہارم: بروزی نزول کا عقیدہ

ابراہیم بذلہ، فارس بن یحییٰ، ابومحمد خراسانی وغیرہ کذابوں کا بھی یہی مذہب تھا کہ

عیسیٰ فوت ہوچکے وہ نہیں نزول فرماویں گے۔ بروزی رنگ میں امت سے عیسیٰ ہوگا اور وہ میں ہوں۔ مرزا قادیانی کا بھی یہی مذہب ہے کہ: ''میں بروزی رنگ میں عیسیٰ بن مریم ہوں۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص۸۵، خزائن ج۲۲ ص۵۲۱)

پنجم: کسوف خسوف

جو رمضان میں ہوا اس کو اپنی صداقت کی دلیل بنانا۔ عباس کاذب مدعی مہدویت کے وقت چاند اور سورج کو ۷۷۶ھ میں چاند وسورج کو گہن ۱۰۸۸ھ میں محمد نے دعویٰ مہدویت کیا اور ہردو گہن اس کے وقت میں ہوئے۔ جس سے ثابت ہے کہ جب کبھی رمضان میں گہنوں کا اجتماع ہوا۔ کوئی نہ کوئی جھوٹا مہدی کھڑا ہوگیا۔ جیسا کہ مرزا قادیانی نے چاند وسورج گہن کو اپنی صداقت کی دلیل بنایا۔ (اعجاز احمدی ص۷۱، خزائن ج۱۹ ص۱۸۳)

ششم: نبوت کے دو قسم تشریعی وغیر تشریعی

قرار دے کر خود غیر تشریعی نبوت کا دعویٰ کرنا۔ حالانکہ ''**لا نبی بعدی**'' میں کوئی تقسیم نہیں۔ گویا ہر ایک قسم کا نبی بعد حضرت خاتم النّبیین کے منع ہے اور مدعی کاذب وکافر ہے۔ مگر سید محمد جونپوری مہدی نے متبع نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ دیکھو ہدیہ مہدویہ۔ مرزا قادیانی نے بھی لکھا ہے کہ: ''میرے دعویٰ نبوت سے مہر نبوت نہیں ٹوٹتی کیونکہ میرا دعویٰ محمد کے تابع ہوکر ہے۔'' (ملخص ایک غلطی کا ازالہ ص۴، ۵، خزائن ج۱۸ ص۲۱۱، ۲۱۲) مگر یہ خبر نہیں کہ سب کاذبوں نے محمدؐ کے تابع ہوکر ہی دعویٰ کیا ہے۔ حتیٰ کہ مسیلمہ کذاب بھی اپنے آپ کو تابع قرآن ومحمد کہتا تھا سب کاذب یہی کہتے آئے ہیں اور حدیث کے الفاظ بھی یہی بتارہے ہیں: ''**فی امتی ثلثون کذابون**'' یعنی میری امت بھی کہلائیں گے اور نبی بھی۔

ہفتم: رسولوں کا ہمیشہ آنا

جیسا کہ فرقہ منصوریہ کا بانی ابومنصور کہا کرتا تھا کہ رسالت کبھی منقطع نہیں ہوتی۔ مرزا قادیانی کی بھی یہی تعلیم ہے۔ چنانچہ حقیقت النبوت میں لکھا ہے: ''آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا ختم ہونا جو عقیدہ رکھتا ہے وہ لعنتی اور مردود ہے۔''

(حقیقت النبوۃ ص۱۸۶، ۱۸۷، انوار العلوم ج۲ ص۵۰۳، ۵۰۴)

لاحول ولاقوۃ تمام سلف صالحین کیا ہوئے۔

ہشتم: قرآن کی تفسیر اپنے طبع زاد ڈھکوسلے سے کرنی

مغیرہ نے دعویٰ نبوت کیا اور کہتا تھا کہ قرآن کے حقائق ومعارف میری طرح کوئی بیان نہیں کرسکتا۔ قرآن میں جو امانت کا ذکر ہے کسی نے نہ اٹھائی اور انسان نے اٹھائی اس کا مطلب یہ ہے کہ امانت یہ تھی کہ حضرت علی کو امام نہ ہونے دینا۔ الخ! مرزا قادیانی اپنی کتاب میں کہتے ہیں کہ: ''والعصر کے اعداد میں بحساب قمری دنیا کی ابتداء محمد ﷺ تک ۴۷۴۰ برس ہوتی ہیں۔'' (ازالہ اوہام حصہ اوّل ص۳۱۲، خزائن ج۳ ص۲۵۹ ملخص) اور ساتھ ہی لکھتے ہیں کہ کسی مفسر نے ایسا نہیں لکھا۔ گویا مرزا قادیانی کی اپنی رائے سے تفسیر ہے جو حرام ہے۔

نہم: قرآن کی آیات کا دوبارہ نازل ہونا

یہ یحییٰ کاذب مدعی کی چال ہے جو مرزا قادیانی چلے۔ خواب میں ''یاعیسٰی انی متوفیک ورافعک'' سنا تو مسیح موعود بن بیٹھے۔'' (ازالہ اوہام ص۳۸۹، خزائن ج۳ ص۳۰۱)

''انک لمن المرسلین'' خواب سنا تو مرسل بن بیٹھے۔

(حقیقت الوحی ص۱۰۲، خزائن ج۲۲ ص۱۱۰)

دہم: اپنے مریدوں کو مہاجرین کہنا

یہ چال بھی کذابوں کی ہے۔ سید محمد جونپوری مہدی کے ۶۳۰، اصحاب مہاجرین کہلاتے تھے۔ مرزا قادیانی کے مریدوں سے جو قادیاں رہائش اختیار کرتا ہے مہاجرین کہلاتا ہے۔

میر مدثر شاہ فرماویں کہ ایک شخص چال تو چلتا ہے کاذبوں کی، اس کو اولیاء امت سے کیا مماثلت ومشارکت ہے۔ اس کو حق پر کیونکر مانا جاوے؟ اگر مرزا قادیانی اپنے دعاوی میں سچے ہیں تو مسیلمہ سے لے کر مرزا قادیانی تک سب سچے ہوں گے اور یہ صریح باطل ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے خود مدعیان نبوت ومسیلمہ کی تکفیر کی ہے اور اس کے ساتھ جنگ کرنے کا صحابہ کرام کو حکم دیا۔ پس ثابت ہوا کہ آپ نے جو مرزا قادیانی کی حمایت میں یہ کتاب لکھی ہے، سخت غلطی کی ہے۔ وما علینا الا البلاغ

پیر بخش

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

ہمارے اعتراضات
کے
غلط جوابوں کا جواب

جناب بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(ریویو آف ریلیجنز ج۲۳، نمبر۹، ص۳۸۳ بابت ماہ ستمبر۱۹۲۴ء) میں مولوی اللہ دتہ مرزائی نے رسالہ تائید الاسلام کے چار نمبروں کا جواب دینا چاہا ہے اور لکھتے ہیں کہ مہذبانہ جواب دیں گے مگر ہم کو یقین نہیں کہ اراکین قادیان اور تہذیب، یہ اجتماع نقیضین ہوسکے۔ چنانچہ ناظرین خود دیکھ لیں گے کہ مولوی صاحب نے کس طرح عہد شکنی کر کے خلاف تہذیب الفاظ استعمال کئے ہیں۔

پہلے اعتراض کے جواب میں لکھتے ہیں کہ وہ انسان جو محمد ﷺ کے متعلق لکھتا ہے: ''وہ دلبر یگانہ علموں کا ہے خزانہ، باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے۔'' الخ وغیرہ اشعار۔ وہ اپنے آپ کو سردار دوجہاں سے بڑا بناتا ہے۔ حد درجہ کی افتراء پردازی اور انتہائی کذب بیانی نہیں تو اور کیا ہے۔

معجزات اور نشانات

جواب: افسوس مولوی صاحب نے تہذیب کا نمونہ تو خوب دکھایا کہ سب سے پہلے معترض کو مفتری اور کذب آفرین بنایا اور لطف یہ ہے کہ خود ہی مرزا قادیانی کی عبارات نقل کر کے قبول کر لیا کہ مرزا قادیانی نے ایسا ضرور لکھا ہے۔ پس مولوی صاحب کا یہ جواب تو خود غلط ہوگیا کہ یہ اعتراض افتراء اور کذب تھا اور ثابت ہوگیا کہ مرزا قادیانی نے ''اپنے نشان تین لاکھ بتائے۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص۶۸، خزائن ج۲۲ ص۵۰۳)

اور ''آنحضرت ﷺ کے صرف تین ہزار۔'' (تحفہ گولڑویہ ص۴۰، خزائن ج۱۷ ص۱۵۳)

پس مرزا قادیانی بہ سبب کثرت نشانات کے سو درجہ حضرت محمد ﷺ سے (نعوذ باللہ) بڑھ کر تھے۔ یہ بھی کوئی جواب ہے کہ مرزا قادیانی نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی تعریف کی۔ اس جواب سے تو مرزا قادیانی بڑے عیّار اور کاذب ثابت ہوئے کہ ایک طرف تو تعریف کرتے ہیں اور دوسری طرف رسول اللہ ﷺ کے نشان اپنے نشانوں سے سو درجہ کم لکھتے ہیں اور ہتک کرتے ہیں۔

جواب دوم: مرزا قادیانی نے حضرت خاتم النّبیین کی طرف معجزات کی نسبت کی ہے اور اپنی طرف نشانات کی۔ ایسے جواب سے تو مولوی صاحب خاموشی اختیار کرتے تو بہتر

تھا کہ ان کے علم کی پردہ دری نہ ہوتی۔ اچھا صاحب! اگر نشانات سے مراد معجزات نہیں تو پھر مرزا قادیانی کا معجزات سے خالی ہونا ثابت ہوا اور جب معجزات سے خالی ہوئے تو نہ نبی ہوئے اور نہ رسول ہوئے اور نہ مسیح موعود اور نہ بروز محمد۔ کیونکہ پہلی بعثت میں تو تین ہزار معجزہ حضور علیہ السلام سے ظہور میں آیا اور بعثت ثانی میں ایک معجزہ بھی ظہور میں نہ آیا۔ اگر نشان کے معنی معجزہ نہیں۔ حالانکہ یہ جواب قرآن کے برخلاف ہے۔ دیکھو ذیل کی آیات:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں فرمایا: ''انی قد جئتکم بایٰة من ربکم'' (ترجمہ) میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس نشانیاں یعنی معجزے لے کر آیا ہوں۔ (آل عمران:۴۹)

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے حق میں فرمایا: ''فلمّا جاء هم بالبیّنات قالوا هذا سحر مبین (الصف:۶)'' پھر وہ جب بنی اسرائیل کے پاس کھلے کھلے معجزے لے کر آئے تو وہ لگے کہنے کہ یہ تو صریح جادو ہے۔

تمام قرآن شریف میں بالمعجزات کہیں نہیں آیا۔ پس یہ آپ کا جواب بالکل غلط اور طبع زاد ڈھکوسلا ہے کہ مرزا قادیانی نے معجزات اور نشانات میں فرق کر کے اپنے حق میں نشانات لکھے ہیں اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے حق میں معجزات کا لفظ استعمال کیا ہے۔

(تتمہ حقیقت الوحی ص۱۳۶، خزائن ج۲۲ ص۵۷۴) ''ہاں! اگر یہ اعتراض ہو کہ اس جگہ وہ معجزات کہاں ہیں تو میں صرف یہی جواب نہیں دوں گا کہ میں معجزات دکھلا سکتا ہوں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے میرا جواب یہ ہے کہ اس نے میرا دعویٰ ثابت کرنے کے لئے اس قدر معجزات دکھائے ہیں کہ بہت ہی کم نبی ایسے آئے ہیں۔''

اسی طرح دوسری جگہ لکھا کہ: ''اس سے بڑھ کر اور کیا معجزہ ہوگا یعنی ڈوئی امریکن مرگیا۔ وہ یعنی ڈوئی میری زندگی میں ہی ہلاک ہوگیا۔ اس سے زیادہ کھلا کھلا معجزہ...... اور کیا ہوگا۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص۸۰، خزائن ج۲۲ ص۵۱۶)

''یسوع نے تمام عمر میں معجزہ کے بارے میں صرف یہ دعویٰ کیا تھا کہ میں ہیکل مسمار کر کے تین دن میں بنا سکتا ہوں۔''

(اشتہار مرزا قادیانی مؤرخہ ۱۴/جنوری ۱۸۹۷ء، مجموعہ اشتہارات جدید ج۲ ص۱۱ حاشیہ)

’’بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۳۲۲، خزائن ج۳ ص۲۶۳ حاشیہ)

پس ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی نشان ومعجزہ ایک ہی امر کو جانتے تھے اور آپ کی من گھڑت بات بالکل جھوٹ ہے۔ آپ نے جو لکھا ہے کہ معترض دھوکا خوردہ ہے۔ یہ بھی غلط ہے۔ دھوکا خوردہ آپ لوگ ہیں جو حضرت محمد رسول اللہﷺ کی تکذیب کرتے ہیں اور ایک جھوٹے مدعی کو سچا مان کر اس کی پیروی کرتے ہیں۔ رسول اللہ فرماویں کہ عیسیٰ بیٹا مریم کا نبی اللہ آسمان سے دمشق ملک شام جامع مسجد کے شرقی منارہ پر نازل ہوگا۔ مگر مرزا قادیانی اور آپ، رسول اللہﷺ کے فرمان کو رد کر کے غلام احمد کو عیسیٰ بن مریم مانتے ہیں اور قادیان جو ملک پنجاب میں ہے اس کو دمشق جو ملک شام میں ہے مانتے ہیں۔

اور افسوس مرزائی برخلاف قرآن کے اپنی رائے باطل کی پیروی کر کے جھوٹ اور ناجائز کلمات کفریہ مرزا قادیانی کو سچا کرنے کی بے سود کرشش کرتے ہیں۔ ہر ایک عقل مند چاہتا ہے کہ جب نشان کا ظاہر ہونا علامت فضیلت ہے اور مرزا قادیانی کے نشان حضرت محمد رسول اللہﷺ کے نشانات سے سو حصہ زیادہ ہیں اور نشان ومعجزہ ایک امر ہے اور مرزا قادیانی اپنی تحریر کے رو سے سو حصہ محمد رسول اللہﷺ کی تعریف کرتے ہیں اور دوسری طرف ان کی ہتک کرتے ہیں۔ جس سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ پہلی تحریر اگر سچی ہے تو دوسری نعتیہ جھوٹی ہے اور اگر دوسری سچی ہے تو پہلی تین لاکھ نشانات والی جھوٹی ہے۔ بہر حال متضاد تحریر کرنے والا کاذب ہے نہ کہ صادق۔ شکر ہے آپ نے مان تو لیا کہ خسف القمر والا شعر مرزا قادیانی کا ہے۔ ایسا ہی آپ نے تصدیق کر دی ہے کہ بے شک یہ شعر مرزا قادیانی کا ہے۔ پس جب آپ نے مان لیا کہ مرزا قادیانی کا یہ شعر ہے تو ہمارا اعتراض بحال رہا کہ مرزا قادیانی آنحضرتﷺ پر اپنی فضیلت جتاتے ہیں اور آپ نے جو معترض کو مفتری اور کذب آفرین کہا وہ جھوٹ ہے۔

قادیانی کی عربی دانی

اب مولوی فاضل کی عربی دانی کی قلعی کھولی جاتی ہے۔ آپ شعر تو بے شک مرزا قادیانی کا مانتے ہیں مگر ترجمہ اپنا ہے۔ کیونکہ (اعجاز احمدی ص۷۱، خزائن ج۱۹ ص۱۸۳) میں

اس کا ترجمہ یوں لکھا ہے: ’’اس کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند وسورج دونوں کا۔اب کیا تو انکار کرے گا۔‘‘ سمجھنے والے سمجھ جائیں کہ یہ تحریف کیوں کی ہے۔

افسوس! مولوی صاحب کو اتنا بھی علم نہیں۔ضمیر کے مرجع کا ذکر کرنا تحریف نہیں جس کو اپنا ترجمہ کہتے ہیں وہ مرزا قادیانی کا ہی ہے۔ یہ جو مولوی صاحب نے لکھا ہے کہ: ’’اس شعر کا صرف یہ مطلب ہے کہ میرے لئے نبی کریم نے دونشان مقرر فرمائے تھے جو پورے ہوگئے اور نبی کریم سے معجزہ شق القمر ظہور پذیر ہوا اور جب ایسے نبی کریم کے مقرر کردہ نشانات کے روسے میں صادق ہوں تو کیا تو انکار کرے گا۔‘‘

سبحان اللہ! مولوی صاحب جو ہوئے جو چاہیں مطلب بنالیں۔مگر ہم پوچھتے ہیں کہ مطلب اور معانی وتفسیر لفظوں کی ہوا کرتی ہے۔ جب لفظ وہ نہ ہوں تو پھر ایسا انسان ’’**یحرفون الکلم عن مواضعہ**‘‘ کا مصداق ہوتا ہے۔

مولوی صاحب وہ الفاظ بتائیں جن کے یہ معنی آپ نے کئے ہیں کہ: ’’نبی کریم نے دونشان میرے لئے مقرر کئے ہیں۔‘‘ وہاں تو ’’لہٗ‘‘ ضمیر واحد غائب کا ہے جس کا مرجع حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہے۔ کیونکہ اوپر کے شعر سے ثابت ہے۔جس کا ترجمہ مختصر یہ ہے کہ: ’’میں محمد ﷺ کا وارث ہوں اور ہم نے اولاد کی طرف اس کی وراثت پائی۔ پس اس سے بڑھ کر کون سا ثبوت پیش کیا جاوے۔‘‘ بعد میں ’’**لہٗ خسف القمر للمنیر وان لی**‘‘ ہے۔اب کوئی عربی خواں (خواہ ادنیٰ درجہ کا طالب العلم ہی ہو) یہ نہیں کہہ سکتا کہ ’’لہٗ‘‘ کے معنی بجا ’’اس کے لئے‘‘ ترجمہ کرنے کے ’’میرے لئے‘‘ ترجمہ کرتا ہو۔ کیونکہ اگر ’’میرے لئے‘‘ مطلب ہوتا تو لفظ ’’لی‘‘ ہوتا ’’لہٗ‘‘ نہ ہوتا۔ چونکہ ’’لہٗ‘‘ ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ مولوی اللہ دتہ قادیانی نے جو کچھ مطلب بیان کیا ہے بالکل غلط ہے۔ جب مرزا قادیانی نے خود ’’لہٗ‘‘ کے معنی ’’اس کے لئے‘‘ کر دیئے تو مولوی اللہ دتہ کا حق نہیں کہ غلط معنی کر کے بیہودہ تاویل کرے۔

دوم: سیاق وسباق بتا رہا ہے کہ ’’لہٗ‘‘ کا ضمیر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف راجع ہے۔ کیونکہ شق القمر کا معجزہ حضور علیہ السلام کے واسطے ظہور میں آیا تھا۔

سوم: مرزا قادیانی خود لکھتے ہیں: ’’میرے لئے چاند وسورج دونوں کا نشان ظاہر

ہوا۔‘‘(اعجاز احمدی ص۷۱، خزائن ج۱۹ص۱۸۳) جس سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ ’’لہٗ‘‘ کا مرجع حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں اور ’’لی‘‘ کا مرجع مرزا قادیانی ہیں جو کہ متکلم ہیں۔ مولوی اللہ دتہ مرزائی کو چیلنج دیا جاتا ہے کہ وہ عربی کے کسی قاعدہ سے بتائیں کہ ضمیر ’’لہٗ‘‘ کا مرجع متکلم کی طرف راجع ہوتا ہے۔

چہارم: دوسرے شعر میں بھی لکھا ہے:

وکان کلام معجز آیة لہ — کذلک لی قولی علی لکل یبھر

(اعجاز احمدی ص۷۱، خزائن ج۱۹ص۱۸۳)

’’یعنی اس کے معجزات میں سے معجزہ اللہ کا کلام بھی تھا۔اسی طرح مجھے وہ کلام دیا گیا جو سب پر غالب ہے۔‘‘ یہ ترجمہ مرزا قادیانی کا ہے۔مولوی اللہ دتہ کا جواب غلط ثابت ہوتا ہے۔کیونکہ مرزا قادیانی رسول اللہ ﷺ کا مقابلہ کر رہے ہیں اور اس شعر میں لکھتے ہیں کہ جس طرح رسول اللہ ﷺ کو قرآن کلام الٰہی معجزہ یعنی نشان دیا گیا تھا۔اسی طرح مجھ کو بھی ایسا کلام معجزہ نشان دیا گیا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ آپ کا مطلب بالکل غلط ہے اور مرزا قادیانی کے برخلاف ہے۔اس شعر نے معجزہ اور نشان کا بھی فیصلہ کر دیا اور مولوی اللہ دتہ کی طول طویل بے تعلق باتوں کا بھی رد کر دیا اور ثابت کر دیا کہ معجزہ ونشان ایک ہی بات ہم معنی ہے اور مرزا قادیانی کا یہ مطلب تھا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے واسطے اگر چاند کا معجزہ شق القمر ہوا تو میرے لئے دو وجود سماوی کا نشان ظاہر ہوا۔ پس ہمارا اعتراض قائم رہا کہ مرزا قادیانی نے از روئے نشان ومعجزہ کے اپنی فضیلت محمد ﷺ پر ظاہر کی اور آپ کا جواب ردی اور قابل التفات نہیں۔مرزا قادیانی شق القمر کے معجزہ کو ’’خسف القمر‘‘ کہا تو یہ ان کی عربی دانی اور علمیت کا ثبوت ہے۔حالانکہ اہل علم حضرات جانتے ہیں کہ شق کے معنی خسف بالکل نہیں۔

صریح جھوٹ کا جواب: رسالہ تائید اسلام ماہ اپریل ۱۹۲۴ء کے پہلے صفحہ پر جلی قلم سے لکھا ہے کہ: ’’تقریر جو سالانہ جلسہ انجمن اسلامیہ قادیان میں پڑھی گئی‘‘ کوئی تقریر پڑھی نہیں گئی۔

’’لعنت اللہ علی الکاذبین‘‘ الخ۔بطور اختصار۔

جواب الجواب: حق بات کو چھپانا اور دوسرے کو دھوکا دینا ایسا ناپاک جھوٹ ہے کہ ایک مسلمان کو بے ایمان بنا دیتا ہے۔ مولوی اللہ دتہ اقرار کر چکے ہیں کہ: ’’ہمارے سامنے تائید اسلام کے چار نمبر ہیں۔‘‘ جب چار نمبر مارچ، اپریل، مئی، جون ۱۹۲۴ء آپ نے دیکھے اور اس اقرار کے ہوتے ہوئے یہ اعتراض کیا کہ تقریر پڑھی نہیں گئی تھی اور جھوٹ لکھا کہ تقریر پڑھی گئی۔ صریح جھوٹ ہے اور ’’لعنت اللہ علی الکاذبین‘‘ کا مصداق ہے۔ یہ مولوی اللہ دتہ کی دیانت کا ثبوت ہے۔ کیونکہ ماہ اپریل ۱۹۲۴ء کے رسالہ تائید اسلام کے ص۱۲ پر صاف الفاظ میں لکھا ہے۔ ناظرین! بغور ملاحظہ فرماویں تاکہ مولوی اللہ دتہ کا دجل ثابت ہو اور جو لعنت اس نے ہم پر بھیجی وہ خود اسی پر ثابت ہو۔

عبارت بجنسہٖ: ’’اس کے بعد بابو پیر بخش صاحب سیکرٹری انجمن تائید اسلام لاہور کا وقت تھا لیکن قلت وقت کے سبب آپ نے ایثار کر کے مطبوعہ تقریر حاضرین میں تقسیم کر دی۔ کیونکہ بارہ بج چکے تھے۔‘‘

اس عبارت کے ہوتے ہوئے جان بوجھ کر عوام کو دھوکا دینا کہ ’’جھوٹ ہے‘‘ کس قدر قساوت قلبی کا ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی حالت پر رحم کرے۔

دوسرا اعتراض: مرزاقادیانی کرشن کا اوتار تھے تو مسلمان نہ تھے۔ الخ بطور اختصار!

جواب مولوی اللہ دتہ: کرشن کے جو اعتقادات بیان کئے گئے ہیں ہم ان کے قائل نہیں۔ موجودہ کتب سناتن دھرم سے استدلال کر کے ان عقائد کو حضرت کرشن کے عقائد کہنا ایسا ہی ہے جیسے یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدائی کے دعوے دار تھے۔ کیونکہ عیسائی ایسا کہتے ہیں اور اناجیل میں ایسا لکھا ہے۔ جس طرح یہ استدلال غلط ہوگا بلکہ اسی طرح اور اس سے بھی بڑھ کر مذکورہ بالا استدلال غلط ہے۔ کیونکہ اناجیل کی نسبت گیتا یرانوں وغیرہ پر بہت لمبا عرصہ گزر گیا ہے۔ ہم تو آیت: ’’ان من امۃ الا خلافیھا نذیر‘‘ کے ماتحت ان کو خدا کا نبی مانتے ہیں اور ہم ان کے وہ عقائد تسلیم نہیں کرتے جو بیان کئے گئے ہیں۔

جواب الجواب: دعویٰ بلا دلیل کبھی تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ کرشن جی کی کتاب گیتا سے ان کے عقائد لکھے گئے تھے جو کہ ہندو دھرم کے مطابق تھے اور آریہ بھی ان کو مانتے ہیں یعنی اواگون کا قائل اور قیامت کا منکر تھا اور چونکہ قیامت کا منکر...... تو کیا ایک مومن مسلمان بھی نہیں۔ اس لئے یہ الہام خدا کی طرف سے ہرگز نہیں ہوسکتا۔

افسوس! مولوی اللہ دتہ من گھڑت جواب دیتے ہوئے مرزا قادیانی کے بھی برخلاف چلے جاتے ہیں۔ مرزا قادیانی اقرار کرتے ہیں کہ: ’’کرشن جو ہندو دھرم کا راجہ تھا میں اس کا بروز یعنی اوتار ہوں۔‘‘ (لیکچر سیالکوٹ ص۳۳، خزائن ج۲۰ ص۲۲۸)

جب ہندو دھرم کے اوتار یعنی بروز تھے تو مسلمانوں کے نبی کس طرح ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ اسلامی سب نبی قیامت اور توحید منوانے کے واسطے آتے رہے اور سب سے آخر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور حضور ﷺ نے اپنی امت کو آگاہ بھی کر دیا کہ سب انبیاء ایک صفت اور اعتقاد کے منوانے کے واسطے آتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: ’’**عن ابی هريرة ان النّبی ﷺ قال الانبياء اخوة العلاّت امهاتهم شتی ودينهم واحدٌ** ‘‘ (رواہ احمد وابوداؤد بسند صحیح) یعنی ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمام انبیاء علاّتی بھائیوں کی طرح ہیں کہ فروعی احکام ان کے مختلف ہیں اور دین ان کا ایک ہے۔ توحید ودعوت الی الحق میں متفق ہیں۔

جب کرشن جی میں نبیوں کی صفات نہیں تو وہ نبی ہرگز نہیں ہو سکتے۔ بلا دلیل جو چاہو کہہ دو مانتا کون ہے۔ مرزا قادیانی خود لکھتے ہیں: ’’جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا کہ جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی۔‘‘ (لیکچر سیالکوٹ ص۳۳،۳۴، خزائن ج۲۰ ص۲۲۸)

جب مرزا قادیانی قبول کرتے ہیں کہ کرشن ہندوؤں میں سے تھا اور اوتار تھا تو پھر ثابت ہوا کہ کرشن نبی نہ تھا۔

واضح ہو کہ اوتار کا مسئلہ بھی اہل ہنود کا ہے جس کے معنی ہیں خدا تعالیٰ کا جسم انسان میں ظاہر ہونا اور یہ باطل ہے۔ چنانچہ گیتا میں لکھا ہے:

چوں بنیاد دیں سبست گردد بسے   نمائیم خود را بشکل کسے

’’یعنی جس زمانہ میں دھرم کا ستیاناس ہو جاتا ہے اور دھرم کی گرم بازاری ہونے لگتی ہے اس زمانہ میں اتار لے کر کسی نہ کسی قالب میں دنیا کو جلوہ دکھاتا ہوں۔‘‘

(اشلوک ۷، ادھائے ۴)

پھر (اشلوک ۹) میں لکھا ہے: ’’میرا جنم وکرم ایک کرشمۂ قدرت ہے۔‘‘

اب گیتا سے تو ثابت ہے کہ اوتار مسئلہ اہل ہنود کا ہے اور یہ ہم بھی مانتے ہیں کہ کرشن جی رام چندر جی، مہادیو جی وغیرہم سب اہل ہنود کے بزرگ تھے۔ جیسے فرعون وہامان، قارون وغیرہ لیڈر اور حکمران دوسری قوموں کے تھے مگر ان کو نبی کسی صورت میں نہیں مان سکتے ہیں۔ باقی رہا مرزا قادیانی کا یہ لکھنا کہ مجھ کو الہام سے معلوم ہوا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے الہام پہلے کبھی سچے نہیں ہوئے اور یہ کیونکر سچ ہوسکتا ہے کہ خدا تعالیٰ انسانی وجود میں تنزل کر کے خدا سے انسان بنے اور پیدائش وموت کی تکالیف برداشت کر کے خدائی سے معزول ہو۔ یہ اوتار اور بروز کا مسئلہ ایسا باطل اور نامعقول ہے کہ خود اہل ہنود جن کے بزرگ اس مسئلہ کو ہزاروں سالوں سے مانتے چلے آتے تھے وہ تو انکار کررہے ہیں اور چودھویں صدی کا مجدد بجائے تجدید دین اسلام کے اہل ہنود کے مسائل کی تجدید کرتا ہے۔ مولانا روم نے سچ فرمایا ہے:

کار شیطان میکند نامش ولی گر ولی ایں است لعنت بر ولی

یعنی مدعی کام تو کرے شیطان کے اور اپنا نام ولی رکھے۔ اگر یہی ولی ہونا ہے تو ایسے ولی پر لعنت ہے۔ کسی شاعر نے اردو میں کہا ہے:

راہنماؤں میں کئی بندے بنے ہیں راہزن سوئے تبت ہم کو دکھلاتے ہیں وہ راہ حجاز

مسلمانوں کا امام، کرشن جی کا چیلہ ''**لا حول ولا قوۃ**'' مرزا قادیانی پہلے لکھ چکے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کا وجود ہوں۔ اصل عبارت یہ ہے: ''اس نبی کریم کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہوگیا۔''

(خطبہ الہامیہ ص۱۷۱، خزائن ج۱۶ ص۲۵۸)

اب مولوی اللہ دتہ بتاویں کہ مرزا قادیانی کا کون سا الہام درست ہے؟ کیا مرزا قادیانی کا محمدؐ ہونا سچ ہے یا مسیح وکرشن ہونا۔ اگر محمدؐ ہونا سچ ہے تو مسیح وکرشن ہونا جھوٹ ہے اور اگر کرشن ہونا سچ ہے تو محمدؐ ہونا جھوٹ ہے۔ بہرحال کاذب ثابت ہوئے۔ نعوذ باللہ! حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کرشن کا اوتار بنیں۔ ''ایں چہ کور باطنی است''

اوتار کا مسئلہ آریہ سماج والوں نے چھوڑ دیا ہے۔ مگر قادیانی مسیح مسلمانوں کو منواتا ہے۔ کرشن کی کتاب گیتا موجود ہے اور ساری اوّل سے آخر تک قیامت سے انکار اور تناسخ کی

تعلیم سے پر ہے۔ اس میں قیامت اور روز جزاء وسزا کا ذکر تک نہیں۔ انجیل وتورات کو خدا تعالیٰ ہدایت وارشاد فرماتا ہے۔ پس یہ جواب بالکل قیاس مع الفاروق ہے اور ناپاک جھوٹ ہے کہ گیتا بدل گئی ہے۔ یہ ایسا ہی لغو ہے جیسا ہندو آریہ کہتے ہیں کہ قرآن وید سے نکلا ہے اور پہلے اس میں تناسخ کی تعلیم تھی مسلمانوں نے اس کو بدل دیا ہے۔ بے شک جھوٹے پر خدا کی لعنت۔

مولوی چراغ دین جموں والا

مرزا قادیانی کی بددعا سے نہیں مرا۔ مرزا قادیانی خود اقرار کرتے ہیں کہ: ’’ابھی اس مباہلہ کی کاپی پتھر پر نہیں جمائی گئی تھی کہ ۴/اپریل ۱۹۰۶ء کو طاعون نے اس ظالم کو مع اس کے دونوں بیٹوں کے ہلاک کر دیا۔‘‘ بے شک جھوٹے پر ہزار لعنت!

(حقیقت الوحی ص ۳۷۸، خزائن ج ۲۳ ص ۳۹۲)

مرزا احمد بیگ پیش گوئی کے مطابق نہیں مرا۔ کیونکہ اس نے اپنی لڑکی کا نکاح مرزا قادیانی سے دیکھ کر مرنا تھا۔ اسی واسطے اس کی میعاد تین سال تھی اور اس کے داماد کی وفات کی میعاد اڑھائی سال تھی۔ پس جو شخص کھلے ثبوت کے ہوتے یہ کہے کہ مرزا احمد بیگ پیش گوئی کے مطابق مرا اس پر ہزار لعنت۔

ڈوئی صاحب بھی اپنی موت سے مرا اور یہ بالکل جھوٹ ہے کہ مرزا قادیانی کے مقابلہ میں مباہلہ سے مرا۔ کیونکہ مباہلہ ابھی امریکہ پہنچا بھی نہ تھا کہ ڈوئی صاحب مر گیا۔ مرزا قادیانی کا اشتہار بتا رہا ہے کہ پیش گوئی مہمل تھی۔ مرزا قادیانی نے لکھا تھا کہ: ’’ڈوئی میرے ساتھ مباہلہ کرے یا نہ کرے وہ خدا کے عذاب سے نہیں بچے گا۔‘‘ اور عذاب کی قسم نہیں بتائی اور نہ میعاد عذاب کا پتہ دیا۔ ورنہ مرزا قادیانی خود بھی معذب ماننے پڑیں گے۔

(حقیقت الوحی ص ۷۳ حاشیہ، خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۹)

پنڈت لیکھ رام: ایسی ہی پنڈت لیکھ رام آریہ کی نسبت مرزا قادیانی کی پیش گوئی سخت عذاب میں مبتلاء ہونے کی تھی۔ مگر خدا نے اس کو ایسی موت سے مارا کہ فوراً اس کی جان تن سے جدا ہو گئی اور اسے کوئی عذاب نہ ہوا، اور موت تو ہر ایک پر آتی ہے۔ اگر محض موت ہی کو عذاب مانیں تو تمام مخلوق بمعہ مرزا قادیانی خود مر چکی یا مرتی ہے۔ مبتلائے عذاب ماننی پڑے گی۔ لیکھ رام کی کیا خصوصیت ہے۔ (ماہنامہ تائید الاسلام نمبر ۱۱، اکتوبر ۱۹۲۴ء ص ۱ تا ۱۰)

(قسط نمبر۲ ندارد)

قسط نمبر۳

مولوی اللہ دتہ دعویٰ تو کر بیٹھے کہ قرآن شریف میں صاف طور پر وفات کا مسیح پر وارد ہونا دکھاؤں گا۔ مگر ہم نے لکھا کہ ایک سو روپیہ انعام اگر صاف طور پر موت کا مسیح پر وارد ہوجانا ہی دکھائیں گے۔ مگر ساتھ لکھ دیا کہ استدلال سے صاف طور پر وفات مسیح ثابت کریں گے اور لفظ ''صاف طور پر'' کج بحثی شروع کر کے درخواست کی کہ لفظ ''صاف طور پر'' سے آپ کا کیا مطلب ہے؟ اور جواب بذریعہ خط طلب کیا جس پر میں نے خط میں لکھ دیا کہ صاف طور کے یہ معنی ہیں کہ جس میں کوئی ملاوٹ نہ ہو۔ قرآن کی وہ آیت دکھانی ہوگی جس میں لکھا ہو کہ مسیح مر چکا ہے۔ یعنی اس پر موت وارد ہوچکی ہے۔ چونکہ مولوی اللہ دتہ صاحب اب عاجز ہیں اور خطوط میں بیہودہ وخارج از بحث باتیں لکھ کر ٹال رہے ہیں۔ باوجودیکہ اصل مبحث پر لانے کی ادھر سے کوشش بذریعہ خط وکتابت جاری ہے۔ ناظرین انتظار کریں۔

خاکسار پیر بخش (ماہنامہ تائیدالاسلام نمبر۳، ۱۳؍دسمبر ۱۹۲۴ء ص۱)

قسط نمبر۴

مولوی اللہ دتہ جالندھری نے بذریعہ خط وکتابت کوئی فیصلہ نہیں کیا اور ہمارے خطوط کا جواب مطابق سوال کے نہیں دیتا اور کج بحثی کررہا ہے۔ لہٰذا ہم ذیل میں خط وکتابت فریقین کی نقول درج کرتے ہیں تاکہ برادران اسلام کو معلوم ہوجائے کہ مرزائی صاحبان پہلے تو بڑے زور شور سے دعوے کرتے ہیں۔ مگر بعد میں جواب دینے سے عاجز آکر خارج از مبحث باتوں میں وقت ضائع کر کے فرار کرتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ اپنا الزام دوسرے کے سر تھوپنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے ہم اپنے اور مولوی اللہ دتہ مرزائی کے خطوط درج کئے دیتے ہیں تاکہ اہل اسلام بآسانی فیصلہ کرسکیں کہ بحث سے مرزائی صاحبان کس طرح گریز کرتے ہیں۔

۱...... نقل خط خاکسار سیکرٹری انجمن تائید اسلام لاہور: بخدمت جناب مولوی اللہ دتہ جالندھری حال وارد قادیان ضلع گورداسپور۔ بجواب آپ کے نوٹس مندرجہ ریویو ماہ

ستمبر۱۹۲۴ء قلمی ہے۔ چونکہ آپ نے اپنے پہلے دعویٰ پر قائم نہ رہ کر اور دعویٰ میں زیادتی کر کے لکھا تھا کہ جس طرح موسیٰ، ابراہیم، یونس، نوح علیہم السلام کی موت صاف طور پر ثابت ہے۔ اسی طرح مسیح کی وفات بھی مذکور ہے۔ لہٰذا آپ کو اپنے پہلے دعویٰ پر قائم رہنے کے واسطے لکھا تھا۔ شکر ہے کہ آپ نے اپنے دعویٰ کی تجدید کر دی ہے کہ آپ اپنے پہلے دعویٰ پر قائم ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ بذریعہ خطوط طے ہو جائے کہ آپ کن کن شرائط پر ثبوت پیش کریں گے۔ میری طرف سے صرف چار شرطیں ہیں:

اوّل: آپ قرآن کی کسی آیت میں سے وہ الفاظ پیش کریں گے جن سے صاف طور پر ثابت ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر موت وارد ہو چکی ہے۔

دوم: ایک منصف ہمارا اور ایک آپ کا ہوگا اور ایک سرپنچ ہندو ہوگا جو فیصلہ دے گا کہ آیت پیش کردہ میں صاف طور پر وفات کا مسیح پر وارد ہو جانا مذکور ہے تو آپ کو انعام ملے گا۔

سوم: انعام کا ایک سو روپیہ جو ڈاک خانہ میں جمع ہے اس کی پاس بک کسی شخص معتمد فریقین کے پاس رکھی جاوے گی۔ جب فیصلہ آپ کے حق میں ہوگا تو اس کتاب سے روپیہ نکال کر آپ کو دیا جاوے گا۔

چہارم: صرف تین پرچے ہوں گے۔ میرا سوال، آپ کا جواب اور میرا جواب الجواب۔ تینوں پرچے منصفوں کے پاس بھیجے جائیں گے اور بعد میں سرپنچ کے پاس جو فیصلہ وہ دے گا۔ پھر روپیہ نکال کر آپ کو دیا جائے گا۔ میری طرف سے مولوی نجم الدین صاحب پروفیسر عربی اورینٹل کالج لاہور منصف ہوں گے۔ آپ اپنے منصف کا نام بتادیں اور سرپنچ بھی نامزد کر دیں۔ آپ کا جواب ہوگا اور میرا جواب الجواب اور فیصلہ منصفان۔ اب دیر نہ کریں اور بذریعہ خطوط جواب دیں تاکہ دیر نہ ہو۔ خارج از مبحث باتیں فریقین کی قابل توجہ نہ ہوں گی۔ فقط

۲...... نقل خط مولوی اللہ دتہ مرزائی:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم!

منشی صاحب! آپ کا پوسٹ کارڈ ملا۔ مگر افسوس کہ آپ نے گریز کا ہی راہ اختیار کیا۔ جس پر مجھے بے اختیار کہنا پڑا:

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کریں گے کیا وعدہ تمہیں کر کے مکرنا نہیں آتا

صاف طور کے جو معنی آپ نے کئے ہیں کہ قرآن شریف میں سے ''ان عیسٰی قدمات'' دکھاؤ یہ معنی غلط ہیں اور یہ محض بھاگنے کی پیش بندی ہے۔ کیا جو بات استدلال سے ثابت ہو وہ صاف طور پر ثابت نہیں ہوتی؟ اگر نہیں ہوتی تو کیا جمیع انبیاء علیہم السلام کی وفات بھی قرآن سے صاف ثابت نہیں۔ یہ تو سمجھنے کی بات ہے۔ ممکن ہے نہ سمجھیں۔ آپ کی اپنی تحریریں دکھاتے ہیں:

۱...... ''قرآن میں صاف صاف لکھا ہے عیسٰی نہیں مرے۔''

(رسالہ انجمن تائید اسلام لاہور ج۲ نمبر۷ اص۱۵)

منشی صاحب! کیا قرآن میں یہ الفاظ ہیں: ''لم یمت عیسٰی'' اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو کیا آپ نے جھوٹ لکھا ہے یا کیا استدلال سے ثابت شدہ امر بھی صاف طور پر کہلا سکتا ہے؟ سوچ کر جواب دینا:

ہر بیشہ گماں مبرکہ خالی است شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

پھر اسی (ج۲ نمبر۱۲ ص۱) دیکھیں کیا ہے:

۲...... ''مرزا قادیانی کے اقوال سے صاف ثابت ہے کہ محمد رسول اللہ کا توفی وحضرت عیسٰی کی توفی میں فرق ہے۔'' کیا آپ یہ الفاظ مرزا قادیانی کی کسی کتاب سے دکھا سکتے ہیں؟ ورنہ بتائیں کہ ''صاف ثابت'' کے کیا معنی ہیں؟ پھر آپ نے ہی لکھا ہے:

۳...... قصہ آدم وحوا جو قرآن میں مذکور ہے اور دیگر کتب ساوی میں بھی مندرج ہے۔ ''صاف صاف'' بتا رہا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام بمعہ اپنی بیوی کے آسمان پر رکھے گئے تھے۔''

(رسالہ رفع حضرت عیسٰی علیہ السلام نمبر۳ ص۵)

منشی صاحب کیا قرآن میں آسمان کا لفظ ہے؟ ورنہ صاف صاف کے کیا معنی؟ پھر آپ نے حضرت اقدس کا ایک فقرہ لکھ کر لکھا ہے۔ (رسالہ نمبر۱۲ ص۶۳)

۴...... ''اس فقرہ میں تو مرزا قادیانی نے صاف صاف مسیح کا وجود عنصری مان لیا ہے۔'' حالانکہ اس میں عنصری کا لفظ بھی نہیں۔ کیا اس صورت میں ''صاف صاف'' لکھنا جھوٹ ہے یا کیا؟

۵...... پھر آپ نے لکھا ہے: ''انجیل میں صاف صاف لکھا ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام زیتون کے پہاڑ پر اپنے شاگردوں کے حق میں دعائے برکت دیتے ہوئے اٹھائے گئے۔''

(دیکھو انجیل متی باب ۲۴ آیت ۳) (رسالہ رفع عیسیٰ علیہ السلام ص ۱۲) کیا آپ مندرجہ بالا حوالہ سے الفاظ: ’’اپنے شاگردوں کے حق میں دعائے برکت دیتے ہوئے‘‘ دکھا سکتے ہیں؟ اگر نہیں تو ’’صاف صاف‘‘ لکھنے کے کیا معنی؟ انسان کو اپنے لکھے کا تو پاس چاہئے۔ دروغ گورا تا خانہ اش...... کے مطابق میں نے مندرجہ بالا پانچ حوالے آپ کی تحریر سے لکھے ہیں اور ’’العاقل تکفیۃ الاشارۃ‘‘ کی امید رکھتے ہوئے دیگر ایسے حوالجات کثیرہ کو درج نہیں کرتا۔ امید ہے کہ آپ اب صاف طور کے معنی سمجھ گئے ہوں گے۔ پس ہم تیار ہیں اور ہر وقت مستعد ہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ کہ قرآن مجید کی (حسب الطلب) ایک آیت سے وفات مسیح ناصری کو صاف ثابت کر دکھائیں۔ مگر انہی معنوں سے جو عقل مندوں میں متعارف اور آپ کی تحریرات سے ثابت ہیں۔ کیا آپ میں ہمت ہے کہ دور از کار بحث میں نہ پڑیں اور باقی شرائط کا تصفیہ کریں؟ ورنہ کہنا پڑے گا:

نہ خنجر چلے گا نہ تلوار ان سے　　　یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

منشی صاحب! اگر صاف طور کے یہی معنی ہیں جو آپ نے پوسٹ کارڈ میں لکھے ہیں تو آپ مندرجہ بالا عبارتوں کو صاف طور پر ثابت کر دکھائیں۔ اگر نہیں تو اپنے خود تراشیدہ خلاف عرف معنوں کی غلطی تسلیم کریں:

دو گونہ رنج وملال است جان مجنوں را　　　بلائے صحبت لیلیٰ وفرقت لیلیٰ

ہم ہر وقت آپ کے مطالبہ کے مطابق وفات مسیح علیہ السلام ایک آیت قرآنی سے صاف ثابت کر سکتے ہیں۔ اگر ہمت ہے تو آزما دیکھیں۔

نوٹ: ’’ان عیسٰی لم یمت‘‘ قبل از وقت پیش کرتے ہیں۔ یہ منقطع ہے اور ہے بھی تھرڈ کلاس ملاحظہ ہو (عجالہ نافعہ ص ۶) ہاں! ’’ان عیسٰی ابن مریم عاش عشرین ومائۃ سنۃ‘‘ (حجج الکرامہ) پیش کریں۔ مگر مطلب سعدی دیگر است۔ ہم قرآن کے معنی قرآن، احادیث صحیحہ اور لغت وغیرہ سے کریں گے۔ مرزا قادیانی یا کسی غیر مسلم بزرگ (یعنی جو آپ کو غیر مسلّم ہو) کی تحریر نہ پیش ہوگی۔ آپ مطمئن رہیں، اب بہت جلد باقی شروط کے تصفیہ کے لئے لکھ دیں تا جلد فیصلہ ہو۔ کیونکہ یہ بات تو طے ہو چکی ہے۔ اپنی تحریر کی موجودگی میں نامعقول عذر...... ’’نہ زیبد مرد دانا را‘‘ جواب جلد۔ الراقم آپ کے جواب کا منتظر

اللہ دتہ جالندھری (مولوی فاضل) قادیان دارالامان ۲۲/۹/۲۴

۳...... نقل خط سیکرٹری انجمن تائید اسلام لاہور: جناب مولوی اللہ دتہ! آپ کا خط مؤرخہ ۲۲؍ستمبر ۱۹۲۴ء پہنچا۔ جس کے جواب میں قلمی ہے کہ آپ نے وہی روش اختیار کی، جس کی مجھ کو امید تھی۔ جواب کی یہ خوبی نہیں کہ اناپ شناپ جو چاہا لکھ دیا اور کہہ دیا کہ جواب دے دیا ہے۔ آپ نے ناحق طول طویل بحث شروع کر دی۔ جس سے آپ کا مطلب یہ ہے کہ بحث خراب ہو جائے۔ مگر آپ کو واضح رہے کہ یہ کبھی نہ ہوگا۔ میں اصل مبحث نہ چھوڑوں گا اور نہ آپ کی فضول باتوں کا جواب دوں گا۔ آپ کا دعویٰ ہے کہ مسیح کا فوت ہو جانا صاف طور پر قرآن میں دکھا دوں گا۔ پھر آپ نے راہ گریز اختیار کر کے لکھا کہ استدلال سے ثابت کروں گا۔ گویا آپ وفات مسیح خصوصیت سے تو قرآن سے نہیں دکھا سکتے اپنے طریق استدلال سے مسیح کی وفات ثابت کریں گے جو کہ آپ کے دعویٰ کے برخلاف ہے۔ قادیانی استدلال کو میں بخوبی جانتا ہوں۔ جیسا کہ قرآن سے مرزا قادیانی کا ابن مریم ہونا ثابت کرتے ہیں اور (کشتی نوح ص۶۷ ملخص، خزائن ج۱۹ ص۵۰) میں ہے کہ مرزا قادیانی کو استعارہ کے طور پر حمل ہوا اور دس ماہ کے عرصہ میں لڑکا پیدا ہوا اور پھر مرزا قادیانی مریم سے عیسیٰ بنائے گئے اور خود ہی والد اور خود ہی مولود ہے۔ اس قسم کے استدلال پہلے میں بہت سن چکا ہوں۔ جیسا کہ: ’’ایک شخص نے حاجی کے معنی تجنیس خطی کے استدلال سے کتے کے کئے تھے۔ جب اس کو پوچھا گیا کہ حاجی کے معنی کتا کیسے ہو سکتے ہیں؟ اس نے کہا کہ حاجی و چاچی میں تجنیس خطی ہے۔ چاچی کے معنی کمان کے ہیں اور کمان و گمان میں تجنیس خطی ہے اور گمان کے معنی شک کے ہیں اور شک و سگ میں تجنیس خطی ہے۔ پس حاجی کے معنی کتا ثابت ہوئے۔‘‘

ایسا ہی آپ کا استدلال ہے کہ قادیان کے معنی دمشق جو ملک شام میں ہے اور عیسیٰ بن مریم کے معنی غلام احمد ولد غلام مرتضیٰ کے ہیں۔ شرقی منارہ مسجد جامع دمشق کے معنی وہ منارہ جو مرزا قادیانی نے بعد نزول بنوایا۔ وغیرہ وغیرہ!

آپ کی اس تحریر سے ثابت ہوا کہ آپ بعبارت النص تو کسی آیت سے وفات کا مسیح پر وارد ہو جانا ثابت نہیں کر سکتے۔ اپنے قادیانی طریقہ استدلال سے ثابت کر سکتے ہیں اور یہی آپ کا بحث سے گریز ہے۔ آپ مجھ کو بار بار کہتے ہیں کہ گریز کرتے ہو حالانکہ میرا مطالبہ وہی ہے کہ: ’’صاف طور پر قرآن کی آیت سے مسیح پر موت کا وارد ہونا دکھانا ہوگا۔

آپ کیوں اصل بحث کی طرف نہیں آتے کہ صاف طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وفات پا جانا قرآن میں دکھاؤں گا۔ آپ مدعی ہیں نہ کہ میں۔ آپ نے صاف طور پر وفات مسیح دکھانی ہے نہ میں نے۔ آپ فضول باتوں میں وقت ضائع نہ کریں اور صرف یہ بتادیں کہ آپ کی اس آیت صاف طور سے کیا مراد ہے۔ کیا آپ ایسا ہی ثبوت پیش کریں گے، جیسا کہ مرزا قادیانی نے (ازالہ اوہام ص۵۹۸ تا ۶۳۶، خزائن ج۳ ص۴۲۳ تا ۴۳۷) میں تیس آیت سے کیا ہے اور حکیم خدا بخش نے (عسل مصفی ج اوّل ص۲۸۰ تا ۳۰۰) میں ساٹھ آیات سے۔ یہ مرشد سے بھی بڑھ گیا یا کوئی اور معقول ثبوت پیش کریں گے؟

افسوس! آپ نے وعدہ کیا تھا کہ باتہذیب بحث ہوگی۔ مگر آپ سخت الفاظ رمز وکنایہ کے استعمال کرتے ہیں جن کو میں پسند نہیں کرتا۔ اگر آپ باز نہ آئے تو پھر جواب ترکی بہ ترکی دیا جائے گا۔

آپ اگر سچے ہیں تو کیوں نہیں لکھ دیتے کہ میں صاف طور پر لکھا ہوا دکھادوں گا کہ مسیح پر وفات وارد ہوچکی ہے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی نے (ازالہ اوہام ص۵۶۱، خزائن ج۳ ص۴۰۲) میں لکھا ہے کہ: ’’مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے۔‘‘ آپ نے حدیث: ’’**ان عیسٰی عاش عشرین ومائة سنة**‘‘ جو پیش کی ہے۔ اس کی تردید مرزا قادیانی خود مسلم والی حدیث سے کر چکے ہیں کہ سو برس سے زیادہ عرصہ کوئی زندہ نہیں رہ سکتا تو مسیح کا ایک سو بیس برس زندہ رہنا مرزا قادیانی نے خود باطل کردیا۔

(ازالہ اوہام حصہ دوم ص۶۲۴، خزائن ج۳ ص۴۳۷)

دوسری شرائط کی آپ نے تکمیل کرنی ہے۔ میں تو کر چکا ہوں کہ میرا منصف مولوی نجم الدین صاحب پروفیسر اورینٹل کالج ہوگا اور روپیہ سیونگ بنک پوسٹ آفس لاہور میں جمع ہے۔ اکاؤنٹ کا نمبر ۹۲۴۶ ۷ ہے۔ (پیر بخش پوسٹ ماسٹر)

۴...... نقل خط مولوی اللہ دتہ:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسوله الکریم!

جناب بابو پیر بخش صاحب سیکرٹری انجمن تائید الاسلام لاہور۔ آپ کا رقعہ ملا۔

آپ کے بیان کردہ شرائط کے متعلق کچھ عرض کرنے سے پیشتر ملتمس ہوں کہ آپ براہ مہربانی ’’صاف طور پر‘‘ کے معنوں اور مفہوم سے بہت جلد آگاہ فرماویں۔ کیونکہ آپ کی تحریر سے ظاہر ہے کہ آپ ’’صاف طور پر‘‘ کے کوئی عجیب ہی معنی سمجھتے ہیں۔ جواب آنے پر شرائط کے متعلق لکھوں گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ اب آپ گریز کرنے کا راہ اختیار نہ کریں گے۔ ہم تو صاف کہتے ہیں:

وللہ سلطان وحکم وشوکتہ ونحن کماۃ بالاشارۃ نحضر

الراقم: اللہ دتہ جالندھری (مولوی فاضل) قادیان ۱۷/ستمبر۱۹۲۴ء

۵ ...... نقل خط سیکرٹری تائید الاسلام: جناب مولوی اللہ دتہ! بجواب آپ کے پوسٹ کارڈ مؤرخہ ۱۷/ستمبر ۱۹۲۴ء قلمی ہے کہ ’’صاف طور‘‘ کے معنی اور مفہوم وہی ہیں جو پہلے لکھ چکا ہوں کہ جس میں کسی قسم کی ملاوٹ نہ ہو۔ قرآن شریف کے وہ الفاظ پیش کریں جن کے معانی یہ ہوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر موت وارد ہوچکی ہے۔ مثلاً حدیث شریف میں رسول اللہ ﷺ نے جو فرمایا ہے کہ: ’’ان عیسیٰ لم یمت وانہ راجع الیکم قبل یوم القیامۃ‘‘ آپ اس کے مقابل قرآن شریف میں دکھادیں کہ: ’’ان عیسیٰ قدمات‘‘ کیونکہ ’’لم یمت‘‘ کے مقابل ’’قدمات‘‘ ہے۔ اگر آپ مرزاقادیانی کی تحریر یا کسی دوسرے فرقہ غیراز سنت والجماعت کی تحریر پیش کریں گے تو قبول نہ کی جائے گی۔ کہنے کو تو ہر ایک باطل پرست قرآن کے معنی غلط کر کے اپنا مطلب نکالنے کی کوشش کرتا ہے اور بیوقوف مان بھی لیتے ہیں۔ جیسا کہ آریہ قرآن سے تناسخ کا ثبوت دیتے ہیں۔ مگر خصم کے سامنے آتے وقت دانت ہل جاتے ہیں۔ پیر بخش سیکرٹری معرفت اللہ دتہ سب پوسٹ ماسٹر ۱۹/ستمبر ۱۹۲۴ء

۶ ...... نقل خط مولوی اللہ دتہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم!

جناب منشی محمد پیر بخش صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا ملفوف ملا۔ نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے:

قد کان ما خفت ان یکونا انا الی اللہ راجعون

ہم اپنے اصل الفاظ: ’’قرآن کریم نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات کو صاف طور پر بیان فرمادیا ہے۔‘‘ (ریویو بابت اکتوبر ۱۹۲۳ء ج ۲۲، نمبر ۱۰ ص ۱۹) کے ثابت کرنے کے لئے ہر طرح مستعد ہیں۔ اصول مناظرہ میں سے ہے کہ پہلے تعیین مبحث کیا جاتا ہے۔ لہٰذا اس پہلو پر وضاحت چاہی گئی۔ مگر آپ نے ایک من گھڑت معنی اپنے ذہن میں رکھے ہوئے ہیں جو کہ خود آپ کی تحریرات کے بھی برخلاف ہیں۔ جیسا کہ مکتوب نمبر۴ میں لکھ چکا ہوں اور عرف کے بھی مخالف ہیں۔

ہمارے نزدیک صاف طور سے ثابت کے یہ معنی ہوتے ہیں اور ہم آپ سے التماس کرتے ہیں کہ اگر ان معنوں کو جو خود آپ کی تحریرات سے ثابت ہیں نہیں مانتے تو کسی غیرمسلم عالم کو جو بے تعصب ہو منصف مان لیں جو بتادے گا کہ صاف طور سے ثابت اور بیان فرمادینے کے معنوں میں ہم حق بجانب ہیں یا آپ۔

اگر آپ ’’صاف طور سے بیان فرمادیا ہے‘‘ کے یہ سادہ اور صاف معنی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں تو اسی کا نام گریز ہے۔ جس کی ہمیں آپ سے پہلے ہی امید ہے۔ (خدا کرے غلط ہی ثابت ہو) باقی باتوں کو لغو اور خارج از بحث سمجھتے ہوئے اپنے نوٹس کے مطابق قابل التفات نہیں سمجھتا۔

اس بات کے طے ہو جانے پر باقی شرائط کے متعلق عرض کروں گا تاکہ خلط مبحث نہ ہو۔ کاش! آپ بھی اس بات کو ملحوظ رکھیں اور بے فائدہ تضیع اوقات نہ کریں۔ ہاں! یاد رہے کہ استدلال سے ہماری مراد قواعد منطقیہ اور کلامیہ سے ثابت شدہ صاف اور بیّن استدلال ہے۔ جس سے ایک اور ایک دو کی طرح وفات مسیح ثابت ہو۔ آپ کے ذکر کردہ لغو استدلال کو ہم استدلال نہیں سمجھتے۔ اگر آپ استدلال کے یہی معنی سمجھتے ہیں تو قابل افسوس بات ہے۔ **والسلام علی من اتبع الھدیٰ!**

الراقم نیازمند۔ اللہ دتہ جالندھری (مولوی فاضل) از قادیان ۱۹؍ستمبر ۱۹۲۴ء

۷...... نقل خط سیکرٹری تائید اسلام: جناب مولوی اللہ دتہ! آپ کا خط مؤرخہ ۲۹؍ستمبر ۱۹۲۴ء پہنچا کمال خوشی ہوئی کہ آپ نے سنت نبوی کے مطابق السلام علیکم تحریر فرمایا ہے۔ پہلے خطوط اس خوبی سے عاری ہیں۔ اس واسطے میں نے بھی ’’التکبر مع

المتکبر ینتو اضع ‘‘ پر عمل کیا۔ ہم کو یاد ہے کہ میرے پرانے مہربان اکمل قادیانی نے خط لکھا اور سلام نہ لکھا تو میں نے اعتراض کیا اور انہوں نے جواب دیا کہ چونکہ ہمارے اور تمہارے مذہب میں اختلاف ہے۔ میں نے اس واسطے سلام نہیں لکھا۔ میں نے مرزا قادیانی کے خطوط کا حوالہ دیا کہ انہوں نے اپنے مخالفین کو خط لکھتے ہوئے السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ لکھا ہے۔ اس پر اکمل قادیانی شاید ناراض ہوگئے اور لکھا کہ میں اس معاملہ میں بحث نہیں کرنا چاہتا۔

افسوس! ’’صاف طور‘‘ کا لفظ آپ نے خود استعمال فرمایا اور خود ہی اس سے گریز کر کے استدلال کی طرف آئے۔ صاف طور کے معنی آپ کو بتا دیئے تھے کہ یہ ہیں۔ قرآن کریم کی کسی آیت میں آپ کو وہ الفاظ دکھانے ہوں گے جن کے معنی یہ ہوں کہ مسیح پر وفات وارد ہوچکی ہے۔ چونکہ ایسا دکھانے سے آپ عاجز ہیں۔ اس واسطے کج بحثی کر رہے ہیں۔ میں نے تو مرزا قادیانی کی عبارت الہامی نقل کر کے لکھا تھا کہ آپ کو ایسے الفاظ دکھانے ہوں گے جن کے معنی یہ ہوں کہ: ’’مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہوچکا ہے۔‘‘ افسوس! آپ مرزا قادیانی کے معنی بھی تسلیم نہیں کرتے۔ میں نے مرزا قادیانی کا الہام نقل کر دیا تھا۔ مگر پھر بھی آپ اس کو من گھڑت کہتے جاتے ہیں۔ جب مرزا قادیانی کی عبارت (ازالہ اوہام حصہ دوم ص۵۶۱، خزائن ج۳ ص۶۰۲) پر درج ہے تو پھر ان معنوں کو من گھڑت کہنا انصاف کا خون کرنا ہے۔ اب آپ نے نئی بات پیش کی ہے کہ آپ کی مراد استدلال سے قواعد منطقیہ اور کلامیہ سے ثابت شدہ امر صاف اور بیّن استدلال ہے جس سے ایک اور ایک دو کی طرح وفات مسیح ثابت ہو۔

افسوس! آپ اپنے دعوے سے گریز کر گئے اور اسی کا نام گریز ہے۔ آپ کا دعویٰ تھا کہ قرآن سے صاف طور پر وفات مسیح ثابت ہے۔ اب کہتے ہیں کہ قواعد منطقیہ اور کلامیہ سے ثابت کریں گے۔ یہی آپ کا گریز اور عجز ہے۔ قواعد منطقیہ اور کلامیہ سے وفات مسیح ثابت کرنا آپ کا دعویٰ نہیں اور نہ اس پر انعام موعود ہے۔ کیوں کہ آپ کا منطق میں جانتا ہوں۔ مثلاً ’’کل انسان حیوان ‘‘ ہیں اور حیوان مرجاتے ہیں اور مسیح چونکہ انسان تھا، اس واسطے فوت ہوچکا ہے۔ پس مسیح کی وفات ثابت شدہ امر ہے جس کا جواب بھی قواعد منطقیہ

سے سن لو کہ آنے والے کے واسطے حیات لازم ہے اور چونکہ مسیح آنے والا ہے۔ اس واسطے قواعد منطقیہ سے حیات مسیح ثابت ہے۔ ایسے ثبوت تو آپ کی طرف سے ہمیشہ دیئے جاتے ہیں اور ہماری طرف سے جواب بھی دفتروں کے دفتر لکھے گئے۔

تعجب ہے، آپ اصل دعویٰ سے گریز کر کے فضول باتوں سے وقت ضائع کررہے ہیں۔ میں نے تو روپیہ بھی جمع کر دیا ہے اور اپنا منصف بھی بتادیا ہے جس کا جواب آپ سے کچھ نہیں بن آتا۔ مگر زبانی جمع خرچ کرتے جاتے ہیں اور ''گریز گریز'' کر کے مجھ کو الزام دیتے جاتے ہیں۔ واضح رہے کہ جب تک آپ فضول باتیں چھوڑ کر اصل بحث کی طرف نہ آئیں گے میں آپ کا پیچھا نہ چھوڑوں گا۔ پھر سن لو۔ قرآن شریف میں وہ الفاظ دکھانے ہوں گے جن کے یہ معنی ہوں کہ ''مسیح مر چکا ہے'' یا ''اس پر موت وارد ہو چکی ہے۔''

محمد پیر بخش سیکرٹری انجمن تائید اسلام لاہور مؤرخہ ۲۳؍اکتوبر ۱۹۲۴ء

۸...... نقل خط مولوی اللہ دتہ مرزائی:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم!

جناب منشی پیر بخش صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میں اپنے گزشتہ خطوط میں صاف طور پر کافی بحث کر چکا ہوں۔ بہتر یہ ہے کہ ان معنوں کے لئے بھی ایک عالم غیر مسلم ثالث تسلیم کر لیا جائے جو بتاوے کہ آیا ہم اپنے دعویٰ پر قائم ہیں یا نہیں اور کون گریز کر رہا ہے۔ یہ مختصر طریق فیصلہ ہے۔ مجھے تو حیرانی ہے۔ اپنی تحریر کے بعد آپ کیونکر انکار کر رہے ہیں۔ بہرحال اب بھی موقعہ ہے اب بھی اپنی حق پسندی کا ثبوت دیں۔ السلام علیکم کے متعلق آپ نے خود را فضیحت پر کیوں عمل کیا ہے۔

(الراقم خاکسار اللہ دتہ جالندھری مولوی فاضل از قادیان شریف)

۹...... نقل خط سیکرٹری تائید اسلام: (۲۱/۱۰/۲۴ لاہور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم!

کارڈ پہنچا۔ آخر وہی نتیجہ نکلا جس کی امید تھی۔ کیونکہ میں مدت سے دیکھتا ہوں کہ آپ کی جماعت کے لوگ پہلے تو بڑے زور شور سے دعاوی کر لیتے ہیں اور جب دوسری

طرف سے آمادگی ظاہر کی جاتی ہے تو کج بحثی شروع کر دیتے ہیں۔ کس قدر غضب ہے کہ خود تو فرار کر رہے ہیں اور دوسروں کو الزام فرار دیتے ہیں۔ آپ کے کہنے سے کچھ نہیں ہوتا حق خود بخود ظاہر ہو جائے گا۔ آپ نے جو پہلے لکھا تھا کہ استدلال سے حیات مسیح قرآن سے ثابت کروں گا تو وہ ہی فرار تھا۔ آپ تو مولوی فاضل ہیں۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ استدلال کی کب ضرورت ہوتی ہے۔ آپ کے جواب آنے پر آپ کو ایسا جواب دیا جائے گا کہ فیصلہ آسان ہو جائے اور پھر اس کے واسطے بھی منصف مقرر کریں گے۔ مگر افسوس کہ آپ نے اس کا فیصلہ بھی نہیں ماننا۔ کیونکہ پہلے شرط اس کے عالم ہونے کی لگائی ہے اور آپ کی نیت یہ ہے کہ آخر کہہ دوں گا کہ ہندو تو لفظ عربی کا فیصلہ کرنا کیا جانے۔ جیسا کہ میر قاسم علی نے پہلے تو خود ہی منصف مقرر کیا اور پھر کہہ دیا کہ سکھ، ہندو عربی کا فیصلہ نہیں کر سکتا۔ افسوس! آپ مرزا قادیانی کی الہامی بات بھی نہیں مانتے جنہوں نے لکھا ہے کہ مجھ کو الہام ہوا ہے کہ: ’’مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۵۶۱، خزائن ج۳ ص۴۰۲)

پس آپ یہی الفاظ قرآن میں دکھا دیں۔

۱۰...... نقل خط مولوی اللہ دتہ مرزائی:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم!

بابو صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) میں جو کچھ اپنے پچھلے خطوط میں لکھ چکا ہوں وہ دانشمند کے سمجھنے کے لئے تو فیصلہ کن ہے۔ مگر جناب کی حالت جس طرح قابل افسوس ہے۔ اس سے بڑھ کر قابل رحم ہے۔ میں نے صاف طور کے معنی عرف سے عقل سے، خود آپ کی تحریرات سے دکھائے۔ مگر آپ کا شیوہ مطلقاً حق پسندی نہیں۔ بتائیے! اب میں جناب کو کس طریق سے سمجھا سکتا ہوں۔ ناحق کی تضیع اوقات سے کوئی فائدہ نہیں۔ ان شاء اللہ! بصورت گریز ہم خط وکتابت شائع کرنے پر مجبور ہوں گے تا منصفین پر کھل جائے۔ صاف بتائیے! کہ آیا جس معقول طریق سے ہم وفات مسیح کا ثبوت دینا چاہتے ہیں۔ اس طرح آپ لینا چاہتے ہیں یا نہیں۔ صرف ہاں یا نہ میں جواب درکار ہے۔ وبس لیکن آپ یاد رکھیں:

وان کنت ازمعت النضال فاننا نأتی کما یأتی لیصد ضیغ

(۲) دسمبر۱۹۲۲ء کا ایک رسالہ ارسال فرماویں، پیسے تحریر کریں بذریعہ ٹکٹ ارسال کروں گا۔ (الراقم: اللہ دتہ جالندھری مولوی فاضل قادیان شریف ۲۵؍اکتوبر۱۹۲۴ء)

۱۱...... سیکرٹری تائیداسلام:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسوله الکریم!

مولوی صاحب! میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ آپ جو اپنے دعویٰ سے گریز کر کے کہتے ہیں۔ استدلال سے وفات مسیح ثابت کروں گا اور اسی کا نام صاف طور پر وفات مسیح قرآن سے ثابت ہے۔ اس پر میں نے سوال کیا تھا کہ استدلال کی کب ضرورت ہوتی ہے۔ آپ نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا اور لایعنی باتیں لکھ کر بھیج دیں۔ آپ میرے سوال کا جواب دیں گے تو پھر فوراً آپ کی سمجھ میں آجائے گا کہ آپ غلطی پر ہیں اور اپنے دعویٰ کے برخلاف کج بحثی کررہے ہیں، جوکہ آپ کے عجز کا ثبوت ہے۔ فضول باتوں میں وقت ضائع نہ کریں اور جواب دیں کہ استدلال کی کب ضرورت پڑتی ہے۔ اگر جھوٹ بول کر اس جھوٹ کو صاف طور پر سچ کہنا ہے تو اس کو کوئی عقلمند قبول نہیں کرسکتا۔ جیسا کہ مرزاقادیانی نے لکھا ہے: ’’بلکہ تمام پیش گوئیاں صفائی سے پوری ہوگئیں۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۵، خزائن ج۱۹ص۱۱۱) تمام دنیا جانتی ہے کہ منکوحہ آسمانی کی پیش گوئی پوری نہیں ہوئی۔ اگر صاف اور صفائی کے یہی معنی ہیں تو قادیانی علم وفضل معلوم ہوا۔ آپ کج بحثی چھوڑ دیں اور سوال کا جواب دیں۔ رسالہ تائیداسلام ماہ دسمبر۱۹۲۲ء حسب الطلب ارسال ہے۔ اس کی قیمت یہی ہے کہ آپ نظر انصاف سے دیکھیں اور طاقت ہوتو جواب دیں۔

محمد پیربخش سیکرٹری انجمن تائیداسلام لاہور ۳۰؍اکتوبر۱۹۲۴ء

۱۲...... نقل خط مولوی اللہ دتہ قادیانی:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسوله الکریم!

بابو محمد پیربخش صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میں صاف طور پر کے معنی عقل سے نقل سے آپ کی تحریرات سے لکھ چکا ہوں۔

افسوس کہ خودغرضی انسان کو اندھا کر دیتی ہے۔ پس صاف جواب دیں کہ آیا آپ کو جو معنی ہم نے آپ کی تحریرات سے ثابت کئے ہیں منظور ہیں یا نہیں۔ استدلال صحیح سے جو بات ثابت ہو جائے وہ صاف طور پر ہی ثابت سمجھی جاتی ہے۔ عند العقلاء! ہاں یا نہ سے جلد مطلع فرماویں اور تضیع اوقات کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ والسلام خاکسار اللہ دتہ جالندھری

ایک سفر کے باعث جواب میں تاخیر ہوگئی ہے۔ نیز مجھے تو تائید اسلام کا وہ رسالہ درکار ہے جس میں مرزا صاحب علیہ السلام (نقل کفر کفر نباشد) کے عشق مجازی کی جھوٹی اور مفتریانہ کہانی لکھی ہے کیا وہ بھیج دیں گے۔ والسلام!

(الراقم اللہ دتہ جالندھری مولوی فاضل ۱۱ر ستمبر ۱۹۲۴ء)

۱۳...... ازسیکرٹری تائید اسلام:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم!

مولوی اللہ دتہ صاحب! آپ نے پھر میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔ آپ کا دعویٰ تھا کہ قرآن میں صاف طور پر وفات مسیح مذکور ہے۔ جب کہا گیا کہ صاف طور پر وفات کا مسیح پر وارد ہو جانا دکھانا ہوگا تو آپ نے اپنے دعویٰ سے گریز کر کے لکھا کہ استدلال سے وفات ثابت ہے۔ جب پوچھا کہ استدلال کی کب ضرورت پڑتی ہے تو آپ اس کے جواب دینے سے عاجز آ کر ادھر ادھر کی باتیں کر کے ٹالنا چاہتے ہیں۔ مگر واضح رہے کہ یہ ہرگز نہ ہوگا۔ آپ میرے سوال کا جواب دیں کہ استدلال کی کب ضرورت ہوتی ہے؟ جب تک آپ اس سوال کا جواب نہ دیں گے خلاصہ مشکل ہے۔ برخلاف سوال اگر ہزار جواب دیں گے تو پھر بھی میں اپنے ہی سوال کا جواب طلب کروں گا۔ پس آپ کج بحثی چھوڑ دیں اور سوال کا جواب دیں۔ پھر سن لو کہ آپ کو استدلال کی کب ضرورت پڑتی ہے۔

''عشق مجازی بوسہ بازی'' کا رسالہ کاذب مدعی کی زندگی میں ہی ملاّ محمد بخش مرحوم لاہوری کی طرف سے شائع ہوا تھا جس کا جواب مرزا قادیانی کی طرف سے کوئی شائع نہ ہوا اور مسلمانوں نے سمجھ لیا تھا کہ سچا واقعہ ہے ورنہ اس کی تردید ضرور ہوتی۔ مرزا قادیانی کا چپ رہنا واقعہ کے سچا ہونے کی دلیل ہے۔ زیادہ دریافت کرنا ہو تو قاضی فضل احمد صاحب لدھیانوی سے دریافت کریں۔ الراقم: محمد پیر بخش سیکرٹری انجمن تائید اسلام لاہور

۱۴...... **از مولوی اللہ دتہ صاحب مرزائی:**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم!

مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپ نے میرے مطالبے کا جواب نہیں دیا۔ لایعنی باتوں کے لئے میں جواب دہ نہیں ہوں۔ جو معنی ’’صاف طور‘‘ کے میں نے خود آنجناب کی تحریرات سے لکھے ہیں وہ منظور ہیں یا نہیں وبس۔ ہم نے دعویٰ کیا تھا اور اس کی جائز تشریح کردی جوکہ آپ کی تحریرات سے بھی ثابت ہے۔ اگر منظور ہے تو لکھیں ورنہ تضیع اوقات کا کوئی فائدہ نہیں۔ ہاں یا نہ میں جواب دیں اور یاد رکھیں کہ جب تک آپ اس معاملے میں اثبات یا نفی میں جواب نہ دیں گے۔ آپ کی سب تحریرات کالعدم سمجھی جائیں گے اور قابل خطاب نہ ہوں گی۔ فقط۔ عشق مجازی کا ذکر جس تائیدالاسلام میں ہے وہ ارسال فرماویں۔ پیسے لے کر ہی بھیجیں۔ مجھے خط براہ راست لکھیں۔ آئندہ کسی کی معرفت والا خط غیر موصول سمجھیں۔ والسلام! الراقم اللہ دتہ جالندھری مولوی فاضل از قادیان شریف ۱۹/نومبر ۱۹۲۴ء

۱۵...... **از سیکرٹری تائید اسلام:**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم!

مشفقی ام! کارڈ پہنچا سوال کا جواب پھر نہیں دیا اور لکھا ہے کہ لایعنی باتوں کا جواب آپ نہ دیں گے۔ اس سے زیادہ گریز کیا ہوسکتا ہے۔ پہلے آپ نے لکھا کہ قرآن شریف میں مسیح کی صاف طور پر وفات دکھا دوں گا۔ پھر لکھا کہ استدلال سے وفات مسیح قرآن سے ثابت کروں گا۔ جب پوچھا کہ استدلال کی کب ضرورت ہوتی ہے تو جواب نہ دیا اور کج بحثی میں ٹالا۔ جب مطالبہ کیا کہ بتاؤ استدلال کی کب ضرورت ہوتی ہے تو آخر اس کارڈ میں لکھ دیا کہ لایعنی باتوں کے لئے میں جواب دہ نہیں ہوں۔ اب مطلع صاف ہے کہ آپ کی گریز کا ہلال نمودار ہوا: ’’چودم برادا شتم مادہ برآمد‘‘ کا مضمون صادق آیا۔ آپ ڈرتے کیوں ہیں؟ صاف اور ناصاف کا فیصلہ تو منصف کریں گے۔ آپ پہلے سے ناحق کج بحثی کررہے ہیں۔ آپ وہ آیت لکھیں گے جس میں لکھا ہے کہ مسیح پر موت وارد ہوگئی ہے۔

منصفوں کا فیصلہ آپ کو اور مجھ کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ پہلے ہی سے کیوں کانپ رہے ہو: ’’آب ندیدہ جامہ کشیدہ‘‘ پر کیوں عمل کرر ہے ہو۔ جب جواب سوال کا نہیں دے سکتے کہ استدلال کی آپ کو کیوں ضرورت ہے تو پھر آئندہ اس معاملہ سے صاف طور پر کے معنوں اور مفہوم پر خط وکتابت بند کریں۔ منصف خود فیصلہ کرلیں گے کہ آیت پیش کردہ کے معانی صاف طور پر یہ ہیں یا نہیں کہ مسیح پر موت وارد ہوچکی ہے۔ پس آپ وقت ضائع نہ کریں اور اپنا منصف مقرر کریں اور کوئی غیر مسلم سرپنچ مقرر کریں۔ رسالہ تائیداسلام کے شائع ہونے کا مہینہ اور سنہ بتادیں تاکہ تلاش کر کے بھیج دوں۔

پیر بخش سیکرٹری انجمن تائیداسلام لاہور مؤرخہ ۲۵/دسمبر ۱۹۲۴ء

۱۶...... __ازمولوی اللہ دتہ مرزائی:__

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم!

جناب بابو صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

افسوس! افسوس! افسوس!!:

کیا وعدہ تمہیں کرکے مکرنا نہیں آتا کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کرو گے

آپ نے لکھا ہے: ’’آپ وہ آیت لکھیں گے جس میں لکھا ہے کہ مسیح پر موت وارد ہوگئی ہے۔‘‘ کاش! آپ اتنا ہی سمجھتے کہ ہمارا تو یہ دعویٰ ہے: ’’قرآن کریم نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات کو صاف طور پر بیان فرمادیا ہے۔‘‘

(ریویو آف ریلیجنز ج۲۳ نمبر۱۰ ص۹ بابت ماہ اکتوبر ۱۹۲۳ء)

’’صاف طور‘‘ کے معنی خط نمبر۲ میں آپ کی اپنی تحریرات سے لکھ چکا ہوں۔ آپ نے اس دعویٰ کو ثابت کردینے کی صورت میں انعام مقرر کیا ہے۔ ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں اور اب پھر لکھتے ہیں کہ: ’’ہم وہ آیت لکھیں گے کہ جس سے وفات مسیح صاف طور پر ثابت ہو۔‘‘ ثابت کرنا ہمارے ذمہ ہوگا۔ اگر آپ اپنے چیلنج پر قائم ہیں (حالانکہ ہرگز نہیں اور نہ رہیں گے۔ ان شاءاللہ!) تو براہ مہربانی بدیدن۔ خط ہذا تحریر فرماویں کہ ہم اپنے انعامی چیلنج پر قائم ہیں۔ تم وہ آیت بمع اپنے ثبوت واستدلال کے لکھو گے جس سے وفات مسیح صاف طور پر ثابت ہو۔‘‘

آپ صاف تحریر فرماویں کہ آیا آپ کو ایسا لکھنا ہم سے ثبوت لینا منظور ہے یا نہیں۔ ہم ثالث وغیرہ کا فیصلہ کرنے کے لئے بالکل طیار ہیں۔ مگر جب تک اصل بات کا تصفیہ نہ ہو جائے۔ ان باتوں کا کیا نتیجہ ہوگا۔ والسلام!

آپ کا خیر خواہ: اللہ دتہ جالندھری مولوی فاضل ۹/دسمبر ۱۹۲۴ء

۱۷...... از جانب سیکرٹری تائیداسلام:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم!

مشفقی ام مولوی اللہ دتہ قادیانی افسوس! آپ اپنے دعویٰ پر قائم نہ رہے۔ آپ نے یہ تو کئی بار لکھا ہے کہ ہم وہ آیت لکھیں گے جس سے وفات مسیح صاف طور پر ثابت ہو۔ ثابت کرنا ہمارا ذمہ ہوگا۔ چونکہ آپ کا ثابت کرنا تاویلات باطلہ سے ہوتا ہے اور بلاسند شرعی ہوتا ہے۔ اس لئے سند نہیں۔ اگر آپ قرآن سے مسیح کا وفات پا جانا قرآن کے الفاظ سے نہیں بتا سکتے تو آپ کا فرار ثابت ہے۔

افسوس! آپ منصفوں کا کام بھی خود ہی کرنے لگ گئے۔ یہ تو منصفوں کا کام ہے کہ وہ فیصلہ دیں گے کہ صاف طور پر وفات ثابت ہے یا نہیں۔ اگر انہوں نے کہہ دیا کہ قرآن کی آیت پیش کردہ سے صاف طور ثابت ہے کہ مسیح مر چکا ہے تو آپ انعام کے مستحق ہو جائیں گے۔ ناحق وقت ضائع نہ کریں اور اپنے منصف اور ثالث نامزد کریں۔

پیر بخش بقلم خود ۱۷/دسمبر ۱۹۲۴ء

مولوی اللہ دتہ قادیانی کو متواتر لکھا گیا کہ آپ منصف مقرر کریں مگر جواب نہیں آیا۔ اس واسطے ان کا گریز ثابت ہے۔ مرزائی صاحبان بالکل جھوٹ لکھ دیتے ہیں کہ قرآن سے وفات مسیح ثابت ہے۔ خاکسار محمد پیر بخش سیکرٹری انجمن تائیداسلام لاہور

(ماہنامہ تائیدالاسلام ۱۴/جنوری ۱۹۲۵ء ص ۱ تا ۱۵)

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حالات مرزا قادیانی

مدعی نبوت کاذبہ لایعنی

جناب بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفصیلی فہرست

تمہید	۲۰۷
مرزائے قادیان	۲۰۸
چڑیوں کا شکار	۲۰۸
مرزا قادیانی کی صحبت بد	۲۰۹
مرزا قادیانی کی خیانت	۲۱۰
مرزا کا چال چلن	۲۱۱
مرزا کا ذاتی تجربہ؟	۲۱۲
مرزا کی کذب بیانی	۲۱۲
حالات ملازمت سیالکوٹ	۲۱۷
مرزا قادیانی اور سرسید	۲۲۵
مرزا کی مولانا بٹالوی سے ملاقات	۲۲۷
مرزا قادیانی کا سفر	۲۴۳
خوشخبری	۲۶۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم!

تمہید

ناظرین کرام! برادران اسلام پر واضح ہو کہ مرزاقادیانی کے مرید اور ان کا جانشین کہا کرتے ہیں کہ مرزاقادیانی چونکہ دعویٰ سے پہلے بے عیب زندگی رکھتے تھے۔ اس واسطے وہ اپنے دعویٰ نبوت ورسالت میں سچے ہیں۔ اس واسطے مرزاقادیانی کے ابتدائی حالات قبل از دعویٰ اور بعداز دعویٰ تازیست مختصر طور پر لکھے جاتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ جس کی زندگی پہلے صاف اور پاک ہو وہ نبوت کے دعویٰ میں سچا ہوتا ہے۔ کیونکہ تاریخ اسلام بتارہی ہے کہ مرزاقادیانی سے پہلے جتنے مدعیان نبوت ورسالت کاذبہ گزرے سب عابد وزاہد اور صاحب کشف والہام ہی گزرے ہیں اور شیطان نے ان کو بذریعہ الہام شیطانی اس امر پر گمراہ کیا کہ تو نبی ورسول ہے اور مہدی ومسیح موعود ہے اور انہوں نے شیطانی الہام اور خدائی الہام میں فرق نہ کر کے خود گمراہ ہوئے اور دوسرے مسلمانوں کو اپنی نبوت کاذبہ منوا کر اور مرید بنا کر گمراہ کیا اور وارث جہنم بنایا۔

سب سے پہلے مسیلمہ کذاب نے دعویٰ وحی کر کے اپنے آپ کو متبع نبی زعم کیا اور کہا کہ میری نبوت حضرت خلاصہ موجودات محمد ﷺ کے برخلاف نہیں۔ میں ایسا نبی ہوں جیسا کہ حضرت ہارون، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تابع ہوئے تھے۔ یعنی میں کوئی الگ دین نہیں لایا بغیر شریعت کے نبی ہوں۔ جیسا کہ مرزاقادیانی نے کہا کہ میں غیرتشریعی نبی ہوں اور یہ ظلم عظیم کیا کہ یہ بھی کہا کہ باب نبوت من کل الوجوہ بند نہیں محمد ﷺ کی متابعت تامہ سے نبی ہوسکتے ہیں۔ اس میں محمد ﷺ کی علوّ شان ہے کہ آپ کے فیض سے ہمیشہ امت محمدیہ میں نبی ہوتے رہیں گے۔

چنانچہ مرزاقادیانی کے بعد ان کے مریدوں میں سے بھی دو شخص مدعیان نبوت کاذبہ ہوئے۔ ایک مولوی عبداللطیف ساکن گناچور ضلع جالندھر اور دوسرا میاں نبی بخش ساکن معراج کے ضلع سیالکوٹ۔ مگر افسوس قادیانی جماعت باوجود اس دعویٰ کے کہ ہمیشہ نبی آتے رہیں گے۔ مرزاقادیانی کے بعد کے دونوں نبیوں کی نبوت سے انکاری ہوکر بقول اپنے کافر ہورہے ہیں۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ ایک نبی کا انکار کافر بنادیتا ہے اور خود دو نبیوں کا انکار رہے ہیں۔

مرزائے قادیان

اس مختصر تمہید کے بعد گزارش ہے کہ مرزا قادیانی صوبہ پنجاب ضلع گورداسپور (ملک ہند) کے موضع قادیان میں ۳۹-۱۸۴۰ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد مرزا غلام مرتضیٰ قوم مغل میں سے تھے۔ ان کا خاندان صاحب علم تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی علم کے حاصل کرنے میں مشغول ہوئے۔ مگر چونکہ بقول مرزا قادیانی رئیس ابن رئیس تھے۔ اس واسطے بچپن کے زمانہ میں شکار میں اکثر مشغول رہتے جیسا کہ امیروں کی عادت ہوتی ہے۔ مرزا قادیانی ابتدائے عمر میں چڑیاں پکڑا کرتے تھے اور ان کو بے رحمی اور وحشیانہ سنگ دلی سے خلاف شرع محمدیہ سرکنڈے سے ذبح کرلیا کرتے تھے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کے بیٹے بشیر احمد قادیانی لکھتے ہیں:

چڑیوں کا شکار

’’حضرت صاحب فرماتے تھے کہ ہم اپنی والدہ کے ساتھ بچپن میں ایمہ ضلع ہوشیار پور جایا کرتے تھے تو وہاں چڑیاں پکڑا کرتے تھے اور چاقو نہیں ملتا تھا تو سرکنڈے سے ذبح کر لیتے تھے۔‘‘ (سیرت المہدی ص۴۵ ج۱ روایت نمبر۵۱ طبع قدیم)

ناظرین! غور فرمائیں کہ: ’’شکار کار بیکاراں است‘‘ کا مقولہ مشہور ہے اور شکار بھی کس کا چڑیوں کا جو ایک ضعیف اور نہایت مسکین پرندہ ہے۔ میرے مہربان مرزائی دوست جواب دیں گے کہ چڑیاں کا شکار کرنا حرام نہیں۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ ہمارا اعتراض حلال حرام پر نہیں بلکہ اعتراض یہ ہے کہ مذبوح کو تکلیف دینا اسلامی تعلیم کے برخلاف ہے۔ حالانکہ شریعت محمدیہ میں حکم ہے کہ تیز چھری یا چاقو سے ذبح کرو۔ یہ کہاں لکھا ہے کہ سرکنڈے سے ذبح کرو۔ دوم: اگر کہا جاوے کہ اس وقت چاقو موجود نہ تھا تو یہ عذر بے جا ہے۔ کیونکہ جب شکار ہاتھ میں آ گیا تو کیا ضرورت ہے کہ اسی وقت ذبح کیا جائے۔ جب چاقو و چھری مل جاتا۔ تب ہی ذبح کرنا چاہئے تھا۔ مرزا قادیانی نے اپنی یہ کرتوت خود اپنی زبان مبارک سے اپنی بیوی کو بتائی اور مرزا بشیر احمد قادیانی (ان کے فرزند نے) اپنے والد کی بہادری رحم دلی اور تہوّر اور شجاعت خود تحریر فرمائی۔ سچ ہے:

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

یہ نبی کی ابتدائی شان ہے اور اعمال حسنہ اور اخلاق کریمانہ کا ثبوت ہے۔

۲...... مرزا قادیانی کا ابتدائی نام ’’سَندھی‘‘ تھا اور والدہ کا نام چراغ بی. بی۔ آپ کا نام بجائے سندھی کے غلام احمد سے بدل دیا گیا۔

۳...... اسی شکار کے شوق میں بکریاں بھی چرائیں۔ مرزا قادیانی نے بکریاں چرانے والے کو لاسہ (شکاری لوگ ایک لیس دار مادہ تیار کرتے ہیں جو جانور پکڑنے کے کام آتا ہے اس کو لاسہ کہتے ہیں) لانے کے واسطے بھیجا اور خود اس کی جگہ اس کی واپسی تک اس کی بکریاں چراتے رہے۔ (سیرت المہدی ج اوّل ص۲۵۰ روایت نمبر۲۵۱ ملخص طبع قدیم، سیرت المہدی ج اوّل حصہ اوّل ص۲۳۱، روایت نمبر۲۴۱ طبع جدید)

مرزا قادیانی کی صحبت بد

۴...... مرزا قادیانی ابتداء میں مرزا امام الدین کی صحبت میں رہے جن کی صفت مرزا بشیر احمد قادیانی نے (سیرت المہدی ج اوّل ص۱۱۴، روایت نمبر۱۲۷ طبع قدیم، سیرت المہدی ج اوّل حصہ اوّل ص۱۰۲، روایت نمبر۱۲۷ طبع جدید) پر یہ لکھی ہے: ’’مرزا نظام الدین و مرزا امام الدین وغیرہ پرلے درجہ کے بے دین اور دہریہ طبع لوگ تھے۔‘‘ اسی بدصحبت کا اثر ہے کہ مرزا قادیانی نے مسلمان کہلا کر مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اور اس قدر بے دینی نے اثر کیا کہ کرشن کے اوتار بنے۔ بھلا مسلمان ہوکر یہودی مذہب پر ہونا اور مسیح بننا کیا معنی۔ حضرت مسیح تو آخری خلیفے یہود کے تھے اور تورات کے تابع تھے۔ قرآن شریف کے پیرو کو حضرت مسیح کے رنگ میں رنگین ہوکر آنا اسی صحبت کا اثر ہے۔ ایسا ہی ایک مواحد مسلمان کلمہ گو کا ایک مشرک ہندو راجہ کا اوتار ہونا اسی ابتدائی صحبت کا اثر تھا۔ ورنہ ایک توحید پرست مسلمان کا ایک ہندو مشرک کا اوتار ہونا اور اسلام سے مرتد ہونا کب ہوسکتا ہے؟ اوتار کا مسئلہ ایسا غلط اور نامعقول ہے کہ: ’’ہندو جو کہ ہزارہا برس سے اس مسئلہ اوتار کو مانتے آئے تھے۔ آج اسلام کی ہمسائیت اور برکت صحبت کے سبب اوتار لینے کے مسئلہ سے انکار کر رہے ہیں۔‘‘

چنانچہ لالہ لاجپت رائے وکیل لاہور اسی مسئلہ اوتار کی بابت بدیں الفاظ انکار کرتے ہیں: ’’سب پرمیشر کو ماننے والے آستک لوگ اس کو سرد ویا یک (سب جگہ حاضر وناظر) سروشکتی مان (قادر مطلق) اجما (پیدائش سے بری) امر (ناقابل فنا) انادی (ہمیشہ

سے موجود) اننت (بے حد) وغیرہ صفات سے موصوف مانتے ہیں۔ پھر ایسی صورت میں یہ مسئلہ کس طرح درست ہوسکتا ہے کہ قادر مطلق پرماتما خدا کو اپنے بندوں کی ہدایت وراہنمائی کے واسطے انسان کا جسم اختیار کرنے کی ضرورت پڑے۔ انسانی جسم میں آنے سے تو وہ محدود ہوجاتا ہے اور سب جگہ وہ حاضروناظر نہیں رہتا۔'' (ص۲۲۷ سری کرشن)

مگر افسوس مرزا قادیانی مسئلہ اوتار کو اسلام میں داخل کر کے خود کرشن جی کے اوتار بنتے ہیں اور اسلام سے خارج ہوتے ہیں۔

مرزا امام الدین نے لال بیگ جو چوہڑوں کا بزرگ تھا اوتار بن کر چوہڑوں کی پیری کا دعویٰ کیا اور خوب کامیاب ہوا کہ چوہڑے اس کو اٹھائے پھرتے تھے۔ مرزا قادیانی نے بھی کرشن کا اوتار ہونے کا دعویٰ کیا مگر ناکامیاب رہے۔ ایک آریہ نے بھی مرزا کو کرشن نہ مانا۔

مرزا قادیانی کی خیانت

۵...... مرزا قادیانی نے ابتدائے عمر میں خیانت بھی کی۔ کیونکہ (سیرت المہدی حصہ اوّل ص۴۳ روایت نمبر۴۹ طبع قدیم، سیرت المہدی ج اوّل حصہ اوّل ص۳۸ روایت نمبر۴۹ طبع جدید) میں آپ کے صاحبزادہ مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی سے خیانت کا گناہ بھی صادر ہوا۔ چونکہ یہ ایک بھاری جرم ہے اور مرزا قادیانی کی نبوت کاذبہ کا ثبوت ہے۔ اس واسطے پہلے اصل عبارت نقل کر کے بعد میں اعتراضات عرض کئے جائیں گے۔ وہو ہذا!

''بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین بھی چلا گیا۔ جب آپ نے پنشن وصول کر لی تو وہ آپ کو پھسلا کر اور دھوکا دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھراتا رہا۔ پھر جب اس نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔''

یہ بری صحبت کا ہی تو اثر ہے۔ مولانا روم فرماتے ہیں:

صحبت صالح ترا صالح کند صحبت طالح ترا طالح کند

یعنی کسی نیک کی صحبت تجھے نیک بنا دے گی اور برے آدمی کی صحبت تجھ کو برا بنا دے گی۔

پس مرزا قادیانی نے خیانت کی۔ اگرچہ مرزا امام الدین کے کہنے سے کی۔ مگر یہ خوش اعتقادی کی مرض کا اثر ہے ورنہ جب ساتھ ہی لکھتے ہیں کہ جوانی کے زمانہ میں جوانی کے عالم میں کوئی کسی کے کہنے سے کیسے چوری جیسے جرم کے ارتکاب کا مجرم ہوسکتا ہے۔ جب مرزا قادیانی کے والد صاحب نے انہیں پنشن کا روپیہ لینے کے واسطے بھیجا تو معلوم ہوا کہ وہ پنشن کا روپیہ لانے کے قابل تھے، تب ہی تو اعتبار کر کے ان کو پنشن کا روپیہ لانے کے واسطے روانہ کیا۔ اگر مرزا قادیانی ایسے نادان ہوتے کہ جوانی کی حالت میں بھی ان کے پھسلائے جانے کا خوف ہوتا تو ان کے والد صاحب ہرگز ان کو نقدی کے کام میں نہ لگاتے۔ مرزا قادیانی کا جوانی کی حالت میں روپیہ لے کر بھاگنا ثابت کر رہا ہے کہ مرزا قادیانی کا جوانی کا عالم دوسرے بھائیوں کی طرح تھا اور اس روپیہ کو مرزا امام الدین کے ساتھ مل کر ختم کرنا بتا رہا ہے کہ مرزا قادیانی کی جوانی کا عالم تسلی بخش نہ تھا۔

مرزا کا چال چلن

ہزاروں مثالیں موجود ہیں کہ اچھے چال چلن کے نوجوان کبھی گھر سے روپیہ لے کر نہیں بھاگتے وہ ہی بھاگتے ہیں جن کا چال چلن اچھا نہیں ہوتا۔ خاص کر جو رئیس زادے ہوں وہ تو ضرور عیاش ہوتے ہیں۔ مرزا قادیانی کی ایک تحریر سے پتہ لکھتا ہے کہ ان کی جوانی کا زمانہ اچھے لوگوں کی صحبت میں نہیں گزرا۔ کیونکہ مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ کنجریاں بھی سچی خواب دیکھ لیتی ہیں اور خاص کر ایسی رات میں بھی جب کہ یار بہ بر بادہ بسر ہوں۔ ان کی عبارت نقل کی جاتی ہے: ’’اور زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ ایسی عورت (کنجری) کبھی ایسی رات میں بھی کہ جب وہ بادہ بسر اور آشنا بہ بر کا مصداق ہوتی ہے کوئی خواب دیکھ لیتی ہے اور وہ سچی نکلتی ہے۔‘‘ (توضیح المرام ص۸۵، خزائن ج۳ ص۹۵)

مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اعتراض کرتے ہیں کہ مسیح کنجریوں سے میل جول رکھتا تھا۔ اصل عبارت یہ ہے: ’’آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگائے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پاؤں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا آدمی کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۷ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۲۹۱)

مرزا کا ذاتی تجربہ؟

مرزا قادیانی اپنی کتاب (حقیقت الوحی ص۳، خزائن ج۲۲ ص۵) پر لکھتے ہیں: ’’اور میرا ذاتی تجربہ ہے کہ بعض عورتیں جو قوم کی چوہڑی یعنی بھنگن تھیں جن کا پیشہ مردار کھانا اور ارتکاب جرام کام تھا انہوں نے ہمارے روبرو بعض خوابیں بیان کیں اور وہ سچی نکلیں اور اس سے بھی عجیب تر یہ کہ زانیہ عورتیں اور قوم کے کنجر جس کا دن رات زنا کاری کام تھا ان کو دیکھا گیا کہ بعض خوابیں انہوں نے بیان کیں اور وہ پوری ہوگئیں۔‘‘

اس عبارت سے صاف ثابت ہے کہ مرزا قادیانی ابتدائے جوانی میں چوہڑوں اور کنجروں کی قوم کی عورتوں سے میل جول رکھتے تھے اور ان کی خوابیں سنتے تھے اور سناتے تھے، ورنہ کوئی پرہیزگار انسان بقول ان کے ایک کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اس کی صحبت میں رہے اور اپنے خواب سناوے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ مرزا قادیانی کس چال چلن کے آدمی تھے جو کنجریوں کو اپنے پاس آنے دیتے اور ان کو موقعہ دیتے کہ وہ ان کو اپنے خواب سنائیں۔

مرزا کی کذب بیانی

۶...... مرزا قادیانی نے جھوٹ کے جرم کا بھی ارتکاب کیا۔ ’’جھنڈا سنگھ ساکن کالہواں نے مجھ سے بیان کیا (یعنی صاحبزادہ بشیر احمد سے) کہ میں بڑے مرزا صاحب کے پاس بہت آیا جایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ مجھے بڑے مرزا صاحب نے کہا کہ جاؤ غلام احمد کو بلا لاؤ۔ ایک انگریز حاکم میرا واقف ضلع میں آیا ہے اس کا منشا ہو تو کسی اچھے عہدہ پر نوکر کرادوں۔ جھنڈا سنگھ کہتا تھا کہ میں مرزا صاحب کے پاس گیا تو دیکھا کہ چاروں طرف کتابوں کا ڈھیر لگا کر اس کے اندر بیٹھے ہوئے کچھ مطالعہ کر رہے ہیں۔ میں نے بڑے مرزا صاحب کا پیغام پہنچا دیا۔ مرزا صاحب آئے اور جواب دیا کہ: ’’میں نوکر ہوگیا ہوں‘‘ بڑے مرزا صاحب کہنے لگے کہ: ’’اچھا کیا واقعی نوکر ہوگئے ہو‘‘ مرزا قادیانی نے کہا: ’’ہاں ہوگیا ہوں۔‘‘ اس پر بڑے مرزا صاحب نے کہا کہ اچھا اگر نوکر ہوگئے ہو تو خیر ہے۔‘‘ (سیرت المہدی ج اوّل ص۴۸ روایت نمبر۵۲ طبع قدیم، سیرت المہدی ج اوّل حصہ اوّل ص۴۳، روایت نمبر۵۲ طبع جدید)

یہ بالکل مرزا قادیانی نے جھوٹ بولا کیونکہ اس وقت نوکر نہ ہوئے تھے بلکہ اپنے

والد کو دروغ بیانی سے دھوکہ دیا کہ جب انہوں نے دوبارہ پوچھا تو دوبارہ خلاف واقعہ کہہ دیا کہ ہاں نوکر ہوگیا ہوں۔ حالانکہ کہیں نوکر نہ ہوئے تھے۔

پس گزارش ہے کہ مسلمان غور کریں کہ یہ نبوت ورسالت کے مدعی کا ابتدائی حال ہے کہ باپ کو دھوکا دیا جاوے اور جھوٹ کہا جائے کہ جو کام نہیں کیا اپنے بزرگ باپ کو جھوٹ کہہ کر کہہ دے کہ کر دیا ہے اور ’’بالوالدین احساناً‘‘ قرآنی حکم کی خلاف ورزی کی جاوے۔ مرزا قادیانی کی اسی راست بازی پر کہا جاتا ہے کہ ان کی پہلی عمر کو دیکھو اور معیار صداقت بنا کر مرزا قادیانی کو خلاف قرآن وحدیث نبی مان لو۔ اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ مرزا قادیانی سے خدا تعالیٰ ہم کلام ہوتا تھا اور اس نے بعد محمد ﷺ خاتم النّبیین کے اپنا وعدہ خاتم النّبیین توڑ کر مرزا قادیانی کو سچا نبی ورسول مقرر فرمایا۔ جب ثابت ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنے والد صاحب کو جھوٹ کہا کہ میں نوکر ہوگیا ہوں۔ حالانکہ نوکر نہ ہوئے تھے اور مرزا قادیانی کے والد نہایت تنگی کی حالت میں تھے اور ان کی ہمیشہ خواہش تھی کہ میرا بیٹا غلام احمد جو لکھا پڑھا ہے نوکر ہوکر مجھے امداد دے اور میرا دست باز و ہوکر مجھ کو دنیاوی افلاس اور رنج سے سبکدوش کرے۔ چنانچہ مصنف عسل مصفی مرزا خدا بخش لکھتا ہے کہ: ’’مرزا قادیانی کے والد نے لچھمن داس برہمن کو کہا کہ تم جا کر غلام احمد کو سمجھا اور کہو کہ: ’’میراث پدر خواہی علم پدر بیاموز‘‘ یعنی اگر تو اپنے باپ کی میراث چاہتا ہے تو اپنے باپ دادوں کا علم حاصل کر۔ چنانچہ اس نے اسی طرح جا کر کہا، وہ مسکرا کر چپ ہوگئے۔‘‘ (عسل مصفی ج۲ص۱۳۱)

اس عبارت سے ثابت ہے کہ مرزا قادیانی اپنے والد بزرگوار کے فرمانبردار فرزند نہ تھے اور والدین کی نافرمانی سب برائیوں اور گناہوں کی جڑ ہے۔ کیونکہ والدین اپنی اولاد کی اطاعت کے سخت محتاج ہوتے ہیں آپ ایسے شخص کو کیا کہیں گے جو اپنے باپ کے حکم کو مسکرا کر ٹال دے اور جھوٹ بول کر اپنے باپ کو دھوکا دے کہ میں نوکر ہوگیا ہوں۔ حالانکہ نوکر نہ ہوا ہو۔ غرض مرزا قادیانی کا چال چلن پہلے نبیوں والا چال چلن نہ تھا۔ یہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ نبی اپنی ماں کے پیٹ میں ہی نبی ہوتا ہے۔ یہ نبی کا حال ہے؟ ہرگز نہیں۔ نبی تو پہلے ہی سے راست باز ہوتا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نبوت سے پہلے تمام عرب میں امین اور راست باز مشہور تھے۔ تب ہی تو ان کو دعویٰ وحی میں سچا مانا گیا۔

مرزا قادیانی کے جھوٹوں کی فہرستیں موجود ہیں اور پہلی عمر میں جب وہ راست باز نہیں اور والد بزرگوار کو جھوٹ بول کر دھوکا دیا تو کون یقین کرسکتا ہے کہ وہ دعویٰ وحی والہام میں سچا ہے اور خدا نے اسے نبی ورسول کا عہدہ عطاء فرمایا ہے۔

۷...... مرزا قادیانی کے بزرگ سلطنت کے باغی ہوکر جنگ میں مغلوب ہوئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ریاست سے محروم کئے گئے اور نکل جانے کا حکم دیا گیا۔ چنانچہ تمام مرد وزن چھکڑوں میں بٹھا کر نکالے گئے اور وہ پنجاب کی ایک ریاست میں پناہ گزیں ہوئے۔ پھر مہاراجہ رنجیت سنگھ کے وقت صرف پانچ گاؤں ہاتھ میں رہ گئے اور ریاست خاک میں مل گئی۔ مگر رئیس مشہور رہے۔ ۱۸۵۷ء میں پچاس سوار سرکار انگریز کو دیئے اور اب ان کا خاندان خیر خواہ سرکار سمجھا جاتا ہے۔ (کتاب البریہ ص۱۳۴تا۱۶۶، خزائن ج۱۳ ص۱۶۳تا۹۹)

مگر مرزا قادیانی کے خاندانی حالات بنیاد دعویٰ نبوت ورسالت کے منافی ہیں۔ کیونکہ جس کے دادا پردادا صاحب ریاست ہوتے ہوں، اس کا دعویٰ نبوت اپنی کھوئی ہوئی ریاست کا حاصل کرنا ہوتا ہے۔ جیسا کہ ہرقل بادشاہ روم کا سوال تھا کہ محمد ﷺ کے آباؤ اجداد میں سے کوئی صاحب حکومت تھا۔ جب جواب دیا گیا کہ کوئی نہیں تو اس نے کہا کہ بے شک محمد ﷺ سچا نبی ہے۔ کیونکہ وہ کسی کھوئی ہوئی ریاست کا خواہاں نہیں۔

مرزا قادیانی کا ساتھی امام دین ڈاکوؤں میں پکڑا گیا۔ ''حضرت صاحب فرماتے تھے (یعنی مرزا قادیانی) کہ ہمیں چھوڑ کر پھر مرزا امام دین ادھر ادھر پھرتا رہا آخر اس نے چائے کے ایک قافلہ پر ڈاکہ مارا اور پکڑا گیا مگر مقدمہ میں رہا ہوگیا۔ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری وجہ سے ہی اسے قید سے بچالیا ورنہ وہ خود کیسا ہی آدمی تھا۔ ہمارے مخالف یہی کہتے کہ ان کا ایک چچازاد بھائی جیل خانہ میں رہ چکا ہے۔'' (سیرت المہدی ج اوّل ص۴۴ روایت نمبر۴۹ طبع قدیم، سیرت المہدی ج اوّل حصہ اوّل ص۳۹ روایت نمبر۴۹ طبع جدید)

اس عبارت سے ذیل کے امور ثابت ہیں:

اوّل: مرزا قادیانی کا ڈاکوؤں کے ساتھ میل جول رہتا تھا۔ کیونکہ لکھا ہے کہ ہمیں چھوڑ کر مرزا امام الدین ادھر ادھر پھرتا رہا اور ڈاکہ مارا۔

دوم: مرزا قادیانی کا اقبال ہے کہ مرزا امام الدین نے ڈاکہ مارا، ہماری وجہ سے

خدا نے اسے جیل سے بچالیا جس سے پایۂ ثبوت کو پہنچا کہ مرزا قادیانی کا خدا ڈاکوؤں کا مددگار رہے۔

سوم: مرزا قادیانی کی خاطر داری خدا کو اس قدر منظور تھی کہ ڈاکو کو چھوڑ دیا تا کہ مرزا قادیانی پر اعتراض نہ ہو کہ ان کا چچا زاد بھائی جیل خانہ میں رہ چکا ہے۔ حالانکہ وہ اعتراض اب بھی ہے کہ آپ کا چچازاد بھائی چوہڑوں کا پیر تھا۔اس نے ڈاکہ مارا تھا۔

۸...... مرزا قادیانی علم طب پڑھے ہوئے تھے اسی واسطے جس قدر پیش گوئیاں کرتے لوگوں کی موت کی کرتے۔ کیونکہ جانتے تھے کہ ہر ایک نے ضرور مرنا ہے۔ جب کوئی مرے گا تاویلات باطلہ سے سچی کرلیں گے۔ جیسا کہ عبداللہ آتھم اور احمد بیگ کے بارہ میں کیا۔ حالانکہ احمد بیگ نے داماد کی موت دیکھ کر مرنا تھا اور مرزا قادیانی کے ساتھ نکاح ثانی دیکھ کر مرنا تھا۔علم طب سے اپنا قیاس کر کے پیش گوئیاں جب کرتے موت کی کرتے۔ کیونکہ یہ اٹل امر ہے۔اگر تاریخ مقررہ پر نہ مرا تو کہہ دیا کہ میری اجتہادی غلطی ہے۔

۹...... مرزا قادیانی نے اپنے والد کی وفات کے بعد اپنی ہمشیرگان کو شرع محمدی کے موافق ترکہ غیرمنقولہ جائیداد کا حصہ نہیں دیا۔'' حالانکہ ان کی ہمشیرہ مسماۃ مراد بی. بی زندہ موجود تھی جس سے متابعت تامہ کا دعویٰ غلط ہوتا ہے۔'' (سیرت المہدی ص۳۰)

۱۰...... اپنی بیوی کے حقوق ترک کرنا اور آخر طلاق دینا۔ (سیرت المہدی ج اوّل ص۳۳، ۳۴ روایت نمبر۱۴۱ طبع قدیم، سیرت المہدی ج اوّل حصہ اوّل ص۳۰ روایت نمبر۱۴۱ طبع جدید)

لکھا ہے کہ: ''مسیح موعود کو اوائل سے ہی مرزا فضل احمد کی والدہ سے جن کو لوگ عام طور پر پھجے کی ماں کہا کرتے تھے بے تعلقی سی تھی جس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت صاحب کے رشتہ داروں کو دین سے سخت بے رغبتی تھی اور ان کا ان کی طرف میلان تھا اور وہ اسی رنگ میں رنگین تھیں اس لئے حضرت مسیح موعود نے ان سے مباشرت ترک کردی تھی۔'' یہ کارروائی مرزا قادیانی کی شریعت محمدیہ کے برخلاف تھی۔ کیونکہ بموجب حکم قرآن شریف معلق رکھنے کا حکم نہیں۔ چاہئے تھا کہ آباد کرتے اور ان کے حقوق ادا کرتے یا طلاق دے دیتے۔ اگر کہا جائے کہ طلاق دے دی تھی تو یہ غلط ہوا اور افتراء ثابت ہوا جس میں لکھا تھا کہ وہ لوگ دشمنی

کریں گے اور چاہیں گے کہ ایسا نہ ہو۔ مگر خدا ہر ایک روک کو اٹھادے گا۔ تب مرزا قادیانی نے انتقام نفس کے جوش میں مرزا سلطان احمد اور فضل احمد کو عاق اور ان کی والدہ کو طلاق دے دی اور خرچ وغیرہ بند کر دیا۔ افسوس! مرزا قادیانی اس کے عوض سزا اپنی بیوی اور فرزندان کو دیں۔ کیا حکماً عدلاً کے یہی معنی ہیں۔

مجرموں کو چھوڑ کر بے جرم کو دینی سزا — میرزا صاحب عدالت ہے بھلا کیا خاک کی

اور ایسا شخص سچا مسیح ہوسکتا ہے جس کے حق میں رسول اللہﷺ نے حکماً عدلاً فرمایا۔ غضب ہے مرزا غلام مرتضیٰ کے بیٹے کو ابن مریم مانا جائے اور عدل نہ کرنے والے کو مسیح موعود تسلیم کیا جائے اور رسول اللہﷺ کی تکذیب کی جائے۔ مدعی خود ہی اپنی صداقت کا گواہ ہو جو اہل علم کے نزدیک باطل ہے اور حضرت محمد رسول اللہﷺ کو جھٹلایا جائے۔ خدا محفوظ رکھے باطل پرسی اور مسیلمہ کیشی سے ہر ایک مسلمان کو۔ آمین!

۱۱...... مرزا قادیانی کی مالی حالت اچھی نہ تھی۔ مرزا قادیانی خود لکھتے ہیں: ’’اور چونکہ ہماری معاش کے اکثر وجوہ انہی کی زندگی سے وابستہ تھی یعنی والد مرحوم کے اور وہ سرکار انگریزی کی طرف سے پنشن پاتے تھے اور نیز ایک رقم کثیر الانعام کی پاتے تھے جو ان کی حیات سے مشروط تھی۔ اس لئے یہ خیال گزرا کہ ان کی وفات کے بعد یعنی والد مرحوم مرزا صاحب کے بعد کیا ہوگا اور دل میں خوف پیدا ہوا کہ شاید تنگی اور تکلیف کے دن ہم پر آئیں گے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۲۱۰، خزائن ج۲۲ ص۲۱۹)

مرزا قادیانی کی اس تحریر سے روز روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ وہ اپنے والد صاحب کی وفات کے بعد آنے والے زمانہ کا فکر کرتے تھے اسی واسطے انہوں نے انگریزی سرکار کی نوکری اختیار کی اور سیالکوٹ میں قلیل تنخواہ ۱۵؍روپے ماہوار پر نوکر ہوئے۔ مرزا قادیانی کی ملازمت کا زمانہ ۱۸۶۴ء سے شروع ہوا اور ۱۸۶۸ء میں ختم ہوا۔ (سیرت المہدی ج اوّل ص۴۳، ۴۴ روایت نمبر۴۹ طبع قدیم، سیرت المہدی جدید ج اوّل حصہ اوّل ص۳۸، ۳۹ روایت نمبر۴۹)

کیونکہ تنخواہ کم تھی اور گزارہ نہ ہوتا تھا اور علاوہ برآں مرزا قادیانی کی سرشتہ دار سے جو کشمیری پنڈت تھا اس کے ساتھ دشمنی تھی اس لئے ڈر کر استعفادے دیا۔

حالات ملازمت سیالکوٹ

مرزا قادیانی اہل حدیث میں سے تھے اور غیر مقلد تھے۔ ابتداء میں تعلیم ایک شیعہ مولوی گل شاہ ساکن بٹالہ سے حاصل کی اس کی صحبت سے متأثر ہوکر اگرچہ شیعہ نہ ہوئے مگر حنفی المذہب بھی نہ رہے۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ہی ان کی شادی ثانی دہلی میں کرادی تھی۔ کیونکہ ان کے پاس تمام اہل حدیث کی لڑکیوں کی فہرست تھی اور میر صاحب کے خسر بھی اہل حدیث تھے۔ مولوی محمد حسین صاحب نے جب مرزا قادیانی کا نام لیا تو پہلے میر صاحب نے انکار کیا اور بعد میں راضی ہوگئے۔ (سیرت المہدی قدیم ج اوّل ص ۵۷ روایت نمبر۶۹، سیرت المہدی جدید ج اوّل حصہ اوّل ص ۵۱، روایت نمبر۶۹)

غرض کہ مرزا قادیانی غیر مقلد تھے اور عبادت بھی غیر مقلدانہ طریق پر کرتے تھے اور پیری مریدی کو اچھا نہ سمجھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کسی کے مرید نہ تھے اور صوفیائے کرام کے برخلاف تھے جن کا اصول یہ ہے:

کہ اے بے پیر تا پیرت نباشد ہوائے معصیت دل میخراشد

جس کا مطلب یہ ہے کہ جو بے پیر ہوتا ہے اس کے دل کو گناہوں کی ہوا چھیلتی رہتی ہے اور: ''ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد'' صوفیائے کرام کا اصول ہے۔ نہایت افسوس ہے کہ مرزا قادیانی نے خود تو کسی کی مریدی نہیں کی اور نہ کسی اولیاء اللہ کی صحبت سے فیض اٹھایا۔ مرزا قادیانی فرماتے ہیں: ''شروع عمر میں بھی ہمارے اردگرد سب حنفی تھے۔ مجھے ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا کبھی پسند نہیں ہوا، بلکہ ہمیشہ طبیعت کا میلان ناف سے اوپر ہاتھ باندھنے کی طرف رہا ہے۔'' (سیرت المہدی ج اوّل ص ۱۰۳ روایت نمبر ۱۱۵ طبع قدیم، سیرت المہدی ج اوّل حصہ اوّل ص ۹۲ روایت نمبر ۱۱۵ طبع جدید)

غرض مرزا قادیانی وہابی تھے اور اسی طریق پر نمازیں پڑھتے تھے اور انہیں لوگوں سے یارانہ دوستانہ تھا۔ چنانچہ مشاہدہ ہے انہیں لوگوں سے ہی ان کے پھندے میں پھنسے اور مرزا قادیانی کو نبی ورسول مان کر مستحق عذاب جہنم ہوئے۔ یہ بیّن ثبوت مرزا قادیانی کے وہابی ہونے کا ہے۔ مگر افسوس! مسلمانوں کو دیکھا دیا جاتا ہے اور مرزا قادیانی کے مرید کہتے ہیں کہ وہ حنفی تھے اور ہم سب حنفی ہیں۔

مرزا قادیانی سیالکوٹ میں ایک بیٹھک میں رہتے تھے جو کہ حکیم حسام الدین صاحب کے مطب کے قریب تھی۔ ’’لالہ بھیم سین صاحب وکیل جن کے نانا ڈپٹی ستھن لال صاحب بٹالہ میں اکسٹرا اسسٹنٹ تھے ان کے بڑے رفیق تھے۔ وہ مرزا قادیانی کو ہر ایک معاملہ میں مدد دیا کرتے تھے۔ چونکہ بٹالہ میں مرزا قادیانی اور لالہ صاحب آپس میں تعارف رکھتے تھے۔ اس لئے سیالکوٹ میں بھی ان سے اتحاد کامل رہا...... اور چونکہ لالہ صاحب طبع سلیم اور لیاقت بزبان فارسی اور ذہن رسا رکھتے تھے۔ اس سبب سے بھی مرزا قادیانی کو علم دوست ہونے کے باعث ان سے بہت محبت تھی اور آپس میں ایک دوسرے کا محرم راز تھا اور ایک دوسرے کی امداد کیا کرتا تھا۔‘‘ (سیرت المہدی ص۱۵۴ ج اوّل روایت نمبر۱۵۰ طبع قدیم، سیرت المہدی ج اوّل حصہ اوّل ص۱۴۰ روایت نمبر۱۵۰ طبع جدید)

چونکہ مرزا قادیانی طالب ترقی دنیا تھے اور چاہتے تھے کہ کسی طرح زر حاصل ہو اور آرام سے عمر گزرے۔ ایک دن مرزا قادیانی اور لالہ بھیم سین صاحب سے گفتگو ہوئی۔ جس کا خلاصہ مطلب ذیل میں درج ہے:

رائے صاحب: ’’راستہ میں جو آپ ملے تھے آپ کی شکل سے پریشانی برستی تھی۔ آپ کے چہرہ سے کچھ ملال پیدا ہے۔‘‘

مرزا قادیانی: ’’یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ میں اس نوکری سے ابتداہی سے بیزار ہوں۔‘‘

رائے صاحب: ’’یہ امر تو محتاج بیان نہیں میرا آپ کا مکتب کے زمانہ سے اتحاد ہے جب ہم بٹالہ میں پڑھا کرتے تھے، میں تو آپ کی پریشانی کا حال پوچھتا ہوں۔‘‘

مرزا قادیانی: ’’پانچ چار سال سے یہاں نوکر ہوں، ہنوز روز اوّل اس قلیل تنخواہ پندرہ روپیہ میں بسر اوقات محال آئندہ ترقی کا لاطائل خیال، افسروں کی ناز برداری مستزاد اس سے دم ناک میں ہے۔‘‘

رائے صاحب: ’’آخر اس کی خبر بھی نکلے گی یا یوں ہی جملہ معترضہ چلا جائے گا۔‘‘

(ماہنامہ تائید الاسلام نمبر۵، مئی ۱۹۲۶ء ص۱ تا ۱۴)

مرزا قادیانی: ’’آپ سے عرض کیا نا؟‘‘

رائے صاحب: ’’لاحول ولاقوۃ مجھ سے تو کچھ بھی نہیں کہا۔ آخر اتنے دن نوکری کرتے ہی تھے، آج کیا بلّی چھینک گئی۔‘‘

میر عصمت اللہ: ’’اجی آج ان کی پنڈت صاحب سے جھڑپ ہوگی۔‘‘

رائے صاحب: ’’خوب یوں کہونا۔ مگر یہ بات بھی کچھ نئی نہیں۔ اس کو اتنا چکر کیوں دیتے تھے۔ ہمارے حکیم صاحب گرو بننا چاہتے ہیں چیلہ بننا نہیں چاہتے اور یہ نہیں جانتے کہ چیلہ بنے بغیر گرو کیونکر بن سکتے ہیں۔ بھائی صاحب نوکری میں بے خوشنودی افسر نہ ترقی، نہ عزت، نہ لیاقت، نہ آسائش، نہ مفاد۔ اگر افسر خوش ہیں گویا یہ باتیں میسر۔ ملازمت میں افسر کی اطاعت اکسیر اور خود پسندی سم قاتل کا حکم رکھتی ہے۔ آخر افسر افسر، ماتحت ماتحت۔‘‘

مرزا قادیانی: ’’یہی ہم سے نہیں ہوسکتا۔‘‘

رائے صاحب: ’’یہ تو میں جانتا ہوں کہ یہ مادہ آپ کی طبیعت میں نہیں ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ گھر سے نکل کر یہ ۱۵روپے کی نوکری کیوں کرتے۔ خدا کا فضل تھا۔ وہاں کس بات کی کمی تھی۔ مگر یہ آپ کی غلطی ہے بلکہ خام خیالی ہے بغیر خوشامد اور اطاعت کے کوئی کام نہیں چلتا۔ جب اس آپ کی خوشامد کریں تو ایک دو کی خوشامد میں آپ کا کیا ہرج ہے اور پھر خدانخواستہ وہ آپ سے کیا کسی سے بھی خوشامد اور ناجائز اطاعت نہیں چاہتے۔ ایسے نیک افسر تو تقدیر سے ملتے ہیں۔‘‘

مرزا قادیانی: ’’(بگڑ کر اور خلاف عادت غصہ کو ضبط کر کے) نہیں صاحب یہ رعایت کی بات ہے۔ یہ امر تو ہم سے بعید بلکہ دشوار نہیں ناممکن۔‘‘

رائے صاحب: ’’یہ تو میں جانتا ہوں کہ ضد آپ کی ارث میں ہے یا یوں کہئے کہ آبائی سنت، بڑے حکیم صاحب بھی پیسے کی جگہ روپیہ خرچ کر دیتے ہیں مگر ہٹ نہیں چھوڑتے۔ تمام جائیداد مقدمہ بازی میں برباد کر دی۔‘‘

مرزا قادیانی: (آشفتہ ہوکر) وہ آدمی ہی کیا ہے جس میں بات کی پیچ نہ ہو:

ہزار، دی مجھے گردش فلک نے میں نہ پھرا — یہی تو فرق ہے اشراف اور کمینہ میں

رائے صاحب: ’’اشراف اور کمینہ پن کا آپ نے خوب معیار نکالا۔ گویا ہٹ جزو شرافت ہے۔ کیا شیخ کا قول آپ نے نہیں سنا:

نہ ہر جائے ...... تواں تاختن که جاہاسپر باید انداختن

بھلا عقل سلیم اس کی مقتضی ہے کہ: ''دریا میں رہنا اور مگرمچھ سے بیر'' نوکری کرنی اور ضلع کے رشتہ داروں سے مخالفت۔ انجام اس کا؟''

مرزا قادیانی: ''اسی واسطے تو میں نوکری کرنی نہیں چاہتا۔ وکالت کے امتحان دینے کا ارادہ ہے۔''

رائے صاحب: ''آپ سے یہ بھی نہیں ہوگا:

ایں خیال است و محال است و جنون

اوّل تو وکالت کا امتحان پاس کرنا کیا خالہ جی کا گھر ہے۔ مرمر کی سنگ فلاخن کا ٹنا، لوہے کے چنے چبانا ہے۔ امتحان میں ''خدا جانے وہ کیا پوچھے زبان میری سے کیا نکلے۔'' امتحان کا نام بڑا اور اس میں کیا خوشامد نہیں۔ محنت نہیں، اطاعت نہیں، کیا نہیں؟ حضرت بدوں خوشامد ومحنت کے تو کوئی کام نہیں چلتا۔ بلکہ وکالت میں تو مؤکلان کی نازبرداری تو اس سے بدرجہا زیادہ کرنی پڑتی ہے۔ ایک سے ذرا ناک چڑھا کر بولے دوکان چوڑ چٹ ہوئی۔ یہاں تو فقط ایک افسر کی خوشنودی کی ضرورت اور وہاں دوکانداری:

ببیں تفاوت رہ از کجا ست تابکجا

سب کچھ جائز وناجائز کارروائی کرنی پڑتی ہے۔ جب دوکان چلتی ہے۔''

مرزا قادیانی: ''اجی اس میں آزادی اور عزت ہے اور آمدنی معقول جو سب کی جڑ ہے:

اے زر تو خدا نئی ولیکن بخدا ستار عیوب وقاضی الحاجاتی

رائے صاحب: ''ہاں یہ تو درست ہے اگر امتحان پاس ہوجائے اور دوکان چل جائے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ ہم جب مکتب میں پڑھا کرتے تھے اور آپ ایک گھڑیا یعنی سبوحہ گلی کو پانی سے بھر کر دولڑکوں کے ہاتھوں کی انگلیوں کے سہارے ایک طرف لڑکے کو اور دوسری طرف دوسرے لڑکے کو پکڑاتے تھے اور کیمیا کے نسخہ کی ادویہ علیحدہ علیحدہ کاغذ پر لکھ کر گولیاں بناتے تھے اور ایک ایک گولی اس گھڑیا میں ڈالتے جاتے تھے اور کوئی اسم پڑھتے جاتے تھے جس گولی کی نوبت پر وہ گھڑیا چکر میں (گھوم) آجاتی تھی اس کو علیحدہ رکھتے تھے۔ پھر اس نسخہ

کا تجربہ کرتے تھے۔ اگر ان نسخوں میں ہی کوئی نسخہ آپ کے علم اور عمل کے رو سے کامل مکمل آتا اور کیمیا بن جاتی تو کیا وہ اس نوکری اور وکالت سے اچھا اور اولیٰ نہیں ہے۔ پھر آپ کو کسی اور کام کی ضرورت پڑتی۔''

مرزا قادیانی: ''اگر وہ نسخہ ہماری ترکیب یا عمل اور کوشش سے بن جاتا یا کوئی نسخہ کیمیا کا کامل مل جاتا تو ہم کو نوکری وکالت یا کسی اور کام کی کیا ضرورت تھی۔ مگر وہ ہماری ترکیب سے بنا ہی نہیں اور نہ کوئی اور کامل اور مجرب نسخہ ملا۔''

رائے صاحب: ''پھر آپ مکتب کے زمانہ میں ہی تحفۃ الہند وخلعت الہنود وغیرہ کتابیں اور سنی شیعہ اور عیسائی اور مسلمانوں کے مناظرہ کی کتابیں دیکھا کرتے تھے اور ہمیشہ آپ کا ارادہ تھا کہ کل مذاہب مخالف اسلام کی تردید میں کتابیں لکھ کر شائع کرائیں تو عمدہ معاش اور شہرت ہو جائے گی اور خوب گزرے گی۔ کیونکہ مناظرہ کی کتابیں خوب فروخت ہوتی ہیں۔ اگر یہ بات بھی آپ کے ارادہ کے مطابق پوری ہو جاتی اور یہ کارخانہ جاری ہو جاتا تو کیا پھر بھی آپ کو نوکری کی ضرورت ہوتی۔''

مرزا قادیانی: ''ہاں پھر بھی ہمیں نوکری کی ضرورت نہیں تھی۔ کیونکہ مذہبی کتابیں خصوصاً مناظرہ کی کتابیں خوب فروخت ہوتی ہیں اور خاطر خواہ قیمت وصول ہوتی ہے۔ اگر یہ تدبیر درست آجاتی تو بھی نوکری یا وکالت کی ضرورت کیا تھی، چین سے گزرتی۔ دیکھو سرسید بالقابہٖ اور کنہیا لال الکھ دھاری، پنڈت دیانند سرستی نے تصانیف کے ذریعہ سے کیا عروج حاصل کیا اور کس مرتبہ کو پہنچے۔ یہاں تک کہ ریفارمر قوم جس کو نبی اور مرسل بھی کہہ سکتے ہیں بن گئے۔ یہ خیال تو اب بھی اگر کرسی نشین ہو گیا تو دیکھو گے کہ کیا ہوتا ہے: ''یار زندہ اور صحبت باقی'' ان میں اوّل روپیہ کی ضرورت: ''کہ زر زر کشد در جہاں گنج گنج'' مشہور مقولہ ہے۔''

رائے صاحب: ''فالحمدللہ! یہ بات تو ثابت ہوگئی کہ انسان کا کوئی ارادہ اس کی مرضی کے موافق نہیں ہوتا۔ جب تک مشیت ایزدی اور تائید ربی نہ ہو اور اس کا وقت نہ آئے۔''

مرزا قادیانی: ''یہ تقریر جو آپ نے فرمائی تسلیم کرتا ہوں اور آپ کی ہمدردی کا مشکور ہوں۔ مگر میرا ارادہ مصمم ہو گیا ہے کہ وکالت کا امتحان دوں۔ اگر اس میں کامیابی ہوئی تو فہو المراد ورنہ اور تدبیر کریں گے۔ نوکری کو تو اب استعفیٰ دیتا ہوں۔''

رائے صاحب:’’پھروہی۔ بھائی صاحب زمانہ کی رفتاراختیارکرنی چاہئے:

زمانہ با تو نسازد تو بزمانہ بساز

قانون میرے ساتھ یادکرو، جب امتحان پاس ہوجائے، استعفیٰ دینا اختیاری امر ہے دے دینا۔ پھرنوکری کی ضرورت ہی کیا ہے۔‘‘

(چودہویں صدی کا مسیح مصنفہ حکیم مظہر حسین ص۷تا۱۲)

ناظرین! غورفرمائیں کہ مرزا قادیانی کس قدرطالب دنیاوزر تھے جس کے ذریعہ سے چین کی زندگی بسرکرنا چاہتے تھے۔ اس مکالمہ رائے صاحب اورمرزا قادیانی سے مفصلہ ذیل امورثابت ہوئے۔

۱...... مرزا قادیانی کا دنیا پرست ہونا اور یہ جو آج راگ ان کے تقدس وفنافی اللہ وفنافی الرسول کے گائے جاتے ہیں سب غلط ہیں۔

۲...... مرزا قادیانی کا خود پرست ہونا، حاکموں کے حکم کی نافرمانبرداری کرنے والے ثابت ہوئے۔

۳...... نوکری چھوڑنے کا باعث ہواوہوس دنیاوی تھی کہ کسی طرح زر ہاتھ آئے اورچین سے زندگی بسرہو۔ اسی واسطے کیمیا گری کی ہوس رکھتے تھے، ساڑ پھوک میں عمرضائع کرتے تھے۔

۴...... راضی برضائے الٰہی نہ تھےاور زرطلبی میں مستغرق رہتے تھے۔

۵...... مرزا قادیانی کا زہدوتقویٰ معلوم ہوتا ہے:

زاہد کہ درم گرفت ودینار زاہد ترا ز وبدست آر

شیخ سعدیؒ کا تجربہ ہے کہ جوزاہد درم ودینار یعنی دنیا کا طالب ہواس سے زیادہ زاہدتلاش کر، کیونکہ دنیاوی شے لینے والا زاہدنہیں۔

’’ایک عرب صاحب محمد صالح مسافر سیالکوٹ میں وارد ہوئے تھے پولیس نے اس کی رپورٹ کی اورصاحب ڈپٹی کمشنر نے عرب صاحب کوطلب کیا۔ مگر چونکہ تمام عملہ میں کوئی عربی نہ بول سکتا تھا جوکہ عرب صاحب اورڈپٹی کمشنرصاحب کے درمیان مترجم کا کام کرسکتا۔ اس واسطے مرزا قادیانی کوعملہ لے گیا اورمرزا قادیانی چونکہ عربی جانتے تھے اس واسطے انہوں نے مافی الضمیر عرب بجواب سوالات صاحب ڈپٹی کمشنراردو میں بیان فرمایا۔ تب سے عرب صاحب اورمرزا قادیانی میں ملاقات ہوگئی اورعرب صاحب مرزا قادیانی کے

مکان پر رہتے تھے۔ مرزا قادیانی نے مکان پر آ کر پوچھا کہ عرب صاحب کہاں گئے۔ نوکر نے جواب دیا کہ مسجد میں نماز کے واسطے گئے ہیں، ابھی آ جاتے ہیں۔ مرزا قادیانی نے وضو کر کے نماز مغرب ادا کی۔ وظیفہ میں تھے کہ دروازہ کھلا اور عرب صاحب آ گئے اور پوچھا کہ آج دیر سے آئے کہ نماز بھی آخر وقت پڑھی۔ مرزا قادیانی نے جواب دیا کہ ”بندگی! بندگی“ اسی سبب سے تو میں ملازمت کو پسند نہیں کرتا۔ نوکری میں آدمی پابند اوقات نہیں رہ سکتا۔ خصوصاً ماتحتی۔ طرفہ یہ ہے چار پانچ برس ہوگئے، ہنوز روز اوّل ہے اور نہ آئندہ کوئی امید ترقی۔ عرب صاحب نے فرمایا ہم آپ کو ایسا وظیفہ بتلاتے ہیں تھوڑے دنوں کے ورد میں خدا نے چاہا تو نوکری کی پرواہ نہ رہے گی۔

مرزا قادیانی نے کہا کہ ورد وظائف کا تو کچھ لڑکپن سے شوق اور ہمیشہ پڑھتا ہوں۔ عرب صاحب نے فرمایا کہ استقلال چاہئے، بے صبری اور تلوّن مزاجی میں حسرت ویاس کے سواء کچھ نہیں ملتا۔ اللہ تعالیٰ کسی کی محنت کو رایگاں نہیں جانے دیتا۔ مرزا قادیانی نے کہا کہ آخر دیر بھی اتنا عرصہ تو گزرا، عرب صاحب نے فرمایا پھر وہی دیر آید درست آید۔ مرزا قادیانی نے کہا کہ کوئی دست غیب کا عمل بھی یاد ہے۔ مگر مجرب ہو۔ یوں تو بہت لکھے ہوئے ہیں۔ عرب صاحب نے فرمایا کہ بندہ اس کا قائل نہیں یہ تو قصہ کہانی سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ مرزا قادیانی نے کہا کہ جفر میں ایسے بہت سے عمل اور ان کے قاعدے لکھے ہیں۔ عرب صاحب نے فرمایا کہ ہاں ہیں۔ مگر یہی دست غیب ہے کہ کسی کار میں انسان کی رجوعات اور فتوحات ہو جائے۔ مرزا قادیانی نے کہا کہ پھر تو یہ کیا ہوا۔ تدبیر اور محنت سے روپیہ ہر ایک پیدا کر سکتا ہے۔ عرب صاحب نے فرمایا فقط پیر کے کندھے ہی چڑھنے سے کار برآری نہیں ہوتی کچھ ہمت بھی درکار ہے۔ نہ فقط تدبیر اور محنت سے کام نکلتا ہے اور نہ بسم اللہ کے گنبد میں بیٹھنے سے۔ اللہ تعالیٰ کی اگر تائید ہو تو تدبیر درست ہو جاتی ہے۔ غرض کہ کوئی کام یا کارخانہ انسان جاری کرے اگر اس میں رجوعات اور فتوحات ہو جاوے تو وہی دست غیب ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اسی واسطے دعا اور اوراد ہیں۔ ان جفر کے قاعدہ سے اگر ترکیب اور ترتیب کر کے کوئی عمل کیا جاوے تو اس کا اثر جلد اور حسب مراد ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی نے کہا کہ نوکری میں ترقی ہو جانی چاہئے تھی۔

عرب صاحب نے فرمایا کہ ہرایک انسان کی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے ایک مادہ پیدا کیا ہوتا ہے وہ اپنے فطرتی مادہ کے موافق میلان رکھتا ہے۔ آپ کی فطرت میں یہ مادہ نہیں کہ آپ نوکری کے ذریعہ فائدہ اٹھائیں۔ آپ ہمیشہ افسروں کے شاکی رہتے ہیں اور افسر آپ سے ناراض پھر آپ کو نوکری میں فائدہ معلوم۔ مرزا قادیانی نے کہا میرا ارادہ ہے کہ قانون یاد کروں اور وکالت کا امتحان دوں، وکالت میں معقول آمدنی ہے اور آزادی ہے اور عزت بھی ہے۔ ملازمت میں فرمانبرداری اور خوشامد بری بلا ہے۔ اگر امتحان پاس ہوگیا تو پوبارہ ہیں۔ عرب صاحب نے فرمایا کہ اللہ کامیاب کرے۔ یہ بات ہم کو بھی پسند آئی۔ نوکری میں ترقی کرنے کا مادہ آپ کی فطرت میں نہیں۔‘‘

(چودہویں صدی کا مسیح ص۴ تا ۶ مصنفہ حکیم مظہر حسین مطبوعہ مطبع اہل حدیث امرتسر)

ناظرین! مکالمہ مذکورہ سے ثابت ہے کہ مرزا قادیانی طالب ترقی دنیاوی تھے اور رات دن اسی فکر میں تھے کہ کسی طرح دولت ہاتھ آوے اور ان کے ورد وظائف صرف یا عزیز یا عزیز دنیاوی ترقی کے واسطے تھے:

اے زر تو خدائی ولیکن بخدا ستار عیوب وقاضی الحاجاتی

مندرجہ بالا بیانات مرزا قادیانی سے اظہر من الشمس ہے کہ وہ طالب دنیا تھے۔ چنانچہ ان کا پیشہ وکالت اپنے واسطے پسند کرنا جس میں رات دن جھوٹ بولنا پڑتا ہے اور امتحان دینا اور جائز وناجائز کا خیال نہ کرنا ظاہر کر رہا ہے۔ شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں:

ہر کہ ہست از فقیہ وپیر ومرید و ز زبان آواران پاک نفس
چوں بدنیائے دون فرود آمد بعسل در بماند ہمچو مگس

جو شخص فقیہوں اور پیروں اور مریدوں اور شاعروں سے پاک نفس ہونے کا دعویٰ کرے جب کمینی دنیا کا طالب ہو تو وہ اس مکھی کی مانند ہے جو کہ شہد میں پھنسی ہوتی ہے۔ یہ شیخ سعدیؒ نے معیار مقرر کردی ہے جس سے سچا اور جھوٹا مدعی پرکھا جاسکتا ہے۔ اگر کوئی شخص تارک دنیا ہونے کا مدعی ہو اور دنیا جمع کرنے کی طرف رجوع ہو اور تمام کوشش زر کھینچنے کی ہو تو مدعی جھوٹا ہے اور مکار ہے۔ ایسے لوگوں کے حق میں فرمایا ہے:

ترک دنیا بمردم آموزند خویشتن سیم وغلہ اندوزند

یعنی دوسروں کو تو دنیا کے چھوڑنے کا سبق دیتے ہیں اور خود دولت جمع کرتے ہیں۔ یہی کام مرزا قادیانی کا تھا کہ تقویٰ اور توکل دوسروں کو سکھاتے اور خود رات دن اسی فکر میں رہتے کہ کس طرح دولت جمع کروں اور دنیاوی مزے اڑاؤں اور معقول جائیداد اولاد کے واسطے چھوڑ جاؤں۔ اسی واسطے وکالت کا مکروہ پیشہ پسند کر کے رات دن قانون یاد کرنا شروع کیا۔ اخیر امتحان دیا اور فیل ہوئے۔ تب سوچا کہ اور کیا کام کروں کہ دولت ہاتھ آوے۔ دل نے آواز دی کہ رائے بھیم سین کے فرمان کے مطابق اور عرب صاحب کی نصیحت کے موافق مناظرہ کی کتابیں تالیف کر کے فروخت کرنی چاہئے۔ بقول لالہ بھیم سین صاحب کے منافع بہت ہوگا اور عرب صاحب کے وظیفہ کے اثر سے رجوعات ہوگا اور دولت مراد حاصل ہوگی۔ اسی مناظرہ وسوال وجواب کی مشق حاصل کرنے میں مشغول ہوئے۔

مرزا قادیانی اور سرسید

سیالکوٹ کی رہائش کے زمانہ میں جو کہ ۱۸۶۴ء سے شروع ہوا اور ۱۸۶۸ء تک تھا۔ مرزا قادیانی نے سرسید مرحوم کی کتابوں کا بھی مطالعہ کیا اور سید میر حسن صاحب جو سرسید کے مذہب پر تھے۔ ان سے ملاقات تھی۔ میر صاحب نے جب اثنائے گفتگو میں سرسید کی تفسیر قرآن کا ذکر کیا تو مرزا قادیانی نے فرمایا کل لیتے آنا وہ تفسیر لے گئے تو آپ نے بعض مقامات کو سنا اور بظاہر پسند نہ فرمایا مگر دل میں مان گئے۔ کیونکہ سرسید مرحوم کی تحریر معقول ہوتی تھی۔ چنانچہ مرزا قادیانی کی کتابوں سے ثبوت ملتا ہے کہ مرزا قادیانی سرسید کے جن مسائل پر اعتراض کرتے تھے خود ہی ان کے پیرو ہوگئے۔ مثلاً:

۱...... __وفات مسیح کا مسئلہ__: اس کے ایسے دلدادہ ہوئے کہ اپنے دعویٰ مسیح موعود کی بنیاد اسی سرسید کے ایجاد کردہ مسئلہ پر رکھی اور فنافی الوفات عیسیٰ ہوگئے۔ کوئی کتاب وفات مسیح سے خالی نہیں اور جس آیت: ’’فلمّا توفّیتنی‘‘ سے سرسید اور مولوی چراغ علی نیچری نے وفات مسیح ثابت کی۔ مرزا قادیانی کی کوئی کتاب مسئلہ وفات مسیح اور آیت: ’’فلمّا توفیتنی‘‘ سے خالی نہیں جو کہ آخر جزو ایمان مرزائیاں بن گئی۔

۲...... __وجود ملائکہ سے انکار__: مرزا قادیانی نے بھی وجود ملائکہ سے انکار کیا اور سید کے الفاظ تبدیل کر کے ایجاد بندہ کے مصداق ہوئے۔

۳...... تفسیر بالرائے کا جائز قرار دینا: مرزا قادیانی نے تفسیر بالرائے کا نام حقائق ومعارف رکھا اور تمام مفسرین کے برخلاف تفسیر کی اور طبع زاد ڈھکوسلے لکھے جن کی کوئی سند شرعی نہیں جس کو الحاد اور کفر جانتے تھے اور سرسید پر اعتراض کرتے تھے خود ہی ویسا کرنا مرزا قادیانی نے شروع کر دیا اور خلاف شرع دعاوی کر دیئے۔ سرسید چونکہ خود غرض نہ تھے اور دنیاوی جاہ وجلال سے خدا نے اس کو بے نیاز کر رکھا تھا اس واسطے اس نے جو کچھ لکھا محققانہ لکھا اور اس نے زمانہ کی رفتار کو سمجھ لیا تھا کہ ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ مسلمان موجودہ اسلام اور مسلمات دین سے انکار کرنے والے ہیں۔ اس واسطے اس نے معجزات وکرامات سے انکار کر کے تاویلات کیں۔ مرزا قادیانی نے بھی آخر سرسید کی پیروی کی اور محالات عقلی اور خلاف قانون کے الفاظ سیکھے اور مسیح کے معجزات کی تاویلات کیں اور:

آں چہ دانا کند کند نادان لیک بعد از ہزار رسوائی

کے مصداق ہوئے اور اصول اسلام کے برخلاف من گھڑت ڈھکوسلے لگانے لگے جس کا مفصل ذکر آگے آئے گا۔ حکیم نورالدین قادیانی آپ کے خلیفہ اوّل سرسید سے فیض یافتہ تھے مگر عام مسلمانوں سے ڈر کر اپنا نیچری ہونا ظاہر نہ کرتے تھے۔ بلکہ بعض دفعہ اعتراضات بھی کرتے تھے۔ مگر بعض مسائل سرسید سے سیکھے ہوئے بہ تبدیل الفاظ وعبارات اپنے امام سے مشہور کرتے تھے۔ مولوی عبدالکریم سیالکوٹی بھی پہلے نیچری تھے۔ پس مرزا قادیانی سرسید احمد خان کے فیض یافتہ تھے۔

مرزا قادیانی مختاری کے امتحان میں ناکامیاب رہے اور استعفا دے کر ۱۸۶۸ء میں سیالکوٹ چھوڑا۔ (سیرت المہدی ج اوّل ص۱۵۶، ۱۵۷ روایت نمبر۱۵۰ طبع قدیم، سیرت المہدی ج اوّل حصہ اوّل ص۱۴۲، ۱۴۳ روایت نمبر۱۵۰)

مرزا قادیانی جب سیالکوٹ میں تھے تو سید مالک شاہ سے جو کہ علوم نجوم یا رمل میں مہارت رکھتے تھے، محبت وملاقات تھی اور ان سے رمل ونجوم سیکھا کرتے تھے۔

(چودہویں صدی کا مسیح مصنفہ حکیم مظہر حسین ص۷ حاشیہ)

ناظرین! یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی کی پیش گوئیاں غلط ہوجاتیں۔ کیونکہ وہ علم رمل ونجوم سے پیش گوئیاں کرتے اور سید ملک شاہ سے کامل تعلیم حاصل نہ کی تھی، جس سے

ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی غلطی سے اپنی پیش گوئیوں کا نام وحی الٰہی رکھتے اور جب وہ جھوٹی ہوتیں تو بقول ’’عذر گناہ بدتر از گناہ‘‘ کے مصداق ہوتے جن کا مفصل ذکر آئندہ آئے گا۔

مرزا کی مولانا بٹالوی سے ملاقات

’’ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مرزا قادیانی بٹالہ میں مولوی محمد حسین صاحب کے مکان پر پہنچے اور دستک دی دروازہ کھلا اور مرزا قادیانی نے اندر داخل ہوکر السلام علیکم کہا۔

مولوی محمد حسین صاحب جو نشست میں کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے۔ جواب میں وعلیکم السلام فرمایا اور چپ رہے۔

مرزا قادیانی نے کہا کہ مولوی صاحب! شاید آپ نے مجھ کو پہچانا نہیں۔

مولوی محمد حسین صاحب کھڑے ہوگئے اور معانقہ کرتے ہوئے فرمایا۔ میں نے آپ کی کلام سے پہلے نہیں پہچانا۔ مزاج شریف!

مرزا قادیانی نے کہا الحمدللہ! آپ کا مزاج! مصافحہ اور معانقہ کے بعد مرزا قادیانی کو صدر کی جگہ بٹھایا۔ شربت کا گلاس کیوڑہ پڑا ہوا سامنے آیا۔ مرزا قادیانی نے غٹ غٹ پیا۔ مولوی صاحب نے بڑے مرزا صاحب کے مزاج کی کیفیت پوچھی۔

مرزا قادیانی نے کہا کہ خدا کا شکر ہے۔ خیر وعافیت ہے۔

مولوی صاحب نے کہا کہ ہاں یاد آیا۔ آپ تو شیخ چلی ہوگئے ہیں۔ سنا ہے کہ چوبارہ سے نیچے نہیں اترتے اور اوراد خوانی یا کتاب کی اوراق گردانی کرتے رہتے ہیں۔ بھائی صاحب! مشغلہ تو اچھا ہے خدا توفیق دے۔ میں آپ کا حال سن کر بہت خوش ہوتا تھا اور خدا کا شکر کرتا تھا کہ ہم میں سے ایک شخص اس مذاق کا بھی ہے۔

مرزا قادیانی نے جواب دیا کہ بے شک دنیا میں لذتیں تو دو ہیں عبادت یا مجامعت ہے۔ کچھ تھوڑی لذت حکومت میں ہے۔ مگر عبادت کی لذت خدا کی نعمت اور عنایت ہے۔ جس کو چاہے وہ توفیق دے۔ زہے طالع اور زہے محنت اس شخص کی جس کے حق میں یہ انعام ہو۔ میں نے جب سیالکوٹ میں سلسلہ ملازمت کو ترک کیا، ایک سال تو قانون یاد کرنے میں کھویا اور عمر عزیز کو برباد کیا۔ نتیجہ یاس وحرمان کے سواء کچھ نہیں تھا۔ نہیں نہیں! قانون تو میں نے ملازمت کے زمانہ میں ہی رخصت لے کر یاد کیا تھا جب سے میں ملازمت

سے علیحدہ ہوا، کچھ دنوں والد صاحب مقدمات کی پیروی کے واسطے بھیجتے رہے۔ پھر میں نے گوشتہ تنہائی اختیار کیا نو ماہ تک چوبارہ سے سوائے حوائج ضروری کے قدم باہر نہ نکالتا تھا۔ دم صوم اور رات صلوٰۃ سے گزاری۔ اب ہفتہ عشرہ سے باہر نکلا ہوں۔ آپ کے ملنے کی طبیعت نہایت مشتاق تھی۔ مگر ہر ایک کام کے واسطے وقت مقرر ہے۔ آج اتفاق ہوا۔

مولوی صاحب نے کہا کہ میں آپ کی عنایت کا نہایت مشکور ہوں، میری آنکھیں آپ کو ڈھونڈتی تھیں، دل ملاقات کا خواستگار تھا کئی مرتبہ ارادہ کیا قادیان جا کر آپ سے ملوں مگر برابر یہ خبر ملتی رہی کہ آپ عرصہ سے معتکف ہیں۔ کسی سے ملتے نہیں۔ اگر میں جاتا آپ کا ہرج ہوتا یا مجھ کو رنج وندامت کا سامنا کرنا پڑتا۔

مرزا قادیانی نے کہا کہ میرا ارادہ بھی قادیان کے چھوڑنے کا اور کسی اور شہر کے قیام کا ہے۔

مولوی صاحب نے فرمایا میری رائے میں بھی یہ امر مصلحت ہے جب آپ کا ارادہ ہو مجھ کو اطلاع دینا اگر لاہور کا قیام پسند کرتے ہیں تو میں آپ کو بہت امداد دے سکتا ہوں اور میرا قیام بھی لاہور ہی میں ہے یہاں اتفاقاً آجاتا ہوں۔ ہاں! مرزا صاحب! وہ آپ کے یار محمد صالح عرب کہاں ہیں۔ اس کے کمال کی بڑی تعریف سنی گئی ہے ان کی ملاقات کا تو ہمیں بھی شوق رہا۔ سنا ہے جفر اور رمل میں کامل ہے۔ مرزا قادیانی نے جواب دیا کہ عرب صاحب مجھ سے لاہور ہی میں جدا ہو گئے تھے پھر پتہ نہیں لگا کہ کہاں گئے۔ زندہ ہیں یا چل بسے۔

مولوی صاحب نے کہا کہ چل بسنے کے واسطے کون سی گاڑی لادنی ہے دنیا ناپائیدار ہے اس کا کیا اختیار جو آیا دم تو آدم ہے۔

مرزا قادیانی نے اپنا ارادہ ظاہر فرمایا کہ میرا مدت سے ارادہ ایک کتاب جملہ مذہب غیر اسلام کے رد میں لکھنے کا ہے۔

مولوی صاحب نے فرمایا: ''در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست'' پھر دیر کیا ہے۔ آپ لکھیں اور ضرور لکھیں۔ مرزا قادیانی نے جواب دیا کہ روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ بدوں روپیہ کے اشاعت دشوار ہے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ آپ کارروائی کریں اور اخبارات

میں شائع کریں، میں بھی کوشش کروں گا اور اپنے احباب کو بھی اس بارہ میں کوشش کی تائید کروں گا۔ اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہے۔ جس قدر کتاب شائع ہوتی جائے گی قیمت آتی جائے گی۔ مگر قادیان کے قیام میں بے شک آپ اس کام کو انجام نہیں دے سکتے۔ لاہور یا امرتسر کے قیام میں ان شاء اللہ! نہایت آسانی سے اس کا سرانجام ہو جائے گا۔‘‘

(چودھویں صدی کا مسیح مصنفہ ص۴۱ تا۴۳)

مولوی عبداللہ غزنوی سے مرزا قادیانی کی عرض معروض: ’’مولوی عبداللہ صاحب غزنوی مسجد میں مصلے بچھائے منبر سے سہارا لئے بیٹھے ہوئے تھے اور اردگرد صوفیاء اور طلباء کا مجمع ہے۔ جوان و پیر و امیر و فقیر حلقہ کئے ہوئے جیسے چاند کے گرد ہالہ میں بیٹھے ہیں۔ کوئی حدیث کا درس لیتا ہے کوئی قرآن کا ترجمہ پڑھتا ہے۔ کوئی مسئلہ کا استفسار کرتا ہے۔ کوئی حاجت روائی کی دعا مانگتا ہے۔ ہر ایک کو جواب باصواب دے کر تشفی فرماتے ہیں۔ مرزا قادیانی بطور مسافر تازہ وارد ہوئے اور السلام علیکم کہا۔

مولوی عبداللہ صاحب نے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! جواب میں کہا۔

مرزا قادیانی نے آفتابہ پانی کا لیا اور نماز عصر ادا کی اور ایک گوشہ مسجد میں بیٹھ گئے۔ مولوی صاحب کی چونکہ مادری زبان فارسی تھی، فارسی میں مرزا قادیانی سے پوچھا کہ آپ مسافر معلوم ہوتے ہیں۔

مرزا قادیانی نے کہا کہ جناب کا قیاس درست ہے۔

مولوی صاحب نے پوچھا آپ کا نام کیا ہے اور کہاں رہتے ہیں۔

مرزا قادیانی نے جواب دیا کہ مجھ کو غلام احمد کہتے ہیں اور گورداسپور کے ضلع میں ایک موضع قادیان ہے وہاں رہتا ہوں۔

مولوی صاحب نے پوچھا کہ یہاں کس تقریب سے آنے کا اتفاق ہوا۔

مرزا قادیانی نے کہا کہ حضرت کی توجہ باطنی کی کشش یا تصرف ہے۔ ایک مدت سے آپ کے اوصاف حمیدہ سنتا تھا قدم بوسی کا مشتاق تھا۔ مکروہات زمانہ حارج کار تھیں۔ آج بفضلہ تعالیٰ امید برآئی مراد پوری ہوئی۔

مولوی صاحب نے فرمایا کہ میں کیا اور میرے اوصاف کیا۔ آخر میں بھی اس کا

ایک بندہ ہوں جیسے تم ہو۔ میرے خیال میں مابہ الامتیاز نہیں۔ ’’انّ اکرمکم عنداللہ اتقاکم (حجرات:۱۳)‘‘ میں تو گنہگار ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھ کو اور آپ کو اور سب مسلمان بھائیوں کو تقویٰ کی توفیق دیوے۔ سب نے آمین کہا۔

مرزا قادیانی نے عرض کی کہ میں مدت سے آپ کی ملاقات کی آرزو رکھتا تھا، آج حسن اتفاق سے میسر آئی۔

مولوی صاحب نے فرمایا جزاکم اللہ! آپ کیا کام کرتے ہیں۔

مرزا قادیانی نے جواب دیا کہ میرے والد مرزا غلام مرتضٰی صاحب رئیس قادیان زمیندار ہیں۔ میں پہلے ضلع سیالکوٹ میں ملازم تھا۔ تنخواہ قلیل میں اوقات بسری نہیں ہوتی ہے۔ استعفا دیا۔ قانون یاد کیا وکالت کا امتحان دیا تقدیر سے اس میں بھی ناکامی رہی۔ مولوی صاحب نے فرمایا:

اگر دنیا نباشد دردمندیم　　دگر باشد بمہرش پائے بندیم

آپ مرزا قادیانی غلام مرتضٰی کے بیٹے ہیں۔ وہ تو ایک رئیس آدمی ہیں گھر کا کام ہی بہت ہے، اگر قناعت ہو اللہ تعالیٰ اسی میں برکت دے گا۔‘‘

(نوٹ) ناظرین! غور فرمائیں کہ مرزا غلام احمد کس قدر طالب دنیا تھے کہ قناعت کا نام تک نہ تھا، سچ ہے: مولانا روم فرماتے ہیں:

اہل دنیا چوں سگ دیوانہ اند　　دور شوزینہا کہ بس بیگانہ اندر

ایسے بزرگ کے پاس جاکر بھی خدا کی شکایت کرتے ہیں۔ حضرت جنید بغدادیؒ کے پاس آکر ایک شخص نے اپنی تنگدستی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا ’’برد‘‘ یعنی جاؤ۔ خداتعالیٰ دنیاوی تنگدستی ایسے شخصوں کو نہیں دیتا جو شکایت کریں۔ کیونکہ یہ نعمت خداتعالیٰ اپنے دوستوں کو دیتا ہے:

عاشقاں از جمیر ادیہائے خویش　　باخبر گشتند از مولائے خویش

یعنی اللہ تعالیٰ کے عاشق اپنی خواہشوں کے نہ پورا ہونے سے اپنے مولا کا قرب حاصل کر لیتے ہیں۔ (دیکھو تذکرۃ الاولیاء حالات حضرت جنیدؒ)

زبانی تو مرزا قادیانی بہت دعاوی کرتے ہیں مگر بلا دلیل۔ حضرت مولانا رومؒ فرماتے ہیں:

ہم خدا خواہی وہم دنیائے دوں ایں خیال است ومحال است جنوں

جب کسی کا دل دنیا اکھٹی کرنے کی طرف مائل ہو اور دن رات اسی دھن میں ہو کہ کسی طرح روپیہ آوے وہ کبھی خدا تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کرسکتا۔ کیونکہ عشق کی نسبت عاشقان الٰہی کا مدلل اور قطعی فیصلہ ہے کہ ایک دل میں دو چیزوں کا عشق جگہ نہیں پاسکتا۔ کیونکہ ایک انسان میں صرف ایک ہی دل ہے اور ایک دل میں دو چیزوں کا عشق نہیں ہوسکتا۔

حضرت سرمد فرماتے ہیں۔ رباعی:

اے آنکہ بہ قبلۂ بتاں روست ترا بر مغز چرا حجاب شد پوست ترا

دل بستن بایں وآں نہ نیکوست ترا چوں یک دل وادی بس است یک دوست ترا

اے وہ شخص کہ بتوں کی محبت رکھتا ہے۔ افسوس! کیوں مغز چھوڑ کر صرف چمڑہ پر مائل ہوگیا ہے۔ تیرا دل اس چیز اور اس چیز کی طرف مائل نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ جب تو ایک دل رکھتا ہے تو تجھے ایک ہی دوست کافی ہے اور اولیاء اللہ کا تجربہ ہے کہ صادق عاشق کو سوائے معشوق کے اور کسی طرف خیال نہیں ہوتا۔ بیدل صاحب فرماتے ہیں:

خیال ایں وآں حاشا نگنجد در دل مجنوں بلیلیٰ ہر کہ گردد آشنا محمل نمے داند

چہ آفتہاست یارب چشم بندیہائے الفت را کہ بلبل جز چمن پروانہ جز محفل نمے داند

یعنی اس اور اس کا خیال عاشق کے دل میں نہیں سماتا جو لیلیٰ کا آشنا ہو وہ کچھ اور وہ بھی نہیں جانتا۔ اے خدا کیا آفتیں ہیں عشق کی تاثیرات میں کہ بلبل سوائے باغ کے اور پروانہ سوائے شمع کے کچھ نہیں جانتا۔

مگر مرزا قادیانی تو اس کوچہ سے بالکل ناواقف تھے۔ شاعرانہ مضمون نویسی سے اپنے ہر ایک دعویٰ کو ثابت کرنا چاہتے تھے اور بانگ طبل تو تھے ہی۔ (پیر بخش مولف)

’’مرزا قادیانی نے عرض کی ارادہ نوکری وغیرہ کا تو ہے ہی نہیں توکل پر گزارہ کرنا چاہتا ہوں۔ رجوعات اور فتوحات کی دعا کا خواستگار رہوں۔ دعا فرماویں۔‘‘

(نوٹ یہ ہے راز مرزا قادیانی کی ترقی کا کہ پیغمبر کتب فروشان بننا چاہتے تھے اور اسی واسطے عرب صاحب سے عمل تسخیر ورجوعات سیکھا اور مولوی عبداللہ صاحب غزنوی سے دعا کرائی۔ کیونکہ چاہتے تھے کہ سب دوکانیں ماند پڑ جاویں اور صرف میری دوکان چلے تاکہ روپیہ آوے جس کے طالب تھے۔ پیر بخش مؤلف)

’’مولوی صاحب نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو تمہارے ارادہ میں ثابت رکھے اور برکت دے اور فرمایا کہ تم گھر سے رئیس ہو، خدا کا فضل ہے اگر نیک نیتی سے کام کرو تو خدا اسی میں برکت دے گا۔

مرزا قادیانی نے کہا کہ میرا قصد ہے کہ مخالفین کے جملہ مذاہب کے ردّ وابطال میں کتابیں لکھوں اور اثبات حقیت اسلام وکتاب وسنت خیر الانام لکھ کر شائع کروں۔ بقیۃ العمر کا حصہ اپنا اسی شغل میں بسر کروں۔

مولوی صاحب: جزاک اللہ! اچھا عزم ہے۔ اللہ تعالیٰ نیت خیر کی توفیق دے اور برکت عطاء فرماوے۔ آپ کو کیا مشکل ہے عنایت ایزدی سے صاحب اقتدار ہو اور جب یہ کارخانہ چل پڑے گا تو چنداں بار بھی ایسی کتابوں کے خریدار اس گئے گزرے زمانہ اسلام میں بھی قدر کرتے ہیں اپنا خرچ وہ آپ نکال سکتی ہیں:

در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی حمایت کا قرآن پاک میں وعدہ فرمایا ہے۔ مرزا قادیانی نے عرض کی یہ ارشاد تو بجا ہے مگر ابتداء میں اس کام کے واسطے روپیہ کی اشد ضرورت ہے اور روپیہ معدوم اور اس کا انتظام دشوار۔ جائیداد بالکل رہن ومکفول ہے، اگر خدانخواستہ والد ماجد کی اب آنکھیں بند ہو جائیں تو اغلباً تمام جائیداد بیع وفروخت کرنے پر بھی بار قرضہ سے سبکدوش ہونا قرین قیاس نہیں۔ والد صاحب کی پیروی مقدمات میں ستر ہزار روپیہ کے قریب خرچ ہوا ہے۔ مولوی عبداللہ صاحب نے فرمایا:

بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد اگر خارے بود گلدستہ گردد

اس عرصہ میں شام ہوگئی، آفتاب غروب ہوا، مؤذن نے اذان دی اور مغرب کی نماز جماعت سے ادا ہوئی۔ مولوی صاحب اور مریدان ورد وظائف میں مصروف ہوئے۔ کوئی مراقبہ میں بیٹھا کوئی ذکر اذکار میں مشغول تھا طالب العلم چراغ کی روشنی میں اپنا اپنا سبق یاد کر رہے تھے، کھانا آیا سب نے مل کر کھایا، عشاء کی نماز کے بعد مولوی صاحب اندر زنان خانہ میں تشریف لے گئے۔ مرزا قادیانی کے واسطے بسترہ وغیرہ کا انتظام کیا گیا رات کو آرام کیا، صبح نماز جماعت کے ساتھ ادا کی۔ مولوی صاحب نے مرزا قادیانی کے حق میں دعاء فرمائی اور مرزا قادیانی رخصت ہوئے۔

مرزا قادیانی لاہور میں: مرزا قادیانی چیلانوالی مسجد میں ٹھہرے اور اسی جگہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ٹھہرے ہوئے تھے جن کے اردگرد چند صاحب صالح نیک سیرت علماء وفضلاء کا مجمع تھا اور ترقی دین خیرالانام میں بہمہ وجوہ سرگرم تھے۔ مرزا قادیانی بھی وہاں رونق افروز ہوئے۔ ایک دن مرزا قادیانی کچھ اخبارسا دیکھ رہے ہیں۔ ایک اشتہار پر نظر پڑی کسی نے دوائی کی تعریف میں کالم کے کالم سیاہ کردیئے تھے۔ خدائی دعویٰ مسیحائی کے معجزہ کا ادّعا، بیمار کا اچھا ہونا تو کیا ایک معمولی بات ہے۔ صدسالہ مردہ ایک قطرہ منہ میں ڈالنے سے زندہ ہو جائے۔ اگر زندہ کھالے تو موت کے ذائقہ سے کبھی آگاہ ہی نہ ہو۔ مرزا قادیانی نے مسکرا کر مولوی صاحب کو مخاطب کر کے کہا کمال کیا ہے۔ کوئی لفظ اور کلمہ تعریف کا باقی نہیں چھوڑا۔

مولوی صاحب نے جواب دیا کہ آپ نے ایک اشتہار دیکھ کر حیرانی ظاہر کی ہے۔ جناب کوئی اخبار اور کتاب آپ نہ دیکھیں گے جس میں کسی نہ کسی شئے کا اشتہار نہ ہو۔ پہلے انگریزی کارخانوں کا یہ دستور تھا۔ اب نئی تعلیم کا اثر ہندوستان میں ہو گیا ہے۔ اردو اخباروں کی روز بروز ترقی ہے اور تہذیب کے ساتھ لوگ گرہ کرتے ہیں۔

مرزا قادیانی نے کہا لیجئے! یہ ایک کتاب کا اشتہار ہے۔ اب ذرا ملاحظہ فرمایئے ایسی کتاب آدم سے تا ایندم کوئی ایسی کتاب نہیں ہوئی اور نہ آئندہ ممکن ہے قلم توڑ دیئے ہیں، فرمایئے اس کے بعد کوئی کیا لکھ سکتا ہے۔ لوگ جھوٹ بولتے ہوئے خدا سے بھی نہیں شرماتے۔

مولوی صاحب نے کہا حضرت ابھی آپ نے دیکھا ہی کیا ہے۔ چند روز لاہور میں قیام رہا تو آپ واقف ہو جائیں گے۔ دنیا کمانے کے ڈھنگ میں تہذیب کا زمانہ ہے تعلیم کی وجہ سے ہر شخص اپنے فطرتی جوش کی ترقی کرسکتا ہے۔ نیک نیکی کی، بد بدی کی۔

مرزا قادیانی نے ہنس کر کہا یہ لیجئے۔ ایک نئے مضمون کا اشتہار ہے کہ ہم کو آلو خریدنے کی ضرورت ہے جو شخص آلو فروخت کرنا چاہے پاؤ سیر آلو نمونہ کے اور نرخ ہمارے پاس بھیج دے۔ جس کے آلو سب سے بڑے ہوں گے نرخ کے مطابق خرید کئے جاویں گے۔

مولوی صاحب نے فرمایا دیکھا اس مشتہر نے کیا چالاکی کی ہے۔ ہزار آدمی نمونہ بھیج دیں گے۔ اس کے پاس کئی من آلو جمع ہو جاویں گے۔ ایک سے خرید لئے تو کیا۔‘‘

(ماہنامہ تائیدالاسلام نمبر۶ جون ۱۹۲۶ء ص۱تا۱۶)

مرزا قادیانی نے جواب دیا کہ لوگوں کو خوب دور کی سوجھتی ہے۔

مولوی صاحب نے مرزا قادیانی سے پوچھا کہ آپ نے جو اشتہار براہین احمدیہ کا شائع کرایا ہے کچھ درخواستیں خریداری کی آپ کے پاس آئیں۔

مرزا قادیانی نے جواب دیا کہ ابھی تک کچھ نہیں۔ میرا ارادہ ہے کہ میں خود ایک اشتہار شائع کروں کہ یہ کتاب ایسی لاجواب ہوگی۔ اگر کوئی شخص اس کا جواب لکھے گا اس کو ہم دس ہزار روپیہ انعام دیں گے۔

مولوی صاحب نے فرمایا کہ اگر آپ کے خیال میں وہ کتاب ایسی ہے تو پھر یہ اشتہار کس دن کے واسطے رکھ چھوڑا ہے ''کار امروز بفرادمگزار'' اور دیگر اصحاب جلسہ کی طرف خطاب کر کے فرمایا کہ آپ صاحبان بھی اس کار خیر میں سعی فرماویں اور امداد کریں۔ سب صاحبوں نے وعدہ کیا اور جلسہ برخاست ہوا۔

مولوی محمد حسین صاحب کے فرمانے کے مطابق منشی الٰہی بخش صاحب اکاؤنٹینٹ، بابو عبدالحق صاحب اکاؤنٹینٹ، حافظ محمد یوسف صاحب ضلع دار وغیر عمائد لاہور بمعہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی مرزا قادیانی کے معاون ہوگئے اور مرزا قادیانی کی شہرت اور کتاب براہین احمدیہ کی اشاعت کے اہتمام کے وسائل سوچے جانے کے لئے کبھی آریوں سے مباحثہ کی چھیڑ چھاڑ ہے۔ کبھی عیسائیوں کو چیلنج دیئے جارہے ہیں۔ کبھی سکھوں کو مقابلہ کے واسطے ڈانٹا جاتا ہے۔ غرض کوئی حیلہ باقی نہ رہا جو مرزا قادیانی کی شہرت کا باعث ہوتا اور اس پر عمل نہ کیا جاتا۔ براہین احمدیہ کے خریدار بنانے کے واسطے اور پیشگی قیمت وصول کر کے مرزا قادیانی کے پاس بھیجنے کے واسطے منشی الٰہی بخش اکونٹنٹ ومنشی عبدالحق صاحب اکاؤنٹینٹ دورہ کے واسطے نکلے۔ میں اس زمانہ میں ملتان ہیڈ پوسٹ آفس میں بعہدہ ہیڈ کلرک معین تھا۔ میرے پاس یہ صاحبان پہنچے اور چونکہ منشی الٰہی بخش صاحب ملتان شہر کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے دعوت بھی کی اور مجھ کو خریدار بھی بنایا اور میں بھی سلک معاونین ومداحین مرزا قادیانی میں منسلک ہوا۔

غرض مرزا قادیانی کو جو کچھ بنایا مولوی محمد حسین بٹالوی اور ان کے دوستوں نے مبالغہ آمیز مدح سرایاں کیں۔ مرزا قادیانی کو اسلام کا حامی وخیر خواہ مشہور کر دیا اور ہر کہ ومہ

مرزا قادیانی کو اسلام کا پہلوان اور عقائد اسلام کا حامی کہنے لگا اور مرزا قادیانی کا وجود ہر ایک مسلمان اسلام کے واسطے غنیمت یقین کرنے لگا اور مولوی محمد حسین نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں براہین احمدیہ پر ریویو مبالغہ آمیز خیالات میں کیا۔ جس کو مرزائی صاحبان پیش کر کے دھوکا دیتے ہیں کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے ریویو براہین احمدیہ کا لکھا تھا (اور یہ نہیں بتاتے کہ یہ ریویو اس وقت لکھا تھا جب کہ مرزا قادیانی مسلمان تھے اور ان کا دعویٰ نبوت ورسالت ومہدویت اور کرشنیت کا نہ تھا۔ بعد میں جب مرزا قادیانی کافر ہوئے اور نبوت ورسالت کا دعویٰ کیا تو وہ ریویو بھی مولوی صاحب نے واپس لے لیا اور مرزا قادیانی کو کافر کہا اور ہر بلاد کے علماء اسلام کے فتوے منگوائے) جب کافی شہرت مرزا قادیانی کی ہوگئی اور مرزا قادیانی اسلامی پہلوان مانے گئے تو مرزا قادیانی لاہور سے قادیان تشریف لے گئے۔

جب قادیان پہنچے تو ان کے والد صاحب بیمار تھے۔ مندرجہ ذیل گفتگو ہوئی:

مرزا قادیانی: ’’السلام علیکم‘‘

مرزا قادیانی کے والد: ’’وعلیکم السلام، غلام احمد بیٹا تم آ گئے خیر وعافیت ہے، خط پہنچ گیا تھا۔‘‘

مرزا قادیانی: ’’نہیں، خط تو نہیں پہنچا۔ میں نے آپ کو خواب میں بیمار دیکھا تھا۔‘‘

والد صاحب: ’’ہاں مجھ کو پیچش نے ہلاک کر دیا۔ اب کل سے کچھ افاقہ ہے۔ افسوس دنیا ناپائدار ہے:

عمر بگذشت ونماند است جز ایامے چند تا کہ در یاد کسے صبح کنم شامے چند

سخت حیرت کا مقام ہے جس قدر میں نے اس پلید دنیا کے لئے سعی کی ہے۔ اگر میں وہ سعی دین کے لئے کرتا تو شاید آج قطب وقت یا غوث ہوتا۔ دنیا کے بیہودہ خرچوں کے لئے میں نے عمر خاص ضائع کی۔ اب ہمارا وقت قریب ہے اب جو دم ہے دم واپسیں ہے۔ (اپنی نبض پر ہاتھ رکھ کر) ضعف بہت ہو گیا ہے۔‘‘

مرزا قادیانی (نے اپنے والد کا ہاتھ پکڑ کر اور نبض دیکھ کر کہا کہ) ’’ضعف تو ہونا چاہئے تھا۔ یہ مرض جوان آدمی کو ضعیف بنا دیتا ہے اور آپ کا تو مقتضائے عمر بھی ہے۔ مگر اب افاقہ ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ صحت ہوتے ہی طاقت عود کر آئے گی۔‘‘

والد صاحب: ’’آپ گھبراتے کیوں ہیں۔ اللہ تعالیٰ شافی مطلق ہے اس کے نزدیک کوئی بات ان ہونی نہیں ہے، وہ قادر مطلق ہے۔‘‘

والد: ’’اچھاتم سفر سے آئے ہو۔ گرمی کا موسم ہے، تھوڑی دیر جاکر آرام کرو۔‘‘

مرزا قادیانی: ’’بہت بہتر‘‘ کہہ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک چوبارہ پر چڑھ کر آرام کیا۔ آنکھ لگ گئی۔ شام کو اٹھ کر پھر باپ کی تیمارداری میں مصروف ہوگئے۔ اگلے دن باپ نے وفات کی۔ رسوم کے موافق تجہیز وتکفین کر کے متوفی کی وصیت کے مطابق مسجد کے گوشہ میں دفن کیا گیا۔

چونکہ مرزا قادیانی کے والد جوان کے ارادوں کو پورا نہ کرنے دیتے تھے وہ فوت ہوگئے۔ اب کوئی مناع وروک کرنے والا نہ رہا اور مرزا قادیانی کی مشہوری بذریعہ مولوی محمد حسین صاحب اوران کے احباب جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے کافی ہوچکی تھی اور عرب صاحب کے وردو وظائف کا اثر بھی ہوچکا تھا۔ رجوعات ہونے لگی اور لوگ مرزا قادیانی کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔ مرزا قادیانی نے ایک ہندو منشی روزنامچہ نویس جو روزمرہ کے الہامات قلمبند کرے نوکر رکھا گیا تاکہ مرزا قادیانی کے الہامات کا تذکرہ کرے۔ ہر وقت صبح وشام الہام کا ذکر ہے۔ کوئی دعا کے واسطے آتا ہے کوئی دوا کے واسطے۔ لالہ شرم پت رائے اور ملاوامل بھی ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ مولوی محمد حسین صاحب، منشی عبدالحق صاحب اور بابو الٰہی بخش صاحب منادی میں مشغول ہیں۔ مگران بیچاروں کو کیا معلوم تھا:

کوئی اور ہی محبوب ہے اس پردہ زنگاری میں

اور سچ بھی ہے غیب کا علم سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں ہے۔ مرزا قادیانی کے ارادوں کو کوئی نہ جانتا تھا کہ آخر وہ نبوت اور رسالت کا دعویٰ کریں گے۔ مرزا قادیانی نے جب دیکھا کہ اشتہاروں سے کچھ نہیں بنتا تو آپ نے دولت جمع کرنے کا اور ڈھنگ اختیار کیا۔ مگر چونکہ غیر مقلد تھے اور پیری مریدی کی دوکان کھولی اوراس دوکان کے چلانے کے واسطے شہرت تو پیدا کر چکے تھے سب سے اوّل آپ نے ملہم ہونے کا دعویٰ کیا کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوتے ہیں اور پیری مریدی کی دوکان چلانے کے واسطے یہ ڈھنگ اختیار کیا کہ سارا عملہ ہندو اور آریہ رکھے۔ اس میں یہ فائدہ سوچا کہ مخالفین کو ثبوت دیا جائے

گا کہ آریہ گواہ ہیں۔ چنانچہ پنڈت شام لعل کو جو کہ ناگری اور فارسی اور اردو جانتے تھے بطور روزنامچہ نویس نوکر رکھا اور جو امور غیبیہ ظاہر ہوتے تھے اس کے ہاتھ سے وہ ناگری اور فارسی میں قبل از وقوع لکھے جاتے اور پھر شام لعل مذکور کے اس پر دستخط کرائے جاتے تھے اور قادیان میں پیر خانہ چلانے کی تدابیر سوچی جاتی تھیں۔ کیونکہ سوا دوکان پیری مریدی کے شاہد مقصود کا چہرہ دیکھنا محال تھا۔ مرزا قادیانی نے خاص توجہ پیری مریدی کی دوکان چلانے کی طرف کی اور براہین احمدیہ کی اشاعت اور طباعت چھوڑ دی۔

جس کی تفصیل یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے پہلی جلد میں صرف اشتہار براہین احمدیہ مبالغہ آمیز عبارات میں شائع کیا۔ دوسری اور تیسری جلدوں میں مقدمہ اور تمہیدات شائع کیں۔ مگر تیسری جلد کی پشت پر اشتہار دے دیا کہ: ’’چونکہ کتاب تین سو جز تک بڑھ گئی ہے۔ لہٰذا ان خریداروں کی خدمت میں جنہوں نے اب تک کچھ قیمت نہیں بھیجی یا پوری قیمت نہیں بھیجی التماس ہے کہ اگر کچھ نہیں تو صرف اتنی مہربانی کریں کہ بقیہ قیمت بلاتوقف بھیج دیں۔ کیونکہ جس حالت میں اب اصلی قیمت کتاب کی سو روپیہ ہے اور اس کے عوض دس یا پچیس روپیہ قرار پائی۔ پس اگر یہ ناچیز قیمت بھی مسلمان لوگ بطور پیشگی ادا نہ کریں تو پھر گویا وہ کام کے انجام سے آپ مانع ہوں گے اور اس قدر ہم نے برعایت ظاہر لکھا ہے۔ ورنہ اگر کوئی مدد نہ کرے گا یا کم توجہی سے پیش آئے گا حقیقت میں وہ آپ ہی ایک سعادت عظمیٰ سے محروم رہے گا اور خدا کے کام رک نہیں سکتے اور نہ کبھی رکے ہیں۔ جن باتوں کو قادر مطلق چاہتا ہے وہ کسی کی کم توجہی سے ملتوی نہیں رہ سکتے۔ والسلام علی من اتبع الھدی۔ خاکسار غلام احمد‘‘ (مجموعہ اشتہارات طبع جدید ج اوّل ص۶۴)

ناظرین! ثابت ہوگیا کہ مرزا قادیانی کو فروخت براہین احمدیہ اور وصول پیشگی قیمت میں کامیابی نہ ہوئی تو انہوں نے پیری مریدی کی دوکان چلانے کی کوشش کی اور قادیان میں پیر خانہ قائم کیا اور براہین احمدیہ جلد چہارم کے اخیر میں لکھ دیا کہ اب براہین احمدیہ کی تکمیل خدا نے اپنے ذمہ لے لی ہے۔ اب وہ جب چاہے گا براہین احمدیہ شائع ہوگی اور جس قدر قیمت پیش گی وصول ہوگئی تھی اس کا روپیہ اپنے دعاوی کی اشاعت کرنے میں خرچ کیا اور قادیان میں پیر خانہ کی بنیاد ڈالی اور لنگر جاری کیا اور رات دن خودستائی اور اپنے الہاموں

کی اشاعت کرنی شروع کردی۔

اب مرزا قادیانی کے دربار میں لالہ شرمپت رائے اور لالہ ملاوامل صاحب ہندو آریہ شہادت الہام کے واسطے موجود اور منشی شام لعل روزنامچہ نویس جو روزمرہ کے الہام تحریر کرتا ہے اور اس پر اس کے دستخط ہوتے ہیں، ملازم ہے۔ مریدوں کا بھی جمگھٹا ہوگیا ہے اور خوشامدی مفت خورے قورما پلاؤ کھانے والے ہاں میں ہاں ملانے والے، پر کا کوّا بنانے والے بھی جمع ہوگئے۔ لنگر جاری ہے کہ آیا گیا بے تکلف مرزا قادیانی کے باورچی خانہ سے کھانا کھائے۔ لوگوں کی آمدورفت ہوگئی ہے۔ کوئی کھانے کی صدائے عام سن کر آتا ہے، کوئی حاجت مند دعا کے واسطے آتا ہے۔ مرزا قادیانی کے حکیم ہونے میں کوئی شک نہیں۔ حکیم ابن حکیم ہیں، کوئی دوا کو، کوئی دعا کو آتا ہے۔ ملہم اور مستجاب الدعوات اشتہاروں اور شہادتوں نے نزدیک و دور مشہور کردیا۔ کوئی آئندہ کے حالات استفسار کرتا ہے، کیونکہ آپ کو علاوہ طب کے علم رمل وجفر میں بھی دخل تھا اور یہ فن آپ نے سید ملک شاہ سے سیالکوٹ میں سیکھا تھا۔ غرض نذرونیاز اور چڑھاوے چڑھنے لگ گئے۔ صبح وشام دربار ہوتا ہے اور مرزا قادیانی کی تعریفیں ہوتی ہیں اور چونکہ دوکانداروں کا قاعدہ ہوتا ہے کہ اپنی دوکان کی تعریف کے سواء دوسروں کی دوکان کی مذمت کرتے ہیں۔ مرزا قادیانی کے حاشیہ نشین ایسا ہی کرتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ عاجز نے بڑے بڑے بزرگوں اور صوفیوں اور درویشوں کی صحبت اٹھائی ہے خدا کی قسم یہ بات یہ تاثیر، یہ کیفیت، یہ برکت کہیں نہیں دیکھی۔ سبحان اللہ وبحمدہ! یہاں درودیوار سے نور برستا ہے۔

دوسرا بیان کرتا ہے میں مدتوں اجمیر شریف میں خواجہ بزرگ کی بارگاہ میں رہا ہوں۔ اچھے اچھے بزرگ اور درویش کامل صاحب کرامت رہتے ہیں۔ مگر یہ بات کسی میں نہیں۔ حضرت میں تو آپ سے بیعت ہونا چاہتا ہوں۔ مجھ کو مرید بنا لیجئے۔ سب سے اوّل بندہ ہے۔ مرزا قادیانی نے جواب دیا ابھی ہمیں کسی کو دست بیعت کرنے کا حکم نہیں ہوا۔ جب تک اس بارہ میں کوئی الہام نہ ہو بیعت نہ کرنا چاہئے۔ حاضرین نے جواب دیا کہ حضرت اب ہم لوگوں کا شوق صبر کی اجازت نہیں دیتا۔ سچ ہے: ’’نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال‘‘ کے مصداق ہورہے ہیں۔

تیسرا خوشامدی بولا بندہ درگاہ تہجد کے بعد جو مصلیٰ پر پڑا ہوا تھا تو غافل ہوگیا اور غنودگی میں فوراً ایک صحرا لق ودق میں داخل ہوا۔ لیکن فردوس بریں اس کے آگے دشت پرخار نظر آئے۔ شرم کے مارے منہ نہ دکھائے چاروں طرف سے گلاب اور کیوڑہ کی لپٹیں چلی آتی ہیں۔ دل کو فرحت، دماغ کو طاقت پہنچاتی ہیں۔ یکا یک آسمان سے روشنی کے آثار نمودار ہوئے۔ اوپر جو دیکھتا ہوں ایک قندیل نیچے کو آتا ہے، اس کے بعد دوسرا، تیسرا، چوتھا، پانچواں، ہزارہا قندیل نیچے اترے۔ جنگل کیا اس میں بے تکلف سوئی میں تاگا ڈال لو۔ مکھی کی ایک ایک آنکھ گن لو۔ مگر مجھ پر سایہ کا کام کرگئی۔ بدن کا بند بند بید کی طرح کانپ گیا۔ اپنے سروپا کا ہوش نہ رہا۔ ایک ایک پاؤں سوسومن کا ہوگیا۔ بھاگنے کو قدم اٹھاتا ہوں، ٹھوکر کھاکر گرا تو بے ہوش ہوگیا۔ ہوش آیا تو ایک دربار لگا ہوا ہے۔ میرے گرد آدمی جمع ہیں، کوئی گلاب چھڑکتا ہے، لخلخہ سونگھاتا ہے، ایک نے کہا، کون ہو بھائی اور کیونکر آئے؟

میں نے کہا کہ پوچھتے کیا ہو مجھے حضوری میں لے چلو۔ کسی نے میری کمر پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ خبردار ہوشیار ہو جاؤ۔ مجھ کو سینہ تک خنکی محسوس ہوئی اور خوف کافور ہوگیا۔ دیکھتا ہوں ایک بزرگ نور مجسم ہے۔ میں نے حضور کا اسم مبارک پوچھا بزرگ نے فرمایا کہ ہمارا نام علی ابن ابی طالب ہے اور یہ رسول کریم ﷺ کا دربار ہے۔ میں نے عرض کی کہ مجھ کو قریب سے زیارت ہوسکتی ہے؟ حضرت علی نے فرمایا کہ ہاں تم کو لے چلتے ہیں۔ تمہارے مرزا قادیانی موجود ہیں اور تم کو بلاتے ہیں۔ میرا بازو پکڑ کر پاک مجلس میں لے گئے۔ ایک تخت مرصع پر حضرت رسالت پناہ سرور کائنات ﷺ رونق افروز ہیں اور تخت کے برابر کرسی کے اوپر ہمارے مرزا قادیانی متمکن ہیں اور اردگرد صحابہ کرام اپنے درجہ پر بیٹھے ہیں۔ اتنے میں صراحی شراباً طہورا کی تقسیم کا ارشاد ہوا۔ مرزا قادیانی نے فرمایا کہ ان کو خوب پلاؤ، میں گلاس ہاتھ میں لے کر بیک جرعہ پی گیا۔ اتنے میں آواز اللہ اکبر آئی اور آنکھ کھل گئی۔ حاضرین نے سبحان وصل علیٰ کیا مبارک خواب ہے۔

مرزا قادیانی نے فرمایا الحمدللہ والمنۃ یہ اس واہب بے منت کا احسان ہے ورنہ میں کہاں اور یہ نعمت غیر مترقبہ کہاں:

اے خدا قربان احسانت شوم　　　وہ چہ احسان است قربانت شوم

مرزا قادیانی کے مصاحب نے کہا کہ حضرت حضور کا مرتبہ قرب الٰہی میں بڑا ہے۔

(چودہویں صدی کا مسیح ص۶۴)

دوسرے خوشامدی یکے بعد دیگرے۔ بقول ''پیراں نمے پرند مریداں مے پرانند'' کہ پیر خود نہیں اڑتے مرید اڑاتے ہیں۔ ایک نے کہا اجی قطب کیا بلکہ غوث اعظم ہیں[۱]۔

(چودہویں صدی کا مسیح ص۶۵)

۱۸۸۲ء میں مرزا قادیانی نے خدا سے الہام پا کر چودھویں صدی کے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا اور الہام عربی زبان میں بدیں الفاظ ہوا: ''**الرحمن علم القرآن لتنذر قوماً ما انذر آباؤهم ولتستبين سبيل المجرمين. قل انى امرت وانا اوّل المسلمين**'' (تذکرہ ص۳۵ طبع چہارم) یعنی خدا نے تجھے قرآن سکھلایا اور صحیح معنی تیرے پر کھول دیئے۔ یہ اس لئے کیا کہ تا تو ان لوگوں کو برے انجام سے ڈراوے جو بباعث پشت در پشت کی غفلت اور ساتھ کئے جانے کے غلطیوں میں پڑ گئے اور تا ان مجرموں کی راہ کھل جائے جو ہدایت پہنچنے کے بعد بھی براہ راست کو قبول کرنا نہیں چاہئے۔

پس مرزا قادیانی نے کہا کہ: ''میں مامور من اللہ اور اوّل المؤمنین ہوں۔''

(کتاب البریہ ص۱۶۸، خزائن ج۱۳ ص۲۰۲ حاشیہ)

یہ سنتے ہی کئی آوازیں حاضرین جلسہ آمنا وصدقنا اور یکے بعد دیگرے بیعت ہونے کو بڑھے۔ اب مرزا قادیانی نے چودہویں صدی کے مجدد ہونے اور دعوت بیعت کا اشتہار شائع کیا۔ ہمیشہ دربار منعقد ہوتا ہے اور مرزا قادیانی کے مرید دوسرے لوگوں کو مرید کرتے ہیں اور بیعت کراتے ہیں اور خوابیں بیان ہوتے ہیں اور مرزا قادیانی کے مناقب سنائے جاتے ہیں۔

۱...... شخص: سبحان اللہ وبحمدہٖ! دربار میں کیا رونق ہے۔ نور مجسم بلکہ نور علیٰ نور ہے۔

۲...... شخص: مجھ کو ابتداء عمر میں صوفیاء کی خدمت میں رہنے کا اتفاق ہوا ہے اور بڑے بڑے مشائخ اور اولیاء اللہ کا دربار دیکھا ہے۔ مگر توبہ توبہ یہ بات کہاں؟

[۱] اصل میں یہ خواب ظاہر کرتا ہے کہ مرزا قادیانی نبوت کا دعویٰ کر کے رسول اللہ ﷺ کی برابری کریں گے مگر جاہل سمجھے نہیں۔

۳...... شخص: ’’چہ نسبت خاک را با عالم پاک‘‘ وہ لوگ دنیا کے طالب ریائی پر دوکانداری کا ڈھنگ جماتے ہیں۔ دنیا کا دھندا کرنے کو عبادت کے پردہ میں مکر بناتے ہیں۔ خدا سے اور معرفت سے مہجور نہ قرآن کی سمجھ نہ سنت سے واقفیت ان کا یہاں کیا ذکر ہے۔

۴...... شخص: ’’شیر قالیں دگرست شیر نیستاں دگراست‘‘ یہاں ہردم خدا سے ہم کلامی جو زبان سے نکلتا ہے گویا وہ خدا کا کلام ہے۔

۵...... شخص: جو ہمارے حضور مرزا قادیانی کے حاشیہ نشینوں کو حاصل ہوا ہے وہ سلف سے آج تک کسی اولیاء اللہ کو نصیب نہیں ہوا۔

۶...... شخص: اجی حضرت وہ قصہ کہانیاں ہیں اور یہ چشم دید واقعات ان سے ان کو کیا نسبت ہے۔

۷...... شخص: بھائی اللہ کے دین کی باتیں ہیں ’’**واللہ ذوالفضل العظیم**‘‘ جس کو چاہے دے:

خدا کے دین کا موسیٰ سے کوئی پوچھے حال — کہ آگ لینے کو جائے پیغمبری مل جائے

۸...... شخص: اس میں کیا شک ہے۔ ہر کہ شک آرد کافر گردد۔

اسی اثنا میں سردار بہادر امیر شاہ صاحب پنشنر رسالدار رئیس لاہور حاضر دربار قادیانی ہوئے اور السلام علیکم کہا۔ مرزا قادیانی نے وعلیکم السلام جواب دیا اور احوال پوچھا۔

سردار بہادر نے عرض کی حضرت کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ احباب سے سن کر مجھ کو کمال اشتیاق قدم بوسی کا پیدا ہوا۔ آخر جذبہ شوق یہاں تک بڑھا کہ کشاں کشاں لے آیا۔ مرزا قادیانی نے فرمایا کہ آپ نے بڑی عنایت کی آپ کا مشکور ہوں۔ یہ آپ کا گھر ہے تشریف رکھئے۔ سردار بہادر نے اپنا احوال یوں سنایا کہ میں پہلے ایک رسالہ میں رسالدار بہادر تھا۔ اب پنشنر ہوں اور شہر لاہور میں میری سکونت ہے۔ خدا کی عنایت سے سب کچھ کمایا۔ خدا کا دیا بہت روپیہ جمع ہے مگر زمانہ کا کچھ اعتبار نہیں، ہمیشہ نہ کوئی رہا نہ رہے گا۔ بقا سوا خدا کے کسی کو نہیں۔ آخر ایک دن سب نے جانا ہے۔ اس قدر نقد اور جائیداد کو کون سنبھالے گا۔ کون مالک ہوگا۔ یہ غم سینہ میں ہر وقت کانٹے کی طرح کھٹکتا رہتا ہے۔ بے اولاد کا رنج سوہان روح ہے۔ خیر میں تو مرد جہاں گرد ہوں ادھر ادھر پھر کر غم غلط کر لیتا ہوں اور ہو بھی جاتا ہے۔ مگر عورتوں کو یہ غم سخت جانکاہ ہے۔ میری بیوی کو اس کا سخت صدمہ ہے۔

مرزا قادیانی نے پوچھا کہ آپ کی کوئی اولاد نہیں، رسالدار صاحب نے عرض کیا کہ یہی صدمہ ہے کہ اولاد نہیں ہے اور یہی مطلب یہاں حاضر ہونے کا ہے۔ آپ کے زہد وتقویٰ اور بزرگی کی لوگوں سے تعریف سن کر آیا ہوں اور آپ کی تصانیف اور اشتہارات بھی دیکھے کہ آپ مستجاب الدعوات اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کی کوئی دعا رد نہیں ہوتی۔ اگر دن میں سو مرتبہ پکاریں تو وہ آپ کو سو مرتبہ جواب دیتا ہے، اگر میرے حال زار پر رحم فرما کر دعا فرماویں تو گویا دوبارہ زندگی بخش دیں۔

مرزا قادیانی مذاقیہ لہجے میں فرمایا کہ اگر آپ کے ہاں فرزند پیدا ہو جائے تو کیا دلوایئے گا۔ رسالدار صاحب: ''درم ناخریدہ غلام تو ام'' تمام عمر غلامانہ اور خادمانہ خدمت بجا لاؤں گا ''بندہ ام تا زندہ ام'' مرزا قادیانی نے فرمایا سردار صاحب معاملہ صاف اچھا ہوتا ہے۔ ورنہ بعد کو بدمزگی ہو جاتی ہے۔ روپیہ کو مقراض المحبت کہتے ہیں۔

رسالدار صاحب نے عرض کیا جو فرمائیں بدل وجان حاضر ہوں اور بطیّب خاطر بسروچشم منظور کروں گا۔

مرزا قادیانی نے فرمایا کہ نہیں یہ آپ کی مرضی اور رائے پر حصر ہے جتنا گڑ ڈالو گے اتنا ہی میٹھا ہوگا۔ ہم اپنا ایک سال خاص دعا کے واسطے آپ کی نذر کریں گے۔ رسالدار صاحب مبلغ پانچ سو روپیہ نذرانہ ہے اور شکرانہ اس کے علاوہ ہے۔ بعد میں مرزا قادیانی نے دل میں خوش ہو کر فرمایا کہ یہ رقم میری اور آپ کی دونوں کی حیثیت سے تھوڑی ہے۔ مگر:

رسالدار صاحب نے خدمتگاری کو آواز دی اور پانصد روپیہ نقد کی تھیلی مرزا قادیانی کے آگے رکھ دی۔

ایک دوسرے اجنبی آدمی نے پیش ہو کر بعد سلام علیکم گزارش کی کہ میں ریاست مالیر کوٹلہ کا اہلکار ہوں، نواب ابراہیم علی خان صاحب بہادر کے متعلقین کا بھیجا ہوا خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ جناب کو معلوم ہوگا کہ نواب صاحب مرض دماغ میں بیمار ہیں۔ آپ کی تصانیف اور اشتہار میں جو دعاوی درج ہیں، دیکھے گئے تو نواب صاحب کی صحت کی دعا کے واسطے خواستگار ہیں۔

مرزا قادیانی نے جواب دیا کہ آپ جانتے ہیں کہ مجھ کو اس قدر فرصت کہاں کہ میں کسی کے واسطے دعا میں اپنے عزیز وقت کو ضائع کروں۔ میری دعا عام آدمیوں کی دعا نہیں۔

اس اجنبی آدمی نے پانچ سو روپیہ کی تھیلی پیش کر کے کہا کہ یہ آپ کی نذر ہے۔

مرزا قادیانی خوش ہوکر اچھا دعا کروں گا۔ یعنی وقت ضائع کروں گا۔ کیونکہ نہ سردار صاحب کے ہاں فرزند مرزا قادیانی کی دعا سے پیدا ہوا اور نہ نواب صاحب کو صحت ہوئی اور مرزا قادیانی کی دعائیں: ''مغز ما خوردو علق خود بدرید'' کی مصداق ہوئیں۔ مگر مرزا قادیانی کو رقمیں معقول وصول ہوگئیں۔ مردہ خواہ دوزخ میں جائے یا بہشت میں جائے ملّا کو حلوے مانڈے سے کام۔ (چودھویں صدی کا مسیح ص۷۰ تک)

مرزا قادیانی کا سفر

ایک روز مرزا قادیانی نے اپنے مصاحب کو فرمایا: ہمارا ارادہ ہے کہ ایک سفر کیا جائے۔ ہم کو الہام کے ذریعہ سے خبر دی گئی ہے کہ سفر لدھیانہ اور ہوشیار پور اور پٹیالہ وغیرہ کا مبارک ہوگا۔ مصاحب نے جواب دیا کہ حضور ہمارا تو ایمان ہے کہ آپ کا کوئی قول اور فعل بغیر الہام کے نہیں ہوتا۔ نہایت مصلحت ہے، اسی دن سے اس جگہ کا انتظام شروع ہوا اور سفر کی تیاریاں ہونے لگیں۔ کچھ دنوں میں انتظام اور بندوبست سے فارغ ہوکر سفر کا بندوبست ہوا اور شہر وامصار کی سیاحت کے بعد مرزا قادیانی کا ورود علی گڑھ میں ہوا۔ روساء شہر خاص وعام کی آمد ورفت کا سلسلہ جاری ہوا لوگ جوق جوق آتے ہیں اور مرزا قادیانی سے مستفید ہوتے ہیں۔ ایک صاحب متشرع وضع عالمانہ قطع جوان صالح سلام علیک نہایت ذوق وشوق کے لہجہ میں کہہ کر داخل ہوئے۔

مرزا قادیانی نے وعلیکم السلام مصافحہ کر کے مزاج شریف فرما کر پوچھنا جناب کا اسم شریف کیا ہے۔

نوارد نے فرمایا کہ میرا نام محمد اسماعیل ہے۔ میں اسی جگہ رہتا ہوں۔ آپ کی تالیفات دیکھ کر مدت سے ملاقات سامی کا مشتاق تھا۔ الحمدللہ کہ تمنائے دل حاصل ہوئی۔ آپ کی رونق افزائی اس دیار میں نعمت غیر مترقبہ ہے۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ کچھ آپ کے ارشادات سے مستفید ہوں۔ آپ کسی عام جلسہ میں کچھ مطالب توحید، کچھ اسرار رسالت بیان فرمادیں۔

مرزا قادیانی نے قبول فرما کر فرمایا کہ بسر وچشم میرا کام ہی کیا ہے۔ میرا فرض منصبی یہی ہے۔ کیونکہ اس عاجز نے اپنے مال وجان کو اس راہ میں وقف کیا ہوا ہے۔

پس مولوی صاحب اقرار لے کر مرزا قادیانی نے رخصت ہوئے اور اپنے مسکن پر واپس آئے اور جوق جوق وگروہ گروہ مردمان مرزا قادیانی کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور مولوی صاحب کے پاس جاتے تھے اور بیان کرتے تھے۔

۱...... مرزا قادیانی ہر ایک مذہب وملت کے انسان سے اس کی تمنا اور مرضی کے موافق گفتگو کرتے ہیں۔

۲...... اہل بدعت سے اس کی منشاو مرضی کے موافق باتیں کرتے ہیں۔ اہل سنت سے اس کی طبیعت اور خواہش کے موافق گفتگو کرتے اور اس کو خوش کرتے ہیں۔ طرفہ معجون مرکب ہیں۔

نوٹ: بے شک مرزا قادیانی میں مداہنت کا عیب تھا کہ ہر ایک کو گول مول بات کہہ کر اس کی ہاں میں ہاں ملا کر اس کو خوش کر دیتے اور خود کسی اصول کے پابند نہ تھے۔ اس کے علاوہ جو بات کرتے بین بین ہوتی۔ نہ آر کی نہ پار کی۔ مثلاً حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے معراج کے بارہ میں لکھتے ہیں کہ: ’’سیر معراج جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت ایک اعلیٰ درجہ کا کشف تھا جس کو درحقیقت بیداری کہنا چاہئے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۴۷، خزائن ج۳ ص۱۲۶ حاشیہ)

۲...... ’’من کل الوجوہ باب نبوت مسدود ہے...... جزوی طور پر دروازہ کھلا ہے۔‘‘

(توضیح المرام ص۱۹، خزائن ج۳ ص۶۰)

کیا کوئی عقل مند تسلیم کرسکتا ہے کہ باب نبوت بند بھی ہوا اور کھلا بھی ہو۔ کسی مکان کو کیا مضبوط تالوں سے مقفل کیا جائے اور تمام دروازے بند کئے جاویں مگر جب ایک کھڑکی کھلی رکھی جائے تو تمام مکان محفوظ نہ رہے گا۔ کھڑکی سے آمد ورفت ہوگی تو پھر وہ مکان بند نہیں کہلا سکتا۔ اس قسم کی مخنث گفتگو سے ساکنان علی گڑھ تاڑ گئے کہ مرزا قادیانی دورخی بات کرتے ہیں۔ مولوی محمد اسماعیل صاحب نے ان اعتراضات کا جواب کسی کو بلطائف حیل دیا اور کسی کو کہا صوفیوں کا یہی مشرب ہوتا ہے:

حافظا گر وصل خواہی صلح کن باخاص وعام
بامسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام

شہر کے گلی کوچہ میں کیا گھر گھر مشہور اور زبان زد خاص وعام ہوگئے کہ مرزا قادیانی

جلسہ عام میں وعظ فرمائیں گے۔ غول کے غول غٹ کے غٹ مردمان مولوی صاحب کی مسجد کی طرف جاتے ہیں۔ ایک مجمع کثیر اور جم غفیر مسجد میں اکٹھا ہے کہ مرزا قادیانی کا عنایت نامہ بدیں مضمون آیا کہ: ''مجھے آج صبح کی نماز میں خدا نے منع کیا ہے کہ میں کچھ بیان نہ کروں۔ مجھ کو اشارہ منع کا ہوا ہے۔'' مولوی صاحب اور تمام مشتاقان قال اللہ وقال الرسول کو صدمہ ہوا۔

نوٹ: مرزا قادیانی کی عادت تھی کہ اپنے استغراقی خیالات اور دوراندیشی کے خطرات کو الہام تصور کر کے ہمیشہ بہانہ کر کے کسی وعدہ کو توڑتے تو جھٹ خدا کا نام لے کر کہہ دیتے کہ مجھ کو خدا نے منع کیا ہے۔

بہت سے واقعات میں سے ایک لاہور کا واقعہ بہت مشہور ہے کہ مرزا قادیانی نے خود علمائے اسلام اور تمام مشائخ اسلام کو مناظرہ کے واسطے لاہور میں بلایا اور بڑا پختہ وعدہ اور پختہ اقرار کیا کہ میں خود لاہور آجاؤں گا اور حضرت خواجہ پیر سید مہر علی شاہ صاحب (سلمہم اللہ) سجادہ نشین گولڑہ (شریف) بھی لاہور تشریف لاویں۔ میں جلسہ عام میں قرآن شریف کی تفسیر عربی میں لکھوں گا اور پیر صاحب بھی لکھیں گے۔ مرزا قادیانی کا قیاس تھا کہ پیر صاحب لاہور نہ آویں گے اور میں مفت کا میدان مارلوں گا۔ مگر شان الٰہی کہ حضرت پیر صاحب (سلمہم اللہ) تاریخ مقررہ پر لاہور تشریف لے آئے۔ مرزا قادیانی کے مریدوں کو کہا گیا کہ مرزا قادیانی کو بلاؤ۔ مرزا قادیانی کے مریدوں نے بعد انتظار کے جب مرزا قادیانی وعدہ خلافی کر کے نہ آئے تو تار دیا کہ پیر مہر علی شاہ صاحب لاہور آگئے ہیں اور انتظار کر رہے ہیں۔ آپ ضرور تشریف لاویں تو مرزا قادیانی نے ایسا ہی الہام تراشا اور بہانہ کر کے آنے سے انکار کر دیا اور اپنے وعدوں کی خلاف وزری اور بالکل خدا پر افترا کیا کہ خدا مجھ کو کہتا ہے لاہور نہ جانا کیونکہ تمہاری جان کا خطرہ ہے (مؤلف) ایسا الہام خدا کی طرف سے نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ وعظ ونصیحت وتبلیغ سے روکنا شیطان کا کام ہے۔

اس سفر میں مرزا قادیانی کی ذلت ہوئی اور علی گڑھ کی پبلک میں بدنام ہوئے اور پہلا الہام جو ہوا تھا کہ یہ سفر مبارک ہوگا غلط ہوا۔

ا...... مولوی محمد اسماعیل صاحب نے فرمایا کہ الہام ملہم کی ذات کے واسطے حجت اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ وہ خود اس کا مطلب سمجھ سکے اور غیر کا محتاج نہ ہو۔

(ماہنامہ تائید الاسلام نمبر۷، جولائی ۱۹۲۶ء ص ۱ تا ۱۴)

مرزا قادیانی نے بڑی سخت غلطی یہ کھائی کہ کشوف والہام افراد امت کو شرعی حجت قرار دے کر اپنے الہامات کو بلا دلیل قرآن شریف کے ہم مرتبہ سمجھا اور اپنے الہاموں کی پیروی کر کے گمراہ ہوئے اور تمام امت کے برخلاف مسلک اختیار کیا۔ چنانچہ لکھا:

آنچہ من بشنوم ز وحی خدا بخدا پاک دانمش ز خطا

ہم چو قرآن منزہ اش دانم از خطاہا ہمیں است ایمانم

(نزول مسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ص۴۷۷)

یعنی جو کچھ میں خدا کی وحی سے سنتا ہوں خدا کی قسم اس کو خطاء سے پاک جانتا ہوں جس طرح کہ قرآن شریف کو خطاء سے پاک اور منجانب اللہ ہونے پر ایمان رکھتا ہوں۔ ویسا ہی اپنے الہامات پر اور جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن شریف پر میرا ایمان ہے ایسا ہی جو کچھ میں سنتا ہوں اس کو خدا کی پاک وحی یقین کرتا ہوں۔ حالانکہ وحی خاصۂ انبیاء علیہم السلام ہے اور یہ اجماعی عقیدہ ہے کہ جو امتی ہو کر وحی کا دعویٰ کرے کافر ہو جاتا ہے۔ دیکھو فتویٰ ابن حجر مکی ''من اعتقد وحیاً من بعد محمد ﷺ کان کافراً باجماع المسلمین'' یعنی جو شخص یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ مجھ کو وحی ہوتی ہے وہ اجماع سے کافر ہے۔ کیونکہ الہام حجت شرعی نہیں۔ ایک طرف قرآن شریف اور حدیث نبوی ہو اور دوسری طرف الہام امتی ہو تو مسلمان ایسے الہام کو ماننے کے واسطے مامور نہیں ہیں۔ کیونکہ الہام اولیاء موجب علم ظنی ہے اور اگر دو ولیوں کا کسی ایک الہام میں اتفاق کلی ہو جاوے تو اس کا درجہ ظن غالب کا ہوتا ہے، لیکن اگر ولی کا کشف اور الہام کسی حدیث کے جو احاد میں سے ہو بلکہ کسی قیاس کو الہام پر ترجیح دینی چاہئے۔ (دیکھو ارشاد الطالبین منصفہ قاضی ثناء اللہ صاحبؒ پانی پتی) اور قاضی صاحب فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ سلف وخلف میں مجمع ہے۔

حضرت سید الطائفہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فتوح الغیب میں فرماتے ہیں کہ الہام اور کشف پر عمل جائز ہے بشرطیکہ وہ قرآن اور حدیث اور نیز اجماع اور قیاس صحیح کے مخالف نہ ہو۔ حضرت ابوسلیمان دارانیؒ کہا کرتے تھے کہ الہام پر عمل نہ کرو جب تک اس کی تصدیق آثار سے نہ ہو جاوے۔ (احیاء العلوم)

مگر افسوس! مرزا قادیانی پر رطب ویابس رحمانی وشیطانی تحریکات کو وحی خدا سمجھتے اور اسی غلط زعم پر اشتہارات دے دیتے اور جب وہ پیش گوئیاں پوری نہ ہوتیں تو بقول ''عذر گناہ

بدتر از گناہ'' تاویلات کرتے اور جگ ہنسائی کراتے اور مخالفین مذہب اسلام کو اسلام کی ہتک کرنے کا موقعہ دیتے۔ ذیل میں ایک اشتہار کی نقل بمعہ جواب مخالف مختصر طور پر لکھی جاتی ہے۔

''م سے مراد اشتہارات مرزا قادیانی ہے اور ل سے مراد لیکھرام ہے۔''

(ضمیمہ ریاض ہند یکم/مارچ ۱۸۸۶ء)

مرزا قادیانی ''یہ رسالہ سراج المنیر اس احقر نے اس غرض سے تالیف کرنا چاہا ہے کہ منکرین حقیقت اسلام اور مکذبین خیر الانام کی آنکھوں کے آگے چمکتا ہوا چراغ رکھا جاوے۔''

لیکھرام ''براہین احمقیہ کے چھ سو صفحہ بھی اسی غرض سے سیاہ ہوئے تھے اس کے سارے بناوٹی الہام اور تین سو ساٹھ دلائل براہین احمقیہ کا لشکر لے کر خدا کا آنا اور قطب کی طرح اس کا متزلزل ہونا۔'' وغیرہ وغیرہ ''ثبوت رائیگاں گئے اور سب نکمے ہوگئے، اب سراج بے نور سے کیا اندھیرا چھائے گا۔ یہ تو صدیقوں کے صرصر حملہ سے یک دم گل ہو جائے گا۔''

م: ''اور میری بڑی پیش گوئیاں پر جو ہنوز وقوع میں نہیں آئیں متضمن ہے۔

ل: آج تک جتنی پیش گوئیاں درج براہین احمدیہ ہوئی تھیں ان میں کیا خاک اڑی جو آئندہ اڑے گی، نہ کسی کا نام ونشان ایک ہندو اور ایک آریہ اور چند مسلمان مجہول عبارتیں الف لیلیٰ اور بدر منیر کی حکایتیں جھوٹے قصے فضول تمام کتاب خود ستائی سے مملو کہ خدا نے مجھے عیسیٰ بنایا۔ میں نے موسیٰ کے ساتھ کھانا کھایا۔ محمد صاحب، حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حسین میرے مکان پر آئے۔ حضرت فاطمہ نے میرا سرا اپنے زانو پر رکھا اور سب اولیاؤں سے میں برتر ہوں۔ فلاں جگہ سے میرے پاس دس روپے آئے۔ فلاں شخص کا میں نے تپ دق کھویا۔ یہ کیا اور وہ کیا۔ اصل میں دیکھو تو نہ کسی کا سر نہ پاؤں۔ طبع زاد قصے اور ابلہ فریب باتیں اور قادیانی دھوکہ۔''

م: ''خدا نے اس ناکارہ کو اپنے بعض اسرار مخفیہ پر مطلع کر کے بار عظیم سے سبکدوش فرمایا ہے۔''

ل: بھلا قرین قیاس بھی ہے کہ ناکارہ آدمی کو خدا نے اپنے مخفی اسرار دیئے اور وہ اسرار یہ ہوں کہ مرزا کے پاس فلاں جگہ سے دس روپے آویں گے اور مرزا کے ہاں بیٹا ہوگا اور مرزا کا فلاں دوست امتحان میں پاس ہوگا اور فلاں ماخوذ۔ بھلا حضرت قادیانی سبکدوشی کیونکر ہوئی۔ جب کہ اعتراضات کا بھاری بوجھ اس کی گردن پر ہے جس سے قیامت تک نجات وہم وقیاس سے افزوں تر ہے۔''

م: ’’حقیقت میں اس کا فضل جس نے چاروں طرف سے کشاکش اور مخالفوں سے اس ناچیز کو مخلصی بخشی ہے۔‘‘

لیکھرام ’’اس کا نام فضل بلکہ قہر ہے کہ آپ کی بطالت اور ضلالت کا باعث ہے اور مخالفین سے مخلصی نہیں بلکہ شکنجۂ عذاب میں گرفتاری ہے جو آپ کے حق میں موجب نہایت گریہ وزاری ہے۔‘‘

م: ’’یہ رسالہ قریب الاختتام ہے اور چند ہفتوں کا کام ہے۔‘‘

ل: ’’ہم کو یہ الہام ہوتے ہیں کہ چند جھوٹے قصوں کا اس میں انصرام ہوا ہے۔ جس کا آغاز ہے نہ انجام ہے بلکہ از اوّل تا آخر مجموعہ خیال ہے۔‘‘

م: ’’اس رسالہ میں تین قسم کی پیش گوئیاں ہوں گی۔ اوّل وہ پیش گوئیاں کہ جو خود اس احق کی ذات سے تعلق رکھتی ہیں۔ دوسری وہ پیش گوئیاں جو بعض احباب یا عام طور پر کسی ایک شخص یا بنی نوع سے متعلق ہیں۔ تیسرے وہ پیش گوئیاں جو مذہب غیر کے پیشواؤں یا واعظوں سے تعلق رکھتی ہیں۔‘‘

ل: ’’یہ سب فریب ہے، نہ کچھ رنج کا ذکر ہوگا نہ راحت کا نہ حیات کا، نہ وفات کا۔ اپنے معاونوں کی توصیف جابجا درج ہوگی۔ ان شاءاللہ تعالیٰ بعد طبع یہ حقیقت کھل جائے گی جیسی براہین احمقیہ سے ظاہر ہے اور اس کے مطالعہ الہامات سے باہر۔‘‘

م: ’’ہم نے صرف بطور نمونہ چند نامی آریہ صاحبوں اور چند قادیان کے ہندوؤں کو لیا ہے جن کی نسبت مختلف قسم کی پیش گوئیاں ہیں۔‘‘

ل: ’’چند نامی آریہ صاحبان وہ ہوں گے جنہوں نے مرزا قادیانی کا مکروفریب جو بذریعہ اشتہارات شائع کیا ہے اور قادیان کے ہندو وہ دس ساہوکار فرضی معاہدہ کرنے والے ہوں گے جنہوں نے علیحدہ اشتہار چھپوادیا تھا کہ نہ ہم نے وعدہ ایک سال تک کا کیا اور نہ ہم اس کے الہام کو راست مانتے ہیں۔ یہ سب مرزا کی جعلسازی ہے۔ خود ہی مسودہ بنایا ہے۔ خود ہی نام لکھ دیا خود ہی چھپوادیا۔ اگر اپنی ذات کو لیتے تو بہتر تھا۔ کیونکہ جگ بیتی سے آپ بیتی کا قصہ معتبر ہوگا۔‘‘

م: ’’اس تقریب پر یہ بھی خیال ہے کہ خداوند کریم ہماری محسن گورنمنٹ جس کے احسانات سے ہم کو یہ تمام تر فراغت حاصل ہے، ظالموں کے ہاتھ سے اپنی حمایت میں رکھے

اس منحوس کو محسوس کر کے ہماری گورنمنٹ کو فتح نصیب کرے تاہم وہ بشارتیں اگر مل جائیں تو درج کریں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ!

ل: ’’اس الہام میں مرزا قادیانی شاید انگریزوں کی فتح اور روس کی شکست بتائیں گے تاکہ انگریز خوش ہو کر اسے عیسیٰ ثانی مانیں۔ مگر یہ خیال خام ہے، دانیان فرنگ ان فریبوں کو خوب جانتے ہیں اور شعبدوں سے بخوبی واقف ہیں۔ اگر مرزا کو الہام کا دعویٰ ہے تو جنگ روس اور انگلش کا مفصل حال لکھے کہ فلاں مقام اور سنہ میں لڑائی ہوگی اور فلاں فلاں مشہور اشخاص کام آویں گے اور فلاں گروہ مظفر اور منصور ہوگا۔ وغیرہ مفصل لکھ کر دوسری براہین احمقیہ چھپوائیں تاکہ الہام کی حقیقت روشن ہو جاوے۔ ورنہ ایک نجومی کا قصہ شاہد حال ہوگا۔

حکایت: ایک بادشاہ نے نجومی سے پوچھا کہ یہ غنیم جو ہم پر آیا ہے اس جنگ میں جس کی فتح ہوگی اس کا نام بتاؤ۔ نجومی نے کہا کہ فتح آپ کو ہوگی۔ بادشاہ نے فرمایا کہ لکھ دو۔ نجومی نے لکھ دیا۔ نجومی جب گھر پہنچا تو گھر والوں نے کہا کہ یہ تم نے کیا کیا کہ لکھ دیا۔ لکھ دینا مناسب نہ تھا۔ غیب کی بات ہے خبر نہیں کیا ہو۔ نجومی نے کہا کہ میں نے جو کچھ کیا ہے درست کیا ہے اور سوچ کر کیا ہے۔ اگر شکست ہوئی تو ہم سے کون پوچھے گا اور اگر فتح ہوئی تو پانچوں گھی میں۔

قادیانی نے بھی سمجھا ہوگا کہ اگر انگریزوں کو فتح ہوئی تو ہم ملہم بن جائیں گے، ورنہ خدانخواستہ غدر میں کون پوچھے گا اور اس کے خیال میں جنگ کا بھی ابھی اس کی زندگی میں ہونا ہی غیر ممکن ہے۔‘‘

م: چونکہ پیش گوئیاں اختیاری بات نہیں کہ ہمیشہ خوشخبری پر دلالت کریں۔‘‘

ل: شاید خوشخبری آپ کے مخالفوں کے لئے اختیاری نہیں اور اپنی ذات خاص اور معاونین کے لئے درم خریدہ معلوم ہوتی ہے اور اپنی ذات خاص اور معاونین کی نسبت کوئی نحوست بدبختی، حیات وممات کا الہام نہیں دیکھا۔ خدا کا بھی خوب قاعدہ ہے کہ یک طرفی خبریں دیا کرتا ہے اور قادیانی پیغمبر بھی در یا ہے۔‘‘

م: ’’اس لئے ہم بہ انکساری تمام مخالفین کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ کسی پیش گوئی کو اپنی نسبت ناگوار طبع پاویں جیسی خبر موت یا کسی اور مصیبت کی نسبت ہو تو بندہ ناچیز کو معذور تصور فرماویں۔‘‘

ل: ’’عجز وانکار کا کیا موقعہ ہے۔ عقلاً موت فوت کی خبر سے ناراض نہیں ہوتے بلکہ احسان مانتے ہیں۔ مگر مکاروں سے ضرور نفرت کرتے ہیں۔ آپ کسی کی حیات وممات کا حال اگر درج رسالہ کریں تو چشم وا کر کے پہلے اپنی اور اپنی اولاد اور تمام کنبہ کو بھی اس خبر میں شامل کرلیں تاکہ درست سمجھی جاوے اور اگر صرف مخالفوں کی نسبت ہی دریدہ ذہنی کی تو پھر ہمارے حملے بھی آپ جانتے ہیں قبر تک پیچھا چھوٹنا مشکل ہوگا اور یہ بھی یاد رہے کہ اگر پیش گوئی مطابق نہ پڑی تو پھر بھی شرماؤ گے۔ ہاں پیشین گوئی تو اس کا نام ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ آپ کی پیش گوئی لغو ہوگی اور اس کی بلا آپ کے سر پر پڑے گی۔‘‘

م: ’’منجملہ ان پیش گوئیوں کے جو مفصل اس رسالہ میں درج ہوں گی پہلی ایک پیش گوئی جو اس احقر کے متعلق ہے آج ۲۰/فروری ۱۸۸۲ء میں برعایت اختصار کلمات الہامیہ نمونہ کے طور پر لکھے جاتے ہیں۔‘‘

ل: یہ محض خلاف ہے پیش گوئی نہیں ہوئی۔ کیونکہ اس احقر کو صفائی قلب اور نیک نیتی کے سبب کبھی کبھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دخل روحانی ہوتا ہے کسی وقت اور کسی مقرب یا خود اوتعالیٰ سے آپ کا ذکر نہیں سنا۔ آج مبارک دن پھاگن سدی ایکاوش سمت ۴۲ بکرمی کو صفائی قلب میسر ہوکر پھر گزرہوا تو آپ کی تصدیق کلام کے لئے بارگاہ باری تعالیٰ میں جو عرض حال کرنا تھا تو بھی غلام احمد ہی میری زبان پر گزرا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے نہایت جلال سے فرمایا کہ وہ شخص تو روز ازل سے مکار وغدار اور مفتری پیدا کیا گیا ہے اور زمانہ آئندہ میں ایک دو شخص ایسے ہی اور بھی ہوں گے۔ میں نے عرض کیا کہ بارخدایا ایسے مکار کو سزا کیوں نہیں دیتا جو بندگان ایزدی کو گمراہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ابھی اس کے پچھلے اعمال کا بدلہ باقی ہے۔ تین سال میں سزا دی جائے گی۔ میں نے پوچھا کہ پچھلے جنم میں وہ کون تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کہنی لومڑی تھی وہ ہی مکروفریب اس کی ذات میں ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو لوح محفوظ دکھائی جس میں سب مکاروں سے اوّل نام نامی آپ کا درج تھا۔ میں نے عرض کی کہ خداوندا! اس نے یہ اشتہار جاری کیا ہے کہ مجھ کو الہامات ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ شخص جھوٹا ہے۔ ہم نے کوئی الہام یا پیش گوئی نہیں بتلائی۔ جو باتیں وہ لکھتا ہے یا لکھے گا اس کے برعکس ہوگا تو جا اور اس کا جھوٹ مشتہر کر تاکہ میرے بندے نجات پاویں۔‘‘

م: ’’خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔‘‘

ل: ''رحمت کا نشان نہیں بلکہ زحمت کا کہا ہوگا۔ آپ تو ہر ایک بات کو الٹا سمجھتے اور ''ر'' و''ز'' میں امتیاز نہیں کرتے۔''

م: ''تیری دعاؤں کو میں نے سنا اور اپنی رحمت سے بپایہ قبول جگہ دی۔''

ل: ''خدا کہتا ہے کہ جھوٹوں کا جھوٹا ہے۔ نہ میں نے کبھی اس کی دعا سنی اور نہ قبول کی۔''

م: ''تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام لڑکا تجھے ملے گا اور لڑکا تیرے تخم سے ہوگا۔''

ل: ''خدا نے یہ فقرہ سن کر مسکرا کر فرمایا کہ تو اس فریب کو سمجھا۔ میں نے عرض کیا کہ میں دو سو کوس کے فاصلہ پر رہتا ہوں۔ مجھے کیا معلوم ہے۔ فرمایا کہ مرزا بڑا غلام الشہوات ہے۔ اب پچاس سالہ ہے اور سلطان احمد وفضل احمد اس کے دو فرزند حیات ہیں۔ جن میں سے ایک ستائیس سال اور دوسرا پچیس سالہ ہے۔ باوصف اس کے ڈیڑھ سال ہوا کہ بندہ شہوت ہو کر خوبصورت عورت سے شادی کی ہے۔ شبانہ روز کی دھکا پیل سے وہ حاملہ ہوگئی۔ اس سے جو لڑکا پیدا ہوگا اس کا نام ''پاک لڑکا'' رکھا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ واقعی لڑکا ہوگا فرمایا نہیں۔ لڑکی ہوگی۔ مگر مرزا اپنا الہام سچا کرنے کو ضرور فریب کرے گا اور اسی وقت ہم تجھ کو اطلاع دیں گے۔'' (چودھویں صدی کا مسیح مصنف حکیم مظہر حسین ص ۷۷تا۸۲ مختصراً)

چونکہ لیکھرام کے جواب سخت الفاظ اور ہتک آمیز تھے وہ قلم انداز کئے گئے یہ وہ ہی پیش گوئی ہے جو جھوٹی ہوئی اور مرزا قادیانی کے بیٹے بشیر احمد ایم.اے نے اپنی کتاب سیرت مہدی میں تصدیق ہے کہ اس پیش گوئی کے پورا نہ ہونے سے مرزا قادیانی پر دوست دشمن بدظن ہوگئے۔ اصل عبارت نقل کی جاتی ہے تاکہ کسی کو شک کی گنجائش نہ رہے۔ لیکھرام کی مخالفت کا عذر نہ کرے۔

''غرض اس وحی الٰہی کی اشاعت رجوع عام کا باعث ہوئی۔ ان دنوں حضور کے ہاں بچہ پیدا ہونے والا تھا۔ مگر اللہ نے بھی ایمان کے راستہ میں ابتلاء رکھے ہوتے ہیں۔ سو قدرت خدا کہ چند ماہ کے بعد یعنی مئی ۱۸۸۶ء میں بچہ پیدا ہوا تو وہ لڑکی تھی۔ اس پر خوش اعتقادوں میں مایوسی اور بد اعتقادوں اور دشمنوں میں ہنسی اور استہزاء کی ایک ایسی لہر اٹھی کہ جس نے ملک ایک زلزلہ پیدا کر دیا۔ اس وقت تک بیعت کا سلسلہ تو تھا ہی نہیں کہ مریدین الگ نظر آتے۔ پس عام لوگوں میں چہ میگوئیاں ہو رہی تھی کہ یہ کیا ہوا۔ کوئی کچھ کہتا تھا اور کوئی

کچھ۔'' بابو الٰہی بخش خاص الخاص نے کہا کہ حضور نے تو لڑکے کا حلیہ بھی بتا دیا تھا اور خواب میں اس کی تصویر بھی دیکھی تھی تو مرزا قادیانی نے جواب دیا کہ خواب کی تعبیر الٹ ہوتی ہے۔ بیمار کو مردہ دیکھیں تو وہ اچھا ہو جاتا ہے۔

''الغرض مرزا قادیانی نے بذریعہ اشتہار اور خطوط اعلان فرمایا کہ وحی الٰہی میں یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ اس وقت جو بچہ کی امیدواری ہے تو یہی وہ پسر موعود ہوگا اور اس طرح لوگوں کی تسلی کی کوشش کی۔ چنانچہ اس پر اکثر لوگ سنبھل گئے اور پیش گوئی کے ظہور کے منتظر رہے۔ کچھ عرصہ بعد یعنی اگست ۱۸۸۷ء میں حضرت کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام بشیر احمد رکھا گیا۔ اس لڑکے کی پیدائش پر بڑی خوشی منائی گئی اور کئی لوگ جو متزلزل ہو گئے تھے پھر سنبھل گئے اور لوگوں نے سمجھا کہ یہی وہ موعود لڑکا ہے اور خود حضرت صاحب کو بھی یہی خیال تھا گو آپ نے اس کے متعلق کبھی قطعی یقین ظاہر نہیں کیا مگر یہ ضرور فرماتے رہے کہ قرائن سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ یہی وہ لڑکا ہے۔ واللہ اعلم

غرض بشیر اوّل کی پیدائش رجوع عام کا باعث ہوئی۔ مگر قدرت خدا کہ ایک سال کے بعد یہ لڑکا اچانک فوت ہوگیا۔ پس پھر کیا تھا ملک میں ایک طوفان عظیم برپا ہوا اور سخت زلزلہ آیا۔ حتیٰ کہ میاں عبداللہ صاحب سنوری کا خیال ہے کہ ایسا زلزلہ عامۃ الناس کے لئے نہ اس سے قبل کبھی آیا تھا نہ اس کے بعد آیا۔ گویا وہ دعویٰ مسیحیت پر زلزلہ آیا تھا اسے بھی عامۃ الناس کے لئے اس سے کم قرار دیتے ہیں۔ مگر بہرحال یہ یقینی بات ہے کہ اس واقعہ پر ملک میں ایک سخت شور اٹھا اور کئی خوش اعتقادوں کو ایسا دھکا لگا کہ وہ پھر نہ سنبھل سکے۔''

اس واسطے مرزا قادیانی نے سلسلہ بیعت نکالا جس کو وہابیت کی حالت میں جائز نہ جانتے تھے۔ یہ سوچ کر کہ عام لوگوں کا اعتقاد ہے کہ پیر جو کہہ دے اس کو حق سمجھئے اور اگر جھوٹ نکلے تو پیر کی خطاء نہ مانے اور بیعت نہ توڑے۔ کیونکہ پیر سے پھرنا حلال زادوں کا کام نہیں۔ (مؤلف)

''مگر تعجب ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اس واقعہ کے بھی خوش اعتقاد رہا۔''

انہوں نے مرزا قادیانی کی مخالفت اس وقت شروع کی جب کہ مرزا قادیانی نے بلند پروازیاں کر کے نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا۔ جس سے اظہر من الشّمس ثابت ہوا کہ مولوی محمد حسین صاحب نے خدمت اسلام کے لحاظ سے مرزا قادیانی کی مداحی کی مگر بعد میں جب

دیکھا کہ مرزا نبی ورسول بنتا ہے۔ **الحب للہ والبغض للہ** کے مطابق مخالفت کی اور اپنا فرض ادا کیا کہ ایک دجال کی مخالفت کر کے مسلمانوں کو گمراہی سے روکا اور خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس کو مظفر ومنصور فرمایا کہ مرزا کو اس کی زندگی میں ہلاک فرمایا اور جماعت مرزائیہ کو چھ سات فرقوں پر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور تعلیم یافتہ اصحاب اور دوسرے صاحبان جو طالب خدا تھے سب مرزا قادیانی سے الگ ہوگئے اور تمام مسلمان مرزا قادیانی کو کافر جانتے ہیں۔ حتیٰ کہ مرزا قادیانی کے مریدوں کے بھی کئی گروہ ہوگئے اور خدا تعالیٰ نے حضرت خاتم النّبیین کی حمایت کے واسطے مرزا قادیانی کے مریدوں میں پھوٹ ڈال دی ہے اور لاہوری جماعت الگ ہوگئی اور قادیانی جماعت الگ اور ایک دوسرے کی تکفیر کرتا ہے۔''

''ہاں! تو لڑکے کی فوتگی کے بعد جو لوگوں میں برہمی اور مرزا قادیانی سے روگردانی شروع ہوئی تو'' مرزا قادیانی نے لوگوں کو سنبھالنے کے لئے اشتہاروں اور خطوط کی بھرمار کر دی اور لوگوں کو سمجھایا کہ میں نے کبھی یہ یقین ظاہر نہیں کیا تھا کہ یہی وہ لڑکا ہے۔ ہاں یہ میں نے کہا تھا کہ چونکہ خاص اس لڑکے کے متعلق بھی مجھے بہت سے الہام ہوئے ہیں جن میں اس کی بڑی ذاتی فضیلت بتائی گئی تھی۔ اس لئے میرا یہ خیال تھا کہ شاید یہی وہ موعود لڑکا ہو۔ مگر خدا کی وحی میں جو اس معاملہ میں اصل اتباع کے قابل ہے ہرگز کوئی تعیین نہیں کی گئی تھی۔ غرض لوگوں کو بہت سنبھالا گیا۔ چنانچہ بعض لوگ سنبھل گئے لیکن اکثروں پر مایوسی کا عالم تھا اور مخالفین میں پرلے درجے کا استہزاء کا جوش تھا۔'' (سیرت المہدی ج اوّل ص۱۰۵ تا ۱۰۷ طبع قدیم، سیرت المہدی ج اوّل حصہ اوّل ص۹۴، ۹۵ روایت نمبر۱۱۶ طبع جدید)

اصل بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی جس کو وحی والہام اور کلام خدا زعم کرتے تھے حقیقت میں وہ ان کے اپنے خیالات استغراقی کا نقشہ تھا اور مرزا قادیانی جس کو کلام خدا سمجھ کر وحی الٰہی وپیغام خدا گمان کرتے تھے ان کے خواب وخیالات تھے جس کا ہر ایک بشر کی فطرت میں کم وبیش مادہ ہے۔ اسی گمان پر پہلے تو بڑے زور شور سے شیر کی طرح گرج کر میدان میں نکلتے اور یقین کرتے کہ یہ خدا کا کلام ہے اور جب وہ جھوٹ نکلتے تو بقول عذر گناہ بدتر از گناہ کے مصداق ہوکر تاویلات رکیکہ کرتے جب وہ بھی غلط نکلتیں اور ان کی تاویلات بھی غلط ہوتیں تو پھر دروغ بافی سے مسلمانوں کو دام تزویر میں لانے کی کوشش کرتے۔ حتیٰ کہ ان کا کذب ظاہر ہو جاتا۔ اب عبارات بالا کے چند فقرات کا جواب دیا جاتا ہے۔

اوّل: چندماہ کے بعد بچہ پیدا ہوا وہ لڑکی تھی۔ تب مرزا قادیانی نے عذر گناہ بدتر از گناہ کے مصداق ہوکر جواب دیا کہ وحی الٰہی میں یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ اسی حمل سے وہ بیٹا پیدا ہوگا جو کہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ اگر اسی حمل سے نہ ہونا تھا تو آپ نے اشتہار کیوں دیا اور بیٹے کی تعریف میں زمین وآسمان کے قلابے ملائے۔ وضع حمل سے پہلے بتانا تھا کہ مجھے یہ علم نہیں دیا گیا کہ بیٹا کب ہوگا۔ جب خدا نے اس کے صفات تک بتادیئے تو پھر مرزا قادیانی کو خدا نے دوست ودشمن میں ذلیل کیوں کرایا۔

دوم: دوسرے حمل سے لڑکا بھی پیدا ہوا مگر روگرداں ہوگئے اور مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے پر مہر کردی اور خدا نے لیکھرام کے فرضی الہام کے مطابق مرزا کو جھوٹا کر دکھایا۔ حالانکہ لکھا ہے کہ مرزا قادیانی نے خود ہی خیال فرمایا تھا کہ موعود لڑکا یہی ہے۔ چنانچہ بڑی خوشیاں منائیں اور آمین کرائی۔ جس سے آپ کا مستجاب الدعوات نہ ہونا بھی ثابت ہوا۔

سوم: لکھا ہے ایک سال کے بعد اچانک لڑکا فوت ہوگیا جس سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کو خدا جان بوجھ کر اندھیرے میں رکھتا تھا اور ذلیل کراتا تھا۔ بھلا عقل تسلیم کرسکتی ہے کہ جس کا خدا ایسا راز دار ہو اور اپنے قضا وقدر کے احکام اس کی خواہش کے مطابق کرتا اور جس کی دعا سے شیخ مہر علی رئیس ہوشیار پور کو مقدمہ سے بری کرے اور فرمائے کہ اگر آپ ناراض ہیں تو دعا واپس کرلو میں مہر علی کو پھر گرفتار کروں گا۔ اسی شخص کی پیش گوئیوں کے مطابق کام کرتا ہو۔ اس کو پبلک میں بار بار جھوٹا ثابت کرے اور اس بیچارہ کو نہ بتائے کہ تیرا خیال غلط ہے۔ یہ وحی الٰہی نہیں کوئی لڑکا پیدا نہ ہوگا تو ناحق ذلیل ہو رہا ہے۔

چہارم: مرزا قادیانی ہوشیار بہت تھے، پیش گوئی کرنے سے پہلے سب پہلو سوچ لیتے۔ مگر افسوس! اس ذلت نے سب چالیں بھلا دیں۔ حالانکہ وہ خود فرما چکے کہ اجتہاد میں غلطی ہو جاتی ہے۔ پس پیش گوئی یا سچی ہوگی یا جھوٹی۔ اگر سچی ہوگی تو کام بن گیا اور اگر جھوٹی نکلی تو کہہ دیا کہ یہ میری اجتہادی غلطی ہے۔ دونوں صورتوں میں سچے ہو جاتے۔

چہارم: حدیث النفس اور وحی الٰہی میں فرق نہ جانتے تھے۔ صریح سنتے ہیں:

’’انت منی بمنزلۃ ولدی‘‘ (حقیقت الوحی ص۸۶، خزائن ج۲۲ ص۸۹)

اور صریح قرآن شریف کے برخلاف سنتے ہیں۔ کیونکہ اتخاذ ولد صریح قرآن کے برخلاف ہے۔ مگر پھر بھی اس شیطانی آواز کو رد نہیں کرتے۔ اس پر غضب یہ کہ جو صریح شرک

وکفر ہے، اس کا وحی الٰہی نام رکھتے ہیں۔ حالانکہ قرآن شریف نے بڑی سختی سے مسئلہ ابن اللہ کی تردید کی ہے اور فرمایا ہے کہ:

۱...... ’’**ما کان لله ان یتخذ من ولد سبحانه** (المریم:۳۵)‘‘

اللہ تعالیٰ کی شان نہیں کہ اس کی اولاد ہو، اس کی ذات اس سے پاک ہے۔

اور فرمایا:

۲...... ’’**قالت الیهود عزیز ن ابن الله وقالت النصاری المسیح ابن الله ذالک قولهم بافواههم یضاهئون قول الذین کفروا من قبل** (التوبة:۳۰)‘‘

(ترجمہ) یہود کہتے ہیں کہ عزیر علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کے بیٹے ہیں یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں بلکہ ان کافروں کی باتیں ہیں جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں۔

۳...... ’’**لم یتخذ ولدا ولم یکن له شریک فی الملک** (الفرقان:۲)‘‘

یعنی اللہ کسی کو اپنا بیٹا نہیں بناتا اور نہ کوئی اس کا شریک ہے ملک میں۔

۴...... ’’**تکاد السمٰوٰت یتفطرن منه وتنشقّ الارض وتخرّ الجبال هدّاً. ان دعوا للرحمن ولداً** (المریم:۹۰، ۹۱)‘‘

قریب ہے کہ آسمان گر پڑیں اور زمین پھٹ جاوے اور پہاڑ کانپ کر گر جائیں کہ دعویٰ کرتے ہیں واسطے اللہ کے بیٹے کا۔‘‘ یہ مرزا قادیانی خود بھی مانتے ہیں کہ یہ الہام شرک وکفر کے ہیں اور خلاف قرآن شریف ہیں۔ مگر پھر بھی اس شیطانی وسوسہ کو وحی الٰہی کہتے جاتے ہیں اور ایسا لغو جواب دیتے ہیں کہ ایسے الہامات پر ایمان لاؤ اور متشابہات سمجھ کر ان کے معانی پر غور نہ کرو۔

جس کا جواب یہ ہے کہ جب آپ دوسری طرف فرما چکے کہ: ’’من نیستم رسول ونیاوردام کتاب۔‘‘ تو متشابہات کیسے شرک کی نجاست بھرے الہاموں کو خدا کی طرف سے کیوں بتاتے ہو۔ جب آپ کوئی کتاب ہی نہیں لائے تو متشابہات اور محکمات کس جانور کا نام ہے۔ اگر ایسے الہامات کو شیطانی وساوس نہ کہو گے تو شیطان کے واسطے کیا رہا۔ بتاؤ جب خدا کا بیٹا بتانے والے الہام کو شیطانی نہ کہو گے تو پھر شیطانی الہام کون سے ہو سکتے ہیں؟

ذیل میں مرزا قادیانی کے چند الہام لکھے جاتے ہیں جن سے مرزا قادیانی کا اسلام سے خارج ہونا ثابت ہوتا ہے۔

اوّل: ’’ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی گئی ہے۔‘‘ مرزا قادیانی خود الہام کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ: ’’میں یعنی مرزا راجہ کرشن کے رنگ میں بھی رنگین ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں بڑا اوتار تھا یا یوں کہنا چاہئے کہ حقیقت روحانی کے رو سے میں وہی ہوں۔‘‘ (لیکچر سیالکوٹ ص۳۴، خزائن ج۲۰ ص۲۲۸)

دوم: ’’تو ہی ہے آریوں کا بادشاہ۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص۸۵، خزائن ج۲۲ ص۵۲۲)

سوم: ’’برہمن اوتار سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۹۷، خزائن ج۲۲ ص۱۰۱)

ان تینوں الہاموں میں بقول مرزا قادیانی خدا ان کو اسلام سے خارج فرما کر اوّل کرشن رودر گوپال فرماتا ہے اور فنا کرنے والا اور گوپال پرورش کرنے والا۔ اسلامی اصول کے مطابق سوائے ذات پروردگار کے کوئی فناء کرنے والا اور پرورشن کرنے والا نہیں۔ کیا مرزا قادیانی دنیا میں اسی واسطے تشریف لائے تھے کہ مسلمانوں کو اسلامی عقائد سے مرتد کر کے وہی باطل عقائد اور مسائل بتائیں جو وہ ۱۳سو برس سے چھوڑ چکے تھے اور توحید کی روشنی سے منور ہو کر وہم پرستی اور باطل پرستی سے تائب ہو کر نبی آخرالزمان خلاصہ موجودات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے بیعت کر چکے تھے کہ ہم شرک وکفر سے توبہ کرتے ہیں اور توحید پر قائم ہوتے ہیں۔ کیا ایسے شخص کو جو مسلمانوں کو توحید پاک سے ہٹا کر باطل مسائل اوتار، بروز، ابن اللہ کے سکھاوے وہ اس قابل ہے کہ اس کو مجدد دین محمدی کہا جاوے؟ ہرگز نہیں۔ وہ مخرب دین محمدی اور مؤید آریہ دھرم اور یہودیت ونصرانیت ہے۔

مولانا روم نے سچ فرمایا ہے:

کار شیطان میکند نامش ولی　　گر ولی ایں است لعنت بر ولی

رسول اللہ ﷺ نے ایسے مجددوں سے امت کو ڈرایا ہے اور ہدایت فرمائی ہے۔ دیکھو ذیل میں حدیث شریف: ’’ان بین یدی الساعۃ الدجال وبین یدی الدجال کذابون ثلاثون او اکثر قال ما اٰیتھم قال ان یاتون بسنۃ لم تکونوا علیھا یغیرون بھا سنتکم ودینکم فاذا ریتموھم فاجتنبوھم وعادوھم (رواہ الطبرانی عن ابن عمر)‘‘ (ترجمہ) طبرانی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے دجال ہوگا اور دجال سے پہلے تیس یا زیادہ کذاب یعنی مدعیان

نبوت ہوں گے۔ پوچھا گیا کہ ان کی کیا نشانی ہے۔ فرمایا کہ وہ تمہارے پاس ایسا طریقہ لے کر آئیں گے جو تمہارے طریقہ کے برخلاف ہوگا جس کے ذریعہ سے وہ تمہارا دین وطریق کو بدل ڈالیں گے۔ جب تم ایسا دیکھو تو تم ان سے پرہیز کرو اور عداوت کرو۔ (کنزالعمال ج۷ ص۱۷۱)

اب ہم ذیل میں مرزا قادیانی کا دین اور طریقہ لکھتے ہیں۔ اگر وہ طریقہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ اور اولیائے امت ومجددان امت محمدیہ کے موافق نہیں تو مرزا قادیانی ہرگز مجدد نہیں ہوسکتے۔ بلکہ وہ ہی دجال ہیں جس کی خبر رسول اللہ ﷺ نے ۱۳سو برس پہلے اس حدیث میں دے رکھی ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ مرزا قادیانی اوران کے مریدوں سے پرہیز کریں اور محمدی دین پر قائم رہیں اور ''غلمدی'' یعنی غلام احمدی طریقہ سے نفرت کریں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے خود تمام فرقوں اسلام کا فیصلہ فرمایا ہوا ہے اور وہ حدیث یہ ہے: ''ان بنی اسرائیل تفرقت علٰی اثنتین وسبعین ملة وتفرق امتی علٰی ثلاث وسبعین ملة کلھم فی النار الّا ملة واحدة قالوا من ھی یا رسول اللہ قال ما انا علیه واصحابی'' (ترمذی ج۲ ص۸۹)

(ترجمہ) تحقیق بنی اسرائیل ۷۲ فرقوں پر تقسیم ہوئے اور میری امت ۷۳ فرقوں پر تقسیم ہوگی سب فرقے دوزخ میں جائیں گے۔ صرف ایک فرقہ نجات پائے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! وہ کون سا فرقہ ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جس طریقہ پر میں اور میرے اصحاب ہیں۔'' یہ رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ ہے کہ وہ ہی فرقہ نجات پائے گا جو میرے طریقہ اور صحابہ کرام کے طریقہ پر ہے۔

پس مرزا قادیانی اگر اسی طریقہ پر قائم ہوں تو حق پر ہیں مگر جب محمد رسول اللہ ﷺ کا طریقہ چھوڑ کر کذابوں مدعیان نبوت ورسالت کے طریقہ پر ثابت ہوں تو مرزا قادیانی اوران کے پیرو ہرگز ناجی نہیں۔ ملاحظہ ہو ذیل میں مرزا قادیانی کا طریقہ:

اور خدا کا خوف کر کے دل سے فیصلہ کرو اور صراط مستقیم پر رہو اور اگر کسی کے ورغلانے سے گمراہ ہوگئے ہو تو توبہ کر کے ازسرنو مسلمان ہو جاؤ۔ کیونکہ یہی طریقہ درست ہے۔

اوّل: مرزا قادیانی قرآن شریف اور حدیث نبوی اور شریعت محمدیہ سے روگرداں ہوکر اپنے خواب وخیال، کشوف والہامات کو بطور حجت پیش کرتے ہیں اور انہی پر عمل کر کے محمد رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کے مخالف جاتے ہیں اور اجماع امت کے منکر ہیں۔ چنانچہ

(ازالہ اوہام حصہ دوم ص۵۶۱، خزائن ج۳ ص۴۰۲) پر لکھا ہے کہ مجھ کو الہام ہوا ہے کہ: ’’مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔‘‘

اور نہایت دلیری سے لکھتے ہیں: ’’میرا ایمان اس بات پر ہے کہ مجھ کو وحی ہوتی ہے۔ ایسا ہی جیسا کہ قرآن، انجیل، توریت وغیرہ آسمانی کتابوں پر۔‘‘

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ کسی مجدد نے ایسا کہا ہے کہ مجھ کو وحی ہوتی ہے اور میں اپنی وحی کو قرآن شریف اور توریت وانجیل کے ہم مرتبہ سمجھتا ہوں۔ لہٰذا ہم ذیل میں مرزا قادیانی کے عقائد کا مقابلہ حضرت مجدد الف ثانی صاحب سے کر کے ثابت کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی ’’ما انا علیه واصحابی‘‘ کے طریقہ سے دور ہیں اور مجدد کے طریقہ کے برخلاف ہیں۔ لہٰذا مجدد نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ مجدد الف ثانی صاحب حیات مسیح اور اصالتاً نزول کے معتقد تھے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی پہلے معتقد تھے اور الف کا مجدد مائۃ (صدی) کے مجدد سے افضل ہوتا ہے۔ وہ ہرگز غلطی پر نہیں ہوسکتا۔ مرزا قادیانی اجماع امت کے منکر ہو کر امت سے الگ ہوئے ہیں اور کفار عرب کی طرح ایسے ہی اعتراضات کرتے ہیں کہ جیسے کفار کرتے تھے۔ مثلاً عقل اور فطرت نہیں مانتے کہ ایک مردہ سینکڑوں اور ہزاروں برسوں کے گلے سڑے ہوئے مردے قیامت کے دن زندہ ہوں اور خدا تعالیٰ پھر اٹھا سکتا ہے۔ حساب اعمال نیک وبد کا لے کر جزاء وسزا دے سکتا ہے اور جس طرح مرزائی کہتے ہیں کہ عیسیٰ کو اتار لاؤ۔ اسی طرح کفار کہتے تھے۔ ’’متی هذا الوعد ان کنتم صادقین (یٰسین:۴۸)‘‘ یعنی اگر قیامت برحق ہے تو تم ہم پر عذاب لے آؤ، اگر سچے ہو۔‘‘

’’وقالوا أاذا کنا عظاماً ورفاتاً أانا لمبعوثون خلقاً جدیداً (بنی اسرائیل:۴۹)‘‘

(ترجمہ) اور کہتے ہیں کہ کیا جب ہم مردے گل سڑ کر اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ایسی حالت میں خدا ہم کو ازسر نو پیدا کر کے اٹھا کھڑا کرے گا۔

اور ایسے ڈھکوسلے جو ان کی جہالت کے باعث تھے اعتراضات کرتے تھے، خدا تعالیٰ ان کو جواب دیتا ہے: ’’اولم یروا ان اللہ الذی خلق السموات والارض قادر علیٰ ان یخلق مثلهم وجعل لهم اجلاً لاریب فیه (بنی اسرائیل:۹۹)‘‘

(ترجمہ) کیا ان لوگوں کو اس بات پر نظر نہیں کہ اللہ جس نے آسمان اور زمین کو

پیدا کیا ہے اس بات پر بھی قادر ہے کہ ان جیسے آدمی دوبارہ پیدا کرے اور اس نے ان کے دوبارہ پیدا ہونے کے لئے ایک معیاد مقرر کر رکھی ہے۔ جس میں کسی طرح کا شک نہیں۔

یہی باتیں تھیں جنہوں نے کفار عرب وغیرہ کو دولت ایمان سے محروم رکھا اور ایسی ہی باتیں مرزائی کرتے ہیں جن کو آج اسلام اور دولت ایمان سے مرتد کر رہے ہیں اور جس طرح کفار آنحضرت ﷺ کے معراج جسمانی سے انکار کرتے تھے یہ کہ ہو نہیں سکتا ہے۔ محال ہے کہ انسانی جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر جائے اور بعد سیر واپس آئے۔

(ماہنامہ تائیدالاسلام نمبر۸، اگست ۱۹۲۶ء ص۱تا۱۵)

ایسی باتیں اور اعتراضات مسلمان کہلانے والے کر کے دولت ایمان سے محروم ہو رہے ہیں اور مرزا قادیانی کے لکھنے کے مطابق ایک کشف کہتے ہیں۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے وقت اس محال عقلی کی بناء پر بیس ہزار مسلمان مرتد ہوگئے تھے۔ مگر آنحضرت ﷺ نے اپنے معراج شریف کو کشف نہ تسلیم کیا۔ اگر حقیقت میں معراج ایک کشف ہی تھا تو کوئی اعتراض نہ تھا۔ چونکہ خواب کا معاملہ کم وبیش ہر ایک کو پیش آتا ہے اور کفار کا اعتراض صرف جسمانی معراج پر تھا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ایک کافر نے پوچھا کہ کبھی انسان آسمان پر جاسکتا ہے۔ حضرت ابوبکر نے جواب دیا کہ نہیں۔ اس کافر نے کہا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کہتا ہے کہ میں آسمان پر شب معراج میں گیا اور واپس آیا۔ یہ سنتے ہی حضرت صدیقؓ نے فرمایا کہ اگر حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے تو سچ ہے۔ سبحان اللہ! کیسے پاکیزہ خیال مسلمان تھے اور پکے......

..................(صفحہ نمبر۲ ندارد)

کی طرف سے بھی ہوتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں: ''بعض ایسے بھی ہیں کہ جن پر خوابیں اور الہام ان کے جوان کے نزدیک سچے ہوگئے ہیں۔ ان کی بنا پر وہ اپنے تئیں اماموں یا پیشواؤں یا رسولوں کے رنگ میں پیش کرتے ہیں۔'' (حقیقت الوحی ص۲، خزائن ج۲۲ ص۴)

مرزا قادیانی کی حالت اس عیار کی سی ہے کہ لوگوں کو نصیحت کرتا ہے مگر خود ایسا ہی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں انہیں لوگوں کے حق میں فرمایا ہے: ''اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسھم (البقرۃ:۴۴)'' کہ دوسروں کو تو نصیحت کرتے ہو اور اپنی جانوں کو بھلا دیتے ہو۔ مرزا قادیانی دوسروں کو تو فرماتے ہیں کہ خوابوں اور خیالوں پر مت اعتبار کرو۔ مگر خود خواب دیکھا کہ میرے لڑکا پیدا ہوگا اور فطرت انسان کے مطابق اس

کی تعریفیں بھی جو اپنے ہی خیالی پلاؤ تھے۔ ان کو وحی الٰہی یقین کر کے اشتہارات شائع کر دینے کس قدر جہل مرکب وعیاری کا ثبوت ہے۔ کیونکہ بجائے لڑکے کے لڑکی پیدا ہوئی۔ پھر دوسرا حمل ہوا تو خدا کی شان لڑکا پیدا ہوا تو اشتہار دیا جس کی نقل یہ ہے:

خوشخبری

''اے ناظرین! میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ وہ لڑکا جس کے تولد کے لئے میں نے اشتہار ۸؍اپریل ۱۸۸۶ء میں پیش گوئی کی تھی اور خداتعالیٰ سے اطلاع پاکر اپنے کھلے کھلے بیان میں لکھا تھا کہ اگر وہ حمل موجودہ میں پیدا نہ ہوا تو دوسرے حمل میں جو اس کے قریب ہے ضرور پیدا ہو جائے گا۔ آج ۱۶؍ذیقعدہ ۱۳۰۴ھ مطابق ۷؍اگست ۱۸۸۷ء میں ۱۲بجے رات کے بعد ڈیڑھ بجے کے قریب وہ مولود مسعود پیدا ہوگیا۔ **فالحمد ﷲ علیٰ ذالک!** خاکسار غلام احمد ۷؍اگست ۱۸۸۷ء۔'' (مجموعہ اشتہارات ج اوّل ص۱۲۲ طبع جدید)

افسوس! وعدہ تو کر بیٹھے مگر جب بعد میں نتیجہ ان کے برعکس ہوتا تو ایسی ایسی نامعقول باتیں لکھتے ہیں جن کے پڑھنے سے خدا پر الزام آتا ہے۔ بقول شخصے ہم تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے۔ کے مصداق ٹھہرتے۔ اس اشتہار سے صاف صاف ظاہر اور یقین ہوتا ہے کہ یہ مولود وہی لڑکا ہے جس کی پیش گوئی کی تھی۔ کیونکہ مرزا قادیانی کے یہ فقرات موجود ہیں۔ اگر وہ حمل موجودہ میں پیدا نہ ہوا تو دوسرے حمل میں جو اس کے قریب ہے ضرور پیدا ہو جائے گا اور ایسا ہوا بھی کہ لڑکی پیدا ہونے کے بعد اور رسوائی اور ذلت اٹھانے کے بعد لڑکا پیدا ہوا اور قریب کا حمل بھی تھا۔ پس شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ قریب کے حمل سے جو لڑکا پیدا ہوا وہ لڑکا مسعود نہ ہو مگر تقدیر رب میں مرزا کا جھوٹا کرنا منظور تھا۔ وہ لڑکا فوت ہوگیا جن کی نسبت جناب مرزا قادیانی نے الہامی عبارت میں لکھا اور مشتہر کیا تھا: ''وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری وباطنی سے پر کیا جائے گا...... فرزند دلبند گرامی ارجمند **مظہر الاوّل وآخر، مظہر الحق والعلی کان اللہ نزل من السماء۔** گویا خود خدا آسمان سے اتر آیا۔''

(اشتہار ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء مجموعہ اشتہارات ج اوّل ص۹۶ طبع جدید)

افسوس کہ مرزائیوں کا خدا مرزا غلام احمد، جو کہ خدا کا بیٹا اس کو الہام ہوا تھا کہ

’’انت منی وانا منک ‘‘ (تذکرہ ص ۳۴۵ طبع چہارم) کہ اے مرزا تو مجھ میں سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ وہ لڑکا فوت ہوگیا اور مرزا قادیانی پر مصیبتوں کا دروازہ کھولا گیا۔ تمام تاویلیں اور پیش گوئیاں ژاژ خائی ثابت ہوئیں اور انسانی بناوٹ مانی گئیں۔ بھلا قرآن شریف کے برخلاف جو شخص غیب دانی کا دعویٰ کرے وہ ضرور خوار ہوتا ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ وہ تاویلات باطلہ سے سادہ لوحوں کو دام تزویر میں پھانس لے۔ مرزا قادیانی ہزار جھوٹے ہوں مگر بات بنا لینے میں رستم ہند تھے اور شرم حیا کے قلعے کو مسمار کر چکے تھے۔ جھٹ کہہ دیا کہ میں نے کب کہا تھا کہ موعود لڑکا بھی ہے۔ اب ایسے راست باز کو کون کہے کہ حضرت اپنا اشتہار دیکھو جس میں صاف لکھا ہے کہ: ’’آج ۱۶/ذیقعد ۱۳۰۴ھ مطابق ۱۷/اگست ۱۸۸۷ء میں بارہ بجے رات کے بعد وہ موعود مسعود پیدا ہوگیا۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات ج اوّل ص۱۲۲ طبع جدید)

مگر جھوٹے کی زبان کوئی نہیں روک سکتا۔ اصل یہ ہے کہ جھوٹ کبھی سچ نہیں ہوسکتا۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ علم غیب خدا کا خاصہ ہے نہ کوئی غیب کی خبر نہیں جانتا۔ رسول اللہ ﷺ کو حکم ہوتا ہے: ’’**لا یعلم من فی السمٰوات والارض الغیب الا اللہ** (النمل:۶۵)‘‘ یعنی اے محمد جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ کوئی غیب نہیں جانتا مگر اللہ۔ پھر فرمایا ہے: ’’**عالم الغیب فلا یظھر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول** (الجن:۲۶،۲۷)‘‘ یعنی عالم غیب یعنی غیب کی بات جاننے والا صرف اللہ ہی ہے اور وہ غیب سے کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ مگر خاص کر جس رسول کو جس کو پسند کرے۔

مرزا قادیانی نے قرآن شریف کے برخلاف غیب دان ہونے کا دعویٰ کر کے اشتہارات شائع کر دیئے کہ میرے گھر لڑکا ہوگا اور اپنی خواہش نفسانی کے مطابق لڑکے کی صفات کو ایسی مبالغہ آمیز الفاظ میں پل باندھے کہ کفر تک نوبت پہنچ گئی۔ جیسا کہ: ’’**کان اللہ نزل من السماء**‘‘ گویا خدا زمین پر اتر آیا۔ مگر بعد وضع حمل خدا نے بجائے لڑکے کے لڑکی عنایت فرمائی اور مرزا قادیانی مفتری علی اللہ ثابت ہوگئے۔ مگر پھر لڑکا جب پیدا ہوا، پھر دوبارہ رسوا، ہوئے۔ کیونکہ وہ لڑکا ایک سال چار ماہ کے بعد فوت ہوگیا۔ مگر مرزا قادیانی کب خاموش رہنے والے تھے، کسی نے خوب کہا ہے:

حیف باشد کہ زبان مرزا در کام و ذوالفقار علی در نیام

پھر تاویلات باطلہ کے اشتہارات شائع کر دیئے۔ مگر نتیجہ اس دروغ بافی کا یہ ہوا کہ بہت لوگ مرزا سے نفور ہوگئے۔ تب مرزا قادیانی کی وہ عزت وتوقیر نہ رہی۔ ادھر مرزا قادیانی نے کہا ہم کو بیعت لینے کا اختیار دیا گیا ہے۔ پھر بیعت لینی شروع کر دی تاکہ مرید ہوکر مرزا قادیانی سے بداعتقاد نہ ہوں اور اپنے فہم کا قصور مان کر مرزا قادیانی کا ساتھ نہ چھوڑیں۔ سیرت المہدی میں لکھا ہے: ''اس کے بعد پھر عامۃ الناس میں پسر موعود کی آمد آمد کا اس شدومد سے انتظار نہیں ہوا جو اس سے قبل تھا۔ اس کے بعد یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو حضور نے خدا کے حکم کے مطابق جو اس کے قریباً دس ماہ پہلے ہو چکا تھا، سلسلہ بیعت کا اعلان فرمایا اور سب سے پہلے شروع ۱۸۸۹ء میں لدھیانہ میں بیعت لی۔ مگر اس وقت تک بھی مسلمانوں کا عام طور پر حضرت مسیح موعود کی ذات کے متعلق خیال عموماً بہت اچھا تھا اور اکثر لوگ آپ کو ایک بے نظیر خادم اسلام سمجھتے تھے۔ صرف اتنا اثر ہوا تھا کہ لوگوں میں جو پسر موعود کی پیش گوئی ایک عام رجوع ہوا تھا اس کا جوش ان دولگاتار مایوسیوں نے مدہم کر دیا تھا اور عامۃ الناس پیچھے ہٹ گئے تھے۔ ہاں کہیں کہیں عملی مخالفت کی لہر بھی پیدا ہونے لگی تھی۔ اس کے بعد آخر ۱۸۹۰ء میں حضرت مسیح موعود نے خدا سے حکم پا کر رسالہ فتح اسلام تصنیف فرمایا جو ابتداء ۱۸۹۱ء میں شائع ہوا، اس میں آپ نے حضرت مسیح ناصری کی وفات اور اپنے مسیح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔ اس پر ملک میں ایک زلزلہ عظیم آیا جو پہلے سب زلزلوں سے بڑا تھا۔ بلکہ ایک لحاظ سے پچھلے اور پہلے سب زلزلوں سے بڑا تھا۔ ملک کے ایک کونہ سے لے کر دوسرے کونے تک جوش ومخالفت کا ایک خطرناک طوفان برپا ہوا اور علماء کی طرف سے حضرت صاحب پر کفر کے فتوے لگائے گئے اور آپ کو واجب القتل قرار دیا گیا اور چاروں طرف گویا ایک آگ لگ گئی۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو اب تک بچا ہوا تھا۔ اسی زلزلہ کا شکار ہوا اور یہ سب سے پہلا شخص تھا جو کفر کا استفتاء لے کر ملک میں ادھر ادھر بھاگا۔ بعض بیعت کنندہ بھی متزلزل ہوگئے۔'' (سیرت المہدی ج اوّل ص ۱۰۷ روایت نمبر ۱۱۶ طبع قدیم)

ناظرین! اب نہایت صفائی سے ثابت ہوگیا اور بغیر تردید اور احدی روشن ہوگیا کہ مرزا قادیانی نے اپنے کافر ہونے کے سامان خود پیدا کر دیئے اور علماء اسلام کو مرزا قادیانی کی تکفیر میں مجبور کیا۔ ادھر مرزا قادیانی نے علماء کا مقابلہ کر کے سب کی تکفیر کی اور

علماء کرام کو جو مرزا قادیانی کے محسن تھے۔ ان کی مخالفت میں تمام روئے زمین کے مسلمانوں کو جنہوں نے مرزا قادیانی کو مسیح موعود نہ مانا سب کی تکفیر کی اور دلیل یہ پیش کی کہ کسی مسلمان کی تکفیر مسلمان کو کافر بنا دیتی ہے۔ چونکہ مسلمانوں نے مجھ کو کافر کہا ہے اس واسطے وہ خود کافر ہوگئے اور دہلی میں جا کر اشتہار دیا کہ میں مسلمان ہوں اور از روئے کذب وافتراء شائع کیا۔ جس کی نقل ذیل میں بمعہ جوابات درج کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں پر مرزا قادیانی کا سچ جھوٹ ظاہر ہو جاوے۔ (تقریر واجب الاعلان ۳/اکتوبر ۱۸۹۰ء، اشتہار)

''دوسرے الزامات جو میرے پر یعنی مرزا غلام احمد پر لگائے جاتے ہیں کہ یہ شخص لیلۃ القدر کا منکر ہے اور معجزات کا انکاری ہے اور معراج کا منکر اور نیز نبوت کا مدعی اور ختم نبوت سے انکاری ہے۔ یہ سارے الزامات باطل اور دروغ محض ہیں۔ ان تمام امور میں میرا وہی مذہب ہے جو دیگر اہل سنت والجماعت کا مذہب ہے اور میری کتاب توضیح المرام اور ازالہ اوہام سے جو اعتراض نکالے گئے ہیں، یہ نکتہ چینوں کی سراسر غلطی ہے۔ اب میں مفصلہ ذیل میں امور کا مسلمانوں کے سامنے صاف صاف اقرار اس خانۂ خدا یعنی جامع مسجد دہلی میں کرتا ہوں کہ میں جناب خاتم الانبیاء ﷺ کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ ایسا ہی میں ملائکہ اور معجزات اور لیلۃ القدر وغیرہ کا قائل ہوں اور یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ جو کچھ بدفہمی سے بعض کوتہ فہم لوگوں نے سمجھ لیا ہے۔ ان اوہام کے ازالہ کے لئے عنقریب ایک مستقل رسالہ تالیف کر کے شائع کر دوں گا۔ غرض میری نسبت جو بجز میرے دعویٰ وفات مسیح اور مثیل مسیح ہونے کے اور اعتراض تراشے گئے ہیں۔ وہ سب غلط اور ہیچ اور صرف غلط فہمی کی وجہ سے کئے گئے ہیں۔''

(مجموعہ اشتہارات ج اوّل ص۲۳۲ طبع جدید)

اب ہر ایک فقرہ کا نمبروار جواب دیا جاتا ہے تاکہ مسلمانوں کو معلوم ہو جاوے کہ علماء اسلام نے جو مرزا قادیانی کو دجال اور کافر لکھا ہے۔ حق پر ہیں اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جیسے رفیق، جنہوں نے مرزا قادیانی کی دوکان چلائی اور امداد کرتے رہے اور کسی ایک پیش گوئیاں جھوٹے ہونے پر بھی ساتھ نہ چھوڑا تھا۔ مرزا قادیانی کی کتاب فتح اسلام وتوضیح المرام وازالہ اوہام دیکھ کر مخالف ہوگئے اور مرزا قادیانی کی تکفیر پر کمر باندھی، حق پر تھے۔

(اوّل) مسئلہ ختم نبوت کا ہے، مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ: ’’میں جناب خاتم الانبیاء ﷺ کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔‘‘

یہ بالکل غلط ہے اور سخت دجل ہے، ایک طرف تو ختم نبوت کے قائل ہیں اور دوسری طرف نبوت و رسالت اور محمد ﷺ سے افضل ہونے کا بھی دعویٰ کرتے ہیں بلکہ نہایت گستاخی سے حضور علیہ السلام کو معزول کرتے ہیں۔

۱...... الہام مرزا قادیانی: جو ان کو بغیر کسی استثنا کے رسول بنایا ہے: ’’قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ علیکم جمیعاً (ای مرسل من اللہ) ‘‘یعنی اے مرزا تو لوگوں کو کہہ دے کہ میں اللہ کا رسول ہو کر تمہاری طرف آیا ہوں۔‘‘

(اشتہار معیار الاخیار، مجموعہ اشتہارات ج دوم ص۳۹۰ طبع جدید)

۲...... دوسرا الہام: ’’انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنہ الیٰ فرعون رسولا ‘‘ خدا نے فرمایا ہے اے لوگوں ہم نے تمہاری طرف رسول بھیجا جس طرح فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۱۰۱، خزائن ج۲۲ ص۱۰۵)

۳...... تیسرا الہام: ’’یٰسین انک لمن المرسلین علیٰ صراط المستقیم‘‘ یعنی اے سردار تو خدا کا مرسل ہے، راہ راست پر۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۱۰۷، خزائن ج۲۲ ص۱۱۰)

۴...... چوتھا الہام: ’’قل انما انا بشراً مثلکم یوحی الیّ انما الٰھکم والھاً واحدا ‘‘ کہوا ے کہ میں تمہاری طرح انسان ہون میری طرف وحی ہوتی ہے کہ تمہارا خدا ایک ہے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۸۲، خزائن ج۲۲ ص۸۵)

۵...... پانچواں الہام: ’’وما ارسلناک الّا رحمۃ اللعالمین ‘‘ہم نے تجھے دنیا میں رحمت کرنے کے واسطے بھیجا ہے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۸۲، خزائن ج۲۲ ص۸۵)

۶...... چھٹا الہام: ’’ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ‘‘ خدا وہ خدا ہے جس نے اپنا رسول اور اپنا فرستادہ اپنی ہدایت اور اپنے سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اس دین کو یعنی قادیانی دین کو تمام دینوں پر غالب کرے۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۷۱، خزائن ج۲۲ ص۷۴)

ناظرین! یہ تو عربی الہام ہے۔

اب ہم مرزا قادیانی کے اقوال بھی نقل کرتے ہیں جن میں وہ نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں۔
اوّل قول مرزا قادیانی: ’’میں خدا کے فضل سے نبی ورسول ہوں۔‘‘
(اخبار بدر ج۷ نمبر۹ ص۲ مؤرخہ ۵/مارچ ۱۹۰۸ء، ملفوظات ج پنجم ص۴۴۷ طبع جدید)

دوم قول مرزا قادیانی: ’’اب خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو کشتی نوح قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔‘‘
(اربعین نمبر۴ ص۶، خزائن ج۱۷ ص۴۳۵)

جب مدار نجات اب مرزا قادیانی کی وحی اور بیعت پر ہے تو نعوذ باللہ! قرآن منسوخ اور محمد ﷺ معزول اور مرزا خاتم النّبیین، لاحول ولاقوۃ!

سوم قول مرزا: ’’جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر ونہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب شریعت ہوگیا۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔‘‘ (اربعین نمبر۴ ص۶، خزائن ج۱۷ ص۴۳۵)

یہاں مرزا قادیانی کا دعویٰ صاحب شریعت نبی ہونے کا ہے۔

چہارم قول مرزا: ’’الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے، جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔‘‘ (انجام آتھم ص۶۲، خزائن ج۱۱ ص۶۲)

پنجم قول مرزا قادیانی: ’’خدا وہی ہے کہ جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز غلام احمد کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔‘‘ (اربعین نمبر۳ ص۳۶، خزائن ج۱۷ ص۴۲۶)

ششم قول مرزا قادیانی: ’’سچا خدا وہی ہے کہ جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔‘‘ (دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ ص۲۳۱)

ہفتم قول مرزا قادیانی: ’’جب کہ مجھ کو اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توراۃ اور انجیل اور قرآن کریم پر۔‘‘ (اربعین نمبر۴ ص۲۲، خزائن ج۱۷ ص۴۵۴)

ہشتم قول مرزا قادیانی: ’’میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں...... جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں۔ اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔‘‘
(حقیقت الوحی ص۲۱۱، خزائن ج۲۲ ص۲۲۰)

یہ ہیں الہام اور اقوال جو مرزا قادیانی کو صاحب کتاب وشریعت بناتے ہیں۔غور کرو کہ کس قدر خطرناک یہ دجل ہے کہ باوجود اس قدر الہامات اور اقوال کی موجودگی کے پھر لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے کہ میں ختم نبوت کا قائل ہوں۔ ایسے لوگوں کی بابت رسول اللہ نے دجال کا حکم دیا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں نے لکھ دی ہے۔ یہ تو کوئی مسلمان نہیں مان سکتا ہے کہ مرزا نے بسبب جہالت کے لکھا ہے کہ: ’’میں ختم نبوت کو جو نہ مانے کافر اور اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔‘‘ بلکہ بھاری دھوکہ دیتا ہے۔ایک طرف دعویٰ رسالت ونبوت کا کرتا ہے اور دوسری طرف سے ختم نبوت کے منکر کو کافر کہتا ہے۔اس متضاد اور متعارض الہامات اور اقوال سے جماعت کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور دو نبی بھی پیدا ہوگئے۔ ایک مولوی عبداللطیف ساکن گناچور اور ایک موضع معراج کے ضلع سیالکوٹ میں میاں نبی بخش۔ پس یہ غلط ہے کہ مرزا قادیانی خود نبی ورسول بھی تھا اور ختم نبوت کا بھی قائل تھا۔ کیونکہ مدعی نبوت کے لازمی امر ہے کہ وہ پہلے ختم نبوت کا منکر ہو اور بعد میں دعویٰ رسالت ونبوت کرے۔ پس مرزا قادیانی چونکہ مدعی نبوت ورسالت ہے۔ اس لئے ختم نبوت کا منکر ہے اور بقول اپنے بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور مفتیان اسلام حق پر ہیں جو اس کی اور اس کے مریدوں کی تکفیر کرتے ہیں۔

دوم: مرزا قادیانی لیلۃ القدر کا بھی منکر ہے۔ چنانچہ ازالہ اوہام میں لکھتا ہے کہ: ’’لیلۃ القدر اس ظلمانی زمانہ کا نام ہے۔‘‘ (فتح اسلام ص۵۴، خزائن ج۳ ص۳۲)

جواب: یہ بھی قرآن شریف کے برخلاف ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: ’’لیلة القدر خير من الف شهر‘‘ یعنی لیلۃ القدر ہزار رات سے بہتر ہے۔

سوم: یہ ہے کہ میں معراج کو بھی مانتا ہوں۔

جواب: بالکل جھوٹ ہے۔ (ازالہ اوہام حاشیہ ص۴۷، خزائن ج۳ ص۱۲۶) پر لکھا کہ: ’’سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا۔‘‘ یعنی جسمانی معراج نہ ہوا تھا۔ کیونکہ ان کا عقیدہ تھا خدا تعالیٰ ایک انسان کو بمعہ جسم آسمان پر نہیں لے جاسکتا۔ مگر دوسری جگہ لکھتا ہے: ’’جو کچھ ہمارے رسول ﷺ لائے اس پر ہمارا ایمان ہے۔ اگرچہ ہم اس کی حقیقت کو نہ بھی جانتے ہوں۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ترجمہ التبلیغ ۱۸۹۳ء)

ناظرین! حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول پر جو اعتراضات کئے یہ رسول اللہ کی

پیروی ہے یا مخالفت؟ یہ ایسا اجماعی عقیدہ تھا کہ خود براہین احمدیہ میں لکھ چکے تھے۔ یہ ایک ایسی دلیل تھی جس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ رہنا اور پھر اصالتاً نزول ثابت ہے اور یہ تحریر مرزا قادیانی کے واسطے ہمیشہ برہان قاطع کا کام دیتی رہے گی۔ جتنی مدت وہ جیتے رہے بہت اناپ شناپ جواب دیتے رہے اور ان کے بعد ان کے مرید دیتے ہیں۔ مگر کوئی صحیح جواب نہیں بن پڑتا۔ ’’ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ‘‘

ترجمہ مرزا قادیانی: یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لاویں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع افاق واقطار میں پھیل جائے گا۔‘‘

(براہین احمدیہ ج چہارم ص ۴۹۸، ۴۹۹، خزائن ج۱ ص۵۹۳ بقیہ حاشیہ درحاشیہ نمبر۳)

مگر تعجب ہے کہ جب ان کو اپنا مسیح ہونے کا خیال ہوا تو بقول بلی کو چھیچھڑوں کے خواب۔ آپ کو الہام ہوا کہ مسیح رسول اللہ فوت ہو گیا ہے اور وعدہ کے موافق اس کے رنگ میں ہو کر تو آیا ہے تو آپ کا فرض تھا کہ اس شیطانی الہام کو جو آسمانی کتابوں اور احادیث نبوی اور تعامل صحابہ کرام واولیائے عظام اور اجماع امت کو دیکھتے، جس پر آپ کے بھی بزرگ خاندان تھے۔ بلکہ خود بھی تحریر کر چکے تھے تو رد کرتے۔ مگر مرزا قادیانی بجائے شیطانی الہام کے رد کرنے کے اس پر ایمان لائے اور تمام روئے زمین کے مسلمانوں کے الگ مسلک اختیار کیا اور وفات مسیح کے خود معتقد ہوئے اور مریدوں کو بنایا بلکہ اس قدر دلیری کی کہ جو وفات مسیح کا قائل نہ ہو اور مرزا قادیانی جھوٹے مسیح موعود کی بیعت نہ کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس واسطے ہم کہہ سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی کے کھانے کے دانت اور تھے اور دکھانے کے اور تھے۔

یہ جو اشتہار میں لکھا ہے کہ: ’’میں مسلمان ہوں اور مسلمانوں جیسے عقائد رکھتا ہوں بالکل غلط ہے۔ کیونکہ اوّل انہوں نے قرآن شریف کی مخالفت کی اور مسیح علیہ السلام کو صلیب پر چڑھایا۔ حالانکہ قرآن شریف فرمارہا ہے: ’’وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم (النساء:۱۵۷)‘‘ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ تو قتل کئے گئے اور نہ صلیب دیئے گئے۔ لیکن شبیہ بنائی گئی۔ ان کے لئے یعنی یہود واسطے اور یہ جو جواب دیا جاتا ہے کہ جان نہ نکلی تھی بالکل غلط اور لغو ہے۔ بوجوہات ذیل:

اوّل: جان کا نہ نکلنا یہود پر حجت نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ جان نہ نکلی تھی تو زندہ رہا۔ مگر جب صوبیدار نے اور بلاطوس نے امتحان کر کے اور ایک سپاہی نے پسلی چیر کر بھالے یعنی نیزہ سے دیکھ لیا اور سب دیکھنے والوں نے یقین کرلیا کہ مسیح مر چکا ہے۔ اسی واسطے اس کی ٹانگیں نہ توڑیں اور دفن کر دیا تو اب ۱۹ سو برس کے بعد اپنے مسیح موعود ہونے کے واسطے یہ کہنا کہ جان نہ نکلی تھی غلط اور مغالطہ ہے۔ چاروں انجیلوں میں لکھا ہے کہ جو مصلوب ہوا تھا اس کی جان نکل گئی تھی۔

دوم: مرزا قادیانی نے خود (توضیح المرام ص۴، خزائن ج۳ ص۵۲،۵۳) میں لکھا ہے کہ: ''حضرت مسیح نے خود فیصلہ نزول کا کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جیسا ایلیاہ کا دوبارہ آنا یحییٰ یعنی زکریا کے بیٹے کا تھا۔ جیسا کہ انجیل میں ہے۔ ایسا ہی مسیح کا آنا ہوگا۔''

مگر اسی انجیل کی بابت خود (ضرورت الامام ص۱۴، خزائن ج۱۳ ص۴۸۵) پر لکھ چکے ہیں: ''کیونکہ یہ انجیلیں حضرت مسیح کی انجیلیں نہیں ہیں اور نہ ان کے تصدیق شدہ ہیں...... لہٰذا کہہ سکتے ہیں کہ ان خیالات میں لکھنے والوں سے غلطی ہوئی۔''

اب یہ تو ہو نہیں سکتا کہ ایک کتاب کا جو حصہ مرزا قادیانی کے مطلب کا ہو، صحیح ہو اور جو حصہ ان کے مفید مطلب نہ ہو وہ غیر معتبر ومحرف ومبدل اور غلط ہو۔ بروزی نزول کے واسطے انجیل معتبر اور قابل پیروی اور اصالتاً نزول کے واسطے وہی انجیل غیر معتبر۔ مرزا قادیانی کا حافظہ عجیب قسم کا تھا کہ حافظہ نباشد۔ کا مضمون صادق آتا ہے۔ انجیل برناباس کی نسبت آپ نے لکھا ہے: ''پس اس فاضل انگریزی کی اس تحریر سے جو ہمارے پاس موجود ہے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہمیشہ یہ کتاب پوپوں کے کتب خانوں میں چاروں انجیلوں میں شامل کر کے عزت کے ساتھ رکھی جاتی تھی۔'' مفصل دیکھو (سرمہ چشم آریہ حاشیہ ص۲۴۰، خزائن ج۲ ص۲۸۸) جو کہ طوالت کے باعث قلم انداز کیا گیا ہے۔

اب مطلع صاف ہے کہ انجیل برناباس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جانا اور واپس آنا جو انجیل برناباس میں لکھا ہے وہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ انجیل برناباس میں جو لکھا ہے اور قرآن مجید نے اس کی تصدیق کی ہے اور مفسرین نے اس انجیل کے مطابق تفسیر کی ہے اور صحابہ کرام، اولیائے عظام کا ۱۳ سو برس سے اجماع چلا آتا ہے، ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ اس کو مانے۔ کیونکہ اس کا ایمان ہے کہ میں اللہ پر اور ملائکہ پر اور آسمانی کتابوں پر اور رسولوں پر اور

قیامت وغیرہ امور پر ایمان رکھتا ہوں۔ پس آسمانی کتاب انجیل میں ایک امر پہلے بیان ہوا ہے اور پھر قرآن شریف نے اس کی تصدیق کی ہے اور صحابہ کرام نے اس کی تصدیق کی ہے اور اجماع اسی پر چلا آتا ہے۔ مومن کوئی کہلا کر تو ہرگز انکار نہیں کر سکتا۔ ہاں ایمان چھوڑ کر اور دائرہ اسلام سے خارج ہو کر جو چاہے کرے۔

مرزا قادیانی جو آج ہم کو کہتے ہیں، نزول سے مراد بروزی نزول ہے۔ صرف اپنی رائے سے نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ قرآن شریف کی تفسیر بالرائے کرنی کفر ہے۔ پس طریقہ انصاف اور ایمان داری یہ ہے جس طرح ہم نے آسمانی کتاب انجیل کی عبارات نقل کر کے ثابت کیا ہے۔ مرزائی صاحبان بروزی نزول ثابت کریں۔

مختصر آیات انجیل برنباس درباره رفع ونزول یسوع علیہ السلام: (انجیل برنباس فصل ۱۱۲ آیت ۱۳) ''پس اے برنباس تو معلوم کر اسی وجہ سے مجھ پر اپنی حفاظت کرنا لازمی ہے اور عنقریب میرا ایک شاگرد مجھے تیس سکوں کے ٹکڑوں کے بالعوض بیچ ڈالے گا۔''

(آیت ۱۴) ''اور اس بناء پر مجھ کو اس بات کا یقین ہے کہ جو شخص مجھ کو بیچے گا وہ میرے ہی نام سے قتل کیا جائے گا۔''

(۱۵) ''اس لئے کہ اللہ مجھ کو زمین سے اوپر اٹھائے گا اور بیوفا کی صورت بدل دے گا یہاں تک کہ اس کو ہر ایک ہی خیال کرے گا کہ میں ہی ہوں۔''

(۱۶) ''مگر جب مقدس محمدؐ رسول آئے گا وہ اس بدنامی کے دھبہ کو مجھ سے دور کرے گا۔ جیسا کہ قرآن میں اس انجیل کی تصدیق موعود ہے: ''**وما قتلوه یقیناً بل رفعه الله الیه**'' (اور یقیناً وہ قتل نہیں ہوا بلکہ اللہ نے اس کو اپنی طرف اٹھالیا) سے ظاہر ہے کوئی مرزائی اسی طرح انجیل وقرآن سے دکھادے کہ بروزی نزول ہوگا۔ اس انجیل کے فقرات سے تین امور ثابت ہوئے۔

پہلا امر: یہ کہ ایک شاگرد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پکڑائے گا، اس ارادہ سے کہ وہ صلیب دیئے جائیں۔

دوسرا امر: یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے جائیں گے اور وہ شاگردان کے عوض پکڑا جائے گا اور صلیب دیا جائے گا۔

تیسرا امر: ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اب تک زندہ ہیں اور وہ دنیا کے خاتمہ تک زندہ رہیں گے۔ بعد نزول فوت ہوں گے۔ جیسا کہ جمہور مسلمانان اہل سنت کا مذہب ہے۔

دوسری طرف قرآن شریف نے اس کی تصدیق بھی کردی ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ ''وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم (النساء:۱۵۷)'' کہ حضرت عیسیٰ جیسا کہ یہود کا زعم یعنی گمان کرتے ہیں عیسیٰ نہ تو قتل کیا گیا اور نہ سولی دیا گیا۔ لیکن اور شخص پر ان کی شبہ ڈالی گئی۔ یعنی جیسا کہ حضرت مسیح نے فرمایا تھا کہ بیوفا کی صورت بدل دی جاوے گی۔ صلیب کے واقعات مشبہ کے ساتھ ہوئے اور حضرت مسیح آسمان پر اٹھائے گئے اور یہود کی دست درازیوں اور ظلم وستم سے محفوظ کئے گئے۔ ''واذ کففت بنی اسرائیل عنک (المائدۃ:۱۱۰)'' سے روشن ہے۔ چنانچہ مفسرین نے لکھا ہے دیکھو ذیل کی عبارات فتح البیان میں ہے:

''اخرج سعید بن منصور والنسائی وابن ابی حاتم وابن مردویہ عن ابن عباسؓ قال لما اراداللہ ان یرفع عیسٰی الی السماء خرج الی اصحابہ وفی البیت اثنا عشر رجلاً من الحوارین فخرج علیھم من عین فی البیت ورأسہ یقطر ماء فقال ان منکم من یکفر لی اثنی عشر مرۃً بعد ان اٰمن بی ثم قال ایکم یلقی علیہ شبھی فیقتل مکانی فیکون معی فی درجتی فقام شاب من احدثھم منا فقال لہ اجلس ثم اعاد علیھم ثم قام الشاب فقال اجلس ثم اعاد علیھم فقام الشاب فقال انا فقال انت ذاک فالقی علیہ شبہ عیسٰی ورفع عیسٰی من روزنۃ فی البیت الی السماء قال وجاء الطلب من یھود فاخذ والشبہ فقتلوہ ثم صلبوہ فکفر بہ بعضھم اثنیٰ عشر مرۃ بعد ان اٰمن بہ وافترقوا ثلاث فرق فقالت طائفۃ کان اللہ فینا ماشاء ثم صعد الی السماء فھؤلاء الیعقوبیۃ وقالت فرقۃ کان فینا ابن اللہ ما شاء ثم رفعہ اللہ الیہ وھؤلاء النسطوریۃ وقالت فرقۃ کان فینا عبداللہ ورسولہ وھؤلاء المسلمون فتظاھرت الکافرتان علی المسلمۃ فقتلوھا فلم یزل الاسلام طامساً حتی بعث اللہ محمداً ﷺ فانزل اللہ علیہ فاٰمنت''

(ماہنامہ تائید الاسلام نمبر۹، ستمبر ۱۹۲۶ء ص ۱ تا ۱۴)

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

معیار صداقت قادیانی
مرزا قادیانی کی زبانی

جناب بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱...... مرزا قادیانی (انجام آتھم حاشیہ ص۳۱، خزائن ج۱۱ص۳۱) میں لکھتے ہیں: ’’میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے۔ اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائے گی اور اگر میں سچا ہوں تو خدا تعالیٰ ضرور اس کو بھی ایسا ہی پوری کردے گا۔‘‘

مرزا قادیانی نے لکھا تھا کہ: ’’پیش گوئی داماد احمد بیگ تقدیر مبرم ہے اس کی انتظار کرو۔‘‘ چنانچہ انتظار کی گئی اور مرزا قادیانی فوت ہوگئے اور خدا تعالیٰ نے اپنے فعل سے جس میں کسی انسانی طاقت کا ہاتھ نہیں ہوسکتا۔ ثابت کردیا کہ مرزا قادیانی اپنے دعاوی میں سچے نہ تھے۔ مرزا قادیانی کا اپنا اقرار ہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی موت داماد احمد بیگ کی پوری نہ ہوگی اور میری موت آجائے گی۔ چونکہ مرزا قادیانی کی موت آگئی اور وہ پیش گوئی پوری نہ ہوئی تو مرزا قادیانی جھوٹے ثابت ہوئے۔ پس جو لوگ مرزا قادیانی کو جھوٹا سمجھتے ہیں وہ حق پر ہیں۔

۲...... دوسرا معیار صداقت مقرر کردہ مرزا قادیانی (ازالہ اوہام حصہ دوم ص۵۵۳، خزائن ج۳ ص۳۹۸) پر درج ہے۔ اصل عبارت مرزا قادیانی کی یہ ہے: ’’بعض کہتے ہیں کہ ہم قبول بھی کرلیں کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہوگیا ہے تو اس بات کا ثبوت کیا ہے کہ تم ہی ہو جو اس کے قائم مقام بھیجے گئے ہو۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہر ایک انسان اپنے اپنے کاموں سے شناخت کیا جاتا ہے۔ ہر چند عوام کی نظر میں یہ دقیق اور غامض بات ہے۔ لیکن زیرک لوگ اس کو خوب جانتے ہیں کہ ایسے مامور من اللہ کی صداقت کا اس سے بڑھ کر اور کوئی ثبوت ممکن نہیں کہ جس خدمت کے لئے اس کا دعویٰ ہے کہ اس کے بجا لانے کے لئے میں بھیجا گیا ہوں۔ اگر وہ اس خدمت کو ایسی طرز پسندیدہ اور طریق برگزیدہ سے ادا کردیوے جو دوسرے اس کے شریک نہ ہوسکیں تو یقیناً سمجھا جائے گا کہ وہ اپنے دعویٰ میں سچا تھا۔ کیونکہ ہر ایک چیز اپنی علت غائی سے شناخت کی جاتی ہے۔‘‘

اسی مضمون کو مرزا قادیانی نے بسط کے ساتھ (اخبار بدر مؤرخہ ۱۹/جولائی ۱۹۰۶ء مکتوبات ج اوّل ص ۴۹۸ مکتوب نمبر۲۹ طبع جدید) میں لکھا ہے وہو ہذا!

’’طالب حق کے لئے میں یہ بات پیش کرتا ہوں کہ میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوا ہوں یہ ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلا دوں اور آنحضرت ﷺ کی جلالت اور شان دنیا پر ظاہر کر دوں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آوے تو میں جھوٹا ہوں۔ پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے۔ وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی معہود کو کرنا چاہئے تھا تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔ والسلام غلام احمد۔‘‘

مسیح موعود کے فرائض منصبی

بھی مرزا قادیانی نے خود ہی بیان کر دیئے تھے:

اوّل: مرزا قادیانی خود قبول کرتے ہیں کہ مسیح کے ہاتھ سے اسلام تمام دنیا میں پھیل جائے گا۔ ان کی اصل عبارت ان کی الہامی کتاب براہین احمدیہ سے نقل کی جاتی ہے۔ وہو ہذا!

’’جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لاویں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔‘‘

(براہین حصہ۴ ص ۴۹۹، خزائن ج۱ ص ۵۹۳ حاشیہ در حاشیہ نمبر۳)

دوم: مرزا قادیانی اپنی کتاب (شہادت القرآن ص ۱۷، خزائن ج ۶ ص ۳۱۲) پر لکھتے ہیں: ’’ایسے زمانہ میں (یعنی مسیح موعود کے زمانہ میں) صور پھونک کر تمام قوموں کو دین اسلام پر جمع کیا جائے گا۔‘‘

پھر (اشتہار گورنمنٹ توجہ کے لائق مندرجہ شہادت القرآن ص د/۴، خزائن ج ۶ ص ۳۸۱) پر لکھتے ہیں: ’’ہاں مسیح آ گیا...... اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ زمین پر نہ رام چندر پوجا جائے گا نہ کرشن اور نہ عیسیٰ علیہ السلام۔‘‘

سوم: مرزا قادیانی اپنی کتاب (ایام الصلح ص۱۳۶، خزائن ج۱۴ ص۳۸۱) میں لکھتے ہیں: ’’اس پر اتفاق ہوگیا ہے کہ مسیح کے نزول کے وقت اسلام دنیا پر پھیل جاوے گا اور ملل باطلہ ہلاک ہوجائیں گی اور راست بازی ترقی کرے گی۔‘‘

اب فیصلہ آسان ہے کہ مرزا قادیانی سچے مسیح موعود تھے یا واقعات ان کو جھوٹا ان کے اپنے اقوال سے ثابت کررہے ہیں۔

پہلا امر یہ تھا کہ مرزا قادیانی کے ہاتھ سے دین اسلام تمام دنیا میں پھیل جاتا۔ مگر جب سے مرزا قادیانی تشریف لائے، الٹا اسلام مغلوب ہوا۔ کیا بحیثیت دنیاوی اور کیا بحیثیت دینی۔ ذیل کے واقعات کو دیکھو اور عقل خداداد سے فتویٰ لو کہ اندر سے کیا آواز آتی ہے۔ باتیں بنانا اور کذب بیانی سے اپنے دام تزویر میں لانا تو ہر ایک کاذب مدعی ترقی کرتا چلا آیا ہے اور چونکہ دنیا سادہ لوحوں سے کبھی خالی نہیں رہتی، سب کے مرید بھی ہوتے آئے۔

ایک کاذب بہبودزنگی مدعی کے حالات دیکھو کہ پانچ کروڑ پانچ لاکھ اس کے مرید ہوگئے تھے۔ (تذکرۃ المذاہب) مریدوں کی کثرت کو دلیل صداقت اگر کوئی تسلیم کرے تو بہبودزنگی سب سے بڑا سچا مدعی تھا کہ ایسے وقت میں جب کہ نہ ریل تھی، نہ تار تھی، نہ دوسرے وسائل تبلیغ تھے۔ تب اس قدر مرید ہوئے جس کے مقابل مرزا قادیانی کی کامیابی کی کچھ حقیقت نہیں۔ وہ سات برس تک حکومت سے جنگ کرتا رہا تھا۔ مگر چونکہ اس سے وہ علت غائی پوری نہ ہوئی جس کا مدعی تھا۔ یعنی مہدی کے کام اس سے نہ ہوئے، اس لئے وہ جھوٹا سمجھا گیا۔ اب مرزا قادیانی سے بھی جب مہدی ومسیح کے کام نہ ہوئے تو جھوٹے ثابت ہوئے۔ کیونکہ ان کے وقت اور ان کے مرنے کے بعد بھی اسلام مغلوب ہوا۔ دیکھو ذیل کے واقعات:

۱...... صوبہ تھریس ومقدونیہ میں ہی ڈھائی لاکھ مسلمانوں کو بلغاریوں نے طرح طرح کے جانفرسا عذاب دے کر ہلاک کیا۔ (اخبار زمیندار ۸ر ستمبر ۱۹۱۳ء)

۲...... سلطان مراکو کا ملک فرانس کے زیر حکومت ہوگیا۔

۳...... طرابلس میں اٹلی والوں کے ظلم، عربوں پر قابل بیان نہیں جن کے سننے سے بدن پر لرزہ آتا ہے۔

۴...... ایران میں روس کے مظالم قابل ماتم ہیں۔

۵...... پطرس، مولک، حصار متر اعثمانی وغیرہ کے باشندوں نے مسلمانوں کو عیسائی مذہب قبول کرنے پر مجبور کیا گیا۔ (رسالہ حمایت اسلام لاہور بابت ماہ فروری ۱۹۱۳ء بحوالہ اخبار وکیل امرتسر)

۶...... بلغاریوں نے ولایت سالونیکا کی نصف آبادی کو جس کی تعداد پچپن ہزار کے قریب تھی سب کو تہ تیغ کیا صرف ان کو چھوڑا جنہوں نے عیسائی مذہب قبول کیا۔

(رسالہ انجمن حمایت اسلام فروری ۱۹۱۳ء)

۷...... جنگ عظیم یورپ میں وہ تمام اسلامی ممالک جن میں اہل اسلام کی حکومت تھی اور توحید کا جھنڈا لہراتا تھا تثلیث کا لہرانے لگا۔ حتیٰ کہ مقامات مقدسہ مکہ ومدینہ بصرہ بغداد وغیرہ وغیرہ بھی مسلمانوں کے قبضہ سے نکل کر صلیب پرستوں کے ماتحت ہوگئے۔

اب سوچو کہ مرزا قادیانی نے جو معیار اپنی صداقت کی مقرر کی تھی کہ: ’’اگر میں اسلام دنیا پر نہ پھیلا دوں اور میرے ہاتھ سے اسلام کا غلبہ نہ ہو، اور مرجاؤں تو سب گواہ رہیں کہ جھوٹا ہوں۔‘‘ (مکتوبات ج اوّل ص ۴۹۸ مکتوب نمبر۲۹ طبع جدید)

اپنے معیار صداقت کے رو سے جھوٹے ہیں یا کوئی کسر باقی ہے؟

اگر کہا جاوے کہ دنیاوی ترقی نہیں دینی ترقی مراد ہے تو اس کے جواب میں مرزا قادیانی کے مریدوں کی تحریریں پیش کرتا ہوں۔ (ریویو آف ریلیجنز قادیان بابت ماہ جون ۱۹۲۵ء) میں لکھا ہے۔ ذیل میں ہم عیسائیوں کی ۱۹۲۳ء کی رپورٹ سے اعداد وشمار نقل کرتے ہیں جن سے بخوبی پتہ لگ سکتا ہے کہ عیسائی کس قدر زور کے ساتھ ہندوستانیوں کو عیسائی بنانے کا کام کر رہے ہیں اور انہیں کس قدر کامیابی ہوچکی ہے۔

’’۲۱۸۷ مبلغ ۱۶۷ سوسائیٹیاں۔ ۳۴۰ مرکز، ۲۱ درسگاہیں، جہاں مبلغ تیار ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ ۱۰۷۷۹ عیسائی پادری کام کر رہے ہیں۔ ۲۷۰۴۴ عیسائی استاد ہیں ۱۵۸۲۰ سنڈے سکول۔ ۱۷۰ صنعتی سکول جن کے ذریعہ طالب العلموں میں عیسائیت کی تبلیغ کی جاتی ہے۔ ان سکولوں میں ۴۸۰۴۴ استاد ہیں اور تقریباً ۶۲۱۳۶ ۵۰۰ کالج میں اور ہائی سکولوں میں اور تقریباً چھپن لاکھ سکولوں میں۔ اس تمام تبلیغ کا نتیجہ یہ ہے کہ ۱۹۲۳ء تک ہزاروں کی تعداد میں ہندوستانی لوگ عیسائی بن چکے ہیں۔ ۲۷۲۹۲۴ گرجا کے باقاعدہ ممبر ہیں۔ جن سے ۱۸۵۳۰۷۶ روپیہ سالانہ چندہ عیسائیت کے لئے وصول ہوتا ہے۔ ممالک غیر سے جو کروڑوں روپیہ آتا ہے، اس کے علاوہ ہے۔‘‘

اب روز روشن کی طرح ثابت ہوا کہ قادیان کے علماء کو بھی اقرار ہے۔ ۱۹۲۳ء تک عیسائیوں کی ترقی روز افزوں رہی۔ حالانکہ مرزا قادیانی مسیح موعود آئے اور چلے بھی گئے اور تمام دنیا کو دھوکہ دیتے رہے۔ عیسیٰ پرستی اور دجال میرے ہاتھ سے ہلاک نہ ہو...... تو یقین کرو کہ میں جھوٹا ہوں۔ چاہے کروڑ نشان بھی میری صداقت کے واسطے ظہور میں آئیں۔ اب جو واقعات نے بتا دیا کہ مرزا قادیانی کے ہاتھ سے عیسائیت کا کچھ نہیں بگڑا بلکہ روز افزوں ترقی ہے تو مرزا قادیانی کا جھوٹا ہونا ان کے اپنے اقراروں اور تحریروں سے ثابت ہے اور زمانہ بآواز بلند پکار پکار کر کہہ رہا ہے:

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا　　نامرادی سے ہوا آپ کا آنا جانا

ہاں! جھوٹ بول کر بلا دلیل جو چاہیں اپنے آپ کو بڑے بڑے خطاب ولقب دے لیں اور کسی نے سچ کہا ہے:

مسیح باش وز اعجاز لافہا میزن　　میان دعویٰ وحجت ہزار فرسنگ است

دعویٰ بلا دلیل تو ہر ایک کر سکتا ہے۔ کیا عیسیٰ پرستی کا ستون ٹوٹا؟ کیا رام چندر اور کرشن کی پوجا مرزا قادیانی نے موقوف کرادی؟ جیسا کہ ان کا وعدہ تھا۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ مرزا قادیانی اسلام سے خارج ہو کر خود کرشن جی کے اوتار بنے۔

(لیکچر سیالکوٹ ص۳۳، خزائن ج۲۰ ص۲۸۸)

ایک اور ہم عصر عیسائیوں کی ترقی کا حال لکھ کر افسوس کر رہا ہے۔ ذیل میں اس کی نقل کی جاتی ہے۔

۱۹۲۱ء کی مردم شماری کے مطابق ان کی آبادی ۳ لاکھ ۳۲ ہزار ہے ۱۸۸۱ء میں آسام میں صرف سات ہزار عیسائی تھے۔ اب ایک لاکھ ۳۲ ہزار ہیں۔ صرف اضلاع لاہور، سیالکوٹ، گورداسپور، لائل پور میں دو لاکھ کے قریب عیسائی ہیں۔ کل ہندوستان میں دیسی عیسائیوں کی آبادی ۶۰ لاکھ کے قریب بتائی جاتی ہے۔

(ص۵ ماہوار رسالہ شمس الاسلام سرگودھا بابت ماہ فروری ۱۹۲۶ء)

دجال عیسائی جو کہ مرزا قادیانی کے ہاتھ سے نابود ہونے تھے بجائے ہلاک ہونے کے ترقی کر رہے ہیں تو ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی سچے مسیح نہ تھے۔ کیونکہ ان کے ہاتھ سے دجال قتل نہ ہوا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ انگریز قوم کو جو دجال کہا جاتا ہے بالکل غلط ہے۔ عیسیٰ

اور دجال کی رعیت ناپاک جھوٹ ہے وہ تو خود حاکم عادل ہے۔

مرزائیوں کا احمدی مبلغ سری نگر کشمیر اپنی کتاب المسیح الموعود فرنٹ صفحہ (حاشیہ ص۵۱) پر قبول کرتا ہے کہ: ’’صرف ہندوستان میں چھ لاکھ کے قریب نصاریٰ ہوچکے ہیں جو پہلے کلمہ طیبہ **لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ** پڑھتے تھے۔‘‘ اگر یہ سچ ہے تو مرزا قادیانی کس مرض کی دوا تھے۔ انہوں نے آ کر کیا بنایا۔ عیسائیت کا کیا بگاڑا، اور کسر صلیب کیا کی؟ شرم وافسوس! یہ تو الٹا کسر اسلام کیا۔

ترقی معکوس

تیسرا امر یہ تھا کہ اسلام کے سواء سب باطل مذاہب ہلاک اور نابود ہو جائیں گے۔ باطل مذاہب اس قدر ترقی پر ہوئے کہ کسی زمانہ میں نہ ہوئے تھے۔ خاص کر عیسائیوں اور آریوں کا اس قدر زور ہوا کہ لاکھوں کی تعداد میں آریوں نے مسلمانوں کو مرتد کے آریہ بنا لیا۔ حالانکہ مرزا قادیانی نے سچے مسیح کی علامت یہ خود ہی بتائی تھی کہ اس کے وقت باطل مذہب ہلاک ہوجائیں گے اور راست بازی ترقی کرے گی۔ نہ رام چندر کرشن پوجا جائے گا، نہ مسیح علیہ السلام۔ تمام دنیا میں اسلام ہی اسلام پھیل جاوے گا۔ مگر ہوا لٹ کہ باطل مذہبوں کو ترقی ہورہی ہے اور اسلام دن بدن کمزور اور مغلوب ہورہا ہے۔ حالانکہ خلاصۂ موجودات محمد رسول اللہ ﷺ قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ مسیح کے وقت کسر صلیب ہوگا اور اسلام غالب ہوگا۔ پس اظہر من الشمس ہے کہ مرزا قادیانی ہرگز سچے مسیح موعود نہ تھے۔ کیونکہ جو مسیح موعود کے کام حضرت مخبر صادق ﷺ نے حدیثوں میں فرمائے تھے، وہ ان سے نہ ہوئے اور نہ ان کے بعد ہوئے۔ کوئی ایمان سے خدا کو حاضر وناظر سمجھ کر بتاوے کہ مرزا قادیانی کے ہاتھ سے کیا اسلام کی ترقی ہوئی۔ کس قدر غیر مسلم قومیں یعنی آریہ، یہودی اور عیسائی اسلام میں داخل ہوئے اور مرزا قادیانی کے ہاتھ سے مسلمانوں کی تعداد بڑھی اور کفار کی تعداد میں کمی ہوئی۔ بلکہ مرزا قادیانی نے امت محمدیہ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور تمام فرقہ ہائے اسلامیہ کو اپنے انکار کے باعث کافر قرار دے کر اسلام کی تعداد کو گھٹایا۔ صرف ان کو مسلمان رکھا جنہوں نے آپ کی بیعت کی:

تو برائے وصل کردن آمدی نے برائے فصل کردن آمدی

کے مصداق ہوئے بلکہ ان کی نیرنگی تحریرات نے ان کی اپنی جماعت کے ٹکڑے کردیئے۔ قادیانی جماعت تو مرزا قادیانی کو نبی مانتی ہے اور لاہوری جماعت مرزا قادیانی کی نبوت سے انکار کرتی ہے اور کئی ایک نے آپ کے مریدوں سے خود نبی وامام مہدی بن کر اپنی اپنی الگ دوکانیں کھول لیں اور بیعت لینی شروع کردی۔ کیا کوئی ایسا نبی بھی گزرا ہے جس کی نصف امت اس کی نبوت کا انکار کرتی ہو۔

بتایئے! مرزا قادیانی نے آ کر کیا بنایا۔ دجال جس قوم کو کہتے ہیں اس کی تعداد میں کیا کمی ہوئی۔ کس قدر کافروں کو مسلمان بنایا۔ اس کا جواب واقعات سے دینا چاہئے۔ بلاثبوت ودلیل تو ایک ہیجڑا بھی رستم واسفندیار اپنے آپ کو فرض کرسکتا ہے۔ مگر یہاں تو مرزا قادیانی خود فرماگئے کہ اگر مجھ سے مسیح ومہدی کے کام نہ ہوں تو میں جھوٹا ہوں۔ پس اب مرزا قادیانی مر بھی گئے اور بقول ان کے دجال زندہ اور نہایت کامیابی سے اپنا کام کر رہا ہے اور تمام باطل مذاہب بھی ترقی کر رہے ہیں تو ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی ہرگز ہرگز وہ مسیح نہ تھے جس کے آنے سے اسلام غالب ہوگا اور کفر مغلوب ہوگا۔ اگر کوئی بدبخت مرزا قادیانی کو ان واقعات کے ہوتے ہوئے بھی سچا مسیح موعود مانے اور ان کی بیعت کرے تو وہ حضرت مخبر صادق ﷺ کی تکذیب کرنے والا ہوگا۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ اگر کسی مخبر کی خبر غلط نکلے تو وہ مخبر سچا نہیں سمجھا جاسکتا اور اگر مرزا قادیانی سچے مسیح ہوتے تو ان کے وقت اسلام غالب ہوتا اور چونکہ اسلام مغلوب ہوا اور صلیب غالب آئی اس واسطے یا تو (نعوذ باللہ) مخبر صادق سچا نہیں یا مدعی سچا نہیں۔

پس کسی مسلمان کا ایمان ہرگز اجازت نہیں دیتا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو جھٹلاوے اور مرزا قادیانی کو سچا مانے۔ مدعی اور مخبر میں اختلاف ہے۔ اگر مخبر کی بیان کردہ علامات مدعی میں نہیں ہیں تو وہ ضرور جھوٹا ہے۔

پس خدا کا خوف کریں اور حضرت خاتم النّبیین ﷺ کی تکذیب نہ کریں۔ کیونکہ یہ مسلمانوں کا کام نہیں اور ایسا فعل اسلام سے خارج کردیتا ہے۔ والسلام!

وماعلینا الا البلاغ!

خاکسار پیر بخش سیکرٹری انجمن ہذا

(ماہنامہ تائید اسلام نمبر۳، مارچ ۱۹۲۶ء ص۱تا۸)

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

روشن علی قادیانی

کے

لیکچر کا جواب

جناب بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم!

برادران اسلام! ہمارے مہربان ماسٹر غلام حیدر خان صاحب گورنمنٹ پنشنر نے ایک مضمون بھیجا ہے کہ اس کا جواب ضروری دینا چاہئے۔ یہ مضمون وہ ہے جو روشن علی قادیانی نے سالانہ جلسہ قادیاں میں ۱۵؍مارچ ۱۹۱۹ء کو پڑھا تھا۔ اس مضمون میں لائق لیکچرار نے مرزا قادیانی کو نبی ورسول ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اور سورہ عنکبوت کی چند آیات جو کہ قیامت کے امتحان کے بارہ میں ہیں۔ بے محل اپنے مضمون میں شامل کر کے یہ ظاہر کرنا چاہا ہے کہ رسول کا زمانہ ہی قیامت کا زمانہ ہے۔ چونکہ یہ ایک عظیم الشان دھوکہ ہے۔ اس واسطے اس کا جواب دینا ضروری ہے۔ اوّل تو اس مضمون میں اصولی غلطیاں ہیں۔

پہلی اصولی غلطی

یہ ہے کہ جب تک پہلے امکان آنے کسی نبی ورسول کا بعد خاتم النّبیین ﷺ کے ثابت نہ ہولے اس پر بحث کرنا کہ مرزا قادیانی کے زمانہ میں بیماریاں اور زلزلے اور جنگ وغیرہ مصائب زمانہ پر آئے۔ یہ ان کی صداقت کی دلیل ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ جب ایک امر کا امکان ہی ناممکن ہو، اس کا وقوع کیونکر ہوسکتا ہے۔ سب سے پہلے روشن علی قادیانی کو یہ ثابت کرنا چاہئے تھا کہ بعد حضرت خاتم النّبیین کے کسی نبی ورسول کا آنا ہوسکتا ہے۔ جب تک یہ ثابت نہ ہو تب تک کوئی سچا نبی ورسول نہیں مانا جاسکتا اور ہر ایک نبی ورسول اپنے بعد آنے والے نبی کی بشارت دیتا آیا ہے اور اسی طرح نبیوں اور رسولوں کا ظہور بھی ہوتا آیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کی خبر دی اور تورات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت پیش گوئی کی کہ میرے بعد ایک نبی آئے گا اور کنواری بچہ جنے گی۔ چنانچہ وہ نبی حضرت عیسیٰ آئے جو کنواری کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پہلے ہی خبر دی کہ میرے بعد ایک نبی آئے گا، جس کا نام احمد ہوگا۔ جیسا کہ انجیل میں پیشین گوئی فرمائی اور حضرت خلاصہ موجودات محمد مصطفیٰ ﷺ تشریف لائے۔ پس اس سنت اللہ تعالیٰ کے مطابق قرآن مجید میں پیشین گوئی ہونی چاہئے تھی کہ اے محمد ﷺ ہم تیرے بعد بھی کوئی نبی دنیا میں مبعوث کریں گے۔ یا رسول اللہ ﷺ دوسرے نبیوں کی طرح اپنے بعد

آنے والے نبی کی خبر دیتے۔ مگر رسول اللہ ﷺ نے بجائے پیشین گوئی کرنے اور خوشخبری دینے کے بہت زور سے اور نہایت سختی سے اپنی امت کو ڈرایا اور اطلاع دی کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آنے کا خبردار! تم کو کوئی دھوکہ نہ دے اور حضور علیہ السلام نے مفصلہ ذیل حدیثوں میں فرمایا کہ میرے بعد کوئی سچا نبی نہ ہوگا اور دوسری طرف یہ اطلاع دے دی کہ امتی نبی میرے بعد تیس یا ستر یا اس سے بھی زیادہ ہوں گے۔ بلکہ ان مدعیان کاذب میں چار عورتیں بھی ہوں گی کہ نبوت کا دعویٰ کریں گی۔ مگر چونکہ میں آخرالنّبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اس واسطے وہ جھوٹے ہوں گے اور دجال ہوں گے اور ان سے پرہیز کرنا اور دور رہنا۔

پہلی حدیث یہ ہے: ’’**سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النّبیین لا نبی بعدی**‘‘ (ترجمہ) میری امت میں تیس جھوٹے ہوں گے ہر ایک اپنے آپ کو اللہ کا نبی گمان کرے گا۔ حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اور یہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن مجید کی آیات مندرجہ ذیل کے مطابق تفسیراً وتشریحاً فرمایا:

۱...... ’’**ما کان محمد ابا احد من رجالکم رلکن رسول اللہ وخاتم النّبیین وکان اللہ بکل شئ علیماً**‘‘ (احزاب:۴۰)

(ترجمہ) محمد رسول اللہ ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں اور اللہ ہر ایک چیز کے جاننے والا ہے۔

اس نص قرآنی نے فیصلہ کر دیا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اس واسطے صاحب ولد نہیں تاکہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہو اور نبیوں کا ختم ہونا آپ کی ذات ستودہ صفات پر ختم ہو۔ کیونکہ اگر حضور علیہ السلام کا کوئی بیٹا ہوتا تو وہ بعد حضور ﷺ کے آپ کی مسند نبوت پر متمکن ہوتا۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ نے آپ کو کوئی ایسا بیٹا نہ دیا جو کہ بعد آپ کے زندہ رہتا اور نبی ہوتا اور چونکہ آپ آخری نبی تھے۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’**وکان اللہ بکل شئ علیما**‘‘ (احزاب:۴۰) یعنی اللہ تعالیٰ تمام چیزوں کے جاننے والا ہے۔ اس فقرہ میں صاف مدعیان نبوت کی طرف اشارہ فرما دیا کہ ہم جانتے ہیں کہ بعد محمد ﷺ کے مدعیان نبوت ہوں گے مگر وہ سچے نہ ہوں گے۔ کیونکہ محمد ﷺ آخرالنّبیین وخاتم النّبیین ہیں۔

دوسری آیت:’’انا نحن نزلنا الذکر وانا لہٗ لحافظون‘‘ (الحجر:۹)

یعنی ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔

یہ آیت خاتم النّبیین پر قطعی نص ہے، کیونکہ حفاظت اللہ تعالیٰ اس ذکر یعنی قرآن کی کرتا ہے جس سے ثابت ہے کہ تا قیامت یہی کتاب ہدایت خلق کے واسطے کافی ہے اور چونکہ یہی ایک کتاب کارآمد ہے۔ اس لئے اس کی حفاظت کا ذمہ خدا تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا۔ اگر کوئی وحی بعد محمد ﷺ کے آنی ہوتی تو پھر یہ نہ فرمایا جاتا کہ ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ بلکہ یہ ہوتا کہ ہم قرآن کے بعد اور وحی نازل کریں گے۔

تیسری آیت:’’الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی‘‘ (المائدہ:۳)

یعنی آج کے دن میں نے تمہارا دین تمہارے لئے کامل کر دیا اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کر دیا۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ دین اسلام کامل ہے۔ اگر محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی آوے تو دین کامل نہیں رہ سکتا، کیونکہ دوسرا نبی آ کر کچھ زیادتی ہی کرے گا۔ جب زیادتی کرے گا تو دین محمدیؐ کامل نہ رہا۔ پھر وہ دین کامل ہوگا جو محمد ﷺ کے بعد آیا اور یہ باطل ہے۔

چوتھی آیت: جس نے فیصلہ کر دیا ہے کہ محمد ﷺ کی وحی اور وہ وحی جو محمدؐ سے پہلے نازل ہوئی، اسی پر ایمان لانے سے انسان نجات پا سکتا ہے۔

’’والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرۃ ھم یوقنون. اولئک علیٰ ھدی من ربھم واولئک ھم المفلحون‘‘ (بقرہ:۴)

(ترجمہ) اور اے (پیغمبر جو کتاب) تم پر اتری اور جو تم سے پہلے اتریں ان سب پر ایمان لاتے اور وہ آخرت پر بھی یقین لاتے ہیں۔ وہی لوگ اپنے پروردگار کے سیدھے راستہ پر ہیں اور یہی آخرت میں من مانی مرادیں پائیں گے۔

اس آیت سے ثابت ہے کہ محمدؐ کی وحی اور وہ وحی جو اس سے پہلے نازل ہوئی اسی پر ایمان لانا ذریعہ نجات ہے۔ یہ کہیں نہیں لکھا کہ محمدؐ کے بعد بھی وحی آوے گی اس کو ماننے والے نجات پائیں گے۔ قرآن شریف ’’الحمد‘‘ سے ’’والناس‘‘ تک دیکھ جاؤ کہیں نہ

پاؤ گے کہ جہاں لکھا ہو کہ بعد محمدؐ وحی بھیجی جائے گی۔ سب جگہ من قبلک لکھا پاؤ گے۔ ہم اس مرزائی کو پچاس روپے انعام دیں گے جو قرآن میں من بعدک دکھلا دے۔ سب جگہ من قبلک لکھا ہے۔

''یا ایھاالذین آمنوا آمنوا باﷲ ورسولہ والکتاب الذی نزّل علٰی رسولہ والکتاب الذی انزل من قبل'' (النساء:۱۳۶)

(ترجمہ) مسلمانو اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے رسول (محمدؐ) پر اتاری ہے اور ان کتابوں پر جو قرآن سے پہلے دوسرے پیغمبروں پر اتاریں۔

''ولقد استھزئ برسل من قبلک'' (انعام:۱۰)

یعنی اے پیغمبر تم سے پہلے پیغمبروں پر ہنسی اڑائی جا چکی ہے۔

غرض کہ سب جگہ من قبلک آیا ہے۔ من بعدک ایک جگہ بھی نہیں آیا۔ پھر دیکھو:

''ولقد کذبت رسل من قبلک'' (انعام:۳۴)

یعنی تم سے پہلے رسولوں کو جھٹلایا۔ ان نصوص قرآنی سے ثابت ہے کہ محمدؐ کے بعد کوئی نبی و رسول نہ آئے گا اور نہ کوئی وحی بعد محمدؐ کے نازل ہوگی۔

پہلی حدیث: ''عن ابی ھریرۃ عن النبی ﷺ قال کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لانبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون'' روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا ﷺ سے کہ کہا: تھے بنی اسرائیل کہ ادب سکھاتے تھے ان کو انبیاء جب کہ مرتے ایک نبی جانشین ہوتے ان کے بعد اور نبی اور تحقیق بات یہ ہے کہ نہیں آنے والا بعد میرے کوئی نبی اور ہوں گے بعد میرے خلیفے یعنی امیر، حدیث طویل ہے۔ نقل کی یہ حدیث بخاری و مسلم نے۔ (مظاہر حق ج۴ ص۳۱۳)

اس حدیث سے بھی ذیل کے امور روز روشن کی طرح ثابت ہیں۔

۱...... خاتم النّبیین کے صحیح معنی آخر النّبیین ہیں۔ کیونکہ خاتم النّبیین کے لفظ کو حضور علیہ السلام نے خود استعمال فرما کر اس کے صاف صاف معنی لانبی بعدی فرمائے۔ اب کسی شخص کا منصب نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی معانی کو قبول نہ کر کے اپنے مطلب کے معنی کرے۔

۲...... اس بات کی بھی تردید حضورﷺ نے خود فرمادی کہ غیرتشریعی نبی جو پہلے بنی اسرائیل میں آیا کرتے تھے۔ میری امت میں نہ آیا کریں گے، چونکہ میرے بعد کوئی جدید نبی نہیں آئے گا۔ اس واسطے میری امت کو ادب سکھانے والے خلیفے ہوں گے۔ چنانچہ رسول اللہﷺ کی وفات شریف کے ساتھ ہی خلیفہ اوّل حضرت ابابکر صدیقؓ خلیفہ رسول مقبولﷺ مشہور ہوئے اور انہوں نے اپنے آپ کو نبی نہ کہلایا اور نہ کسی فرد نے امت میں سے ان کو غیرتشریعی نبی کا لقب دیا۔

اور نہ حضرت خلیفہ اوّل نے اپنے آپ کو غیرتشریعی نبی کا نام دیا جانا پسند فرمایا، حالانکہ اس وقت بنی اسرائیل موجود تھے اور یہ بھی جانتے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد تو پے در پے غیرتشریعی نبی آتے رہے اور جو شخص پہلا خلیفہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تھا وہ نبی کہلایا یعنی حضرت یوشاع حضرت موسیٰ کی وفات کے ساتھ ہی جانشین ہوا اور نبی کہلایا۔ اگر خدانخواستہ اس میں حضرت محمد رسول اللہﷺ کی ہتک ہوتی کہ موسیٰ کے پیرو نبی ہوں اور محمد رسول اللہ کے پیرو نبی نہ ہوں تو اس وقت سب صحابہ کرام و والیان امت جو کہ نور نبوت سے منور تھے۔ ضرور حضرت ابوبکر صدیق کو نبی کا لقب دیتے۔ مگر چونکہ کسی نے یہ حجت پیش نہ کی اور حضور علیہ السلام کے فرمان لا نبی بعدی پر عمل فرما کر خلیفہ اوّل کو نبی کا لقب نہ دیا اور ۱۳سو برس سے اسی پر عمل چلا آیا اور مدعی نبوت کافر سمجھا گیا تو اب کیا وجہ ہے کہ مرزا قادیانی کو سچا نبی مانا جاسکے۔

۳...... جو فرض غیرتشریعی نبی کا تھا وہ فرض جب علمائے امت محمدیؐ کرتے آئے اور کسی نے امتی ہونے کی حد سے قدم باہر نہ رکھا اور نہ نبی کہلایا تو اب مرزا قادیانی کس طرح نبی کہلا سکتے ہیں۔ کیونکہ رسولﷺ نے ساتھ ہی فرمادیا کہ میری امت کے امیر غیرتشریعی نبی کا کام کریں گے۔ جس سے معلوم ہوا کہ غیرتشریعی نبی کی ضرورت نہیں اور جو مدعی ہو وہ کاذب ہے۔

۴...... اگر غیرتشریعی نبی کوئی بعد محمدﷺ کے آنا ہوتا تو مسیلمہ کذاب جو غیرتشریعی نبوت کا مدعی تھا کیوں کاذب قرار دیا گیا اور رسول اللہﷺ نے اس پر قتال کا کیوں حکم دیا۔ حالانکہ وہ بھی یہی کہتا تھا کہ میں ہارون کی مانند نبی ہوں اور ظاہر ہے کہ ہارون غیرتشریعی نبی تھا جب رسول اللہ نے مسیلمہ کی نبوت غیرتشریعی کو جائز نہ رکھا تو مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کو کس طرح جائز قرار دیا جاسکتا ہے۔

دوسری حدیث: ’’عن سعد ابن ابی وقاص قال قال رسول اللہ ﷺ لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسٰی الّا انہ لا نبی بعدی‘‘ متفق علیہ
(ترجمہ) روایت سعد بن ابی وقاص سے کہا فرمایا رسول خدا ﷺ نے واسطے علیؓ کے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے۔ موسیٰ سے مگر فرق یہ ہے کہ نہیں ہے نبی بعد میرے۔ نقل کی بخاری ومسلم نے۔ (مظاہر الحق ج۴ص۶۵۱)

اس حدیث سے بھی روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ (حضرت ہارون) غیرتشریعی نبیؑ تھے اور جب حضرت علیؓ کو غیرتشریعی نبی کہلانے کی اجازت نہ دی تو اب جو شخص غیرتشریعی نبی ہونے کا دعویٰ کرے کاذب ہے۔

تیسری حدیث: یہ ہے: ’’فی امتی کذابون دجالون سبعۃ وعشرون منھم اربعۃ النسوۃ وانّی خاتم النّبیین لانبی بعدی. رواہ احمد وطبرانی والضیاء الدین عن حذیفۃ‘‘ احمد اور طبرانی اور ضیاء الدین نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ میری امت میں ۲۷ کذاب ودجال ہوں گے جس میں چار عورتیں ہوں گی۔ حالانکہ میں خاتم النّبیین ہوں اور بعد میرے کوئی نبی نہیں۔
(کنز العمال ج۷ص۱۷)

اس حدیث سے بھی ثابت ہے کہ خاتم النّبیین کے معنی لا نبی بعدی کے ہیں اور کسی قسم کا نبی بعد خاتم النّبیین کے نہیں آ سکتا۔

چوتھی حدیث: ’’کنت اوّل النّبیین فی الخلق وآخرھم فی البعث‘‘ یعنی پیدائش میں سب نبیوں سے پہلے ہوں اور بعثت میں سب سے آخر ہوں۔

اس حدیث سے بھی خاتم النّبیین کے معنی آخر النّبیین یعنی لا نبی بعدی کے ہیں۔
(النبوۃ فی الاسلام ص۶)

حدیث نمبر۵: ’’عن جبیر بن مطعم قال سمعت النبی ﷺ یقول ان لی اسماءً انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علٰی قدمی وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی. متفق علیہ‘‘ (ترجمہ) روایت ہے جبیر بیٹے مطعم سے کہ سنا میں نے

آنحضرت ﷺ سے فرماتے کہ تحقیق میرے لئے نام ہیں یعنی بہت سے اور مشہور ایک نام میرا محمدؐ ہے اور دوسرا احمدؐ ہے اور میرا نام ماحی ہے، یعنی مٹانے والا کفر کا اور میرا نام حاشر ہے کہ اٹھائے جائیں گے لوگ میرے قدم پر اور میرا نام عاقب ہے اور عاقب وہ ہے کہ نہ ہووے پیچھے اس کے کوئی نبی نقل کی یہ بخاری ومسلم نے۔ (مظاہر الحق ج۴ص۵۱۴)

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ حضور علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ کیونکہ اگر کوئی نبی بعد محمد رسول اللہ ﷺ کے مبعوث ہوگا تو پھر وہ عاقب یعنی خاتم النّبیین ہوگا۔ کیونکہ عاقب سب کے بعد آنے والے کو کہتے ہیں اور یہ فضیلت سب نبیوں سے بڑھ کر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو ملی تھی۔ کیونکہ آپ کے سواء کسی نبی کو خاتم النّبیین نہیں فرمایا گیا۔ اگر محمدؐ رسول اللہ کے بعد کوئی نبی آوے تو پھر عاقب حضرت محمدؐ رسول اللہ نہیں رہتے۔ جو جدید نبی بعد میں آئے گا۔ وہ عاقب ہوگا۔ اس فاسد عقیدہ سے تو حضرت خاتم النّبیین نہیں رہتے اور نہ آپ کو کوئی فضیلت ہوئی۔ پھر فضیلتیں اسی کو ہوں گی جو بعد میں آیا اور یہ باطل ہے کہ کوئی مسلمان ہوکر کسی دوسرے کو آنحضرت ﷺ پر فضیلت دے۔

اس جگہ اکثر اعتراض کیا جاتا ہے اور یہ اعتراض وہی ہے جس کا جواب سلف صالحین دے چکے ہیں۔ یعنی اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اگر آویں گے تو پھر وہ عاقب ہوں گے اور خاتم النّبیین کی مہر توڑیں گے۔ اس کا جواب ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں دیتے۔ بلکہ حضرت ابن عباس جو مرزائیوں کے مسلم صحابی ہیں۔ جس پر آپ بہت خوش ہیں کہ انہوں نے متوفیک کے معنی ممیتک کے کئے ہیں۔ انہیں ابن عباس کا جواب لکھتے ہیں تاکہ کسی مرزائی کو انکار کا موقع نہ رہے۔

’’ختم اللہ به النبوة فلا نبوة بعده ای ولا معه (تفسیر خازن ج۳ص۴۸۶) قال ابن عباس یرید لولم اختم به النبی فجعلت به انبیاء یکون بعده نبیاً وعنه قال ان اللہ لما حکم لا نبی بعده لم یعط ولداً ذکراً یصیر رجلاً وکان اللہ بکل شئ علیماً ای دخل فی علمه انه لا نبی بعده ان قلت قد صحح ان عیسیٰ علیہ السلام ینزل فی آخرالزمان بعده وهو نبی قلت ان عیسیٰ علیہ السلام ممن نبی قبله وحین ینزل فی آخرالزمان ینزل عاملاً شریعت محمد ﷺ ومصلیاً

الی قبلة لما انه بعض امته ’’(ترجمہ) ختم کردی اللہ تعالیٰ نے آپ کے وجود گرامی پر نبوت اور کسی قسم کی نبوت آپ کے بعد نہیں ہوگی۔ چونکہ لا نبوۃ میں لا نفی جنس کا حرف ہے۔ اس لئے کسی قسم کا نبی محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد نہیں آ سکتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ اگر میں آپ کے وجود گرامی پر سلسلہ انبیاء پر ختم نہ کرتا تو آپ کے لئے کوئی بیٹا عطاء کرتا جو آپ کے بعد نبی ہوتا اور آپ ہی سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب حکم دے دیا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا تو آپ کو نرینہ اولاد نہ دی جو زندہ رہتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حکم میں یہ بات پہلے ہی سے تھی کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اگر کوئی اعتراض کرے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو اخیر زمانہ میں نازل ہوگا تو وہ نبی ہوگا تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ پہلے نبی مبعوث ہو چکا ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ بعد میں خاتم النّبیین ہوئے اس لئے ان کا دوبارہ آنا خاتم النّبیین کے منافی نہیں اور وہ بھی بعد نزول شریعت محمدیؐ پر عمل کریں گے اور بیت اللہ ہی ان کا قبلہ ہوگا۔

برادران اسلام! حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ کسی قسم کا نبی بعد محمدؐ رسول اللہ ﷺ کے پیدا نہ ہوگا اور اس بات کا ہی فیصلہ کر دیا کہ آنے والا مسیح بھی وہی نبی ناصری ہے نہ کہ کوئی ان کا مثیل و بروز اور اس بات کا بھی فیصلہ کر دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے سے حضرت خاتم النّبیین کے عاقب ہونے میں اور آخر النّبیین ہونے میں کچھ ہرج نہیں واقعہ ہوتا۔ کیونکہ وہ کسی جدید نبوت پر حکم نہ دیں گے بلکہ شریعت محمدیؐ جو آخری شریعت آخری نبی محمد رسول اللہ ﷺ کی ہے اور کل دنیا کے واسطے ہے۔ اس پر عمل کریں گے اور بیت اللہ ہی ان کا قبلہ ہوگا۔ اس بات کا بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ متوفیک کے معنی جو ممیتک کے معنی کئے تھے۔ اس کا یہی مطلب تھا کہ بعد نزول فوت ہوں گے۔ اگر ان کا مطلب ممیتک سے طبعی موت قبل از نزول ہوتا تو اس جگہ اصالتاً نزول عیسیٰ علیہ السلام قبول کر کے اعتراض کا جواب یہ نہ دیتے کہ عیسیٰ علیہ السلام پہلے نبی ہو چکے تھے۔ حضرت ابن عباس نے اولاد محمد ﷺ کا بھی فیصلہ کر دیا کہ جسمانی اولاد مراد ہے اور جسمانی اولاد اس واسطے خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ کو عطاء نہ فرمائی کہ سلسلہ نبوت حضور علیہ السلام کی ذات پر ختم ہو جاوے۔ کیونکہ اگر بیٹا حضور کا زندہ رہتا تو وہ بھی نبی ہوتا جو کہ خاتم النّبیین کے برخلاف تھا۔

اورحضرت ابن عباسؓ کا یہ فرمانا حدیث کے مطابق ہے۔یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگرحضرت ابراہیم میرا بیٹا زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔اس واسطے خدا نے اس کو زندہ نہ رکھا تا کہ سلسلہ نبوت مجھ پر ختم ہو۔ جب از روئے قرآن شریف اور صحیح احادیث جو کہ بخاری ومسلم کو حدیثیں ہیں ثابت ہے کہ بعد حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے کوئی سچا نبی نہ ہوگا تو پھر یہ کہنا کہ مرزا قادیانی کی تصدیق ہے بالکل غلط ہے۔کیونکہ کسی امر کا امکان ہی ثابت نہیں اور دوسری طرف تاریخ بتا رہی ہے کہ ہر ایک زمانہ میں زلزلے آتے رہے۔ جنگ ہوتے رہے وبائیں پڑتی رہیں اور جھوٹے مدعیان نبوت ورسالت ومہدویت ومسیحیت ہی ہوتے آئے تو مرزا قادیانی کی نبوت اور رسالت انہیں طریق اور دلائل سے ثابت کرنی جس طریق اور دلائل سے پہلے کاذب مدعیان کرتے آئے ہیں، ایک غلط راستہ ہے اور صراط مستقیم کے بالکل برعکس ہے۔ پہلے کسی نبی کا بعد محمد رسول اللہ ﷺ کے مبعوث ہونا ثابت کرو اور جس طرح ہم نے پہلے قرآن پھر حدیث اور اجماع امت سے ثابت کیا ہے کہ بعد محمد رسول اللہ ﷺ کے کوئی نبی نہیں آسکتا۔آپ بھی قرآن اور حدیث اور اقوال سلف صالحین سے پہلے امکان ثابت کریں، جب امکان ثابت ہو جائے گا، پھر دیکھا جائے گا کہ کون شخص نبی ہونے کا مستحق ہے۔ جب امکان ہی ثابت نہیں تو نبی کیسا اور اس کا زمانہ کیسا اور امتحان کیسا اور کامیابی کے دلائل کیسے سب کے سب فضول ہیں۔ پس پہلے امکان کسی نبی کا بعد خاتم النّبیین کے ثابت کرنا چاہئے بعد میں مرزا قادیانی کو نبی ورسول بنانا چاہئے۔

۲...... دوسری اصولی غلطی یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے دعاوی کی بنیاد ان کے اپنے کشوف والہامات پر ہے اور اس پر اجماع امت ہے کہ جو وحی والہام قرآن شریف واحادیث کے برخلاف ہو وہ ہرگز خداتعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوسکتا۔ جب تک مرزا قادیانی کے الہامات وکشوف خداتعالیٰ کی طرف سے ثابت نہ ہوں۔ قابل تسلیم نہیں ہیں اور یہ مسلمہ اصول ہے کہ پہلے الہامات اور کشوف کو قرآن اور احادیث کے موافق دیکھنا چاہئے۔ اگر موافق ہوں اور کسی نص شرعی کے برخلاف نہ ہوں تو عمل کرنا چاہئے۔ ورنہ **لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم** پڑھ کر رد کرنا چاہئے اور یہ ایسا مسلمہ ہے اور متفقہ اجماعی اصول ہے کہ مرزا قادیانی بھی اس کے ساتھ متفق ہیں۔

چنانچہ لکھتے ہیں: ’’وھا اننی لا اصدق الھاماً من الھاماتی الا بعد ان اعرضہ علی الکتاب اللہ واعلم انہ کل ما یخالف القرآن فھو کذب والحاد وزندقۃ فکیف ادعی النبوۃ وانا من المسلمین ‘‘(ترجمہ) دیکھو میں اپنے الہاموں میں سے کسی الہام کی تصدیق نہیں کرتا مگر بعد اس کے کہ اس کو کتاب اللہ پر پیش کروں اور میں جانتا ہوں کہ ہر وہ چیز جو مخالف ہے قرآن کے وہ کذب اور الحاد اور زندقہ ہے۔ پھر میں کس طرح نبوت کا دعویٰ کروں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔‘‘

(حمامۃ البشریٰ ص۹۷، خزائن ج۷ ص۲۹۷ والنبوۃ فی الاسلام ص۳۸)

یہ ایسا مسلمہ اصول ہے کہ مرزا قادیانی بھی اس اصول کے ساتھ متفق ہیں۔ پس پہلے مرزا قادیانی کے الہامات کو قرآن پر پیش کرو۔ اگر قرآن کے موافق ہوں تو کسی کو انکار کی گنجائش نہیں اور اگر قرآن کے برخلاف ہوں تو پھر ان کے کذب والحاد ہونے میں بقول مرزا قادیانی کچھ شک نہیں۔ پس پہلا فرض ہر ایک مسلمان کا ہے کہ مرزا قادیانی کے الہامات تو دیکھئے اگر وہ قرآن کے موافق ہیں تو مانے ورنہ کذب والحاد سمجھ کر مرزا قادیانی سے الگ ہو جاوے۔

ذیل میں ہم صرف چند الہامات لکھتے جو کہ صریح قرآن شریف کے برخلاف ہیں۔

۱...... ’’انت منی بمنزلۃ ولدی ‘‘یعنی اے مرزا......تو ہمارے بیٹے کے جا بجا ہے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۸۶، خزائن ج۲۲ ص۸۹)

۲...... ’’انت منی بمنزلۃ اولادی ‘‘یعنی اے مرزا تو ہماری اولاد کے جا بجا ہے۔‘‘

(تتمہ حقیقت الوحی ص۱۴۳، خزائن ج۲۲ ص۵۸۱)

۳...... الہام: ’’انت منی وانا منک ‘‘یعنی اے مرزا تو ہمارے میں سے ہے اور میں تیرے سے ہوں۔‘‘ (تذکرہ ص۳۴۵ طبع چہارم)

۴...... ’’انت من ماء نا وھم من فشل ‘‘یعنی اے مرزا تو ہمارے پانی (نطفہ) سے ہے اور وہ لوگ خشکی سے۔‘‘ (اربعین نمبر۳ ص۳۴، خزائن ج۱۷ ص۴۲۳)

۵...... ’’ان ما امرک اذا اردت شیئاً ان تقول لہ کن فیکون ‘‘یعنی اے مرزا اب تیرا مرتبہ یہ ہے کہ تو جس چیز کا ارادہ کرے پس صرف کہہ دے ہو جا وہ چیز ہو جائے گی۔‘‘ (تذکرہ ص۴۳۴ طبع چہارم)

یہ پانچ الہام مشت نمونہ ازخروارے لکھتے ہیں۔ ان الہاموں کو قرآن پر پیش کریں تو صریح قرآن شریف کے برخلاف ہیں۔ ہر ایک مسلمان جانتا ہے کہ خداتعالیٰ بیٹے اور اولاد سے پاک ہے اور خون اور جسم اور پانی سے مبرّا ہے اور قرآن مجید کی آیت: ’’**قل هو الله احد الله الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفواً احدا**‘‘ (اخلاص:۱تا۴) کے برخلاف ہیں مگر مرزاقادیانی مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور کذب بیانی سے کام لے کر لکھتے ہیں کہ: ’’میں اپنے الہاموں کو قرآن شریف پر پیش کرتا ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ قرآن کے برخلاف جو الہام ہو وہ کذب اور الحاد ہے۔‘‘ (حمامۃ البشریٰ ص۹۷، خزائن ج۷ ص۲۹۷)

حالانکہ صریح قرآن شریف کے برخلاف ہے۔ ’’**الذی لم یتخذ ولداً ولم یکن له شریک فی الملک**‘‘ (بنی اسرائیل:۱۱۱) یعنی اللہ وہ ہے جو کسی کو بیٹا نہیں بناتا اور نہ کوئی اس کا شریک ہے ملک میں۔

یہ تحریر مرزاقادیانی کی دو حال سے خالی نہیں یا تو انہوں نے عمداً جھوٹ بولا ہے کہ میں اپنے الہاموں کو قرآن پر پیش کرتا ہوں اور یا ان کو قرآن مجید کا علم نہیں۔ مگر یہ سورۃ ایسی عام ہے کہ عالم وجاہل مسلمان پانچ وقت ہر روز نماز میں پڑتا ہے اور جانتا ہے کہ خداتعالیٰ اولاد اور بال بچہ سے پاک ہے۔ پس اظہر من الشّمس ثابت ہے کہ مرزاقادیانی نے بالکل جھوٹ لکھ دیا ہے کہ میں اپنے الہاموں کو قرآن پر پرکھتا ہوں۔ کس قدر غضب ہے کہ الہام قرآن شریف کے برخلاف ہوتے ہیں۔ اب ایسے شخص کا کیا اعتبار رہے کہ دوسرے دعاوی میں کیونکر سچ بولتا ہے۔ جب امان اٹھ جاوے اور ایک الہام بھی شیطانی ثابت ہو جاوے تو اس مدعی کے دوسرے الہام بھی قابل اعتبار نہیں رہتے۔ پس حافظ روشن علی کو چاہئے کہ پہلے مرزاقادیانی کے الہاموں کو قرآن شریف کے موافق ثابت کرے پھر ان کو نبی ورسول بنانے کی کوشش کرے، جھوٹا آدمی کبھی نبی ورسول نہیں ہوسکتا۔

مرزاقادیانی کا یہ لکھنا جو کہ (حمامۃ البشریٰ ص۹۷، خزائن ج۷ ص۲۹۷) میں انہوں نے لکھا ہے۔ سچا ثابت کریں اور عام مسلمانوں کو بتائیں کہ خداتعالیٰ کی اولاد اور بیٹے ہونا قرآن کی کس آیت کے مطابق ہے۔ جب تک مرزاقادیانی کو سچا اور راست باز ثابت نہ کریں یہ ہرگز ہرگز نہیں کہہ سکتے کہ وہ نبی اور رسول تھے۔ کیونکہ نبی کے واسطے شرط ہے کہ راست باز ہو یہ دوسری اصولی غلطی ہے جو روشن علی قادیانی کررہے ہیں۔

۳...... تیسری اصولی غلطی یہ ہے اور تمام اہل علم کے برخلاف ہے کہ جزیہ موجبہ کلیہ بنایا جاتا ہے اور جزوی اشتراک سے مرزاقادیانی کو نبی بنایا جاتا ہے۔ اس طرح تو ہر ایک نبی ورسول ہوسکتا ہے۔ کیونکہ ہر ایک ...... انسان کوئی نہ کوئی جزوی اشتراک انبیاء علیہم السلام سے رکھتا ہے۔ مثلاً غیب کی خبریں دینا یہ ایک جزوی صفت نبی کی ہے یعنی نبی کی صفتوں میں سے ایک صفت غیب کی خبر دینا ہے نہ کی جو غیب کی خبر دے یا جس کی پیش گوئی پوری ہو وہ نبی ہوسکتا ہے۔ کیونکہ جزوی صفت نبوت کی کلی صفت نبوت کی نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ مشاہدہ ہے کہ بہت لوگوں کی پیش گوئیاں پوری ہوتی ہیں۔ جیسا کہ نجومی، رمّال، جوتشی، کاہن وغیرہ وغیرہ مگر صرف ایک صفت نبوت کے ہونے سے وہ نبی نہیں ہوسکتے۔ ایسا نبی اگر کوئی صفت مرزاقادیانی میں بفرض محال تسلیم بھی کرلیں کہ ان میں یہ صفت نبوت کی تھی۔ یعنی وہ پیش گوئیاں کرتے تھے۔ اگرچہ جھوٹی نکلیں تاہم تسلیم کر کے بھی کہہ سکتے ہیں کہ پیشین گوئی پوری ہوئی۔ یہ ہرگز نہیں کہہ سکتے کہ ادنیٰ مشارکت نبوت کی صفت سے مرزاقادیانی نبی تھے۔ اس طرح تو ہر ایک جاہل فاسق فاجر بھی کہہ سکتا ہے کہ میں نبی ہوں۔ ایک قیدی بدمعاش کہہ سکتا ہے کہ چونکہ حضرت یوسف علیہ السلام قید خانہ میں رہے تھے اور میں بھی قید خانہ میں ہوں، میں مثیل یوسف ہوں اور نبی ہوں۔ دوسرا شیطان کہہ سکتا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے دانت جنگ احد میں شہید ہوئے تھے اور میں بھی ایک دشمن سے لڑا اور میرے دانت ٹوٹے ہوئے ہیں۔ مجھ میں اور محمد رسول اللہ ﷺ میں مماثلت ہے۔ پس میں مثیل محمد ﷺ ہوں اور نبی ورسول ہوں۔

تیسرا ایک غبارہ باز ہوائی جہاز چلانے والا کہہ سکتا ہے کہ میں حضرت سلیمان کا مثیل ہوں۔ کیونکہ اس کا تخت ہوا پر ہوتا تھا اور میرا جہاز بھی ہوا پر چلتا ہے۔ حتیٰ کہ روٹی کھانے والے بازاروں میں چلنے والے جو کہ سب کے سب نبیوں سے اشتراک رکھتے ہیں دعویٰ کرسکتے ہیں کہ ہم بھی بازاروں میں چلتے پھرتے ہیں۔ جس طرح انبیاء علیہم السلام چلتے پھرتے تھے۔ پس ہم میں بھی چونکہ نبیوں کی صفت ہے۔ اس واسطے ہم بھی نبی ہیں۔

روشن علی قادیانی! ہمیشہ ادنیٰ اشتراک سے مرزاقادیانی کی نبوت ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو کہ اہل علم کے نزدیک خلاف قواعد علوم ہے۔ جب جزیہ موجبہ کلیہ نہیں ہوسکتا تو پھر مرزاقادیانی کے زمانہ میں اگر زلزلہ یا طاعون پڑا تو اس سے ان کی نبوت ثابت

نہیں ہوتی جب تک پہلے نبی کا آنا بعد خاتم النّبیین کے ثابت نہ ہو اور پھر مرزاقادیانی میں نبی کی صفات نہ ہوں۔ تب تک مرزاقادیانی کا نبی ورسول ہونا۔ مصرعہ:

ایں خیال ست ومحال ست وجنون ہے

۴ ...... چوتھی اصولی غلطی یہ ہے کہ مرزاقادیانی جس کو وحی الٰہی ومکالمہ ومخاطبہ الٰہی سمجھتے تھے وہ اصل وحی نہ تھی بلکہ ایک فطری صفت ہے۔ جس سے ہر ایک انسان موصوف ہے اور ہر ایک انسان خواب دیکھتا ہے اور ہر ایک انسان کو قوت خیالی بیداری اور خواب میں جو کام کرتی رہتی ہے۔ مرزاقادیانی اور ان کے مرید اسی کو وحی والہام سمجھتے ہیں اور اتنا نہیں خیال کرتے کہ اس طرح تو نبی ورسول کی خصوصیت نہیں رہتی۔ کیونکہ ہر ایک شخص کو خواہ مومن ہو یا کافر ہو، فاسق ہو یا عابد ہو، نیکوکار ہو یا گنہگار ہو، مسلم ہو یا غیر مسلم سب کو خواب آتے ہیں اور سب کی قوت متخیلہ کام کرتی ہے اور ہر ایک شخص جب کسی خاص امر کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور دوسرے خیالات سے اپنے نفس کو خالی کر کے ایک خاص امر کی بابت دریافت کرتا ہے تو ہر ایک کو اپنے اندر سے آواز آتی ہے اور وہ آواز ضمیر یا کانشنس یا نفس ملکی کی طرف سے ہوتی ہے اور اسی کا نام واردات قلبی ہے۔ اگر یہ واردات قلبی گناہ اور فسق اور کفر وشرک کی تحریک کریں تو اس کا نام وساوس شیطانی ہیں اور اگر توحید اور عبادات ومعرفت الٰہی کی تحریک ہو تو بشارات رحمانی کہلاتے ہیں۔

مرزاقادیانی اسی فعل طبعی کو وحی الٰہی سمجھتے تھے اور یہی غلط فہمی ان کی ٹھوکر کا باعث ہوئی کہ وہ وحی والہام الٰہی اور وساوس میں فرق نہ کر کے مدعی نبوت ورسالت ہوئے۔ اگر وہ الہام وحی الٰہی اور وساوس میں فرق کرتے اور قرآن وحدیث پر پیش کر کے اپنے الہامات کو پرکھتے تو کبھی مدعی نبوت ومسیحیت وکرشنیت نہ ہوتے۔ کیونکہ اسلام کا عیسائیت اور ہندو مذہب سے کیا تعلق اور خادم محمد رسول اللہ ﷺ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور کرشن جی مہاراج سے کیا واسطہ۔ سچا مسلمان محمد ﷺ کا دروازہ چھوڑ کر حضرت عیسیٰ اور کرشن جی کا پیرو کیوں ہو اور حقیقت روحانی کی رو سے جو شخص محمد ﷺ کا بروز ہو وہ پھر ایسے پریشان دعویٰ کیوں کرے کہ ”میں عیسیٰ ہوں۔“ وغیرہ وغیرہ! (حقیقت الوحی ص۷۲، خزائن ج۲۲ ص۷۶ حاشیہ)

”آدم ہوں“ (نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷)

”مریم ہوں“ (کشتی نوح ص۴۸، خزائن ج۱۹ ص۵۲)

’’مہدی ہوں‘‘ (خطبہ الہامیہ ص۸، خزائن ج۱۷ص۵۱)

’’کرشن ہوں‘‘ (لیکچر سیالکوٹ ص۳۳، خزائن ج۲۰ص۲۲۸)

’’موسیٰ ہوں‘‘ (تریاق القلوب ص۳، خزائن ج۱۵ص۱۳۴)

وہ فنافی الرسول ہوکر اپنے ہر ایک عضو اور رگ وریشہ سے محمد ﷺ کا ہی آواز سنتا ہے۔ سو چو لیلیٰ کے عاشق مجنوں کو سوائے لیلیٰ کے دوسرے معشوقوں سے کیا کام۔ ایسا ہی محمد ﷺ کے عاشق کو حضور علیہ السلام کے بغیر دوسرے سے کیا تعلق ہے۔ صرف مرزاقادیانی کی غلط فہمی تھی کہ وہ اپنے خوابوں اور استغراقی خیالات کو وحی الٰہی سمجھتے تھے۔

اور خواب کی حالت میں اگر کوئی آیت قرآن شریف ان کی زبان پر جاری ہوتی یا سن لیتے یا کوئی آیت لکھی ہوئی خواب میں دیکھ لیتے تو زعم کرتے کہ یہ آیت مجھ پر خداتعالیٰ نے دوبارہ نازل کی ہے اور اب خداتعالیٰ نے میرا نام محمدؐ رکھا ہے اور اگر خواب میں: ’’یا عیسیٰ انی متوفیک‘‘ (آل عمران:۵۵) سن لیتے تو زعم کرتے کہ اب خدا نے مجھ کو عیسیٰ بنادیا ہے۔ اگر موسیٰ علیہ السلام کا نام آتا تو موسیٰ بن جاتے حتیٰ کہ اگر مریم کا نام خواب میں کسی آیت میں سن پاتے تو مریم ہونے کا زعم کرتے۔

غرض کہ مرزاقادیانی اپنے خوابوں پر بھروسہ کر کے مدعی وحی والہام ہوئے۔ حالانکہ وحی خاصہ انبیاء علیہم السلام ہے۔ کسی غیرنبی پر وحی نازل نہیں ہوتی اور حضرت خاتم النّبیین محمد ﷺ کے بعد باب نزول جبرئیل مسدود ہے۔ کیونکہ جبرائیل کے نزول کے بغیر امتی ہوکر کوئی شخص وحی کا مدعی نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ وحی بغیر واسطے جبرائیل فرشتہ نہیں ہوسکتی اور جبرائیل کا آنا بعد ﷺ کے بند ہے تو ثابت ہوا کہ بعد خاتم النّبیین کے جو شخص وحی کا مدعی ہو تو وہ ہرگز سچا نہیں۔

خواب کو وحی کہنا غلطی ہے اور یہی وجہ تھی کہ مرزاقادیانی خوابوں کی بنا پر جن کو وحی الٰہی زعم کرتے پیش گوئیاں کہہ دیتے جو کہ جھوٹی نکلتیں۔ کیونکہ خداتعالیٰ کی طرف سے وحی نہ ہوتی تھی۔ صرف مرزاقادیانی کی فطرت کا فعل تھا جو کہ دوسرے انسانوں کی طرح بالطبع تھا۔ اگر بالفرض مرزاقادیانی کی پیشین گوئی سچی بھی ہو جاوے تب بھی وہ فطرت کا فعل ہے نہ کہ وحی الٰہی کیونکہ خواب ہر قسم کے آدمی دیکھتے ہیں۔

مرزاقادیانی کا خود اقرار ہے کہ: ’’بدکاروں کو بھی سچی خوابیں آجاتی ہیں۔‘‘

(توضیح المرام ص۸۴، خزائن ج۳ص۹۵)

جب سچے خواب خدا تعالیٰ کی وحی نہیں تو جھوٹے خواب اور جھوٹی پیشین گوئیاں کس طرح وحی الٰہی ہو سکتے ہیں۔ مرزا قادیانی خود لکھتے ہیں۔ اصل عبارت توضیح المرام میں دیکھیں یہاں تشریح کی گئی ہے: ''جبرائیلی نور کا ۲۶واں حصہ تمام جہان میں پھیلا ہوا ہے جس سے کوئی فاسق اور فاجر پرلے درجہ کا بدکار بھی باہر نہیں...... اور فاسقہ عورت چاہے یار کی بغل میں خواب دیکھے۔ یعنی کنجری کبھی سچے خواب بھی دیکھ لیتی ہے اور تعجب ہے کہ کبھی بادہ بسر اور یار بہ بغل بھی کوئی خواب دیکھ لیتی ہے اور سچی نکلتی ہے۔ کیونکہ جبرائیلی نور آفتاب کی طرح جو اس کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ تمام معمورہ عالم پر حسب استعداد ان کے اثر ڈال رہا ہے اور کوئی نفس بشر ایسا نہیں کہ بالکل تاریک ہو۔'' (توضیح المرام ص۸۴،۸۵، خزائن ج۳ ص۹۵ ملخص)

مرزا قادیانی کی عبارت مسطورہ بالا سے روز روشن کی طرح ذیل کے امور ثابت ہیں۔

اوّل: وحی ایسا عام امر ہے کہ جس سے کوئی نفس بشر خالی نہیں۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔

دوم: جبرائیلی نور سب پر تو افگن ہے۔ حتیٰ کہ کفار، فجار، بدکار، کنجری بھی مرزا قادیانی کے نزدیک وحی سے خالی نہیں۔ حالانکہ یہ بھی غلط ہے۔

سوم: بدکاری اور زناکاری اور شراب خوری کی حالت میں بھی حضرت جبرائیل کے فیض سے یہ لوگ سچی خواب دیکھ لیتے ہیں۔

جب مرزا قادیانی کے نزدیک وحی ایک ایسی عام چیز ہے کہ سب انسان بلا قید عمل نیک جبرائیلی نور سے مستفیض ہو کر سچی خوابیں دیکھ سکتے ہیں تو پھر نبی ورسول اور عوام میں کچھ فرق نہ رہا اور یہ صریح قرآن مجید کے برخلاف ہے۔ دیکھو خدا تعالیٰ رسول اللہ کو حکم فرماتا ہے کہ: ''قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الیّ '' (الکہف:۱۱۰) یعنی اے پیغمبر تو ان لوگوں سے کہہ دے کہ میں بھی تمہاری طرح بشر ہوں مگر فرق یہ ہے کہ میری طرف وحی کی جاتی ہے اور تم لوگ اس نعمت وحی سے محروم ہو۔ پس صاحب وحی کی متابعت اسی صورت میں ہوسکتی ہے جب کہ عوام صاحب وحی نہ ہوں۔ چونکہ مرزا قادیانی خوابوں کو جو ایک طبعی قوت ہے وحی سمجھتے تھے۔ اس لئے اصلی وحی جس کا ذکر قرآن حدیث میں ہے جو کہ غار حرا میں آنحضرتﷺ پر اتری تھی۔ اس وحی سے مرزا قادیانی ناواقف ہیں اور اپنے خوابوں پر دھوکہ خوردہ ہیں۔ جن کو وہ جبرائیلی نور سمجھ کر مدعی وحی ہو کر پیشین گوئیاں کرتے اور آخر پیشین گوئیاں پورا نہ ہونے سے شرمسار ہوتے۔ اس لئے حقیقت وحی وہ ہرگز نہ سمجھے۔

اس پر اجماع امت ہے کہ باب نزول جبرائیل بعد حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے مسدود ہے اور حضرت جبرائیل زمین پر آتے ہی نہیں تو پھر عام لوگوں کا خواب دیکھنا ہرگز جبرئیل کے نور سے نہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے جنازہ پر آئے اور رو کر فرمایا کہ یا رسول اللہ! آپ کے فوت ہونے سے وہ بات کم ہوئی جو کسی نبی کے فوت ہونے سے نہ ہوئی تھی۔ یعنی نزول جبرائیل آپ کے بعد نہ ہوگا۔ کیونکہ آپ خاتم النّبیین ہیں۔

(مکاشفۃ القلوب امام غزالی)

مرزا قادیانی وحی کو ہی نہیں سمجھتے جو خاص انبیاء علیہم السلام کو ہوتی تھی تو وہ اپنی وحی کے ذریعہ سے کیونکر کسی حق بات کو دیکھ سکتے ہیں۔ جب وحی ان کے نزدیک خواب ہے اور خواب ہر ایک انسان کو آتے ہیں تو ثابت ہوا کہ وحی کوئی خاص امتیازی امر نہیں کہ مرزا قادیانی کو دوسرے انسانوں سے خاص کرے اور دوسرے انسانوں پر ان کا ماننا واجب ہو۔ کیونکہ خواب ہر ایک دیکھتا ہے۔ اگر مرزا قادیانی اپنے خوابوں کو وحی کہہ کر نبی ورسول بنیں تو کیا وجہ ہے کہ ہر ایک خواب دیکھنے والا نبی ورسول نہ ہو۔

(ماہنامہ تائید اسلام ج۲ ش۴، نومبر ۱۹۱۹ء ص۱ تا ۱۶)

ایک امر مشترک اگر مرزا قادیانی سے صادر ہو تو وہ نبی ہوں اور وہی امر مشترک جب دوسروں سے صادر ہو تو وہ رسول نہ ہوں، خلاف انصاف ہے۔ پس روشن علی قادیانی کو چاہئے کہ مرزا قادیانی کو پہلے صاحب وحی رسالت ثابت کریں اور بعد ان کی نبوت ورسالت پر دلائل پیش کریں۔ یہ معقول نہیں کہ جس روشنی سے کچھ دیکھنا ہے۔ وہ روشنی کو ہی نہیں جانتے تو روشنی سے کیا دیکھیں گے۔ مثل مشہور ہے...... تو کہ چراغ نہ بینی بچراغ چہ بینی۔ یعنی جب کوئی شخص چراغ کو نہیں دیکھ سکتا تو چراغ کے ساتھ کیا دیکھے گا۔

ایسا ہی جب مرزا قادیانی وحی اور الہام کو نہیں سمجھتے تو الہام اور وحی کے ذریعہ سے جس قدر دعویٰ کریں گے سب جھوٹے ہوں گے۔ کیونکہ جس کو وحی کہتے ہیں وہ تو وحی نہیں ہر کوئی شخص اپنے خوابوں کو لکھتا جاوے اور اور جو جو قواعد مرزا قادیانی نے ایجاد کئے ہیں، وہی قاعدے اپنے خوابوں اور الہاموں کو سچا کرنے کے واسطے استعمال کرے تو ہر ایک نبی ورسول ہوسکتا ہے اور سب خواب والہام بھی سچے ہوسکتے ہیں۔ کیونکہ خواب ایک بالطبع حالت ہے جو ہر ایک انسان پر وارد ہوتی ہے۔ مرزا قادیانی کے قاعدے ایجاد کردہ یہ ہیں:

اوّل: اجتہادی غلطی کا قاعدہ یہ ایسا وسیع ہے کہ کسی بشر کا خواب یا الہام کبھی جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ خواب کی دو ہی صورتیں ہوں گی یا پورا ہوگا اور سچ نکلے گا۔ اگر صحیح نکلا تو پھر پاؤ بارہ آسمان سر پر اٹھالیا کہ دیکھو یہ معجزہ ہے، نشان آسمانی ہے اور اگر غلط نکلتا تو کہہ دیا کہ یہ میری اجتہادی غلطی ہے۔ خدا کی کلام میں غلطی نہیں۔ یہ ایسا وسیع میدان ہے کہ کبھی کوئی پیش گوئی جھوٹی نہیں نکل سکتی۔ کیونکہ جب پیشین گوئی غلط ہوئی جھٹ کہہ دیا کہ معنی کرنے میں میری اجتہادی غلطی ہے۔ مگر الہام ضرور خدا کی طرف سے ہے اور یہ نہیں سمجھتے کہ اگر پیشین گوئی خدا کی طرف سے ہوتی تو ضرور پوری ہوتی۔ کیونکہ کہانت اور تفاول اور قیافہ شناسی اور قیاس انسانی میں بھی فرق ہے۔ رمّالوں، نجومیوں اور جوتشیوں، کاہنوں کی پیشین گوئیاں جھوٹی بھی ہوتی ہیں اور صحیح بھی ہوتی ہیں۔ کیونکہ یہ انسان کا قیاس اور کہانت ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کی وحی کا خدا کی طرف سے ہونے کا بھی ثبوت ہے کہ وہ ہرگز نہیں ٹلتی اور پوری ہوتی ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ عالم الغیب ہے اور **علیٰ کل شیٔ قدیر** ہے۔ اگر کبھی پیشین گوئی پوری نہ ہو تو اس کو پورا علم ہونا چاہئے۔ جب خدا ایک کام کے کرنے کا ارادہ کرے اور اس کا علم بھی ساتھ ہی محیط ہے تو جس کام کے ہونے کا وہ کسی اپنے خاص بندہ کو الہام کرے وہ ضرور پورا کرے گا۔ کیونکہ وہ توانا اور قادر مطلق ہے۔ کوئی شخص اس کے ارادہ کو روک نہیں سکتا۔ اگر کوئی الہام خدا کی طرف منسوب کیا جاوے اور وہ پورا نہ ہو تو پھر اس پر بھی اتفاق ہے کہ وہ الہام خدا کی طرف سے نہیں یا نعوذ باللہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ خدا تعالیٰ بھی عاجز انسان کی طرح اسباب کا محتاج ہے اور یہ باطل عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو عاجز یقین کیا جاوے۔ اگر پیشین گوئی خدا کی طرف سے ہوگی تو ضرور پوری ہوگی اور اگر غلط ہوگی تو انسانی ...... سمجھا جاوے گا۔ مرزا قادیانی نے خواب میں اپنا نکاح محمدی بیگم دختر کلاں مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے ساتھ بندھ گیا دیکھا اور مرزا قادیانی نے بڑے زور وشور سے اشتہار دیئے اور اسی پیشین گوئی کو معیار صداقت بنایا۔

(ازالہ اوہام ص۳۹۶، خزائن ج۳ ص۳۰۵) پر لکھا کہ: ’’خدا تعالیٰ نے پیشین گوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہوشیار پوری کے دختر کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں

گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائے گا۔‘‘

اب ظاہر ہے کہ آخر کار ایسا نہ ہوا اور خدا تعالیٰ اپنے ارادہ میں کامیاب نہ ہوا۔ مرزا قادیانی مرتے دم تک کہتے رہے کہ ضرور لڑکی بیوہ ہو کر میرے نکاح میں آئے گی۔ مگر مرزا قادیانی خود فوت بھی ہوگئے۔ مگر خدا تعالیٰ کا فرمان کہ آخر کار تمہارے نکاح میں آئے گی، پورا نہ ہوا تو ثابت ہوا کہ یہ تمام فعل انسانی اور بشری بناوٹ تھی یا مرزا قادیانی دھوکہ خوردہ تھے کہ وہ اپنے اس طبیعت کے فعل یعنی خوابوں، خیالوں کو خدا تعالیٰ کا فعل سمجھ کر پیشین گوئیاں کرتے اور جب جھوٹی ہوتی تو بقول شخصے عذر گناہ بدتر از گناہ کرتے اور ایسی تاویلیں کرتے کہ بازیچہ طفلاں بھی اس سے بہتر ہوتا ہے۔ اگر یہی وحی اور الہام ہے جس کی بناء پر مرزا قادیانی کے تمام دعاوی کی بنیاد ہے تو اس وحی والہام سے تو ہر ایک بشر فیضیاب ہے۔ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے بہت سے خواب والہام دیکھے اور سنے حرفاً بحرفاً پورے ہوئے۔ مگر میں ہرگز ان خوابوں کو وحی الٰہی نہیں کہہ سکتا نہ میرا ایمان ہے۔

اوّل: جولائی ۱۹۱۲ء میں جمعہ کے روز میں نماز کے لئے تیار تھا کہ غنودگی مجھ پر طاری ہوئی اور آواز سنائی دی تو بدرستی ایمان ہستی قلم بردار یعنی تو ایمان کے درست کرنے میں ہے، قلم اٹھا۔

دوم: میں نے خواب میں دیکھا کہ بھاٹی دروازہ کے باہر کے باغ میں دریا کی طرف سے آرہا ہوں۔ بھاٹی دروازہ کے باہر باغ میں جو ایک بڑا پیپل کا درخت ہے، اس کے پاس میں نے حکیم نورالدین خلیفہ اوّل قادیان کو دیکھا کہ میرے آگے آگے بھاگ رہا ہے اور میرے ہاتھ میں دونالی بندوق ہے، میں اس کے پیچھے پیچھے جارہا ہوں۔

سوم: ایک خواب میں نے دیکھا کہ باوا فرید کا جوٹبہ ہے۔ ضلع کچہری کے پاس وہاں ایک گروہ نوجوانوں کا آرہا ہے اور ان کے ہاتھ میں ایک جھنڈا ہے اور شور کرتے چلے آرہے ہیں۔ میں نے چوراستہ میں ان کو آواز دی اور کھڑا ہونے کو کہا۔ جب وہ کھڑے ہوئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ تمہارا سردار کون ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ کوئی نہیں۔ میں نے کہا کہ واپس چلے جاؤ، وہ واپس چلے گئے۔

چہارم: میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مکان ہے جس کے برآمدے میں سرسید احمد مرحوم ہیں اور اس کے اندرونی کمرہ میں مرزا قادیانی ہیں اور دونوں کے ہاتھوں میں قرآن شریف کے اوراق ہیں۔

پنجم: ۱۳؍ مارچ ۱۹۱۴ء کی رات کو قرآن مجید کی سورت ''انا اعطینا ک الکوثر فصل لربک ونحر'' آخیر تک میری زبان پر جاری ہوئی۔ اکثر اوقات نیند کھل جاتی۔ مگر پھر جب نیند آئی یہ سورت جاری تھی۔

ان کے علاوہ بہت خواب اور الہام ہیں کو کہ بخوف طوالت درج نہیں کرتا جو کہ ایسے بھی ہیں کہ وہ شیطانی وساوس معلوم ہوتے ہیں۔ مثلاً کئی دفعہ نکاح بھی ہوا۔ خزانے بھی ملے۔ خداتعالیٰ کی زیارت بھی ہوئی اور میں خیال کرتا ہوں کہ اس صفت کشف اور خواب والہام سے کوئی بشر خالی نہیں اور مرزا قادیانی کا اقبال ہے اور انہوں نے مان لیا ہے کہ عوام کو بھی الہام ہوتے ہیں۔

چنانچہ لکھتے ہیں: ''ہاں! یہ بھی ممکن ہے کہ کسی کو کبھی شاذ ونادر کے طور پر کوئی سچی خواب آجائے یا سچا الہام ہوجائے۔ مگر وہ صرف اس قدر سے مامور من اللہ نہیں کہلا سکتا اور نہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ نفسانی تاریکیوں سے پاک ہے۔ بلکہ اس قدر رویاء اور الہام میں قریباً تمام دنیا شریک ہے۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۰۲، خزائن ج۲۲ ص۵۳۸)

ثابت ہے کہ اگر فعل الٰہی قول الٰہی کی گواہی نہ دے تو وہ قول الٰہی نہیں۔ اسی معیار مقرر کردہ سے جب مرزا قادیانی کی پیشین گوئی منکوحہ آسمانی والی دیکھی جاوے تو خدا کی طرف سے نہ تھی ثابت ہوگی۔ کیونکہ فعل الٰہی نے اس پر گوہی نہ دی اور نہ نکاح ظہور میں آیا اور نہ آخرکار لڑکی مرزا قادیانی کے نکاح میں نہ آئی۔

اب میں بتاتا ہوں کہ فعل الٰہی نے میرے خوابوں اور الہاموں کی کس طرح گواہی دی۔ دیکھو نمبر اوّل پر اس طرح خدا کے فعل نے گواہی دی کہ میں نے قلم اٹھائی۔ ورنہ میرے جیسے ہیچ مدان کی کیا لیاقت کہ ایسے اہم کام پر قلم اٹھاتا۔ مگر تائید ایزدی شامل حال ہے اور ۱۹۱۳ء سے مرزائی ہینڈ بلوں کا جواب دینا شروع کیا اور اب تک قلم جاری ہے اور ہزاروں مسلمانوں کے ایمانوں کی درستگی ہوئی اور کئی مرزائی تائب ہوئے۔ دیکھو نمبر۲ پر اس طرح خدا

کے فعل نے گواہی دی کہ حکیم نورالدین قادیانی اوران کے پیرو آگے آگے ہینڈ بلوں کے ذریعہ سے سوال کرتے جاتے تھے اوراس طرف تعاقب کے طور جواب دیئے جاتے تھے اور دونالی بندوق سے مراد شرعی وعقلی دلائل ہیں۔ جو میں پیش کر رہا ہوں۔

دیکھو نمبر۳ پر فعل الٰہی نے اس طرح گواہی دی لاہور کی ینگ مین ایسوسی ایشن کی طرف سے جو ہینڈ بل نکالے جاتے تھے اور جنہوں نے بڑا شور مچا رکھا تھا۔ میرے مقابلہ کی تاب نہ لاکر تین چار سال کے عرصہ سے بند ہوگئے۔ میں نے جو خواب میں دیکھا تھا کہ میں نے اس جماعت کو کھڑا کر دیا سو پورا ہوا۔ الحمدللہ!

دیکھو نمبر۴ پر خدا کی گواہی ظاہر ہے کہ سرسید احمد مرحوم نے قرآن کی تفسیر بالرائے کھلے بندوں آزادی سے کی۔ مگر مرزاقادیانی نے سرسید کی تفسیر کی پیروی پردہ کے اندر رہ کر کی یعنی خیالات وہی نیچری ہیں۔ مگر ایسی آزادی سے نہیں جیسا کہ نیچری ظاہر کرتے ہیں۔ مگر لاہوری جماعت تو بہت قریب نیچر کے آتی جاتی ہے۔ خاص کر معجزات مسیح اور ولادت مسیح ووفات مسیح وغیرہ وغیرہ ہیں۔

دیکھو نمبر۵ پر فعل الٰہی نے اس طرح گواہی دی کہ جس وقت ''انا اعطینک الکوثر'' فرمایا گیا اس وقت مجھ کو کوئی جانتا تک نہیں تھا اور رسالے بھی محدود تھے۔ اب خدا کے فضل سے پنجاب، ہندوستان، رنگون، برہما، سیلون، کراچی کنپالہ، جحہ، افریقہ، ماریشش، بالامار، عراق عرب وغیرہ وغیرہ ملکوں تک رسالے جاتے ہیں اور چندہ بغیر مانگے آتا ہے اور مسلمانوں کے دل خودبخود کھینچے چلے آتے ہیں اور اس قدر تائید اسلام کے رسالے مقبول ہیں کہ پچاس پچاس روپے ایک ایک واحد شخص نے عنایت فرمائے اور دن بدن کثرت ہے۔ یہ ہے قول الٰہی کی گواہی فعل الٰہی سے۔ مگر ہزار ہزار بلکہ کروڑ کروڑ بلکہ لامحدود شکر خدا تعالیٰ کا کرتا ہوں کہ اس کامیابی اور کثرت نے مجھ کو اس فتنہ میں نہیں ڈالا۔ جس میں مرزاقادیانی پڑے مسیح بنے اور خدا بنے اور نبی ورسول بنے۔ بلکہ میں تو صدق دل سے کہتا ہوں کہ مدینہ منورہ کی گلیوں کے کتے بھی مجھ سے بہتر ہیں اور مدعا یہی ہے کہ مرتے دم تک طوق غلامی حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النّبیین ﷺ کا زیب گردن رہے اور جان بحق تسلیم ہو:

نکل جائے دم اس کے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

اس تحریر سے صرف یہ مطلب ہے کہ مسلمان بھائیوں پر ظاہر ہو کہ جس امر کو مرزا قادیانی مکالمہ الٰہی گمان کرتے تھے اور جس کے ذریعہ سے نبی ورسول بنتے تھے۔ وہ وحی الٰہی نہ تھی۔ صرف طبیعت کا فعل تھا۔ جس سے کوئی انسان خالی نہیں اور نبی وغیر نبی ہیں۔ ضرور کوئی نہ کوئی مابہ امتیاز ہونا چاہئے اور وہ یہی ہے کہ نبی کو وحی بذریعہ فرشتہ جبرائیل ہوتی ہے اور وساوس شیطانی سے پاک ہوتی ہے اور غیر نبی اس وحی رسالت سے محروم ہوتا ہے اور یہی خصوصیت نبی ورسول کو ہوتی ہے۔ اسی واسطے نبی کی وحی کبھی خطا نہیں جاتی۔ کیونکہ خدا کا قول وفعل مطابق ہوتا ہے اور وحی رسالت بعد خاتم النّبیین کے مسدود ہے۔ جس کا مرزا قادیانی بھی اقبال کرتے ہیں۔

اصل عبارت مرزا قادیانی یہ ہے: ''قرآن کریم بعد خاتم النّبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو۔ کیونکہ رسول کو علم دین بتوسط جبرائیل ملتا ہے اور باب نزول جبرائیل بہ پیرایہ وحی رسالت مسدود ہے اور یہ بات خود ممتنع ہے کہ دنیا میں رسول تو آوے مگر سلسلہ وحی رسالت نہ ہو۔'' (ازالہ اوہام ص۷۶۱، خزائن ج۳ ص۵۱۱)

روشن علی قادیانی! غور کریں کہ جب وحی رسالت بعد خاتم النّبیین کے ممکن نہیں تو پھر نیا رسول کیسا اور امتحان امت کیسا سب باطل ہے۔

دوسرا قاعدہ جو مرزا قادیانی نے ایجاد کیا ہے وہ یہ ہے کہ الفاظ کچھ ہوں تو معنی کچھ کر کے اپنا الّو سیدھا کرتے ہیں۔ یہ بھی ایک ایسا قاعدہ وسیع ہے کہ اس طرح ہر ایک نبی ورسول ومہدی ومسیح موعود ہوسکتا ہے۔ کیونکہ جب لفظوں کی قید اٹھا دی جائے تو پھر جو جس کا دل چاہے بن بیٹھے۔ جب مرزا کو حق ہے کہ عیسیٰ ابن مریم نبی اللہ ورسول اللہ کے معنی مرزا غلام احمد ولد غلام مرتضیٰ کریں اور منارہ بیضاء دمشق کے معنی اپنے ہاتھ سے منارہ بنا کر قادیان کو دمشق تصور کرلیں اور ہر ایک امر کی تاویل من مانی کرلیں تو پھر دوسروں کو بھی حق ہے کہ لفظوں کی قید اٹھا کر جو چاہیں اگر مولوی محمد حسین بٹالوی مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرے اور اسی قاعدہ مرزا قادیانی سے دمشق کے معنی بٹالہ کرنے اور جامع مسجد دمشق کے منارہ کو ایک بٹالہ کا منارہ کہہ دیں اور عیسیٰ ابن مریم کے معنی محمد حسین ولد رحیم بخش صاحب کریں تو مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے پاس اس کے جھٹلانے کی کون سی دلیل ہوگی۔ پس اگر لفظوں کی قید

مرزا قادیانی کے واسطے معاف ہے تو دوسروں کے واسطے بھی معاف ہے۔ ورنہ مسیح موعود تو وہی عیسیٰ ابن مریم نبی ناصری صاحب انجیل ہے۔ اگر کوئی مسلمان غیر عیسیٰ علیہ السلام کے کسی دوسرے کو مسیح موعود مانے گا تو رسول اللہ ﷺ کے جھٹلانے والا ہوگا۔

تیسرا قاعدہ جو مرزا قادیانی نے ایجاد کیا یہ ہے کہ مخالفین کی موت کی پیش گوئیاں کرتے، کیونکہ جانتے تھے کہ ہر ایک شخص نے مرنا ضرور ہے۔ لہٰذا پیشین گوئی ضروری پوری ہوئی۔ اگر معیار کے اندر مر گیا تو شور مچا دیا کہ ہماری بددعا سے مرا۔ حالانکہ بددعا کے کاغذات ابھی زیر طبع ہوتے یا فریق ثانی تک نہ پہنچتے۔ جیسا کہ چراغ الدین جموں والے اور ڈوئی صاحب امریکہ والے کے معاملہ میں ہوا کہ مباہلے کے مطالبے ان تک پہنچے بھی نہ تھے وہ تقدیر الٰہی سے مر گئے تو مرزا قادیانی نے کہہ دیا کہ یہ لوگ میری بددعا سے مرے اور اگر معیار کے بعد کوئی مخالف مرتا تو جھٹ کہہ دیتے کہ اس نے دل میں توبہ کر لی تھی اور ڈر گیا تھا۔ اس لئے عذاب ٹل گیا۔ جیسا کہ داماد احمد بیگ خاوند منکوحہ آسمانی کے بارہ میں ہوا اور عبداللہ آتھم کے نہ مرنے پر عذر گناہ بدتر از گناہ پیش کیا گیا۔ کیونکہ جو شخص دل میں ایمان لاوے اور اوپر سے عیسائی رہے۔ اس منافق کا ایمان لانا ہے، درست نہیں چہ جائے کہ وہ اس قدر مقبول بارگاہ الٰہی ہو کہ خدا تعالیٰ مرزا قادیانی سے اس کی موت کا وعدہ کر کے عبداللہ آتھم کی خاطر اپنی تقدیر کو بدل دے اور مرزا قادیانی کو تمام جہاں میں جھوٹا ثابت کرادے۔

غرض مرزا قادیانی سوچ سمجھ کر وحی والہام شائع کرتے اور اس کے پورا نہ ہونے پر جو جواب دینا ہوتا۔ پہلے ہی سے تجویز کر لیتے کہ اگر پیشین گوئی جھوٹی نکلی تو کہہ دوں گا کہ یہ عذاب فریق ثانی کے ڈر جانے سے ٹل گیا اور اگر کوئی بات نہ بنا سکے تو کہہ دیتے کہ یہ میری اجتہادی غلطی تھی۔

چوتھا: قاعدہ جو مرزا قادیانی نے ایجاد کیا وہ یہ ہے کہ مجھ پر حسن ظن رکھنا چاہئے۔ یعنی اگر میرا الہام یا وحی جھوٹا نکلے تو اس کو حسن ظن پر محمول کر کے کوئی بے اعتقاد نہ ہو جاوے اور نہ مخالفین کے اعتراضوں کی طرف توجہ کرے۔ کیونکہ مخالفین کی باتیں اور اعتراضات سن کر ایمان بالغیب سے مومن محروم ہو جاتا ہے۔ پس جو کچھ میں کہہ دوں کہ مجھ کو یہ الہام ہوا ہے۔ سچ سمجھے اور حقیقت بحوالہ خدا کر کے نفس الہام پر ایمان لاوے اور اس کے مخالف قرآن وحدیث واجماع امت ہونے کی طرف نہ دیکھے۔

جیسا کہ مرزا قادیانی کو الہام ہوا ہے: ''رودر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی گئی ہے۔'' (لیکچر سیالکوٹ ص۳۴، خزائن ج۲۰ ص۲۲۹)

اور ''تو ہی آریوں کا بادشاہ'' (تتمہ حقیقت الوحی ص۸۵، خزائن ج۲۲ ص۵۲۲)

ان دونوں الہاموں کی تشریح مرزا قادیانی نے خود کردی ہے کہ میں کرشن جی جو ہندو مذہب کا اوتار تھا۔ اس کا اوتار ہوں یعنی حقیقت روحانی کے رو سے کرشن ہوں اور آریوں کا بادشاہ روحانی ہوں۔ یہ صرف سلطنت انگریزی کے خوف سے لکھ دیا کہ کہیں آریوں کا بادشاہ ہونے کا مدعی سمجھ کر گرفتار نہ ہوجاؤں۔ آپ نے جھٹ پہلو بدل دیا اور کہہ دیا کہ میں آریوں کا روحانی بادشاہ ہوں اور یہ نہ سمجھے کہ آریوں کا روحانی بادشاہ اگر بنوں تو اسلام سے خارج ہوتا ہوں۔ کیونکہ آریوں کا روحانی بادشاہ وہی ہوسکتا ہے جو بڑا آریہ ہو اور یہ ظاہر ہے جو بڑا آریہ ہوگا۔ وہ قیامت کا منکر اور تناسخ کا قائل ہوگا اور تناسخ کا قائل قیامت کا منکر ہرگز ہرگز مسلمان نہیں۔

پس اگر مرزا قادیانی کا الہام سچا ہے کہ وہ آریوں کے بادشاہ روحانی تھے تو ہرگز مسلمان نہ تھے یا اقرار کرنا پڑے گا کہ یہ الہام خدا کی طرف سے نہ تھا۔ کیونکہ جس خدا نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھیجے ہوں اور ہر ایک پیغمبر قیامت کا اقرار کرواتا آیا ہو وہ مرزا قادیانی کو اس امت کا بادشاہ بنادے جو تناسخ کے قائل قیامت کے منکر ہے، ناممکن ہے۔ جب کوئی الہام قرآن کے برخلاف ہوگا تو ثابت ہوگا کہ خدا کی طرف سے نہیں۔ وہاں حسن ظن کا کیا فائدہ۔ یہ حسن ظن تو ہمیشہ سے کذابوں، مدعیان نبوت و رسالت سے مدعیان نبوت کو مانتے آئے اور امت محمدی سے کافر سمجھے گئے۔ اسی حسن ظن کی بناء پر تو مسیلمہ کے تابعداروں نے سچے رسول محمد رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں مسیلمہ نے ہی غیرتشریعی نبوت کا دعویٰ کیا اور اسی حسن ظن کی دام میں پھنس کر بہت مسلمان مسیلمہ کے تابع ہوگئے اور سچے رسول کی متابعت سے نکل گئے اور بہت تعداد مسلمانوں کی جو کہ لاکھ سے اوپر تھے مسیلمہ کی پیرو ہوگئی اور انہوں نے آج کل کے مرزائیوں کی طرح حسن ظن سے کام لے کر مسیلمہ کے مرید ہوئے اور ایسے پکے مرید ہوئے کہ ہزاروں نے مسیلمہ کے اشارہ پر عزیز جانیں قربان کردیں اور قتل ہونا قبول کیا۔ مگر مسیلمہ کی نبوت کاذبہ سے توبہ نہ کی۔ مرزا قادیانی کا صرف ایک مرید کابل میں قتل

ہوا اور صداقت کی دلیل مرزا قادیانی اور مرزائی بناتے ہیں اور مسیلمہ کی طرف نہیں دیکھتے کہ جس پر ہزاروں نے جانیں قربان کیں اور قتل غارت ہوئے۔ ایسا ہی وقتاً فوقتاً ہر ایک زمانہ میں مدعیان نبوت ووحی بعد خاتم النّبیین کے ہوتے آئے اور خداتعالیٰ نے ہر ایک مدعی کو کامیاب بھی ایسا کیا کہ انہوں نے سلطنتیں قائم کرلیں۔ مگر ارادہ خداوندی میں جو تھا وہی ہوتا آیا کہ سوائے خاتم النّبیین کی امت کے سب کے سب نابود ہوتے آئے اور جب آنحضرتﷺ کی پیشین گوئی ہے کہ میری امت میں تیس جھوٹے مدعیان نبوت ہوں گے۔ اس واسطے ضروری ہے کہ قیامت تک مدعیان نبوت کاذبہ ہوتے رہیں اور رسول مقبولﷺ کی پیشین گوئی پوری ہوتی رہے۔ اس واسطے مرزا قادیانی بھی کبھی سچے نبی ورسول نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ مخبر صادق نے خبر دی ہوئی ہے کہ میرے بعد کوئی سچا نبی نہ ہوگا۔ جو ہوں گے وہ کاذب ہوں گے۔ پس ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ حسب فرمان قرآن شریف وحدیث نبوی کسی جھوٹے مدعی نبوت کو سچا نہ سمجھے اور اگر کوئی جھوٹے نبی کو سچا سمجھے گا تو ضرور مخبر صادق محمد رسول اللہﷺ کے جھٹلانے والا ہوگا۔ جس سے صاف صاف فرمایا ہوا ہے کہ: ''**انا خاتم النبیین لا نبی بعدی**'' یعنی میں ختم کرنے والا نبیوں کا ہوں میرے بعد کوئی سچا نبی نہیں۔

اب ہم ذیل میں حافظ صاحب کے دلائل کا رد کرتے ہیں جو انہوں نے مرزا قادیانی کی نبوت ورسالت ثابت کرنے کے واسطے ایجاد کی ہیں۔

اوّل: ایک عظیم الشان امتحان چند یہ آیات جو سورۂ عنکبوت کی ابتدائی آیتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم الشان امتحان کی خبر دی ہے اور وہ اس قسم کا امتحان ہے جو کوئی نیا نہیں بلکہ ایسے امتحانات دنیا میں بارہا ہوچکے ہیں۔

جواب: یہ بالکل غلط کہ ایسے امتحان دنیا میں بارہا ہوچکے ہیں۔ کیونکہ یہ آیات روز قیامت کے امتحان کی نسبت ہیں۔ جب کہ قیامت ابھی تک قائم نہیں ہوئی تو امتحان کیسا۔ یہ رسول اللہﷺ کی صداقت کی دلیل ہے کہ آپ نے پہلے ہی سے ۱۳سو برس قبل از فتنہ قادیانی فرمادیا کہ اپنی رائے سے جو شخص قرآن کی تفسیر یا معانی کرے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ بنائے گا۔ یعنی قرآن مجید میں اپنی رائے سے معنی کرنے دوزخ کی راہ ہے۔ ہم نہایت ادب سے پوچھتے ہیں کہ حافظ صاحب نے کس تفسیر اور حدیث کے مطابق یہ معنی کئے ہیں کہ یہ آیات

سورۃ عنکبوت مرزا قادیانی کے زمانہ کی خبر دیتی ہے اور مرزا قادیانی کے ہی زمانہ میں یہ امتحان مومنوں کا ہوگا۔ بے شک کوئی سند شرعی نہ ہو، قابل تسلیم نہیں۔

یہ کلیہ قاعدہ ہے کہ کورس امتحان پہلے تعلیم دیا جاتا ہے اور بعد میں امتحان لیا جاتا ہے۔ آپ جواب دیں کہ کورس امتحان کیا تھا؟ اور ممتحن کون ہے؟ اور پاس ہونے کی علامت کیا ہے؟ اگر کہو کہ مدعی کو مان لینا امتحان پاس ہونا ہے تو یہ غلط ہے۔ کیونکہ جب کتابیں پڑھائی نہیں گئیں تو ممتحن کیسے امتحان لے سکتا ہے۔ ان آیات کا صاف صاف مطلب یہ ہے کہ اے محمد کیا یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ صرف اسی بات پر ان کی نجات ہو جائے گی کہ صرف کہہ دیں کہ ہم ایمان لائے اور عمل نہ کریں۔

اب ظاہر ہے کہ عمل شریعت پر اگر نہ ہو اور جس نبی پر ایک مومن ایمان لایا ہے اس کے فرمودہ کے برخلاف کرے تو وہ کیونکر نجات پا سکتا ہے۔

اب حافظ صاحب کا قیاس امتحان قیامت کا اسی دنیا میں کرنا اور مرزا قادیانی کو جن لوگوں نے نہیں مانا ہے۔ کامیاب سمجھا قیاس مع الفارق ہے جو کہ اہل علم کے نزدیک ناجائز ہے۔ کیونکر امتحان دنیاوی امتحان اخروی سے ہے نہ کہ دنیاوی چنانچہ آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے: ’’**ولیسئلن یوم القیامة بما کانوا یفترون**‘‘ (عنکبوت:۱۳) یعنی قیامت کے دن جو لوگ ایسا افتراء کرتے ہیں ان سے پوچھے جاویں گے۔ جب کہ قیامت کا دن ابھی تک نہیں آیا تو امتحان کیسے ہوسکتا ہے۔

امتحان دینے والے کے لئے ضروری امور: دنیا میں قاعدہ ہے کہ جس وقت کسی کو یہ اطلاع دی جاوے کہ تمہارا امتحان ہوگا تو وہ دو باتوں کے متعلق سوچتا ہے۔ اوّل یہ کہ امتحان میں پاس نہ ہوا تو کیا نقصان ہوگا اور دوم: اگر پاس ہوا کہ تو کیا فائدہ ہوگا۔

جواب: بے شک مومن کتاب اللہ امتحان کے نتیجہ سے غافل نہیں اور یہی وجہ ہے کہ مدعیان کاذب کو جلدی سے مومن تسلیم نہیں کرسکتا۔ وہ دیکھتا ہے کہ میری کتاب میں جس کی نسبت لکھا ہے۔ اگر اس کے کسی غیر مدعی کو مانوں گا تو امتحان سے فیل ہوکر سزا پاؤں گا۔ جناب روشن علی قادیانی! مسلمانوں کو اسی امتحان کا ڈر ہے جو جھوٹے مدعیان کو ماننے نہیں دیتا، خدا کے واسطے بتاؤ۔ جب خدا تعالیٰ قیامت کے روز پوچھے گا کہ تم نے ایک امتی کو بعد خاتم

النّبیین کے کیوں تسلیم کیا۔ جب ہم نے قرآن میں اور ہمارے رسول اللہ ﷺ نے حدیث میں تم کو جھوٹے مدعیان کی خبر بھی دے دی تھی۔ پھر تم نے جھوٹے نبی کو کیوں مانا تو اس وقت ان نادانوں نے جنہوں نے جھوٹے مدعیان کو جو مسیلمہ سے لے کر مرزا قادیانی تک ہوئے مانا ہے یا اس زمانے کے بعد دوسرے مدعیان نبوت کو مانیں گے۔ سب کے سب فیل ہو کر کچھ جواب نہ دے سکیں گے اور عذاب آخرت میں گرفتار ہوں گے۔ پس قیامت کا ڈر ہے جو جھوٹے مدعیان رسالت کو تسلیم نہیں کرنے دیتا۔

ہر امت کا امتحان لیا گیا: وقتاً فوقتاً رسول آتے رہے اور امتحان ہوتے رہے، جنہوں نے رسول کو قبول کیا وہ کامیاب سمجھے گئے اور جنہوں نے انکار کیا وہ فیل سمجھ کر امت سے کاٹے گئے یہ ہے۔ خلاصہ طولانی عبارت قادیانی روشن علیم معترض کا۔

جواب: یہ قرآن مجید کی آیات: ''وان من امة الا خلافیها نذیر (فاطر:۲۴)'' اور ''ولقد بعثنا فی کل امة رسولاً (النحل:۳۶)'' وغیرہ یعنی کوئی امت نہیں جس میں رسول نہ بھیجا ہو۔ یہ آیات بھی غلط پیش کی ہیں۔ کیونکہ ان آیات میں ماضی کے صیغے ہیں۔ یعنی خلا، بعثنا دونوں ماضی کے صیغے ہیں۔ جن سے ثابت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے پہلے ہر امت میں رسول بھیجے اس وقت اور خاتم النّبیین کے پہلے سلسلہ نبوت بندہ نہ ہوا تھا۔ روشن علی قادیانی کسی آیت قرآن سے مستقبل کے صیغے سے دکھائیں کہ خاتم النّبیین کے بعد بھی رسول دنیا میں پیدا ہوتے رہیں گے۔ جب کسی آیت سے محمدؐ رسول اللہ کے بعد رسول کا آنا ثابت نہ ہو دعویٰ بلا دلیل ہے جو کہ باطل ہے۔

ہمارا امتحان: اب ہم دیکھتے ہیں کہ امتحان کے لئے حضرت نوح علیہ السلام آئے، حضرت ابراہیم، حضرت یعقوب، حضرت اسحٰق، حضرت یوسف، حضرت موسیٰ علیہم السلام آئے۔ حتیٰ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئے جنہوں نے آکر فیصلہ کر دیا۔ ایک گروہ پاس ہوا اور دوسرا گروہ فیل ہوا۔ ان نشانوں کے ہوتے ہوئے۔ اگر احادیث میں...... حضرت مسیح موعود کی مفصل طور پر خبر نہ بھی دی جاتی تو ہمیں یہ آیت بتلا دیتی کہ کوئی ایسا ہی امتحان ہمارے لئے بھی آنے والا ہے۔ جیسا کہ پہلے زمانوں میں آتا رہا۔

جواب: امتحان تو قیامت کو ہوگا۔ جیسا کہ اوپر ہم ثابت کر آئے ہیں۔ روشن علی

قادیانی مسیح موعود کی بابت لکھتے ہیں کہ حدیثوں میں مفصل طور پر خبر دی گئی ہے۔اس کا جواب ہم نے دینا ہے اور جواب یہ ہے کہ مفصل طور پر جن احادیث میں مسیح موعود کی خبر دی گئی ہے ان کی رو سے مرزا قادیانی اپنے دعویٰ مسیح موعود ہونے میں سچے نہیں ثابت ہوئے۔ تمام حدیثوں کو چھوڑ کر صرف ایک حدیث لکھی جاتی ہے۔ جس سے روز روشن کی طرح ثابت ہوگا کہ مرزا قادیانی ہرگز ہرگز مسیح موعود نہ تھے اور حدیث بھی وہ لکھتا ہوں جس کو مرزا قادیانی اپنی صداقت میں پیش کرتے ہیں: یعنی ”یتزوج ویولدله“ یعنی مسیح موعود بیوی کرے گا اور اس کے اولاد ہوگی۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۳، خزائن ج۱۱ ص۳۳۷ حاشیہ)

”عن عبدالله بن عمر قال قال رسول الله ﷺ ینزل عیسیٰ ابن مریم الی الارض فیتزوج ویولد له ویمکث خمساً واربعین سنة ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا وعیسیٰ ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر وعمر (رواه ابن جوزی فی کتاب الوفاء) “(ترجمہ) روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا ﷺ نے اتریں گے عیسیٰ بیٹے مریم کے طرف زمین کے پس نکاح کریں گے اور پیدا کی جاوے گی ان کے لئے اولاد اور ٹھہریں گے زمین میں پینتالیس برس، پھر مریں گے۔عیسیٰ پس دفن کئے جاویں گے۔نزدیک میرے بیچ مقبرے مرے کے۔ پس اٹھوں گا میں اور عیسیٰ ایک مقبرہ میں درمیان ابوبکر وعمر کے۔ (مظاہر حق ج۴ ص۳۸۶)

اس حدیث نے آنے والے مسیح کی خصوصیات وتشخصات ایسے ظاہر کر دیئے ہیں کہ کوئی شخص دھوکہ نہیں کھا سکتا۔

اوّل: فرمایا عیسیٰ ابن مریم یعنی آنے والا عیسیٰ ابن مریم ہے۔مگر مرزا قادیانی ابن مریم نہ تھے۔

دوم: فرمایا آنے والا زمین کی طرف آوے گا جس سے ثابت ہے کہ آنے والا آسمان سے زمین کی طرف آوے گا۔مگر مرزا قادیانی آسمان کی طرف سے زمین کی طرف نہیں آئے۔

سوم: ”فیتزوج ویولدلهٗ“ یعنی آنے والا وہ ہے جس کی زوجہ نہ تھی۔ بعد نزول زوجہ کرے گا۔مرزا قادیانی نے اس حدیث کی بناء پر نکاح آسمانی کا اشتہار دیا اور لکھا کہ حدیث میں اسی نکاح کی طرف اشارہ ہے۔مگر خدا کی قدرت وہ نکاح ظہور میں نہ آیا۔

حالانکہ مرزا قادیانی کا بڑا حتمی وعدہ تھا کہ اگر میری زندگی میں یہ نکاح نہ ہوا اور میں مر گیا تو جھوٹا سمجھا جاؤں۔ مگر مرزا احمد بیگ کے مرنے سے نکاح فسخ ہوگیا۔ حالانکہ حدیث میں نکاح کے فسخ ہونے کا ذکر نہیں بلکہ صاف لکھا ہے کہ: ’’یولد لہٗ ‘‘یعنی اس کے لئے اولاد پیدا ہوگی۔ مرزا قادیانی کا جب نکاح ہی نہیں ہوا تو اولاد بھی نہ ہوئی۔ یعنی نکاح کے فسخ ہونے سے اولاد بھی فسخ ہوگئی۔ روشن علی قادیانی کوئی لفظ حدیث میں دکھادیں جس میں لکھا ہو کہ نکاح مشتہر ہوکر پھر فسخ ہوجائے گا۔

مگر روشن علی قادیانی نہ دکھا سکیں گے۔ پس مرزا قادیانی سچے مسیح موعود ہوتے تو نکاح ضرور ہوتا اور اولاد بھی ضرور ہوتی۔

چہارم: پینتالیس برس زمین پر رہے گا۔ مرزا قادیانی بعد نزول یعنی بعد دعویٰ پینتالیس برس زندہ نہیں رہے۔ روشن علی قادیانی ثابت کریں کہ مرزا قادیانی ۴۵ برس بعد نزول زندہ رہے۔

پنجم: فرمایا: ’’ثم یموت ‘‘یعنی آسمان سے زمین پر نازل ہوکر بعد ۴۵ برس کے فوت ہوگا۔ جس سے حیات مسیح بھی ثابت ہے۔ کیونکہ عیسیٰ ابن مریم نبی ناصری کا ذکر ہے۔ دیکھو اوّل الفاظ حدیث جس میں عیسیٰ ابن مریم لکھا ہے اور اسی کا نزول طرف زمین کی لکھا ہے۔ اگر کوئی شخص ماں کے پیٹ سے پیدا ہوکر مسیح موعود ہونا ہوتا تو ’’ینزل الی الارض ‘‘نہ فرمایا جاتا۔ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوکر تو پہلے بھی کئی ایک مسیح موعود ہوگزرے ہیں۔

اوّل: یحییٰ بن فارس مصر میں، ابومحمد خراسانی خراسان میں۔ غرض کہ آٹھ شخص پہلے مسیح موعود ہوچکے ہیں اور ان کے تسلیم کرنے والے بھی گزر چکے ہیں۔ یہ سوانگ تو ہمیشہ سے مسلمان دیکھتے آئے ہیں۔ جب وہ سچے مسیح نہ تھے تو مرزا قادیانی کس طرح سچے مسیح ہوسکتے ہیں۔ جب کہ ان میں صفات مسیح موعود نہیں۔

ششم: فرمایا: ’’فیدفن معی فی قبری ‘‘یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد نزول فوت ہوکر میرے مقبرہ میں دفن ہوں گے۔ مرزا قادیانی لاہور میں فوت ہوئے اور قادیان میں دفن ہوئے۔

ممتحن کے پہچاننے کے نشانات: ضروری ہے کہ امتحان لینے والے ممتحن کے پہچاننے کے نشانات اور علامات ہوں۔ کیونکہ اگر اسے شناخت ہی نہ کیا گیا تو کوئی امتحان میں شامل کیونکر ہوسکے گا۔

جواب: بے شک علامات آنے والے کے تو مخبر صادق محمد رسول اللہ ﷺ نے ایسے طور پر واضح بتائے کہ اس سے زیادہ ہو نہیں سکتے۔ قرآن مجید کی بے محل آیات پیش کر کے مغالطہ میں ڈالنا درست راستہ نہیں اور نہ اتقا کا راستہ ہے۔ ’’ویقول الذین کفروا ‘‘تو رسول اللہ ﷺ کی نسبت خاص ہے کہ اے کافرو تم جو کہتے ہو کہ محمد رسول نہیں۔ تمہارے اور میرے درمیان اللہ گواہ ہے۔ یہ آیت اس وقت درست ہوتی جب کہ بعد خاتم النّبیین کے مدعی نبوت و رسالت کافر ہے اور اسی پر ۱۳سو برس سے عمل چلا آیا اور اب تک مدعیان نبوت میں جو کہ مسیلمہ سے لے کر مرزا قادیانی تک ۲۹ گزرے ہیں اور ۸ مسیح موعود ہونے کے مدعی گزرے ہیں اور ۶۰ مہدی ہونے کے مدعی گزرے ہیں۔ جب سب اپنے دعاوی میں کاذب ثابت ہوئے اور واقعات نے مرزا قادیانی کو بھی ویسا ہی ثابت کر دیا۔ حالانکہ مرزا قادیانی نے خود معیار مقرر کیا تھا کہ اگر عیسیٰ پرستی کا ستون میری زندگی میں نہ ٹوٹ جاوے اور ملل باطلہ ہلاک نہ ہو جاویں تو میں جھوٹا سمجھا جاؤں تو مرزا قادیانی کس طرح سچے سمجھے جاویں۔ جب کہ تمام دنیا دیکھ رہی ہے کہ صلیب کی ترقی ہے اور ملل باطلہ زور پر ہیں اور اسلام مغلوب ہو رہا ہے۔ (ماہنامہ تائید اسلام ج۲ نمبر۵، دسمبر ۱۹۱۹ء ص۱تا۱۳)

بیس قادیانی سوالوں کا جواب

سوال نمبر۱: رسول کے آنے پر لوگ کافر نہیں بنتے بلکہ پہلے کافر ہوتے ہیں۔

جواب: پہلے روشن علی قادیانی لکھ آئے ہیں کہ رسول یعنی ممتحن کے آنے سے دو گروہ الگ الگ بن جاتے ہیں۔ یعنی ایک گروہ جو رسول کو مان لیتا ہے مومن ہوتا ہے اور جو نہیں مانتا وہ امت سے کاٹا جاتا ہے۔ جیسا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا اور کہتے ہیں کہ کافر پہلے ہی کافر ہوتے ہیں یہ نقیض کیسی ہے۔

سوال نمبر۲: جو ایک رسول کو نہیں مانتا وہ کسی کو بھی نہیں مانتا۔

مرزا قادیانی رسول ہی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ خاتم النّبیین کے بعد مدعی ہیں تو مرزا قادیانی کا انکار کفر نہیں۔ کیونکہ جو آیت پیش کی ہے وہ حضرت نوح کی قوم کی نسبت ہے اور ظاہر ہے کہ حضرت نوح حضرت خاتم النّبیین کے پہلے ہو گزرے ہیں۔ سوال رسول کی گواہی خدا کس طرح دیتا ہے؟

جواب: جب کوئی رسول بعد خاتم النّبیین کے آ ہی نہیں سکتا اور خداتعالیٰ اپنے وعدہ خاتم النّبیین کے برخلاف کر ہی نہیں سکتا تو رسول اور گواہی کیسی، پہلے بعد خاتم النّبیین کے کسی نبی کے آنے کا امکان ثابت کرو۔

سوال نمبر۳: خدا کے گواہی دینے کا ایک طریق۔

جواب: ''بناء فاسد علی الفاسد'' ہے۔ جب خدا گواہی نہیں دے سکتا اور نہ اپنے وعدہ خاتم النّبیین کے برخلاف کوئی جدید نبی بھیج سکتا ہے تو پھر گواہی کیسی اور گواہی کا طریق کیسا۔ سب غلط ہے اور دھوکا ہے۔

سوال نمبر۴: خدا کی گواہی دینے کا دوسرا طریق۔

جواب: ایضاً۔

سوال نمبر۵: خدا کی گواہی دینے کا تیسرا طریق۔

جواب: ایضاً۔

سوال نمبر۶: نبی کریم ﷺ کے متعلق خدا کی گواہی۔

جواب: قیاس مع الفارق ہے۔ مصرعہ:

چہ نسبت خاک را باعالم پاک

نبی کریم محمد مصطفیٰ ﷺ کامل رسول ونبی صاحب کتاب وشریعت تھے اور مرزاقادیانی خود فرماتے ہیں: ''من نیستم رسول ونیاوردہ ام کتاب ہاں ملہم استم وز خداوند منزرم۔'' (ازالہ اوہام ص۱۷۸، خزائن ج۳ ص۱۸۵)

یعنی میں رسول نہیں ہوں اور نہ کتاب لایا صرف ملہم ہوں جس کا صاف مطلب ہے کہ ایک امتی محمد رسول اللہ ﷺ ہوں اور مجھ کو بھی افراد امت محمدی کی طرح الہام ہوتا ہے۔ جب مرزاقادیانی محمد ﷺ کے برابر نہیں تو پھر خداتعالیٰ کی گواہی اپنے حبیب افضل الرسل کے حق میں جو ہوسکتی ہے وہ گواہی مرزاقادیانی کے حق میں کس طرح ہوسکتی ہے۔ یہی قیاس مع الفارق ہے جو باطل ہے۔ باقی رہی یہ دلیل کہ مرزاقادیانی دوسرے کاذب مدعیان کی طرح قتل نہیں ہوئے۔ بالکل غلط ہے یا تاریخ اسلام سے ناواقفیت ہے بہت کاذب مدعیان نبوت ورسالت ومسیحیت ومہدویت دشمنوں کے ہاتھ سے ہلاک نہیں ہوئے۔ صرف دو کے نام لکھتا ہوں تاکہ حافظ صاحب کی ناواقفیت ثابت ہو۔

۱...... ’’صالح بن طریف: یہ شخص دعویٰ مہدویت سے اس قدر کامیاب ہوا کہ سلطنت قائم کرلی اور مہلت بھی اس کو اس قدر ملی کہ مرزا قادیانی کو اتنی مہلت نصیب نہ ہوئی۔ یعنی ۳۷ برس دعویٰ مہدویت کے ساتھ زندہ رہا اور اس کو وحی والہام کا بھی دعویٰ تھا اور وحی والہام اس کثرت سے تھے کہ اس نے ایک قرآن بنالیا تھا جو کہ اس کے مرید نماز میں پڑھتے تھے۔ حالانکہ جنگ وجدال کرتا رہا۔ مگر کسی دشمن نے اس کو ہلاک نہیں کیا اپنی موت سے مرا۔‘‘

(تاریخ ابن خلدون ج۶ ص۲۰۷ مطبوعہ ۱۲۸۴ھ)

۲...... ’’دوسرا شخص محمد احمد سوڈانی ہے جو کہ مرزا قادیانی کا ہمعصر تھا۔ اس نے ۱۸۸۱ء میں دعویٰ مجدد و مہدی ہونے کا کیا اور کامیاب اس قدر رہا کہ اپنی حکومت وسلطنت قائم کرلی اور جنگ وجدال کرتا رہا اور اپنی موت سے مرض چیچک سے مرا۔ کسی دشمن نے اس کو ہلاک نہیں کیا۔‘‘ (ہدایت اسلام ص۷۹۴)

مرزا قادیانی تو جنگ وجدال کا اگر نقشہ خواب میں دیکھ لیتے تو فوراً استعاری موت ان پر طاری ہو جاتی اور بروزی رنگ میں مردہ ہو جاتے۔ یہ انگریزی حکومت کی برکت تھی کہ اپنی موت سے مرے۔ جیسا کہ اور ہزاروں لاکھوں انسان فوت ہوتے ہیں۔ یہ کیا صداقت کی دلیل ہے۔ مرزا قادیانی نے کیا رستمی دکھائی۔ کس جنگ میں گئے، کتنے مخالفین کو قتل کیا کہ خود نہ قتل ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کا نام لیتے ہوئے کچھ شرم آنی چاہئے کہ جن کا نام نامی سن کر کفار عرب کے چھکے چھوٹ جاتے تھے اور جو بہ نفس نفیس ستارہ لڑائیاں لڑے۔ ان کی ذات شجاعت وتہور صفات کے ساتھ ایسے بزدل کا ذکر کرنا جو ایک ڈپٹی کمشنر کے سامنے الہام شائع نہ کرنے کا تحریری اقرار دیتا ہے اور جو خواب میں تلوار دیکھ کر غش کھا جاتا ہے۔ ایک گستاخی اور ہتک رسول اللہ ہے۔

سوال نمبر۷: دوسری گواہی دعا کے ذریعہ ہوئی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس کی دعا کے ساتھ ملائکہ شامل ہوتے ہیں اور اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔

جواب: مرزا قادیانی کی دعا تو کبھی قبول نہ ہوئی اور جس کے حق میں دعا کی الٹا نتیجہ نکلا۔ رسالدار میجر سردار امیر شاہ کے حق میں دعا کی کہ لڑکا اس کے گھر پیدا ہوا اور حق الدعا یعنی دعا کی قیمت مبلغ پانچ سو روپے نقد بھی وصول کی۔ مگر دعا قبول نہ ہوئی اور نہ رسالدار صاحب کے لڑکا پیدا ہوا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے حق میں رو رو کر دعائیں کیں کہ وہ میری زندگی میں فوت ہو۔ یعنی مرزا قادیانی کے سامنے مولوی ثناء اللہ صاحب فوت ہوں اور دعا کی استجابت کی بھی بذریعہ الہام بشارت دی گئی کہ دعا قبول ہے۔ مگر ہوا الٹ کہ مرزا قادیانی خود ہی فوت ہوگئے۔

ڈاکٹر عبدالحکیم خان کے واسطے دعا کی کہ وہ میرے سامنے مرے گا۔ ہوا الٹ کہ خود ہی اس کی موجودگی میں فوت ہوگئے اور جو کچھ عبدالحکیم خان نے پیشین گوئی کی تھی کہ مرزا مسرف وکذاب ہے میرے سامنے فوت ہوگا۔ ایسا ہی ہوا۔ روشن علی قادیانی! طوالت کا خوف ہے۔ اس واسطے یہی نظریں کافی ہیں۔ کیا ملائکہ کی یہی گواہی ہے کہ دعا کا الٹ ہو۔

سوال نمبر۸: ملائکہ کے ذریعہ گواہی کا دوسرا طریق یہ ہوتا ہے کہ وہ الہام ورؤیا کے ذریعہ لوگوں کے دلوں میں قبولیت ڈالتے ہیں۔

جواب: ملائکہ کا ناحق بدنام کرتے ہو جن جن لوگوں میں مسیلمہ پرستی کا مادہ ہوتا ہے۔ وہ شیطانی تحریک سے خودبخود دوڑے آتے ہیں۔ مسیلمہ کذاب کے پاس پانچ ہفتہ کے قلیل عرصہ میں لاکھ سے زیادہ باطل پرست پہنچ گئے تھے۔ کیا ان کو جبرئیل ودیگر ملائکہ لائے تھے یا شیطان نے گمراہ کر کے ایک کاذب کے ساتھ ہونے کا مشورہ دیا تھا؟ باطل پرست ہمیشہ اس تلاش میں رہتے ہیں کہ کوئی مدعی ہو تو اس کے بازار کو گرم کریں اور خود بھی مزے اڑائیں۔

سوال نمبر۹: خدا اور مخلوق کی خلق میں فرق: خداتعالیٰ اپنی مخلوق میں جو خواص پیدا کرلیتا ہے وہ انسان پیدا نہیں کرسکتا۔

جواب: اس سے کس کو انکار ہے اور اس کا مطلب سواء مضمون کو طویل کرنے کے اور کچھ نہیں۔ روشن علی قادیانی کلام کی تعریف یہ نہیں کہ ادھر ادھر کی باتیں کر کے مضمون طویل کیا جاوے۔ تعریف یہ ہے کہ کلام مختصر ہو اور بامعنی ہو جو کہ مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے نصیب نہیں۔

سوال نمبر۱۰: خدا کی اپنی کلام کے ذریعہ گواہی: خداتعالیٰ نے پہلے محمد رسول اللہ ﷺ کی صداقت اپنی کلام کے ذریعہ سے ظاہر کی اور اب پھر اس کو تازہ کیا۔ مطلب یہ کہ مرزا قادیانی کو بھی ایسی کلام دی جس کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔

جواب: یہ بالکل غلط ہے کہ مرزا قادیانی کو کلام بطور معجزہ دی گئی۔ معجزہ تب ہوتا جب کہ مرزا قادیانی تعلیم یافتہ نہ ہوتے۔ جب عربی پڑھے ہوئے تھے تو عربی لکھنا معجزہ

نہیں۔ یہ ہر ایک کاذب مدعی کہتا آیا ہے کہ میری کلام معجزہ ہے۔ مسیلمہ نے یہی کہا تھا کہ اگر محمد ﷺ کی کلام معجزہ ہے تو میری کلام بھی معجزہ ہے اور فاروق اوّل وفاروق ثانی دو کتابیں اس کی تھیں جس کو وہ معجزہ کہتا تھا۔ مگر چونکہ وہ غلط کلام تھی، علماء نے اس کی غلطیاں ظاہر کر کے ثابت کر دیا تھا کہ غلط کلام معجزہ نہیں ہوسکتی۔ ایسا ہی دوسرے کذابوں کی کلاموں کی جن کو وہ معجزہ کہتے تھے علماء نے غلطیاں نکال کر ثابت کر دیا تھا غلط کلام معجزہ نہیں ہوسکتی۔ ایسا ہی مرزاقادیانی کے کلام میں غلطیاں اس کثرت سے علماء نے نکالیں کہ فہرستیں چھپ گئیں۔

دیکھو (۱) سیف چشتیائی خواجہ مہر علی شاہ صاحب گولڑوی (۲) ابطال اعجاز مرزا جوکہ ایک سو چار صفحات کی فہرست ہے۔ جس کو مولانا شاہ حکیم غنیمت حسین صاحب ساکن مخدوم چک موگیر نے لکھا ہے (۳) مولوی محمد حسین بٹالوی نے اشاعۃ السنۃ میں علم عروض ونحو کی غلطیاں جو مرزاقادیانی کے کلام میں تھیں درج کر کے ثابت کر دیا کہ مرزاقادیانی کا کلام ہرگز ہرگز اس قابل نہیں کہ معجزہ ہوسکے۔ کیونکہ جو کلام صحیح نہیں معجزہ کس طرح ہوسکتا ہے اور نہ مرزاقادیانی اس کا کوئی جواب دے سکے۔

مگر افسوس روشن علی قادیانی نے مرزاقادیانی کی کلام کو معجزہ تو لکھ دیا مگر یہ نہ سمجھے کہ یہ کام تو کفار کا تھا کہ قرآن کی مثل لاویں، مسلمان کا کام نہیں کہ قرآن کا مقابلہ کرے۔ کیونکہ قرآن شریف کا روئے سخن تو کفار کی طرف ہے جن کو قرآن کے منجانب اللہ ہونے میں شک ہے۔ کیا روشن علی قادیانی مرزاقادیانی کو انہیں میں سے جانتے ہیں۔ کیونکہ قرآن میں صاف صاف لکھا ہے: ’’وان کنتم فی ریب مما نزلنا علٰی عبدنا فأتوا بسورۃ من مثلہ‘‘ (بقرہ:۲۳)

یعنی اے کافرو! اگر تم شک میں ہو اس سے جو اتارا ہم نے اپنے بندے محمدؐ پر تو تم بھی اس جیسی ایک سورۃ بنا لاؤ۔ کیا مرزاقادیانی مخاطب تھے جو انہوں نے قرآن جیسی کلام تصنیف کی۔ ہرگز کوئی مسلمان ہو کر تو ایسی دلیری نہیں کرسکتا کہ قرآن کی مثل لائے۔ ہاں! کفار ہمیشہ کرتے آئے۔ ایک مسلمان تو بتاؤ جس نے ۱۳سو برس کے عرصہ میں ایسی دلیری کی ہو۔ اگر پاؤ گے تو کفار یا کاذب مدعیان نبوت ہی پاؤ گے جو مقبول نہیں۔

سوال نمبر۱۱: علم غیب کی تشریح۔

جواب: یہ بھی بھرتی کا مضمون ہے جو کہ غیر متعلق ہے صرف مضمون کا لمبا کرنا مقصود ہے جو کہ عیب سخن ہے۔

سوال نمبر۱۲: خدا کے اپنے علم کے ذریعہ گواہی: حضرت مسیح موعود کے ابتدائی زمانہ کے طرف دیکھواور سوچو کہ ایک شخص جو کوٹھڑی اور حجرہ میں الگ بیٹھا رہتا ہے، اس کو اس وقت اطلاع ملتی ہے کہ اسلام کی ایک جماعت دوں گا۔

جواب: مرزا قادیانی تو قادیان کے رئیس اور رئیس کے بیٹے تھے۔ ان کے مقابل سوامی دیانند بانی آریہ سماج کو دیکھو کہ صرف ایک مجرد شخص تھے اور ایسا گم نام شخص تھا کہ جس کے باپ کو کوئی نہیں جانتا تھا۔ وہ کس قدر مشہور ہوا کہ ہندوستان، امریکہ، انگلینڈ، جرمن، فرانس۔ وغیرہ وغیرہ! ممالک تک اس کی شہرت ہوئی اور کامیاب ایسا کہ اس کے مقابل مرزا قادیانی کا نام لیتے ہوئے شرم آتی ہے۔ اس کے مرید کروڑوں کی تعداد میں ہر ایک پہلو سے ترقی کر رہے ہیں۔ کوئی گاؤں نہیں کہ جس میں آریہ سماج نہ ہو، کوئی شہر نہیں جس میں آریوں کی ترقی کا ثبوت نہ ملتا ہو۔ پولیٹیکل پہلو سے تو بھی کامیاب ہیں۔ سرکاری عہدہ داروں میں دیکھو تو یہی نظر آتے ہیں۔ تجارت وحرمت میں انہی کا قدم آگے ہے۔ مذہبی پہلو سے دیکھو تو اس قدر جوش ہے کہ دوسرے تمام اہل مذاہب کو خود جا کر چیلنج دیتے ہیں اور ہزاروں لاکھوں روپے سالانہ خرچ کرتے ہیں اور گاؤں قادیان میں ہی دیکھ لو۔ اب اپنی دلیل کو پیش نظر رکھ کر بتاؤ کہ اگر یہ دلیل سچی ہے تو پھر سوامی دیانند کون تھا اور پھر لطف یہ ہے کہ سوامی جی نے سب مذہب والوں کے دل دکھائے اور اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں سب مذاہب کے پیشواؤں کو گالیاں دیں۔ مگر کوئی شخص ان پر حملہ نہیں کر سکا اور وہ اپنی موت سے مرے۔ روشن علی قادیانی خوش اعتقادی عمدہ چیز ہے۔ مگر انصاف کرنا چاہئے۔ اگر ایک دلیل سے آپ زید کو سچا کرتے ہیں تو اسی دلیل سے اگر بکر بھی سچا ہو تو پھر تعصب سے اس کو جھوٹا مت کہو کیا کرشن جی کا اوتار سوامی دیانند تھے یا نہیں۔ جنہوں نے ویدک دھرم کی اشاعت کی اور لاکھوں کروڑوں کو ویدک تعلیم پر قائم کیا۔ ایک جھوٹا مدعی کرشن جی کا اوتار ہو سکتا ہے جو وید کی تردید کرتا ہے اور جس سے سوا دعویٰ بلا دلیل کے اور کچھ نہ ہو سکا۔

سوال نمبر۱۳: گواہی کا تیسرا طریق: خداتعالیٰ اپنے رسول کو اپنی کلام کا علم دیتا ہے اور وہ مخالفین کو اپنی طرف مقابلہ پر بلاتا ہے جو عاجز ہو جاتے ہیں۔

جواب: یہ بالکل غلط ہے کہ مرزا قادیانی کے مقابلہ میں علماء عاجز آئے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری حملہ کرے اور اپنی جان کا بھی کچھ خوف نہ کر کے نہایت دلیری سے حق پر نازاں ہوکر خاص قادیان پہنچے اور مرزا قادیانی کو مقابلہ کے لئے بلایا۔ مگر مرزا قادیانی گھر سے باہر نہ نکلے۔ مرزا قادیانی کا جواب اختصار کے ساتھ ذیل میں لکھا جاتا ہے، جو انہوں نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو لکھوایا۔

’’حضرت صاحب انجام آتھم میں اور نیز اپنے خط مرقومہ جواب رقعہ سامی میں قسم کھا چکے ہیں اور اللہ سے عہد کر چکے ہیں کہ مباحثہ کی شان سے مخالفین سے کوئی تقریر نہ کریں گے، خلاف معاہدہ الٰہی کے کوئی مامور من اللہ کیونکر کسی فعل کا ارتکاب کرسکتا ہے۔ طالب حق کے لئے یہ طریق حضرت اقدس نے تحریر فرمایا ہے کہ کیا وہ کافی نہیں ہے۔ لہٰذا آپ کی اصلاح جو بطرز شان مناظرہ آپ نے لکھی ہے وہ ہرگز منظور نہیں ہے اور یہ بھی منظور نہیں فرماتے ہیں کہ جلسہ محدود ہو۔ بلکہ فرماتے ہیں کل قادیان وغیرہ اہل الرائے مجتمع ہوں تاکہ حق وباطل سب پر واضح ہو جائے۔‘‘ خاکسار محمد احسن بحکم امام الزمان

دوم: خواجہ پیر مہر علی شاہ کے مقابلہ پر مرزا قادیانی لاہور میں نہ آئے۔ پہلے اشتہار تو زور وشور سے دیا۔ مگر جب پیر صاحب لاہور میں آئے تو خود قادیان سے نہ نکلے۔ حالانکہ مریدوں نے تاریں بھی دیں۔

سوم: مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی کے مقابلہ میں دہلی کے مباحثہ میں ایسے عاجز آئے کہ علم نحو سے انکار کر دیا کہ یہ خدائی علم نہیں کہ معنی کرنے میں اس کی پابندی کی جاوے اور مباحثہ کو ادھورا چھوڑ کر قادیان میں آدم لیا۔

چہارم: لاہور میں مولوی عبدالحکیم صاحب کے مقابلہ میں عاجز آ کر لکھ دیا کہ میں اپنی کتابوں میں سے لفظ نبی کاٹ دوں گا۔

پنجم: ندوۃ العلماء کے عالموں کے ساتھ امرتسر آنے اور مناظرہ سے انکار کیا۔

نظائر تو بہت ہیں صرف طالب حق کے واسطے اسی قدر کافی ہیں۔

باقی رہی یہ بات کہ مرزا قادیانی کو علم قرآن دیا گیا بالکل غلط ہے۔ بلکہ مرزا قادیانی قرآن شریف کے معانی وتفسیر ایسی کرتے ہیں کہ شک ہوتا ہے کہ ان کا دماغ

درست نہ تھا اور اپنی رائے سے ایسے معنی کرتے کہ ہر ایک لاحول پڑتا ہے۔ نمونہ کے طور پر ایک آیت کے معنی وتفسیر جو مرزاقادیانی نے کی ہے۔ لکھتا ہوں وھو ہذا!

سورۃ مریم کی آیت: ’’**فاجاء ھا المخاض الیٰ جذع النخلۃ قالت یالیتنی مت قبل ھٰذا وکنت نسیاً منسیاً**‘‘ (المریم:۲۳) یہ قرآن مجید کی آیت حضرت مریم کا قصہ بیان فرماتی ہے کہ جب حضرت عیسیٰ پیدا ہونے لگے تو دردزہ ان کو کھجور کے تلے لے آیا اور انہوں نے بچہ جن کر نہایت افسوس سے کہا کہ ایسی ذلت اور رسوائی سے پہلے مرجاتی تو بہتر ہوتا۔

مگر مرزاقادیانی نے تفسیر اس آیت کی جو کی ہے وہ سن لو: ’’پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے دردزہ تنے کھجور کی طرف لے آئی۔ یعنی عوام الناس اور جاہلوں اور بے سمجھ علماء سے واسطہ پڑا۔ جن کے پاس ایمان کا پھل نہ تھا۔ جنہوں نے تکفیر وتوہین کی اور گالیاں دیں اور ایک طوفان برپا کیا۔ تب مریم نے کہا کہ کاش میں اس سے پہلے مرجاتی اور میرا نام ونشان باقی نہ رہتا۔ یہ اس شور کی طرف اشارہ ہے جو ابتداء میں مولویوں کی طرف سے بہ ہیئت مجموعہ پڑا اور اس دعوے کی برداشت نہ کر سکے اور مجھے ہر ایک حیلہ سے انہوں نے فنا کرنا چاہا۔ تب اس وقت جو کرب وقلق ناسمجھوں کا شور اور غوغا دیکھ کر میرے دل پر گزرا اس کا اس جگہ خداتعالیٰ نے نقشہ کھینچ دیا ہے۔‘‘ (کشتی نوح ص۴۷و۴۸، خزائن ج۱۹ص۵۱)

یہ ہے ثبوت مرزاقادیانی کے علم قرآن کا۔ روشن علی قادیانی! اگر تمام عقل کے اندھے ہوجائیں تو ایسی تفسیر اور تاویل تسلیم کر سکتے ہیں۔ کیونکہ مرزاقادیانی کو دردزہ کا ہونا اور علماء کا کھجور کا درخت ہونا بالکل خلاف عقل ونقل ہے۔ اگر یہی حقائق معارف ہیں تو پھر قرآن دانی مرزاقادیانی معلوم شد۔

سوال نمبر۱۴: برگزیدہ خدا کی ذاتی گواہی: حضرت مسیح موعود کی زندگی کو دیکھو کہ دعوے سے پہلے آپ کی کیا حالت تھی اور پھر بعد میں کیسی ہوئی۔

جواب: مرزاقادیانی کی زندگی کے ابتدائی حالات تو کتاب چودھویں صدی کے مسیح میں لکھے ہیں کہ: ’’آپ طالب دنیا تھے، پہلے سیالکوٹ میں ملازمت نصاریٰ قوم کی کی، جب پندرہ روپے تنخواہ میں گزارہ نہ کر سکے اور توکل اور صبر اور رضا برضائے الٰہی پر قانع نہ رہے تو وکالت کے امتحان کی تیاری کی۔ جب فیل ہوئے تو پیری مریدی کی دوکان کھولی۔

یہ ایک ایسا فن ہے کہ کوئی شخص بھی اس میں ناکامیاب نہیں ہوا۔ جس کسی نے خودستائی شروع کی تو لوگ ان کی طرف دوڑتے ہیں۔ اسی طرح مرزاقادیانی کو مرید بنانے میں دوسرے مدعیان مہدویت ونبوت ورسالت کی طرح دنیاوی کامیابی ہوئی:

اب تو آرام سے گزرتی ہے عاقبت کی خبر خدا جانے

کجا وہ زمانہ کہ آٹھ آنے روز کے نوکر تھے اور کجا وہ زمانہ کہ ہزاروں روپے کے مالک ہوئے اور دولت کے نشہ نے ایسا مست کیا کہ خدا بنے، ونبی بنے اور رسول بنے۔ سچ ہے۔ مصرعہ:

گر بدولت برسی مست نہ گردی مردی‘‘

باقی رہی ایک بات جو کہ نبی وغیرنبی میں فرق کرنے والی ہے۔ وہ راست گوئی اور سچ بولنا ہے۔ کیونکہ جھوٹ ایک ایسا گناہ ہے کہ اس کے برابر کوئی گناہ نہیں اور خاص کروہ جھوٹ جو اپنے مطلب کے واسطے بولا جائے۔ سو میں اس معاملہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ صرف مرزاقادیانی کی تحریریں مشت نمونہ از خروارے پیش کرتا ہوں۔ آپ خود فیصلہ کرلیں کہ مرزاقادیانی بعد دعویٰ جب ایسے راست باز تھے تو قبل از دعویٰ کیا ہوں گے: تو بروں درچہ کردی دروں خانہ آئی۔

دیکھو مرزاقادیانی کیا سچ فرماتے ہیں:

کربلائے است سیر ہر آنم صد حسین است در گریبانم

(نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷)

دنیا جانتی ہے کہ مرزاقادیانی کو ایک زخم تیر وتلوار نہیں لگا۔ مگر راست باز ایسے ہیں کہ سو حسین آپ کے گریبان میں ہے۔ یعنی حسین سے سو درجہ زخمی ہیں۔ مرزاقادیانی اپنی کتاب (حقیقت الوحی ص۲۹، خزائن ج۲۲ ص۳۱) پر لکھتے ہیں کہ: ’’مسیح بعد نزول شراب پئے گا، سور کا گوشت کھائے گا اور اسلام کے حرام وحلال کردہ کی پرواہ نہ کرے گا۔‘‘

یہ مرزاقادیانی کا ایسا ناپاک جھوٹ ہے کہ مرزاقادیانی کو کوئی بھی راست باز نہیں کہہ سکتا۔ روشن علی قادیانی! مسلمانوں کی کسی کتاب کا نام لو جس میں لکھا ہے کہ مسیح بعد نزول شریعت محمدی کے برخلاف سور کا گوشت کھائے گا اور شراب پئے گا؟ ورنہ مرزاقادیانی کے دروغ بے فروغ کا یقین کرلو اور ہمارے ساتھ شامل ہو۔ جب مرزاقادیانی بعد دعویٰ نبوت

ورسالت بھی جھوٹ استعمال کرتے ہیں اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں تو پھر ان کی پہلی عمر پر نظر ڈالنے کی کیا ضرورت ہے۔ مرزا قادیانی (دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ ص۲۳۱) میں لکھتے ہیں کہ: ''سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔''

دوسری جگہ لکھتے ہیں: ''من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب۔''

(ازالہ اوہام ص۱۷۸، خزائن ج۳ ص۱۸۵)

بتاؤ دونوں میں ایک بات ضرور جھوٹ ہے۔ اگر رسول ہیں تو بنیستم رسول جھوٹ ہے اور اگر نیستم رسول سچ ہے تو قادیاں میں رسول بھیجا جھوٹ ہے اور جھوٹ ایسا فعل ہے کہ جس کے باعث کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ نبی کے واسطے شرط ہے کہ راست باز ہو۔

سوال نمبر۱۵: مجنون اور غیر مجنون میں فرق: اس پر قرآن کریم نے مجنون وغیر مجنون میں تمیز کرنے کا طریق بتایا ہے کہ قلم اور وہ جو لکھا جارہا ہے یا جو کچھ لکھ رہے ہیں وہ شاہد ہے۔

جواب: روشن علی قادیانی! قرآن مجید کا فیصلہ منظور کرو تو مرزا قادیانی ہرگز ہرگز صاحب ہوش ثابت نہیں ہوتے۔ کیونکہ قرآن مجید نے ہدایت فرمائی ہے کہ قلم اور لکھے ہوئے کو دیکھو۔ پس مسلمانوں کا فرض ہے کہ مرزا قادیانی کی قلم اور لکھے ہوئے کو دیکھیں۔ میں نیچے مرزا قادیانی کی تحریر اختصار کے ساتھ لکھتا ہوں جس سے صاف ثابت ہے کہ مرزا قادیانی مجنون بکار خود ہوشیار تھے۔ وہو ہذا!

''مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینہ سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۵۵۶ میں درج ہے۔ مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔'' (کشتی نوح ص۴۷، خزائن ج۱۹ ص۵۰)

روشن علی قادیانی! غور کریں کہ تحریر مرزا قادیانی کی بالکل ذیل کی تحریر کے برخلاف ہے۔ جس میں لکھتے ہیں کہ: ''بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے...... تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ بن گیا ہے اور ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے۔''

(تتمہ حقیقت الوحی ص۱۴۳، خزائن ج۲۲ ص۵۸۱)

پہلی تحریر سے مرزا قادیانی کا مریم ہونا اور پھر خود ہی مریم کے پیٹ میں گھس میں جانا اور خود ہی عیسیٰ بن کر دس ماہ کے عرصہ میں پیدا ہونا ثابت ہے۔ آج تک دنیا میں کوئی نظیر ہے کہ ایک وجود خود ہی پہلے ماں ہو اور خود ہی حاملہ ہو اور خود ہی بچہ ہو۔ کوئی نظیر ہے تو بتاؤ؟ ورنہ مجنون کی کلام مانو۔

دوسری تحریر مرزا قادیانی سے ثابت ہے کہ وہ بفضل خدا مرد ہوکر خداتعالیٰ کے فضل خاص سے عورت کی صفات سے متصف ہوئے اور ان کو حیض آنا شروع ہوا اور پھر وہ حیض کسی مرد نر کی صحبت اور نطفہ سے مؤثر ہوکر وہ حیض خود بستہ ہوکر بچہ بن گیا اور بچہ بھی ایسا کہ اللہ جل شانہٗ کے بچے کے جا بجا یعنی اطفال اللہ پیدا ہوئے۔

اس کا جواب مرزائی صاحبان کی طرف سے ملتا ہے کہ استعاری اور روحانی حیض مراد ہے۔ اصلی اور حقیقی نہیں جس کو ہم بھی مانتے ہیں کہ روحانی حیض اور روحانی بچہ مراد ہے۔ مگر ہم نہایت ادب سے پوچھتے ہیں کہ مرزا قادیانی پہلے روحانی مریم تھے پھر ان کو روحانی حمل ہوا۔ پھر روحانی طور پر خود ہی اپنے پیٹ سے آپ ہی پیدا ہوئے اور ابن مریم بنے تو پھر ابن مریم جو کہ خدا کا روحانی بیٹا تھا وہ خدا کی بیوی کس طرح بنا۔ جس کے حیض سے خدا کے طفل پیدا ہوئے۔ شرم! یہ مجنون کی کلام نہیں تو اور کیا ہے؟ اور اس اختلاف سے ثابت ہے کہ اگر خدا کی طرف سے یہ کلام ہوتی تو اختلاف نہ ہوتا۔ یہ صرف پریشانی دماغ و مرض مراق کا اثر ہے کہ ایسے ایسے مضحکہ خیز خیالات ظاہر ہوئے۔

مرزا قادیانی کے اخلاق حسنہ کی تعریف تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر کر رہے ہیں۔ جن کو مرزا قادیانی نے فحش گالیاں دیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص۴ تا۹، خزائن ج۱۱ ص۲۸۹ تا۲۹۳)

دوم: علمائے اسلام وسجادہ نشین زمین پر مدح خوان ہیں جن کو مرزا قادیانی نے حروف تہجی کے مطابق گالیاں دیں اور ردیف وار الف سے شروع کر کے ی تک ختم کیں۔

(عصائے موسیٰ ص۱۴۴ تا۱۴۶)

سوم: حسن سلوک قریبی رشتہ داروں سے پوچھو جن کو عاق کیا۔ طلاق دی جائیداد سے محروم کیا۔ (کلمہ فضل رحمانی ص۱۲۵ تا۱۲۸)

چہارم: دیانت داری یہ کہ فرضی رہن نامہ زمین باغ کا کیا اور کتابوں کی قیمت پیشگی لے کر کتابیں نہ دیں اور چندہ کے حساب مانگنے پر کہہ دیا کہ میں بنیا نہیں کہ حساب رکھوں۔

سوال نمبر۱۶: حضرت مسیح موعود کا استقلال: اب دیکھئے حضرت مسیح موعود پر قسم قسم کے حوادث آئے۔ آپ نے دغا، فریب سے کبھی کام نہ لیا۔ نہ جزع فزع کی۔

جواب: قلم آپ کے ہاتھ میں ہے جو چاہو لکھو کون پوچھتا ہے۔ مرزا قادیانی پر کوئی حادثہ نہیں آیا عیش وآرام سے زندگی بسر کرتے رہے۔ لذیذ کھانے کھاتے رہے۔ یاقوتیاں اور کستوریاں اڑاتے رہے۔ عمدہ مکانوں میں رہتے رہے، سونے کے زیور اس قدر کہ کسی امیر کو بھی میسر نہ تھے۔ ہاں! ایک دو مقدمے ضرور ان پر ان کی زبان درازی کے باعث ہوئے۔ مولوی کرم دین والے مقدمے میں مرزا قادیانی کی حالت جن لوگوں نے دیکھی ہے۔ ان کا بیان ہے دم بدم پانی پیتے تھے اور آریہ جج کی عدالت میں چونکہ کھڑے رہتے تھے۔ اس بات کا ان کو یہ رنج ضرور ہوا ہوگا کہ کرسی کیوں نہیں ملی۔ دوسرے لوگوں کی طرح وکیل پیروکار رکھے۔ بتاؤ مرزا قادیانی کا کیا استقلال ثابت ہوا۔ جب کہ انہوں نے بھی خدا کا بھروسہ چھوڑ کر عوام کی طرح وکیل کئے تھے تو استقلال کس بات کا۔ اپیل کر کے بری ہوئے تو توکل اور رضا کیسا۔ اگر رضائے مولیٰ از ہمہ اولیٰ پر عمل ہوتا اور استقلال ہوتا اور اپیل کے بغیر اگر رہا ہوتے تو شاید ان کی دعا کا اثر ہوتا۔ مگر جب ظاہری اسباب سے رہا ہوئے تو پھر خصوصیت کیا۔ اپیل کر کے ہزاروں مجرم بری ورہا ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ خون کے مقدمات میں پھانسی کی سزا پا کر بھی بری ہو جاتے ہیں۔

امرتسر کا مقدمہ مہارانی بھگوان کور کا مشہور ہے جس میں ڈپٹی کمشنر ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس گواہ تھے اور لاش بھی پکڑی تھی۔ روشن علی قادیانی نے ایک ڈاکخانہ کے مقدمہ کا بھی ذکر کیا ہے جس سے مرزا قادیانی کا جھوٹ ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ پیکٹ پوسٹ یعنی اخباروں کے مضامین اور کتابوں میں اگر کوئی شخص خط ڈال دے تو اس پر کوئی مقدمہ سنگین یا خفیف نہیں دائر ہو سکتا۔ اس کی سزا صرف یہ ہے کہ ڈاکخانہ والے اس کو بیرنگ کر کے چھٹی کا محصول لگاتے ہیں۔ اگر مقدمہ مرزا قادیانی پر چلایا گیا تو کوئی اور جرم ہوگا جس کو مرزا قادیانی ظاہر نہیں کرتے۔ پیکٹ میں خط ڈالنا کوئی جرم نہیں۔ میں خود پوسٹ ماسٹر رہا ہوں اور کئی ایسے کیس آئے یعنی پیکٹوں میں سے چٹھیاں نکلیں تو بے رنگ کیا۔ زیادہ تسلی کے واسطے پوسٹل گائیڈ کے رول کا ترجمہ لکھا جاتا ہے تاکہ معلوم ہو کہ مرزا قادیانی نے جھوٹ لکھا ہے کہ پیکٹ میں خط ڈالنے سے ان پر مقدمہ بنایا گیا۔ دیکھو پوسٹل گائیڈ رول نمبر۶۲ کا ترجمہ حسب ذیل ہے:

’’اگر کسی پیکٹ میں کوئی ایسی چیز یعنی چٹھی وغیرہ پائی جاوے جس کے ڈالنے کی اجازت نہیں یا زیادہ طول وعرض میں ہو یا ایسے طریق پر بند ہو جو کہ قواعد ڈاکخانہ جات کے برخلاف ہو تو اس پر مکتوب الیہ کے دفتر ڈاکخانہ میں چٹھی یا پارسل کا محصول لگایا جاوے گا۔ بلکہ یہ رعایت ہوگی کہ جس کا کم محصول ہوگا یعنی اگر پارسل کا محصول کم ہوگا تو پارسل کا لگایا جاوے گا اور اگر چٹھی کا محصول کم ہوگا تو چٹھی کا لگایا جاوے گا اور جس قدر ٹکٹ اس پر چسپاں ہوں گے وہ بھی مجرا دیئے جائیں گے۔‘‘ (ص۱۸، انڈین پوسٹل گائیڈ)

پس جو شخص اپنے مطلب کے واسطے جھوٹ بولے اور اپنی فضیلت جتانے کے واسطے سیاہ جھوٹ بولے وہ ہرگز ہرگز اس قابل نہیں کہ نبی ہو سکے۔

پھر روشن علی قادیانی نے مرزا قادیانی کے لڑکے کا فوت ہونا بیان کر کے نتیجہ نکالا ہے کہ مرزا قادیانی صابر تھے کہ مولوی نورالدین کو فرمایا کہ مولوی صاحب ہمارے گھر میں یہ مبارک موقعہ کئی سال بعد آیا ہے۔ مولوی صاحب خوشیوں اور شادیوں کے دن کبھی کبھی میسر آیا کرتے ہیں۔

<u>جواب</u>: روشن علی قادیانی! خدا کو حاضر ناظر سمجھ کر اپنے ایمان سے بولیں کہ یہ مرزا قادیانی کی بناوٹ تھی یا نہیں۔ کیونکہ جس کا لڑکا فوت ہو جاوے اور ایسا لڑکا جو کہ نشان آسمانی تھا۔ مرزا قادیانی جانتے تھے کہ اگر یہ لڑکا مر گیا تو تمام جہان میں بدنام ہوں گا اور شہرت ہوگی کہ جس لڑکے کی پیدائش کو نشان آسمانی قرار دیا تھا وہ مر گیا اور مرزا قادیانی کے تمام دعویٰ جھوٹ ہوئے۔ پھر اس کے مرنے سے شادی والا گھر کیونکر ہو سکتا ہے۔ یہ صاف بناوٹ یا دروغ بہ گردن راوی ہے۔ اگر مرزا قادیانی کے مخالفین میں سے کسی کا لڑکا مر جاتا تو مرزا قادیانی شور مچا دیتے کہ دیکھو میرے انکار سے عذاب الٰہی نازل ہوا۔ مگر ویسا عذاب الٰہی اپنے گھر پر وارد ہوا تو اس کو شادی والا اور مبارک بنا لیا۔ انہی کچی باتوں نے تو مرزا قادیانی کا اعتبار اٹھا دیا کہ ایک امر جب ان کو پیش آوے تو رحمت اور وہی امر اگر دوسرے کو پیش آوے تو عذاب الٰہی۔ خوب انصاف اور عقل ہے۔ مرزا قادیانی کا لڑکا فوت ہو تو مبارکباد کا موقعہ اور اگر دوسرے مخالف کا لڑکا فوت ہو تو عذاب الٰہی۔ یہ صریح جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے؟

سوال نمبر۱۷: مسیح موعود کی شناخت کے ذرائع: حضرت مسیح موعود کا الہام ہے دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردے گا۔ اب دیکھو لو یہ الہام کس صفائی سے پورا ہو رہا ہے۔ زمین کس طرح زلزلوں، قحطوں اور مرضوں کے ذریعہ تباہ ہو رہی ہے کہ مرزا قادیانی کی مخالفت جو ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے، بتلا رہی ہے کہ اس قسم کی مخالفت سوائے نبیوں کے اور کسی کی نہیں ہوئی۔

جواب: یہ الہام کہ دنیا میں ایک نبی آیا کبھی اس خدا کی طرف سے نہیں ہوسکتا جس نے قرآن مجید میں وعدہ فرمایا ہو کہ ہم نے محمد ﷺ کو خاتم النّبیین کر کے بھیجا ہے اور پھر ۱۳سو برس تک خدا کا فعل بھی خدا کے قول کی تصدیق کرتا آیا ہو کہ بعد محمد خاتم النّبیین کے کوئی سچا نبی نہ آیا۔ یہ الہام ایسا ہی ہے جیسا کہ مسیلمہ وغیرہ کذابوں کو ہوئے اور انہوں نے دعویٰ نبوت کیا۔ الہام کی عبارت بتا رہی ہے کہ یہ الہام خدا کی طرف سے نہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ عالم الغیب ہے یہ بات جانتا تھا کہ مرزا قادیان کی نبوت کا ذبہ کو کوئی نہ مانے گا۔ پھر اس بات کی کیا ضرورت تھی کہ کہتا کہ دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ کیا اس کو پہلے علم نہ تھا کہ دنیا اس کو قبول نہ کرے گی۔

دوم: الہام میں ہے کہ خدا اس کو قبول کرے گا۔ یہ بھی غلط ہے کیونکہ نبی کا قبول کرنا۔ اس کی پیروی اور متابعت کرنا ہے کہ جب دنیا نے بقول خدا مرزا قادیانی کو قبول نہ کیا اور خدا کرے گا تو اس کے یہ معنی ہیں کہ بجائے دنیا کے متابعت کرنے کے خدا تعالیٰ مرزا قادیانی کی متابعت کرے گا جو نعوذ باللہ! کفر اور شرک ہے کہ خدا ایک نبی کو قبول کرے اور اس کی بیعت کرے۔ صحیح عبارت الہام کی یوں ہونی چاہئے تھی۔ لیکن خدا اسے قبول کرائے گا، قبول کرے گا غلط ہے، بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کرے گا۔ یہ بھی غلط ہے۔ زور آور حملے خدا کے اس جگہ بطور اختصار درج کئے جاتے ہیں جو کہ تینوں جھوٹے نکلے۔

پہلا حملہ: زلزلہ جو کہ قیامت کا نمونہ ہوگا جس کا اشتہار مرزا قادیانی نے (اخبار الحکم قادیان ج۹ نمبر۱۸ ص۹ کالم نمبر۲ مؤرخہ ۲۴؍مئی ۱۹۰۵ء) میں دیا اور باہر خیمے لگائے۔ مگر وہ زلزلہ نہ آیا اور مرزا قادیانی جھوٹے ثابت ہوئے۔

اصل عبارت مرزا قادیانی یہ ہے: ’’جس آنے والے زلزلہ سے میں نے دوسروں کو ڈرایا۔ ان سے پہلے میں آپ ڈرا اور اب تک قریباً ایک ماہ سے میرے خیمے باغ میں لگے ہوئے ہیں۔ میں واپس قادیان میں نہیں گیا...... میں معہ اہل وعیال اور اپنی جماعت کے جنگل میں پڑا ہوں اور جنگل کی گرمی کو برداشت کر رہا ہوں۔‘‘

دوسرا حملہ: عبداللہ آتھم عیسائی کی پیشین گوئی تھی جس پر مرزا قادیانی کی صداقت کا مدار تھا۔ یہ حملہ بھی خالی گیا اور مرزا قادیانی کی اخباروں میں وہ گت بنی کی خدا کی پناہ۔ عبداللہ آتھم کو عیسائیوں نے ہاتھی پر چڑھا کر تمام شہر امرتسر میں پھرایا۔ مرزا قادیانی پر وہ لے دے کی کہ جن کا یہاں نقل کرنا مرزائیوں کی دل آزاری کا باعث ہے۔ اس واسطے ترک کرتا ہوں۔

تیسرا حملہ خدا کا: ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی کی پیشین گوئی ہے کہ جس نے لکھا تھا کہ مرزا مسرف وکذاب ہے۔ میرے سامنے فنا ہوگا۔ خدا تعالیٰ کا حملہ بقول مرزا قادیانی یہ تھا کہ فرشتہ کی کھنچی ہوئی تلوار ہے۔ ڈاکٹر عبدالحکیم میرے سامنے فوت ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی ڈاکٹر عبدالحکیم خاں کے مقابل فوت ہوکر اپنا مسرف وکذاب ہونا ثابت کر گئے۔ دوسری طرف مرزا قادیانی نے خود خدا تعالیٰ کی درگاہ میں دعا کی ہے کہ مولوی ثناء اللہ کے اور میرے درمیان فیصلہ کر۔ چنانچہ دعا منظور ہوئی اور خدا کا یہ حملہ ہوا اور ایسا زور آور حملہ ہوا کہ حملہ کرنے والے نے مرزا قادیانی کو شربت مرگ چکھا دیا اور بقول مرزا قادیانی شریر کذاب صادق کے سامنے فنا ہوا۔ جیسا کہ مرزا قادیانی کی خود درخواست تھی۔

آگے روشن علی قادیانی نے جہاد کا ذکر کیا ہے اور قلمی جہاد کو جہاد اکبر کہہ کر مرزا قادیانی کی فتح ظاہر کی ہے کہ انہوں نے دلائل سے مخالفین اسلام کے جواب دیئے۔ بالکل غلط ہے۔ مرزا قادیانی نے خالص خدا کے واسطے کوئی خدمت اسلام نہیں کی جو کتاب لکھی سب میں اپنی غرض مدنظر تھی۔ کوئی کتاب مرزا قادیانی کی نہیں جس میں اپنا مسیح موعود ہونا اور وفات مسیح کا ذکر نہ ہو، اس کو کوئی عقلمند خدمت اسلام نہیں کہتا۔ یہ ایسی خدمت اسلام ہے کہ کوئی حریص دنیا ایک مسجد بناوے اور ساتھ ہی مسجد کے نیچے دوکانیں اور مکانات بنائے اور اس کرایہ کی آمدنی سے خود اور کنبہ دنیاوی مزے اڑائے۔ کوئی مرزائی مرزا قادیانی کی کوئی کتاب ایسی بتا سکتا ہے کہ جس میں مرزا قادیانی نے اپنا الو سیدھا کرنے کی کوشش نہ کی ہو اور وفات مسیح جس پر ان کی دوکان داری کی بنیاد ہے۔ ذکر نہ کیا ہو، انجام آتھم لکھا تو

وفات مسیح اس میں درج ہے۔ ازالہ اوہام لکھا تو وفات مسیح اس میں درج ہے۔ حقیقت الوحی لکھی وفات مسیح اس میں درج ہے۔

غرض ہر ایک تصنیف میں یہی جھگڑا ہے کہ عیسیٰ مر گیا اور میں مسیح موعود آ گیا۔ میری بیعت بغیر اب نجات کسی مسلمان کو نہیں۔ چاہے قرآن پر عمل کرے اور شریعت محمدی کا پیرو ہو جب تک میرا مرید نہ ہو اور مرید بھی ایسا کہ فیس بیعت تین ماہ کے اندر اندر داخل کرتا رہے، ورنہ نام بیعت کے رجسٹر سے خارج ہوگا۔

اب ان حالات کے ہوتے ہوئے کون کہہ سکتا ہے کہ مرزا قادیانی نے خدمت اسلام کی یہ تو انہوں نے اپنی خدمت کی۔ خدمت اسلام مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی نے کی۔ مولانا رضا احمد صاحب بریلوی نے خدمت اسلام کی۔ نواب صدیق الحسن صاحب والی بھوپال نے خدمت اسلام کی۔ سرسید نے عیسائیت کا رد کر کے خدمت اسلام کی۔ مولوی چراغ علی صاحب نے عیسائیوں کا رد کر کے خدمت اسلام کی۔ جن سے وفات مسیح کا مسئلہ مرزا قادیانی نے سیکھا۔ مولوی محمد علی صاحب خانقاہ رحمانیہ مونگیر نے خدمت اسلام کی اور ہزاروں علماء اسلام ہیں جنہوں نے خدمت اسلام کی۔ خاص کر آج کل شیر پنجاب ابوالوفا مولوی ثناء اللہ صاحب ہیں جو آریوں کے سالانہ جلسوں میں جا کر صداقت اسلام ظاہر کرتے ہیں اور مولانا مولوی ابوتراب عبدالحق صاحب امرتسری جو اکثر اوقات آریوں کے جلسہ مباحثہ میں جا کر خدمت اسلام کرتے ہیں۔

روشن علی قادیانی! آپ بھی بتائیں کہ مرزا قادیانی کس سالانہ جلسہ آریوں میں گئے۔ آسمانی حربے جو آسمان سے ساتھ لائے تھے، استعمال کر کے کس قدر آریوں کو شکست دی۔ آج دنیا دلیل مانگتی ہے۔ بلا دلیل دعویٰ تو ہر ایک کر سکتا ہے، زبانی دعویٰ سے کیا ہوتا ہے۔ کوئی ثبوت خدمت اسلام ہے تو پیش کرو۔

مرزا قادیانی نے (سرمہ چشمہ آریہ ص۵۱، خزائن ج۲ ص۹۹) میں لکھا: ''مظفر گڑھ میں ایک بکرا دودھ دیتا ہے اور ایک بچے نے اپنے باپ کے دودھ سے پرورش پائی۔'' جس کو دیکھ کر آریہ اور دیگر مذہب والے ہنسی اڑا رہے ہیں اور اسلام کی ہتک کر رہے ہیں کیا یہی خدمت اسلام ہے کہ اسلام پر ہنسی کرائی جاوے۔ بکرے کا دودھ دینا عقل کی بات ہے۔

سوال نمبر۱۸: رسول کے لئے مشکلات کیوں ہوتی ہیں۔ اب سوال یہ ہوتا ہے کہ جب خداتعالیٰ کا یہ منشا ہوتا ہے کہ رسولوں کے ذریعہ دنیا میں ہدایت پھیلے تو پھر رسولوں کے لئے مشکلات کیوں رکھتا ہے۔

جواب: یہ سوال فضول اور بھرتی کا مضمون ہے۔ صرف طولانی مضمون مقصود بالذات ہے۔ بھلا یہ کیا سوال ہے جو شخص جس کام کے واسطے کھڑا ہوتا ہے اس کے مخالف بھی ضرور ہوتے ہیں۔ خاص کر انبیاء علیہم السلام جب کھڑے ہوتے ہیں اور لوگوں کی طبیعتوں کے برخلاف وعظ کرتے ہیں تو عوام ضرور ان کے راستہ میں مشکلات ڈالتے ہیں اور خداتعالیٰ ان کی امداد کرتا ہے۔ مگر چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ مرزاقادیانی جب رسول ہی نہیں تو ایسے مضمون کا یہاں بیان کرنا فضول ہے۔

سوال نمبر۱۹: مسیح موعود کے خلاف اعتراضات کا اصولی جواب: دنیا میں کوئی ایسا کام نہیں جس میں کچھ نہ کچھ شبہ نہ ہو۔ مگر پھر بھی لوگ ہر کام میں لگے ہوئے ہیں اور شبہ کی وجہ سے کاموں کو چھوڑ کر بیٹھ نہیں گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ فطرت راہ نمائی کرتی ہے کہ فائدے کے مقابلہ میں شبہات کو ترک کر دیا جاتا ہے۔

جواب: افسوس! روشن علی قادیانی کا وعدہ تو یہ تھا کہ مرزاقادیانی پر جو اعتراضات ہوتے ہیں ان کا جواب دوں گا۔ مگر ایک بے معنی طولانی عبارت ہے جو کہ شب ہجر کی طرح اس قدر دراز ہے کہ لاحول ہی پڑھنا پڑتا۔ روشن علی قادیانی کی تمام طویل عبارت کا لب لباب یہ ہے کہ مرزاقادیانی کو قبول کر لینا چاہئے اور شبہ سے ان کا انکار نہ کرنا چاہئے۔ پہلے اس کے کہ کچھ جواب دیا جاوے۔ یہ ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ روشن علی قادیانی چونکہ قرآن شریف کے حافظ ہیں۔ اس واسطے بے محل اور بے موقعہ آیات پڑھتے جاتے ہیں۔ چاہے وہ نفس مضمون کے مخالف کیوں نہ ہوں۔ نمونہ کے طور پر ایک آیت کا ذکر کرتا ہوں۔ روشن علی قادیانی تو بھول کر دعویٰ کر آئے ہیں کہ شبہ سے انکار نہیں کرنا چاہئے اور آیت وہ پیش کرتے ہیں جس سے ثابت ہے کہ خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ دل میں شبہ ڈالنے والے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔

’’قل اعوذ برب الناس ملک الناس الٰہ الناس من شرالوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدورالناس من الجنۃ والناس‘‘ (الناس:۱تا۶)

قرآن مجید کی آخری سورت ہے اور ہر ایک مسلمان اگرچہ اس کے معنی جانتا ہے تاہم ترجمہ جو روشن علی قادیانی نے کیا لکھا جاتا ہے۔ (ترجمہ) ’’کہہ میں پناہ پکڑتا ہوں اس کی جو لوگوں کا رب ہے اور وہی اصل بادشاہ ہے۔ پھر وہ بادشاہ ہی نہیں بلکہ تمام لوگوں کا معبود بھی ہے۔ وسوسہ ڈالنے والے خناس کی شر سے جو لوگوں کے سینوں میں وسوسے ڈالتے ہیں۔‘‘ پس اس آیت میں خداتعالیٰ کا حکم ہے جو وسوسہ ڈالنے والے خناس کے شر سے جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے پناہ مانگو۔ یہ آیت بالکل روشن علی قادیانی کے دعویٰ کے برخلاف ہے۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ شبہ سے انکار نہیں کرنا چاہئے اور خداتعالیٰ فرماتا ہے: شبہ سے اور شبہ ڈالنے والے خناس سے خدا کی پناہ مانگو۔ اب مسلمان خود فیصلہ کرلیں کہ روشن علی قادیانی کس طرح بے محل آیات لکھ کر دھوکا دیتے ہیں۔ اس قرآن مجید کی آیات کے مطابق تو مسلمان وسوسہ ڈالنے والے سے پناہ مانگ کر اس سے الگ رہتے ہیں۔

اب سمجھنا یہ ہے کہ وسوسہ کیا ہے جب ایک امر وسوسہ ثابت ہو جاوے تو پھر اس سے اور وسوسہ ڈالنے والے سے الگ رہنا چاہئے۔ وسوسہ شیطانی باجماع امت یہ ہے کہ جو امر خلاف قرآن وحدیث دل میں کسی کے ڈالا جاوے وہ وسوسہ ہے۔ اب دیکھو مرزاقادیانی کا دعویٰ کہ: ’’میں نبی ورسول ہوں۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ ص۴، خزائن ج۱۸ ص۲۱۱)

یہ دعویٰ قرآن کے برخلاف ہے تو وسوسہ ہے اور اگر قرآن شریف کے موافق ہے تو وسوسہ نہیں۔ مگر چونکہ یہ دعویٰ قرآن شریف کے برخلاف ہے۔ اس لئے وسوسہ ہے۔ دیکھو قرآن شریف کی آیت: ’’**ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النّبیین**‘‘ (ترجمہ) مرزاقادیانی کا لکھا جاتا ہے کہ تاکہ مرزائیوں پر حجت ہو۔ ’’ہم نے محمدﷺ کو کسی مرد کا باپ نہیں بنایا۔ ہاں! وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے خاتم ہیں۔‘‘ آگے مرزاقادیانی تفسیر کرتے ہیں۔ ’’ہمارے نبی کا نام خاتم الانبیاء رکھا ہے اور کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا اور حضرت نے طالبوں کے لئے بیان واضح سے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔‘‘ (حمامۃ البشریٰ ص۲۰، خزائن ج۷ ص۲۰۰)

مگر مرزاقادیانی کو وسوسہ ڈالا گیا کہ تو خود ہی نبی ہے اور ان کو شبہ ہوا کہ میں خود ہی نبی ہوں تو خلاف قرآن وحدیث اور خلاف اجماع امت اور خلاف اپنے اعتقاد اور تحریر سابق کے نبوت ورسالت کا دعویٰ کیا۔ یہ کھلا کھلا وسوسہ تھا۔ کیونکہ صریح نصوص شرعی کے

برخلاف تھا۔ کیونکہ اب ایک طرف نص قرآنی یقینی ہے اور دوسری طرف مرزا قادیانی کا دعویٰ ظنی ہے۔ پس یقین کو چھوڑ کر شبہ کی طرف جانا غلط راستہ ہے۔ کیونکہ شبہ یقینی نہیں ممکن ہے کہ شبہ غلط ہو۔ مگر قرآن کی آیات تو یقینی ہیں۔ شبہ کی بناء پر یقین کو کوئی چھوڑ کر مرزا قادیانی کو نبی مانے تو غلط ہے۔ مگر مرزا قادیانی نے اس کو وسوسہ نہ سمجھا اور الٹا دوسرے مسلمانوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالا کہ خاتم کے معنی مہر کے ہیں اور خاتم النّبیین کے معنی نبیوں کی مہر جس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی نبی اب محمد ﷺ کی مہر کے بغیر نبی نہ ہوگا۔ یہ من گھڑت قاعدہ نقلاً وعقلاً جائز نہ تھا۔ نقلاً تو اس واسطے کہ ۱۳سو برس تک کسی شخص نے یہ معنی نہیں کئے کہ بعد خاتم النّبیین کے جو نبی ہوں گے وہ امت محمدی میں سے ہوں گے اور محمد ﷺ کی مہر سے ہوں گے اور تعامل سلف صالحین اس کی تردید کر رہا ہے۔ کیونکہ اسود عنسی امت میں سے تھا اور بعد حج اس نے دعویٰ نبوت کیا۔ نبوت بھی غیر تشریعی کا مدعی تھا، جیسے کہ مرزا قادیانی مدعی ہیں۔ مگر رسول اللہ ﷺ کے دربار سے اس کو کافر قرار دے کر اس پر قتال کا حکم صادر ہوا اور اس کے بعد جس قدر پچیس تیس مدعی نبوت ہوئے، سب کے سب کافر قرار پاتے آئے۔ کوئی ایک سچا نہ ہوا۔ حالانکہ مرزا قادیانی سے زیادہ ان کے مرید تھے۔

تذکرۃ المذاہب میں لکھا ہے کہ بہبود زنگی کے پانچ کروڑ پانچ لاکھ مرید تھے اور سات برس تک خلافت اسلامی سے جنگ کرتا رہا۔ جب ایسے ایسے مدعیان نبوت کاذب سمجھے گئے تو مرزا قادیانی ہرگز سچے نبی نہیں ہو سکتے اور نہ محمد ﷺ کی مہر ان پر لگ سکتی ہے۔ حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے جب فرمایا کہ میرے بعد کوئی سچا نبی نہ ہوگا تو اس یقین کے مقابل شبہ پر چلنا بدبختی کا نشان ہے۔ عقلاً اس واسطے معنی کہ آئندہ محمد ﷺ کی مہر سے نبی ہوں گے غلط ہیں کہ مہر کا لگایا جانا تین وجود کا موجود ہونا...... ہے ایک وجود جس پر مہر لگائی جاتی ہے۔ دوسرا اس وجود کا موجود ہونا جو مہر لگانے والا ہے۔ تیسرا وہ وجود یعنی سند نبوت جس پر مہر لگانی ہے۔ اب غور کرو کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ۱۳سو برس سے رحلت فرمائی جہان جاودانی میں اور مدینہ منورہ میں تربت مطہرہ کے اندر مدفون ہیں، ان کا مرزا قادیانی کی سنت نبوت پر مہر لگانا ایسا ہی باطل خیال ہے۔ جیسا کہ کوئی جاہل مدعی کہہ دے کہ مجھ کو نوشیروان نے حاکم عادل ہونے کی سند دی ہے۔

پس یہ غلط ہوا کہ مرزا قادیانی کو رسول اللہ ﷺ نے سند نبوت عطاء کی ہے۔ کیونکہ

مرزا قادیانی کے مہر لگانے والے موجود نہ تھے۔ دوم: مرزا قادیانی کے پاس کوئی سند نبوت نہیں جس پر محمد ﷺ کی مہر تھی۔ سوم: مرزا قادیانی کا وجود حضرت رسول اللہ کے زمانہ میں نہ تھا۔ پس مہر کے معنی اس طرح جس طرح مرزا قادیانی کو وسوسہ ڈالا گیا بالکل غلط ہیں۔ مرزا قادیانی جب پہلے وسوسہ سے پاک تھے تو صاف کہتے تھے: ''ہر نبوت را بروشد اختتام''

(ضمیمہ سراج منیر ص ح، خزائن ج۱۲ ص۹۵)

یعنی حضرت محمد رسول اللہ پر ہر قسم کی نبوت کا اختتام ہوگیا۔ یعنی کسی قسم کا نبی تشریعی وغیر تشریعی ظلی و بروزی استعاری ومجازی محمدؐ کے بعد نہ آئے گا۔ مگر جب ان کو وسوسہ ہوا اور ان کی چھاتی میں وسوسہ ڈالنے والے نے وسوسہ ڈالا تو انہوں نے اپنی نبوت کے ثابت کرنے کے واسطے ایسے ایسے معانی وتفسیر کی کہ بنائے فاسد علی الفاسد ہیں۔ اب اس جگہ سوال ہوسکتا ہے کہ مفسرین ومترجمین نے بھی تو مہر کے معنی کئے ہیں جس کا جواب یہ ہے کہ بے شک انہوں نے مہر کے معنی کئے ہیں جو اسم آلہ ہے: **بما یختم بہ** یعنی رسول پاک کا وجود آلہ بند کرنے نبیوں کا تھا۔ یعنی حضور علیہ السلام کی تشریف آوری سے انبیاء سابقین کا پیدا ہونا بند ہوگیا۔ کیونکہ آپ آخرالنّبیین تھے۔ یہ ہیں معنی مہر کے کیونکہ ختم ایسی مہر کو کہتے ہیں جو بند کرنے کا آلہ ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں کتنی جگہ ختم کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ مگر سب جگہ بند کرنے کے معنی ہیں۔ ''**ختم اللہ علیٰ قلوبھم**'' (البقرہ:۷)

یعنی اللہ تعالیٰ نے کفار کے دلوں کو حق بات قبول کرنے واسطے بند کردیا۔

''**یسقون من رحیق مختوم. ختامہ مسک**'' (المطففین:۳۶،۳۷)

یعنی وہ بوتلیں جن پر کستوری کی مہر لگی ہوئی ہوگی۔ یعنی کستوری کی مہر سے بند ہوں گی۔ اب روشن علی قادیانی غور فرماویں کہ اگر یہی وسوسہ دوسرے شخصوں کے دلوں میں ڈالا جاوے جو کہ خلاف نصوص شرعی ہے تو پھر کس طرح مومن کتاب اللہ تسلیم کرسکتا ہے۔ قرآن شریف کا تو اس آیت میں حکم ہے کہ ایسے وسوسہ ڈالنے والے سے خدا کی پناہ مانگو اور آپ کہتے ہیں کہ وسوسہ ڈالنے والے کے مرید ہوکر مان لو بالکل اس آیت کے برخلاف ہے۔ یعنی ''**قل اعوذ برب الناس**'' آپ نے فطرت انسانی کا بھی ذکر کیا ہے کہ فطرت انسان رہنمائی کرتی ہے کہ فائدہ کے مقابلہ میں شبہ کو ترک کردیا جاتا ہے۔ یہ بھی غلط ہے۔ فطرت انسانی جب تک دونوں طرف کے حسن وقبح کی جانچ پڑتال نہ کرے اور جب تک یقین یا ظن

غالب حاصل نہ ہو کبھی شبہ کی طرف نہیں جاتی۔

مثال کے طور پر سمجھو ایک شخص کو سخت پیاس ہے اور اس کو جنگل میں ایک پیالہ شربت یا دودھ کا مل جاوے اور ساتھ ہی اس کو ایک لڑکا کہہ دے کہ اس پیالہ میں سانپ منہ ڈال گیا ہے۔ حالانکہ شبہ بھی ہے کہ لڑکا جھوٹ کہتا ہے تو وہ شخص ہرگز ہرگز اس پیالہ کو نہ پیئے گا اور تشنگی کا عذاب برداشت کرلے گا اور اگر اس کو کوئی ایسا شخص کہہ دے جس نے کبھی جھوٹ نہ بولا ہو کہ اس میں سانپ منہ ڈال گیا ہے تو ہرگز پیالہ کو نہ پیئے گا۔ کیوں میں اس میں ہلاکت کا یقین ہو جائے گا۔

ایسا ہی مرزاقادیانی اور ان کے مرید وسوسہ کا فائدہ اٹھا کر راسخ الاعتقاد مسلمانوں کو مرزاقادیانی کی نبوت نہیں منوا سکتے۔ کیونکہ مسلمانوں کا ایمان ہے کہ مخبر صادق حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے جو خبر دی ہے کہ میری امت میں جھوٹے نبی ہوں گے اور وہ تم کو گمراہ کریں گے اور ان کی شناخت یہ ہے کہ وہ تم کو وہ باتیں کہیں گے جو میرے اور میرے صحابہ کے راستہ کے برخلاف ہوں تم ان سے دور رہنا اور ان کی صحبت سے پرہیز کرنا۔ (مظاہر حق)

سب سچ اور اس پر یقین ہے یقین کو چھوڑ کر فطرت انسانی بھی شبہ کی طرف نہیں آتی۔ اب اس فرمان پاک کے ہوتے ہوئے جس پر یقین ہے کوئی مسلمان صرف اس شبہ پر کہ شاید مرزاقادیانی سچے نبی ہوں کس طرح محمد رسول اللہ کے برخلاف جاسکتا ہے اور مرزاقادیانی کو سچا نبی تسلیم کرسکتا ہے۔ یہ اس شخص کی طرح جو جنگل میں پیاسا تھا اور سانپ کے شبہ سے پیاس کا عذاب برداشت کرتا تھا ہرگز قبول نہ کرے گا اور نعوذ باللہ مخبر صادق کو نہ جھٹلائے گا۔ اگر کوئی مسلمان بدبختی سے بعد محمد کے کسی نبی کو سچا مانے گا تو صریح رسول اللہ کا جھٹلانیوالا ہوگا۔ آگے نظیریں موجود ہیں۔

برادران اسلام! روشن علی قادیانی کے اس بیان سے مرزائیوں کے ایمان کا بھی پتہ لگ گیا کہ سب نے مرزاقادیانی کو شبہ کی بناء پر نبی اور رسول مانا ہوا ہے کہ شاید مرزاقادیانی سچے نبی ہوں۔ مگر افسوس کہ دوسری طرف خلاصہ موجودات محمد ﷺ تکذیب ہو جاوے۔ جنہوں نے یقین کے ساتھ اور وحی الٰہی کے ساتھ فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ میں خاتم النّبیین ہوں۔ یہ اصول کہ شبہ کی پیروی کر کے مدعی کو مان لینا چاہئے۔ اگر سچ ہے تو پھر مسیلمہ ودیگر مدعیان نبوت ورسالت کا کیا قصور ہے کہ ان کو کافر کہا جاوے۔ پھر تو

سب مدعی سچے نبی تھے اور مرزائیوں کے اصول کے مطابق کہ ایک رسول کا کافر سب رسولوں کا کافر ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی بھی مسیلمہ وغیرہ کی رسالت کے منکر ہوکر کافر تھے۔ روشن علی قادیانی کا یہ انوکھا اصول قرآن شریف کے برخلاف ہے۔ ''**ان الظن لا یغنی من الحق شیئاً**'' یعنی ظن حق کے مقابلہ میں کچھ کام نہیں آتا۔ (یونس:۳۶)

سوال نمبر۲۰: ابتداء میں کو غربا کیوں مانتے ہیں؟ اس کے بعد میں اس سوال کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

جواب: چونکہ سوال آپ کا خود ساختہ ہے جواب بھی آپ ہی دیں گے جو کہ دونوں یعنی سوال جواب نفس مضمون سے کچھ تعلق نہیں رکھتے، صرف بھرتی ہے۔ اس لئے اس کا ہم بھی جواب کچھ نہیں دیتے۔ مگر اس قدر ضرور کہیں گے۔ اس اصول سے بھی مرزا قادیانی سچے نبی ثابت نہیں ہوتے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کو پہلے دولت منداہل توفیق مسلمانوں نے مانا تھا جب کہ انہوں نے مناظر اسلام ہونے کا اور کل ادیان باطلہ کے رد کرنے کا اشتہار دیا اور براہین احمدیہ کا وعدہ دیا تو اس وقت مال دار مسلمانوں نے پیشگی قیمت دیں تھیں جو کہ بعد میں مرزا قادیانی کی خودغرضی اور مطلب پرستی کو تاڑ گئے اور الگ ہوگئے۔ وہ لوگ منشی عبدالحق صاحب اکاؤنٹینٹ، منشی میراں بخش صاحب اکاؤنٹینٹ ان کو تو میں جانتا ہوں۔ ان کے علاوہ مرزا قادیانی نے خود (ازالہ اوہام ص۷۷۷تا۸۲۴، خزائن ج۳ ص۵۲۰،۵۴۶) میں فہرست دی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے سب مالداروں نے شبہ کی بناء پر مانا اور بعد میں غریب روٹیاں کھانے کے واسطے شامل ہوئے۔ حکیم نوردین ہی ایک ایسا آدمی تھا کہ سب کھیل اسی نے بنائی جس قدر اس کے ملاقاتی تھے وہ سب کے سب اس کورانہ تقلید سے کہ حکیم نوردین جیسا شخص جب مرزائی ہوا تو ہم بھی اس کے پیچھے ہیں۔

اخیر میں دو روایتیں پیش کی ہیں جو کہ غیر محل ہیں۔ ''**وکذالک جعلنا لکل نبی عدو من المجرمین وکفی بربک هادیاً ونصیراً**'' (الفرقان ص۳۱)

تو محمد رسول اللہ ﷺ کے پہلے نبیوں کی نسبت ہے نہ کہ کذابوں نبیوں کی نسبت جو بعد محمد ﷺ کے جھوٹے مدعی ہوں گے۔ ایسا ہی دوسری آیت ہے: ''**وکذالک جعلنا فی کل قریة اکابر**'' (الانعام:۱۲۳) ہم نے ہر ایک بستی میں مجرموں کے بڑے بڑے لوگوں کو ایسا بنادیا ہے کہ وہ نبیوں کے مقابلہ میں تدبیریں کریں۔ لیکن ان کی تدبیریں نبیوں کو کوئی

نقصان نہیں پہنچاتیں۔ بلکہ انہیں کی جاں کی ہلاکت کا موجب بنتی ہیں۔ یہ آیت ہے سچے نبیوں کی نسبت ہے جو کہ محمد ﷺ تک ہوئے نہ کہ بعد محمدؐ کے مدعیان کاذب کی نسبت کیونکہ خدا کا فعل اس کی گواہی نہیں دیتا۔ جب مسیلمہ کذاب واسود عنسی نے نبوت ورسالت کا دعویٰ کیا۔ حالانکہ اس وقت اسلام بھی بہت زور پر نہ تھا تاہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وقت ان کاذب نبیوں کا خدا نے صفایا کرایا۔ آپ کوئی ایسی نظیر پیش کریں جس میں محمد ﷺ کے بعد مدعی کاذب کے دشمن فنا ہوئے ہوں۔

دور نہ جاؤ مرزا قادیانی کی طرف دیکھ لو کہ ان کو بھی پہلے مسیلمہ وغیرہ مدعیان کی طرح کامیابی ہوئی۔ مگر ان کے مقابلہ کرنے والے برابر زندہ ہیں اور مرزا قادیانی خود فوت ہوگئے۔ حالانکہ دعائیں کرتے رہے اور رو رو کر خدا کا فیصلہ خود چاہتے رہے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی، مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری، ملاّ محمد بخش صاحب لاہوری، پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی، پیر جماعت علی شاہ صاحب، مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ وغیرہم! سب کے سب زندہ ہیں اور مرزا قادیانی ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب پٹیالوی کی پیشین گوئی کے مطابق فوت ہوگئے اور ان کا مرنا تھا کہ اسباب نابود ہونے کے ان کی جماعت میں پھوٹ پڑ گئی۔ کون نہیں جانتا کہ نااتفاقی جب آئی وہ قوم تباہ ہونے کے واسطے تیار ہوئی، سنت اللہ یہی چلی آتی ہے کہ پہلے کذابوں مدعیان کو کامیابی ہوتی ہے اور اس کے مرید ہوجاتے ہیں۔ مگر سچے رسول ﷺ کے مقابل صدی دو صدی کے بعد نابود ہوجاتے ہیں اور سچے رسول کا ہی دین قیامت تک جاری ہے اور جاری رہے گا۔ یہ سوانگ تو مسلمان ہمیشہ سے دیکھتے ہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کی زندگی میں شروع ہوگیا تھا کہ مسیلمہ نے نبوت کا دعویٰ کیا اور کہا کہ مجھے وحی آتی ہے اس کے بعد وقتاً فوقتاً جھوٹے نبی آتے رہے اور ایک دو صدی کے بعد فنا ہوتے رہے۔ ہندوستان میں دو تین صدی کے بعد سید محمد جونپوری مہدی و نبی کے قدم پر مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا۔ ''وآخرین منھم لما یلحقوا بھم'' قرآن کی آیت کو سید محمد جونپوری کی مانند اپنی جماعت کے حق میں کہہ کر دعویٰ نبوت کیا جو جلد زمانہ اور سنت اللہ بتاوے گا۔ یہ بھی پہلے مدعیان کی طرح نابود ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس فتنے اور الٹی سمجھ سے بچاوے۔ آمین!

خاکسار پیر بخش عفی عنہ

(ماہنامہ تائید اسلام ماہ جنوری ۱۹۲۰ء ص ۱ تا ۲۴)

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حکیم محمد حسین قادیانی

کے

ہینڈ بل نمبر ۱ کا جواب

جناب بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کا شکر ہے کہ بہت انتظار کے بعد حکیم محمد حسین نے جواب عنایت فرمایا۔ جس کا جواب الجواب ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

افسوس! حکیم صاحب نے میرے رقعہ کی نقل درج نہیں کی جو میں نے ان کو لکھ کر دیا تھا۔ اس میں میرا دعویٰ تھا کہ حضرت عیسیٰ نبی اللہ روح اللہ جس کے اور محمد ﷺ کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ اصالتاً تشریف لاویں گے اور میرا اقرار تھا کہ اگر میں ایسی حدیثیں نہ دکھاؤں تو میں مرزائی ہو جاؤں گا۔[1] کیونکہ حکیم صاحب نے میرا رقعہ تو نقل نہ کیا جیسا کہ میں نے ان کا رقعہ نقل کیا تھا۔ ان کو بھی میرا رقعہ نقل کر کے جواب دینا چاہئے تھا اور یہ انہوں نے اس واسطے کیا ہے کہ جو کچھ وہ خارج از بحث لکھیں۔ اس پر پردہ پڑا رہے۔ مگر ہم ذیل میں حکیم صاحب کی عبارات خارج از بحث کو اختصار کے ساتھ درج کر کے جواب الجواب عرض کرتے ہیں۔ ناظرین انصاف پسند خود فیصلہ کریں گے کہ کون حق پر ہے؟

اوّل جواب حکیم قادیانی: ''میرا مطالبہ تھا کہ کسی حدیث سے حضرت مسیح کا بجسد عنصری آسمان پر جانا ثابت کریں۔ خواہ وہ حدیث ضعیف سے ضعیف اور موضوع سے موضوع ہی ہو۔ اس کا تو کوئی جواب ثبوت نہیں دیا بلکہ اعتراف کیا کہ جب کوئی آسمان پر جاوے ہی نہیں تو واپس کیسے آسکتا ہے۔ عجب بات ہے کہ خود ہی اعتراف بھی کرتے ہیں اور پھر خود ہی بغیر اس کے کہ آسمان پر جانا ثابت کریں ان کے واپس آنے کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔''

جواب الجواب: حضرت آپ کے مطالبہ کا جواب تو قرآن شریف سے دیا گیا کہ: ''بل رفعہ اللہ الیہ (النساء:۱۵۸)'' جو قرآن شریف نے فرمایا کہ مسیح نہ تو قتل ہوا اور نہ صلیب دیا گیا بلکہ یقیناً قتل نہیں ہوا، اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا۔

[1] بابو صاحب کا ایسا لکھنا جائز نہیں۔ اس لئے قادیانیت کفر ہے اور کفر کو اختیار کرنے پر رضا کا اظہار بالکل درست نہیں۔ مناظرہ میں کہنا کہ یہ ایسے ہو تو میں مرزائی ہو جاؤں گا۔ یہ حرام ہے۔ اس کے بجائے کوئی اور شرط لگا دیا کریں تو میں آئندہ یہ حوالہ پیش نہیں کروں گا۔ چاہے فقرہ مختلف یا اس سے ملتا جلتا۔

وجہ استدلال یہ تھی کہ چونکہ قتل وصلیب کا فعل جسم پر وارد ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ قتل وصلب کی نفی فرما کر بل حرف اضراب سے مسیح کا مع الجسم اٹھایا جانا فرمایا ہے۔ کیونکہ بل کا ما قبل و مابعد ایک ہی جنس کا ہونا چاہئے تو ثابت ہوا کہ مسیح کا رفع بجسد عنصری ہوا۔ کیونکہ جو چیز قتل وصلب سے بچائی گئی اسی چیز کا رفع ہوا اور اپنے اس خیال سے کہ آپ قرآن شریف کو مانتے ہیں اور مسلمانوں کے ہر ایک فرقہ کا مسلمہ اصول ہے کہ سب سے پہلے کسی ثبوت کے واسطے قرآن شریف سند ہے۔ اس کے بعد حدیث، اس کے بعد اجتہاد امام وعمل واجماع سلف صالحین۔ اس واسطے میں نے قرآن شریف پیش کیا تھا۔ آپ کا فرض تھا کہ قرآن کا مقابلہ قرآن سے کرتے اور کوئی آیت پیش کرتے جس میں لکھا ہوتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع روحانی ہوا اور ان کا جسم مبارک یہود کے حوالے کیا گیا اور جو جو عذاب یہود نے چاہے ان کو دیئے۔ بغیر آیت قرآن کے آپ ہزار بات بنائیں کوئی قبول نہیں ہوسکتی۔ پس آپ قرآن کے مقابلہ میں قرآن سے سند دیں۔ جب قرآن شریف سے رفع جسمانی ثابت ہے تو آپ کی بلاسند بات کس طرح مانی جاوے۔ ہم ذیل میں حدیثیں بھی آپ کی خاطر لکھ دیتے ہیں جن سے رفع بجسد عنصری ہونا ثابت ہے جو کہ رفع کی تفسیر کرتی ہیں۔

بل رفعہ اللہ کی تفسیر

اسی آیت: ’’**بل رفعه الله الیه** (النساء:۱۵۸)‘‘ کی تفسیر جو مفسرین نے کئی سو برس پہلے لکھی ہے۔ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ حضرت مسیح کا رفع بجسد عنصری ہوا اور مفسرین متقدمین کا تفسیر کرنا زیادہ معتبر ہے۔ کیونکہ اوّل تو وہ تفسیر بالرائے کو کفر جانتے تھے۔

دوم: اب سے کوئی سو برس پہلے تفسیر کر چکے ہیں تاکہ یہ اعتراض بھی نہ ہو کہ مرزائیوں سے عداوت تھی۔

سوم: اہل زبان تھے اور انہوں نے انجیلوں اور حدیثوں سے قرآن مجید کی آیت: ’’**بل رفعه الله الیه** (النساء:۱۵۸)‘‘ کی تفسیر کی ہے۔ وہو ہذا!

۱...... ابن کثیر نے سعید ابن منصور اور نسائی اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ سے باسناد صحیح ابن عباس سے روایت کیا ہے۔ حدیث بہت طویل ہے۔ صرف وہ حصہ جس کا آپ نے

مطالبہ کیا ہے لکھا جاتا ہے۔ وہو ہذا! ’’فالقی علیہ شبھہ عیسٰی ورفع عیسٰی من روزنۃ فی البیت الی السماء ‘‘(ترجمہ) پھر حضرت عیسٰی علیہ السلام کی شباہت اس شخص پر ڈالی گئی اور حضرت عیسٰی علیہ السلام مکان کے روشن دان سے آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ روشن دان کا ذکر اسی واسطے کیا کہ رفع جسمانی ہوا۔ ورنہ روح کے رفع کے واسطے روشن دان کی ضرورت نہ تھی۔

۲...... ’’عن مجاھد وقولہ تعالٰی شبّہ لھم قال صلبوا غیر عیسٰی شبھوہ یعنی وبجسدہ ایاہ ورفع اللّٰہ الیہ عیسٰی حیاً‘‘(ترجمہ) فرمایا مجاہد نے صلیب یعنی دار پر چڑھایا یہود نے شبیہ عیسٰی علیہ السلام کو اس حال میں کہ گمان کرتے تھے اس شبیہ کو عیسٰی اور اٹھایا اللہ نے مسیح کو زندہ آسمان پر۔

حیاً کا لفظ ظاہر کر رہا ہے کہ رفع بجسد عنصری ہوا۔

۳...... ’’اخرج ابن جریر عن السدی قال ان بنی اسرائیل حصر وعیسٰی تسعۃ عشرا رجلاً من الحواریین فی بیت فقال عیسٰی لاصحابہ من یأخذ صورتی فیقتل ولہ الجنۃ واخذھا رجل منھم صعد عیسٰی الی السماء فذالک. قولہ تعالٰی ’’ومکروا ومکر اللّٰہ واللّٰہ خیر الماکرین (آل عمران:۵۴)‘‘

(ترجمہ) اخراج کیا ابن جریر نے سدی سے فرمایا سدی نے محاصرہ کیا یہود نے عیسٰی علیہ السلام کا بمعہ حواریوں کے بیچ ایک مکان کے۔ پس فرمایا عیسٰی علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو تم میں سے کون قبول کرتا ہے صورت میری تاکہ قتل کیا جائے میری جگہ اور واسطے اس کے جنت ہو۔ پس قبول کیا ایک نے ان میں سے اور اٹھائے گئے عیسٰی علیہ السلام طرف آسمان کے۔ یہی ہے مضمون خداوند کریم کے قول: ’’ومکروا ومکر اللّٰہ واللّٰہ خیر الماکرین (آل عمران:۵۴)‘‘ لو حکیم صاحب قادیانی یہاں صعد کا لفظ بھی مستعمل ہے جو بجسد عنصری حضرت عیسٰی علیہ السلام کا آسمان پر جانا ظاہر کرتا ہے۔

۴...... ’’عن محمد بن علی بن ابی طالب ابن الحنفیۃ قال لیس من اھل الکتاب احد الّا .... الملائکۃ تضربون وجھہ ودبرہ ثم یقال یا عدو اللّٰہ

ان عیسیٰ روح اللہ وکلمۃ اللہ کذبت علی اللہ وزعمت انہ الیہ. ان عیسیٰ لم یمت وانہ رفع الی السماء وھو نازل قبل ان تقوم الساعۃ‘‘

(ترجمہ) روایت ہے محمد بن علی بن ابی طالب سے بیچ تفسیر آیہ مذکورہ کے کہ ہر ایک اہل کتاب کو ملائکہ ماریں گے اور کہیں گے کہ جھوٹ بولا تم نے کہ مسیح خدا ہے بلکہ عیسیٰ علیہ السلام روح اور کلمہ خدا کا ہے اور عیسیٰ فوت نہیں ہوئے اور وہ اٹھائے گئے آسمان پر پھر نازل ہوں گے آگے قیامت کے۔ لوحکیم صاحب قادیانی اب تو روز روشن کی طرح ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع بجسد عنصری ہوا۔ کیونکہ مرا نہیں اور جب تک کوئی نہ مرے جسد عنصری سے الگ نہیں ہوتا۔

۵...... ’’واخراج البخاری فی تاریخہ والطبرانی عن عبداللہ بن سلام قال یدفن عیسیٰ ابن مریم معہ رسول اللہ ﷺ وصاحبیہ ...... قبرہ رابعاً‘‘

(ترجمہ) اخراج کیا بخاری نے بیچ تاریخ اپنی کے اور طبرانی نے عبداللہ بن سلام سے۔ فرمایا عبداللہ بن سلام نے دفن کئے جاویں گے عیسیٰ بیٹے مریم کے ساتھ محمد ﷺ کے اور شیخین کے۔ پس ہوگی قبران کی چوتھی۔

لوحکیم صاحب قادیانی اس حدیث نے فیصلہ کردیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع بجسد عنصری ہوا۔ کیونکہ مرے نہیں بعد نزول مریں گے اور مدینہ منورہ میں رسول اللہ کے مقبرہ میں دفن ہوں گے۔ جب مرے نہیں اور ان کا رفع قرآن مجید سے ثابت ہے تو بجسد عنصری آسمان پر جانا ثابت ہوا اور انہیں عیسیٰ علیہ السلام نبی ناصری کا اصالتاً نزول بھی ثابت ہوا۔ کیونکہ اگر مرزا قادیانی، مسیح موعود ہوتے تو مدینہ منورہ میں مدفون ہوتے۔ مرزا قادیانی نے تو حج تک بھی ادا نہیں کیا۔ مدینہ منورہ جانا اور دفن ہونا تو درکنار اور یہ حدیث ہے بھی بخاری کی۔

قادیانی حکیم صاحب! اب تو عجب بات نہ رہی۔ وہ عجب بات نہ تھی مگر آپ کی سمجھ میں ایسی صاف اور سیدھی بات نہیں آئی۔ بلکہ آپ کو مرزا قادیانی کو فرمانا بھی بھول گیا کہ وہ ازالہ اوہام میں اقرار کر چکے ہیں کہ: ’’نزول فرع ہے صعود کی۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۲۶۹، خزائن ج۳ ص۲۳۶)

جب نزول حدیثوں سے ثابت ہے جس کو آپ نے بھی تسلیم کیا ہے تو رفع خود بخود

ثابت ہوا۔ کیونکہ یہ اظہر من الشّمس ہے کہ جب بولا جاوے کہ زید شملہ سے اترے گا تو ثابت ہو جاتا ہے کہ زید کا اترنا اس کے صعود کو ثابت کرتا ہے۔ اسی واسطے میں نے لکھا تھا کہ جب کوئی جاوے ہی نہیں تو آ کیسے سکتا ہے اور آنا روز روشن کی طرح مخبر صادق حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی حدیثوں سے ثابت ہے۔ جب واپس آنا اصالتاً حضرت عیسیٰ بنی اسرائیلی کا مذکور ہے تو ان کا صعود بھی ثابت ہے۔ کیونکہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوسرے نبیوں اور رسولوں کی طرح فوت ہو جاتے تو پھر ان کا نزول بھی نہ فرمایا جاتا۔ چونکہ نزول جسمی ثابت ہے، اس لئے صعود جسمی بھی متحقق ہے۔

باقی رہا آپ کا یہ اعتراض کہ یہ محال عقلی ہے کہ کوئی شخص بجسد عنصری آسمان پر چڑھ جاوے، درست نہیں۔ بلکہ خلاف عادت ہے۔ مگر یہ اعتراض اس وقت درست ہوسکتا تھا جب کہ یہ کہا جاتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود بخود آسمان پر چڑھ گئے۔ مگر جب قرآن مجید نے یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا۔ کیا آپ کے اعتقاد میں خدا تعالیٰ انسان کی طرح اسباب کا محتاج ہے اور خدا محالات عقلی پر قادر نہیں اور یہ بدیہی غلطی ہے۔ کیونکہ اگر خدا تعالیٰ محالات عقلی پر قادر نہیں تو قادر مطلق بھی نہیں اور یہ خدا کی نسبت نقص ہے اور جس وجود میں نقص ہو وہ خدائی کے لائق نہیں۔ مگر مجھ کو تعجب آتا ہے کہ آپ مرزا قادیانی کی تحریر کو کیوں بھول گئے جو وہ اپنے کشف کی تصدیق میں جس میں ''انہوں نے خدا تعالیٰ کو خلاف قرآن شریف متمثل ومتشکل دیکھا اور اپنی پیش گوئیوں پر دستخط کر دیئے اور خدا نے قلم جھاڑا تو سرخی کے قطرے مرزا قادیانی کے کرتہ اور عبداللہ کی ٹوپی پر پڑ گئے۔''

(حقیقت الوحی ص ۲۵۵، خزائن ج ۲۲ ص ۲۶۷)

اس جگہ مرزا قادیانی اپنے اس کشف کو منوانے کے واسطے سب محالات عقلی وخلاف قانون قدرت کو فراموش کر کے فرماتے ہیں: ''ایک غیر آدمی اس راز کو نہیں سمجھے گا۔ مگر جس کو روحانی امور کا علم ہو وہ اس میں شک نہیں کرسکتا۔ اسی خدا خدا نیست سے ہست کرسکتا ہے۔'' (حقیقت الوحی ص ۲۲۵، نشان ۱۰۶، خزائن ج ۲۲ ص ۲۶۷ ملخص)

آپ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا لوہے اور لباس کا کارخانہ آسمان پر ہے۔ اب میں پوچھتا ہوں کہ قلم ودوات وسیاہی کا کارخانہ آسمان پر ہے؟

اب مرزا قادیانی اور آپ اگر خدا تعالیٰ کو ہست سے نیست کرنے والا یقین کرتے ہیں تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمی سے جس کو انا جیل وقرآن شریف واحادیث نبوی بیان کرتی ہیں، کیونکر انکار کر سکتے ہیں یا ثابت ہوگا کہ آپ خدا کو بھی انسان کی طرح سمجھتے ہیں اور جو انسان کے لئے محال ہے وہ خدا کے لئے بھی محال ہے۔ کیا آپ جس طرح محال عقلی کہہ کر رفع جسمی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے انکار کرتے ہیں۔ مرزا قادیانی کے کشف سے بھی انکار کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ بھی محال عقلی ہے کہ خدا تعالیٰ قلم ودوات لے کر مرزا قادیانی کے پاس آ کر دستخط کرے اور سرخی کے قطرے مرزا قادیانی پر حقیقی طور پر پڑیں۔ اگر مرزا قادیانی کے کشف کو حق سمجھتے ہو اور انجیل اور قرآن شریف اور احادیث کو جھٹلاتے ہو تو پھر اپنے ایمان کا فکر کرو۔ اس صورت میں تو آپ کا ایمان کتابوں پر نہیں رہتا جو کہ مومن کی پہلی منزل ہے کہ: ’’امنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ‘‘ کیسا افسوس کا مقام ہے کہ منہ سے تو کہا جاتا ہے کہ ہم مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے اور حال یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان اور خدا تعالیٰ کے فرمودہ پر تو محالات عقلی وخلاف قانون قدرت کے اعتراض کرتے ہیں اور مرزا قادیانی کو جو صریح قرآن شریف کی آیت: ’’لیس کمثلہ شئ (الشوریٰ:۱۱)‘‘ کے خلاف کشف ہوا بے چون وچرا مانتے ہیں۔ جب فرمودہ خدا اور رسول پر اعتراض کئے جاویں اور اپنی محدود ناقص عقل کو سچا رہبر سمجھا جاوے تو پھر یہ کہنا کہ ہم قرآن اور حدیث کو مانتے ہیں، کہاں تک درست ہے۔ جب کتابوں کا مضمون جو ان میں لکھا ہوا ہے نہیں مانا جاتا تو کتابوں کا ماننا نہ ماننا برابر ہے اور مومن وغیر مومن میں کچھ فرق نہیں رہتا۔

جواب حکیم صاحب قادیانی: سب سے زیادہ میاں پیر بخش صاحب زور لفظ نزول پر ہے۔ حالانکہ نزول کے معنی لازماً آسمان سے اترنے یا اوپر سے نیچے آنے کے نہیں۔ ورنہ میاں پیر بخش صاحب بتائیں کہ: ’’انزلنا الحدید (الحدید:۲۵)‘‘ یا ’’انزلنا علیکم لباساً (الاعراف:۲۶)‘‘ کے معنی بھی آسمان سے اترنے کے کریں گے۔

نزول کی بحث

جواب الجواب: ہر ایک زبان میں ایک لفظ کے کئی کئی معنی ہوتے ہیں۔ جیسا کہ صلوٰۃ کے معنی چوتڑ ہلانے کے بھی ہیں اور نماز کے بھی ہیں دعا کے بھی ہیں اور صوم کے معنی مینگنی

شترمرغ کے ہیں اور روزہ رکھنے کے بھی ہیں۔ چشم کے معنی آنکھ کے بھی ہیں اور امید کے بھی ہیں۔ آہو کے معنی ہرن کے بھی ہیں اور عیب کے بھی ہیں۔ اسی طرح نزول کے معنی اترنے کے بھی ہیں اور زمین سے پیدا ہونے کے بھی ہیں۔ مگر یہ معنی حقیقی نہیں۔ دیکھو خدا تعالیٰ فرماتا ہے:’’**وان من شئ الا عندنا خزائنہ وماننزلہ الّا بقدر معلوم** (الحجر:۲۱)‘‘

یعنی کوئی چیز ایسی نہیں جس کے خزانے ہمارے پاس نہ ہوں اور ہم خاص انداز پر اتارتے ہیں۔ پس جس طرح کوئی بے نماز کہہ دے کہ صلوٰۃ کے معنی نماز معروف کے نہیں ہیں۔ میں نماز نہیں پڑھتا اور روزہ نہ رکھنے والا کہہ دے کہ صوم کے معنی روزہ رکھنے کے نہیں۔ اسی طرح قادیانی حکیم عیسیٰ نے مغالطہ دیا ہے اور قرآن مجید کی آیات لکھ کر نزول کے معنی جو اترنے کے بھی ہیں، انکار کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے خود اپنے اترنے کے واسطے نزول کا لفظ استعمال فرمایا:’’**قال نزلت حتی انتھیت الٰی موسٰی**‘‘یعنی شب معراج میں میں اترا یہاں تک کہ نہایت کی موسیٰ کی طرف۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم بھی قرآن مجید کی وہ چند آیات پیش کریں جن سے پیدا ہونے کے معنی نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اترنے کے ہیں تاکہ حکیم عیسیٰ قادیانی کا مغالطہ معلوم ہو۔

<u>پہلی آیت</u>:’’**بما انزل الیک وما انزل من قبلک** (البقرۃ:۶)‘‘

جو وحی تم پر اتاری اور وحی تم سے پہلوں پر اتاری۔

<u>دوسری آیت</u>:’’**وانزلنا علیکم المن والسلوٰی** (البقرۃ:۵۷)‘‘

اتارا تم پر من وسلویٰ۔

<u>تیسری آیت</u>:’’**اللّٰھم ربنا انزل علینا مائدۃ من السماء** (المائدۃ:۱۱۴)‘‘

اے اللہ اتار ہمارے لئے دسترخوان۔

<u>چوتھی آیت</u>:’’**وانزل من السماء مآءً** (البقرۃ:۲۲)‘‘

<u>پانچویں آیت</u>:’’**اذ قال الحواریون یا عیسٰی ابن مریم ھل یستطیع ربک ان ینزل علینا مائدۃ من السماء** (المائدۃ:۱۱۲)‘‘

یعنی اے عیسیٰ مریم کے بیٹے کیا مہربانی کرے گا تیرا خدا کہا اتارے ہم پر کھانا آسمان سے۔

حدیث شریف سے نزول کے معنی اترنے کے اوپر لکھے جاچکے ہیں۔

قرآن مجید میں بہت آیات ہیں جن میں لفظ نزول استعمال ہوا ہے جس کے معنی اترنے کے ہیں اور سب مفسرین ومترجمین نے اترنے کے معنی کئے ہیں۔ جب یہ معلوم ہوا بلکہ ثابت ہوا کہ نزول کے معنی اوپر سے نیچے آنے کے بھی ہیں تو پھر حکیم عیسیٰ قادیانی کا یہ لکھنا بالکل غلط ہے کہ نزول کے معنی زمین سے پیدا ہونے کے ہیں۔ ہاں! معنی کرنے کے وقت قرینہ دیکھا جاتا ہے اور جو معنی قرینہ کے مطابق ہوں وہی درست ہوسکتے ہیں۔ اب مسیح کی بابت رسول اللہ ﷺ کے سامنے مقدمہ پیش ہوا۔ عیسائی کہتے تھے کہ حضرت عیسیٰ دوبارہ آویں گے اور یہود کہتے تھے کہ ہم نے اس کو قتل کردیا ہے وہ نہیں آسکتا۔ رسول اللہ نے فیصلہ کیا کہ حضرت عیسیٰ مرے نہیں۔ یہود کا کہنا غلط ہے اور وہ قرب قیامت میں نازل ہوں گے اور ان کا نازل ہونا قیامت کے دس نشانوں میں سے ایک نشان ہوگا۔ اب اگر آپ نازل ہونے کے معنی پیدا ہونے کے کریں وہ بالکل غلط ہیں۔ کیونکہ مقدمہ کی صورت یہ نہیں۔ مقدمہ اصالتاً نزول کا ہے۔ پس آپ نزول کے معنی حدیثوں میں جو ہے اس کے پیدا ہونے کے معنی ہرگز نہیں کرسکتے۔ کیونکہ ڈگری دعویٰ کے برخلاف ہے اور یہ کسی طرح درست نہیں عیسائیوں کا دعویٰ اصالتاً نزول مسیح تھا۔ اگر جج خلاف دعویٰ ڈگری دے تو درست نہیں اور جج نا قابل ثابت ہوتا ہے۔

جواب حکیم عیسیٰ قادیانی: ’’اخوۃ العلّات‘‘ والی حدیث میں انہٗ کا ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف نہیں۔ اس کے مثیل کی طرف ہے۔ اگر علوم آلیہ سے مس ہوتی تو وہ ’’انہ‘‘ کا ضمیر حضرت مسیح کی طرف نہ پھیرتے۔ بعض وقت ضمیر مرجع کے مثیل کی طرف پھیر جاتی ہے جیسا کہ: ’’اخذت الدرھم و نصفہ‘‘ یعنی ایک درہم لیا اور اس کا نصف۔ یہاں نصف سے ایک درہم کی مثل مراد ہے۔

ضمیر کا مرجع

جواب الجواب: ضمیر قائم مقام مرجع کے ہوتا ہے یعنی جو نام پہلے مذکور ہو اس کو بار بار ذکر کرنے سے طول کلام ہوتا ہے اور عیب سخن ہے۔ اس لئے بجائے اسم معرفہ مذکورہ کے ضمیر استعمال کیا جاتا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں عیسیٰ بیٹے مریم کے قریب تر

ہوں۔ پھراس کی تشریح فرمادی کہ وہ عیسیٰ بن مریم نبی اللہ جس کے اور میرے درمیان کوئی نہیں۔ آگے ضمیر ’’انہ‘‘ کا استعمال فرمایا۔ یعنی بجائے عیسیٰ ابن مریم فرمانے کے صرف ’’انہ‘‘ فرمایا کہ وہی عیسیٰ بیٹا مریم کا نازل ہوگا۔ اب حکیم قادیانی جوفرماتے ہیں کہ ’’انــہ‘‘ کا ضمیر اس کے مثیل کی طرف پھرتا ہے بالکل غلط ہے۔ کیونکہ مرجع ہونے کے واسطے کسی وجود کا اس وقت یعنی کلام کرنے کے وقت موجود ہونا یا کلام کی ابتداء میں اس کا پہلے مذکور ہونا ضروری ہے۔ پھر ضمیر استعمال کیا سکتا ہے۔ جب کلام میں مرجع مذکور ہو تو پھر ایک غیر کی طرف ضمیر پھیرنا جائز نہیں ہوتا۔ جب حضرت عیسیٰ ابن مریم پہلے حدیث میں مذکور ہے تو پھر ضمیر بھی اسی کی طرف یعنی عیسیٰ کی طرف راجع ہوگا۔ نہ کہ اس وجود کی طرف جو کلام کے وقت پیدا بھی نہ ہوا تھا اور تیرہ سو برس کے بعد پیدا ہوا، اور اس کے لئے کوئی قرینہ بھی نہیں یا یہ ثابت کرو کہ میرزا قادیانی اس حدیث کے وقت موجود تھے اور آنحضرت ﷺ کو ان کا علم تھا یا اپنی غلطی کا اقرار کرو کہ ضمیر ’’انــہ‘‘ کا مرزا قادیانی کی طرف ہرگز نہیں راجع ہوسکتا۔ باقی رہا آپ کا یہ فرمانا کہ مثیل کی طرف بھی ضمیر جاسکتی ہے اور جو مثال دی ہے وہی آپ کی غلط فہمی ظاہر کردی ہے۔ دیکھو ’’اخذت الدرھم ونصفہ‘‘ یعنی میں نے درہم لیا اور اس کا نصف یعنی درہم کا۔ اب اس کلام میں اوّل درہم مذکور ہے اور نصف اسی درہم کی جز ہے جو کہ متحد الزمان ہے۔ پس نصفہ‘ کی ضمیر درہم کی طرف پھرتی ہے جو کہ اس مثال میں مذکور ہے۔ آپ کوئی ایسی مثال دیں۔ جس کا وجود کلام کرنے کے وقت پیدا ہوا ہو اور متکلم نے ۱۳سو برس پہلے اس کا کلام میں ذکر نہ کر کے صرف ضمیر ’’انہ‘‘ اس کی طرف راجع کی ہو، بغیر قرینہ کے۔ پس ’’انہ‘‘ نازل سے مراد حضرت عیسیٰ ابن مریم ہی ہوگی۔ جس طرح نصفہ‘ کی ضمیر سے درہم مراد ہے جو کہ مذکورہ عبارت میں ہے۔ مرزا قادیانی کو مثیل عیسیٰ ابن مریم کہنا بھی دعویٰ بلادلیل ہے۔ جس حقیقت روحانی کی رو سے مرزا قادیانی مثیل مسیح بنتے تھے۔ اسی حقیقت روحانی کی رو سے کرشن بنتے تھے، مریم بنتے تھے۔ ابراہیم بنتے تھے اور محمد رسول اللہ ﷺ بنتے تھے۔

اب آپ ہی فرماویں کہ مرزا قادیانی کی کون سی بات درست ہے اور ’’انــہ‘‘ کی ضمیر کرشن جی و مریم و ابراہیم کی طرف۔ پھرے گی یا عیسیٰ کی طرف۔ جو حدیث میں مذکور ہے۔ علاوہ ازیں ضمیر زیر بحث کا مرجع اسم علم یعنی عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور جو مثال آپ نے پیش کی ہے، اس میں مرجع ضمیر اسم جنس ہے اور دونوں کا فرق علم نحو کے جاننے والوں پر مخفی نہیں۔ کیا

آپ کی عقل میں مرزا قادیانی بھی ہم جنس ہیں کہ آپ نے ایسی مثال دی۔ اگر مرزا قادیانی بھی درہم کی جنس سے تھے تو مثال آپ کی درست اور اگر انسان تھے تو مثال آپ کی غلط ہے۔ کیا علوم آلیہ کی مس اسی کا نام ہے کہ اسم علم اور اسم جنس میں جو فرق ہے سمجھا نہ جاوے اور ایک انسان کو دھات سمجھا جاوے۔

جواب حکیم قادیانی: بے شک یہ وہی حلّیہ ہے جو آنے والے مسیح کا رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ یہاں بھی فرمایا ہے: ''رجل مربوع الی الحمرة والبیاض'' لمبے بالوں والہ سرخ سپیدی مائل اور یہی بخاری کی اس حدیث میں ہے جہاں آنے والے مسیح کا حلّیہ بیان فرمایا۔

حلّیہ مسیح

جواب الجواب: جس حدیث میں انه نازل فرمایا اور عیسیٰ ابن مریم فرمایا اور نبی اللہ فرمایا اور پھر یہ خصوصیت فرمادی کہ وہ عیسیٰ جس کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں، وہی آنے والا ہے۔ اسی حدیث کے آخیر یہ حلّیہ فرمایا: ''فاذا رأیتموہ فاعرفوہ رجل مربوع الی الحمرة والبیاض'' یعنی میانہ قد، گندم گوں، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہی عیسیٰ نازل ہوگا۔ کیونکہ عروہ بن مسعود سے اس کی مشابہت تھی۔ یہ حلّیہ بخاری کے حلّیہ سے مختلف نہیں۔ کیونکہ بخاری میں ''احمر جعد عریض الصدر'' حلّیہ مذکور ہے اور بخاری نے عروہ بن مسعود کی مشابہت سے انکار نہیں کیا اور نہ دوسرے کسی شخص سے مشابہت بیان کی تاکہ معلوم ہوتا کہ بخاری والا مسیح اور دوسرا شخص ہے۔ پس اس اختلاف بیان راویان حدیث کی علمائے اسلام سلف نے تطبیق کی ہے۔ سلف صالحین میں سے کسی ایک نے بھی یہ نہیں لکھا کہ دو عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ ایک عیسیٰ جو شب معراج میں رسول اللہ ﷺ نے دیکھا۔ دوسرا جو خواب میں دجال کے ساتھ دیکھا وہ دوسرا عیسیٰ ہے، کوئی سند پیش کرنی چاہئے، اپنے مطلب کے واسطے خود ہی ایک بات بنا لینی جائز نہیں۔ ایک آدمی تو سلف صالحین میں سے بتاؤ جس نے لکھا ہو کہ چونکہ حلّیہ میں اختلاف راویوں کے بیان میں ہے۔ اس لئے دو عیسیٰ ہیں۔ کیونکہ کوئی امر بھی راویوں کے اختلاف کے بغیر نہیں۔ کیونکہ سننے سنانے میں اختلاف ہو جاتا ہے۔ اگر حضرت عیسیٰ کے حلّیہ میں اختلاف ہے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے

حلّیہ میں بھی اختلاف ہے۔ دیکھو ذکر الانبیاء میں حضرت موسیٰ کا حلّیہ ایک مرد گندم گوں، دراز قد، جاعد یعنی گھونگروالے بال مذکور ہے اور معراج والی حدیث میں حلّیہ یہ ہے: ایک مرد میانہ قد دبلے گول بدن، مڑے ہوئے بال۔

تیسرا حلّیہ یہ ہے موسیٰ ایک مرد ہیں۔ مضطرب رجل الشعر جن کو سبط کہتے ہیں یعنی سیدھے بال۔

اب حکیم صاحب قادیانی بتاویں کہ اگر اختلاف حلّیہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ نے دو بنا دیئے تو اسی اختلاف حلّیہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام تین موسیٰ بنتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ کے حلّیہ میں تو ایسا اختلاف نہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ کے حلّیہ میں ہے۔ کیونکہ گورے رنگ اور گندمی رنگ میں چنداں فرق نہیں۔ جب انسان بشاش اور خوشی کی حالت میں ہو تو گورا رنگ سرخی مائل دکھائی دیتا ہے۔ یہ کوئی اختلاف نہیں ایسا ہی گھونگروالے بال۔ اگر کاٹے نہ جاویں تو لمبے ہو جاتے ہیں۔ اس میں بھی چنداں اختلاف نہیں۔ مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حلّیہ میں تو ضدین کا فرق ہے۔ ایک حلّیہ میں دراز قد اور دوسرے حلّیہ میں میانہ قد دبلے۔ تیسرے حلّیہ میں مضطرب رجل الشعر سیدھے بال۔

اب بتاؤ حضرت موسیٰ علیہ السلام آپ کے اعتقاد میں تین شخص مختلف ہیں یا حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک ہی ہیں۔ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک ہی ہیں تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خفیف سے اختلاف حلّیہ سے وہ عیسیٰ علیہ السلام سمجھے جاویں اور مرزا قادیانی کو آنے والا مسیح مانا جاوے اور ''انہ'' کا ضمیر خلاف قواعد عربیت اس شخص کی طرف راجع کیا جاوے جو تیرہ سو برس بعد پیدا ہوا ہو۔ پس صحیح مطلب حدیث کا یہی ہے کہ وہی عیسیٰ جو کہ نبی اللہ ہے جس کے اور محمد رسول اللہ ﷺ کے درمیان کوئی نبی نہیں وہی اصالتاً آسمان سے نازل ہونے والا ہے۔ کیونکہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ایسی تصریح کردی ہے کہ اس سے زیادہ ہو نہیں سکتی۔

(اوّل) اخوۃ العلاّت فرمایا: یعنی تمام نبی بھائی ہیں جس سے ثابت ہے کہ آنے والا مسیح نبی اللہ ہے۔

(دوم) ''انی اولی الناس بعیسٰی ابن مریم'' فرمایا یعنی وہ عیسیٰ نازل ہونے والا ہے جس کے میں قریب تر ہوں۔ ظاہر ہے کہ وہ عیسیٰ نبی ناصری ہے۔

(سوم)فرمایا:''لم یکن نبی بینی وبینه''یعنی وہ عیسیٰ جس کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نبی ناصری کے سواء کوئی نبی متصل حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے نہیں۔

چہارم: فرمایا''انه نازل''یعنی وہی عیسیٰ علیہ السلام جس کی خصوصیات وتخصیصات پہلے بیان کی ہیں، وہی اصالتاً نازل ہونے والا ہے۔اس قدر خصوصیات کے ہوتے ہوئے یعنی پہلے عیسیٰ ابن مریم فرمایا۔ یہ اس واسطے فرمایا تاکہ امت ٹھوکر نہ کھاوے اور کسی مدعی مسیحیت کو جوکہ باپ کے نطفہ سے پیدا ہوا وہ نہ مان لے۔اس واسطے ابن مریم فرمایا تاکہ ایسی خصوصیت ہوکہ دوسرے انسان میں وہ خصوصیت پائی ہی نہ جاوے۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی بغیر نطفہ باپ خاص کرشمہ قدرت سے پیدا ہوئے۔اس لئے ابن مریم فرمایا۔ یعنی وہی عیسیٰ علیہ السلام مسیح موعود ہے جس کا باپ نہیں۔مگر مرزاقادیانی کا باپ مرزاغلام مرتضیٰ تھے۔پس غلام احمد ولد غلام مرتضیٰ عیسیٰ ابن مریم نبی اللہ نہیں ہوسکتے۔ پھر فرمایا کہ وہ عیسیٰ جس کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ وہ عیسیٰ نبی ناصری تھا، ورنہ قادیانی حکیم صاحب پہلے مرزاقادیانی کا وہ نبی ہونا ثابت کریں جس کے اور محمد ﷺ کے درمیان کوئی نبی نہیں اور پھر''انه نازل''کا ضمیر مرزاقادیانی کی طرف راجع کریں۔ہم امید کرتے ہیں کہ حکیم صاحب ضرور مرزاقادیانی کو وہ نبی جس کے اور محمد ﷺ کے درمیان کوئی نبی نہیں ثابت کرکے اپنے آپ کو''انه نازل''کے ضمیر کو ان کی طرف راجع کرنے کے مستحق ٹھہرائیں گے۔مگر یہ بھی خیال رکھیں کہ یہ دعویٰ بھی آپ کا غلط نہ ہوکہ ہم مرزاقادیانی کو نبی نہیں مانتے۔

جواب قادیانی حکیم: ایک اور حدیث میاں پیر بخش صاحب نے امام بیہقی کی کتاب الاسماء والصفات سے نقل کی ہے کہ:''کیف انتم اذا نزل ابن مریم من السماء فیکم وامامکم منکم''یہ حدیث بخاری میں بھی نقل ہوئی ہے۔مگر من السماء کا لفظ بیہقی کی روایت میں کسی راوی نے اپنے پاس سے قیاس کرکے ڈال دیئے ہیں۔

جواب الجواب: شکر ہے قادیانی حکیم نے اس حدیث کو تو تسلیم کرلیا ہے کہ بیہقی میں ہے۔ ورنہ ہم کو تو یہ ڈر تھا کہ کہیں یہ نہ کہہ دیں، بیہقی میں نہیں ہے۔اصل کتاب لاؤ اور

دفعہ الوقتی کرتے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی کے اقوال والہامات خلاف شرع پر اعتراض کیا جاتا ہے تو یہ کہہ کر پیچھا چھڑاتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے ایسا نہیں لکھا۔

انجام آتھم لاؤ، نہ انجام آتھم اس وقت موجود ہو اور نہ کوئی دکھاوے۔ قادیانی حکیم نے حدیث تو مان لی اور یہ بھی مان لیا کہ آنے والا بھی ابن مریم ہی ہے۔ مگر چونکہ بخاری میں آسمان کا لفظ نہیں ہے۔ اس واسطے کسی راوی پر بہتان لگاتے ہیں کہ من السماء کا لفظ اپنے پاس سے لکھ دیا ہے۔ حکیم صاحب کو اوّل تو ہم الزامی جواب دیتے ہیں کہ اگر آپ کو حق ہے کہ یہ کہہ دیں کہ کسی راوی نے قیاس کر کے اپنے پاس سے من السماء کا لفظ بڑھا لیا ہے تو ہم کو بھی حق ہے کہ ہم کہہ کہ بخاری سے من السماء کا لفظ کسی راوی کے سہو سے رہ گیا ہے۔ تحقیقی جواب یہ ہے کہ سیاق وسباق حدیث بتا رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی آسمان سے نازل ہوں گے۔ کیونکہ صاف لکھا ہے: ''اذا نزل '' اب نزول کے لفظ سے ظاہر ہے کہ آنے والا مسیح اوپر سے آوے گا۔ کیونکہ ابن مریم کا لفظ بتا رہا ہے کہ آنے والا پیدا ہوا ہے جس کو حضرت محمد رسول اللہ جانتے ہیں۔ صرف اس کا اترنا باقی ہے اور اترنا کا لفظ ضرور بلند جگہ چاہتا ہے۔ جس سے اترنا ہوگا اور ساتھ ہی فیکم کا لفظ جو کہ ظرف کا لفظ ہے۔ چاہتا ہے کہ باہر سے کوئی شخص آوے اور یہ تمام اہل اسلام کا عقیدہ بموجب قرآن اور انجیل اور حدیث کے ہے کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر اٹھا لئے گئے۔ جیسا کہ انجیل میں ہے کہ بدلیوں میں ہو کر حضرت عیسیٰ آسمان پر اٹھا لئے گئے اور قرآن مجید نے اس کی تصدیق ''ماقتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ (النساء:۱۵۷، ۱۵۸) '' سے کر دی اور محمد رسول اللہ ﷺ نے جن پر قرآن مجید نازل ہوا، اس کی تفسیر بھی کر دی کہ حضرت عیسیٰ بجسد عنصری آسمان پر اٹھائے گئے۔ جیسا کہ اوپر حدیثیں ابن عباس ودیگر صحابہ سے نقل کی گئی ہیں تو من السماء کا لفظ اس حدیث میں ہونا چاہئے۔ اگر بخاری میں یہ لفظ من السماء کا چھوٹ گیا ہے تو دوسرے قرائن سے جب ثابت ہے کہ آسمان کا لفظ ضرور چاہئے تو بیہقی کا من السماء لکھنا اجماعی عقیدہ اہل اسلام کے مطابق ہے۔ بلکہ یہ ایسا اجماعی عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی بھی پہلے اسی عقیدہ پر تھے۔ جیسا کہ انہوں نے (براہین احمدیہ ص۴۹۸، ۴۹۹، خزائن ج۱ ص۵۹۳ حاشیہ درحاشیہ نمبر۳) میں لکھا ہے: ''اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق واقطار میں پھیل جائے گا۔''

دوبارہ کا لفظ جو مرزا قادیانی نے فرمایا۔ یہی آسمان سے آنا ظاہر کرتا ہے جب مرزا قادیانی آسمان سے اترنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قبول کرتے ہیں تو پھر آپ ان کے مرید ہوکران کی مخالفت نہیں کر سکتے۔ پس من السماء کا لفظ درست ہے۔ کیونکہ اناجیل میں کئی جگہ آسمان پر مسیح اٹھایا گیا درج ہے۔

جواب حکیم صاحب: میاں پیر بخش صاحب نے ایک اور حدیث کنز العمال سے نقل کی ہے کہ:''ینزل اخی عیسیٰ ابن مریم'' سے یہ استدلال کیا ہے کہ اس میں آنے والے مسیح کو آنحضرت ﷺ نے بھائی کہا ہے۔ حالانکہ مرزا قادیانی بھائی نہیں امتی ہیں۔ افسوس! میاں پیر بخش صاحب نے اس استدلال سے اپنے تمام معتقدات پر پانی پھیر دیا ہے۔ کیا ان کے اعتقاد کے مطابق جب مسیح ناصری دوبارہ نازل ہوں گے تو آنحضرت ﷺ کی امت میں داخل ہوں گے۔ اگر داخل ہوں گے تو ان پر بھائی کا لفظ صادق نہ آئے گا اور اگر بھائی اور نبی ہوں گے تو خاتم النّبیین کی مہر کیونکر سلامت رہے گی۔ آگے ایک حدیث حضرت عائشہ سے لکھی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ:''اعبدوا ربکم واکرموا اخاکم'' اپنے رب کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کی عزت کرو۔ آنحضرت ﷺ نے امت کو بھائی کہا ہے۔ مرزا قادیانی بھی امتی ہوکر بھائی محمد رسول اللہ ﷺ کے اس حدیث سے ہو سکتے ہیں یہ خلاصہ جواب حکیم صاحب کا ہے۔

جواب الجواب: یہ ارشاد رسول اللہ ﷺ کا حضرت عائشہ صدیقہ کے سوال کے جواب میں تھا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ ﷺ جب آپ کو حیوان اور درخت سجدہ کرتے ہیں تو ہم بھی آپ کو سجدہ کریں تو بدرجہ اولیٰ درست ہے۔ اس پر حضور علیہ السلام نے شرک بالعبادت کی روک کے واسطے فرمایا تھا کہ سجدہ صرف خدا کے واسطے ہے اور میں چونکہ بمجوائے''قل انما انا بشر مثلکم (الکہف:۱۱۰)''ایک بشر ہوں۔ اس لئے سجدہ مت کرو صرف میری عزت کرو۔ اس عزت کرنے کے ارشاد سے ہی ظاہر ہے کہ نبی و امتی ہم مرتبہ نہیں ہیں۔ صرف شرکت نوعی کے سبب حضور علیہ السلام نے اپنے آپ کو بھائی فرمایا کہ امت محمدی بھی دوسری امتوں کی طرح مشرک نہ ہوجاوے اور مجھ کو بھی خدا یا خدا کا بیٹا نہ سمجھ لے۔ اس واسطے اپ نے بھائی کا لفظ فرمایا۔ جیسا کہ شب معراج والی حدیث میں آپ نے فرمایا

کہ دیکھا میں نے ابراہیم کو مشابہ تھا یا تمہارے کی جس سے حضور نے مراد رکھی اپنی ذات کی۔

پس یہ حرف اشارات کے حقیقی معنوں میں نہیں ہوتے۔ یہ طرز کلام کی خوبی ہے کہ بجائے اپنی ذات ذکر کرنے کے اشارہ ذکر کر دیتے ہیں۔ پس یہ جو اخی فرمایا تو بہ سبب شرکت ذات کے فرمایا اور حدیث اخوۃ العلاّت میں اور حدیث زیر بحث میں اخی عیسیٰ بہ سبب صفات نبوت ورسالت کے فرمایا۔ انبیاء علیہم السلام بے شک بھائی امت کے ہیں۔ بہ سبب شرکت نوعی کے اور آپس میں بھائی ہیں۔ بہ سبب شرکت وحی رسالت کے اور مرزا قادیانی کو وحی رسالت نہ آتی تھی۔ اس لئے مرزا قادیانی اخی عیسیٰ کی جگہ نہیں ہوسکتے۔ اخی عیسیٰ تو وہی نبی ناصری ہے جو صاحب وحی رسالت ہے یا پہلے ثابت کرو کہ وحی رسالت مرزا قادیانی کو ہوئی تھی۔ پھر ان کو اخی محمد ﷺ بناؤ۔

مگر تعجب ہے کہ بحث نہ تو ہے اخی عیسیٰ ابن مریم ہیں کہ وہ اخی عیسیٰ ابن مریم عیسیٰ علیہ السلام ہیں نہ کہ مرزا قادیانی ہیں اور آپ تمام امت محمدی کو اخی محمدؐ ثابت کرتے ہیں۔ اس میں تو تمام افراد امت یعنی چالیس کروڑ مسلمان آپ کی منقولہ حدیث سے محمد ﷺ کے بھائی ثابت ہوئے۔ اس سے آپ کو کیا فائدہ ہوا اور مرزا قادیانی کس طرح مسیح موعود ہوسکتے ہیں جب کہ چالیس کروڑ دوسرے حصہ دار اخوت محمدی میں شریک ہیں۔ ہمارے معتقدات پر کیونکر پانی پھیر۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہم رسول اللہ ﷺ سے پہلے نبی مقرر شدہ مانتے ہیں۔ اگر وہ نازل ہو کر امتی کا کام کریں گے تو ان کی اپنی نبوت بحال رہے گی۔ صرف کام کرنے سے وہ امتی کہلائیں گے اور حقیقت میں وہ وہی اخی محمد ﷺ ہوں گے جو چھ سو برس پہلے نبی ہو چکے ہیں۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک جرنیل دوسرے جرنیل کے ماتحت کام کرتے اور خود بھی جرنیل رہے، اس میں کچھ ہرج نہیں۔ ہاں! جس جرنیل کے ماتحت کام کرے گا اس کی بڑی شان ظاہر ہوگی۔

ان عیسیٰ لم یمت

جواب حکیم قادیانی: میاں پیر بخش نے ایک اور حدیث نقل کی ہے جس کو حسن بصری کی روایت کہا جاتا ہے۔ حالانکہ وہ نہ تو حضرت محمد ﷺ سے ملے اور نہ انہوں نے رسول

اللہ ﷺ سے یہ الفاظ سنے کہ: ’’ان عیسیٰ لم یمت وانہ راجع الیکم قبل یوم القیامۃ ‘‘اس کا اعتراف مولوی محمد بشیر صاحب نے مناظرہ جو مرزا قادیانی سے ہوا، بحث کرتے ہوئے صاف طور پر اس کو مانا اور تحریری شہادت دی کہ یہ حدیث مرسل ہے۔

جواب الجواب: یہ حدیث ہے اور آپ اس کو کامل مرسل کہتے ہیں۔ شکر ہے کہ آپ اس حدیث کو مرسل تو مانتے ہیں اور اس حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہود کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں مرے اور وہ تمہاری طرف اصالتاً واپس آنے والے ہیں۔ چونکہ یہ حدیث عین مطابق ہے۔ مضمون (انجیل یوحنا ۲۸ و ۲۹) کے کہ: ’’جاتا ہوں اور تمہارے پاس پھر آتا ہوں۔‘‘

پھر آتا ہوں کی تصدیق حدیث نے کردی اور قرآن شریف نے بھی رفع آسمانی کی تصدیق فرمادی تو اظہر من الشمس ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جسمانی جو انجیل میں مذکور ہے اور قرآن شریف اور حدیث ان مضامین رفع جسمانی بخاری و مسلم میں درج ہیں، مصدق ہیں یا یوں کہو کہ اس حدیث کے مضمون کی تائید انجیل اور پھر قرآن سے ہوتی ہے تو ثابت ہوا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ کیونکہ آپ کے مسیح قادیانی کے فرشتے مولوی سید محمد احسن امروہی خود اصول مقرر کرتے ہیں کہ جب کسی حدیث کے مضمون کی تائید ہو جاوے تو چاہے وہ ضعیف ہی حدیث ہو صحیح سمجھی جاتی ہے۔

اور مولوی صاحب لکھتے ہیں: ’’واضح ہو کہ ان احادیث مندرجہ کے روایات کی جرح وتعدیل کی ہم کو کچھ ضرورت نہیں۔ کیونکہ فرض کیا کہ کوئی حدیث باعتبار کے ضعیف بھی ہو لیکن جب کہ مضمون اس کا منجملہ ان احادیث کے ہوگیا تو اب اس کی صحت میں کیا کلام باقی رہا تو اسناد کی رو سے اس میں ضعف ہو۔ (مسک العارف مصنفہ سید محمد احسن امروہی قادیانی ص ۵۵،۵۶)

اب اس حدیث کی تصدیق واقعات کرتے ہیں۔ جیسا کہ انجیل میں لکھا ہے۔ (انجیل لوقا باب ۲۴ آیت ۵ سے ۲۵) تب وہ یعنی عیسیٰ علیہ السلام انہیں وہاں سے بیت عینا تک لے گیا اور اپنے ہاتھ اٹھا کے انہیں برکت دی اور جب وہ انہیں برکت دے رہا تھا ان سے جدا ہوا اور آسمان پر اٹھایا گیا۔‘‘

جب ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہوا آسمان پر اٹھایا گیا تو اسی جسد عنصری سے بحالت

زندگی اٹھایا گیا۔ کیونکہ صرف روح تو ہاتھ نہیں اٹھاتا۔ بحالت زندگی یا پھر اٹھائے جاسکتے ہیں۔ پس حدیث کا مضمون لم یمت یعنی نہیں مرا۔ ثابت ہوا جب نہیں مرا تو زندہ اٹھایا جانا ثابت ہوا۔

انجیل (اعمال باب ا آیت ۹ سے ۱۲ تک) ’’اور یہ کہ ان کے دیکھتے ہوئے اوپر اٹھایا گیا اور بدلی نے اسے ان کی نظروں سے چھپالیا اور اس کے جاتے ہوئے جب وے آسمان کی طرف تک رہے تھے۔ دیکھو دو مرد سفید پوشاک پہنے ان کے پاس کھڑے تھے اور کہنے لگے کہ اے جلیلی مردو تم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے ہو۔ یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اٹھایا گیا ہے۔ اس طرح جس طرح تم نے اسے آسمان پر جاتے دیکھا پھر آوے گا۔

قادیانی حکیم صاحب یہی یسوع پھر آوے گا۔ یہ واقعہ حدیث کے الفاظ: ’’انہ راجع‘‘ کی تصدیق ہے اور پھر آوے گا سے ثابت ہوا کہ وہی یسوع یعنی مسیح ناصری آوے گا اس سے رفع بجسد عنصری بھی ثابت ہوا اور حدیث کے الفاظ ’’راجع الیکم‘‘ سے بھی رفع جسمانی بجسد عنصری ثابت ہوا۔ کیونکہ جب مرا نہیں اور پھر آوے گا تو ثابت ہوا کہ اسی جسد عنصری سے آسمان پر گیا اور اسی جسم عنصری کے ساتھ واپس آوے گا۔ حدیث کا لفظ راجع بتا رہا ہے کہ اصالتاً نزول ہوگا نہ کہ بروزاً وتمثیلاً۔ مرزا قادیانی خود ایام صلح میں تسلیم کر چکے ہیں کہ واپس اصالتاً آنے کے واسطے لفظ رجعت کا ہے۔ اگر مخالفین راجع کا لفظ دکھائیں تو اصالتاً نزول ثابت ہوگا۔ اصل عبارت مرزا قادیانی کی نقل کی جاتی ہے تاکہ شک نہ رہے: ’’اگر نزول کے لفظ سے یہ مقصود تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے دوبارہ آئیں گے تو بجائے نزول کے رجوع کہنا چاہئے تھا۔ کیونکہ جو شخص واپس آتا ہے اس کو زبان عرب میں راجع کہا جاتا ہے۔‘‘ (ایام الصلح ص۱۴۶، خزائن ج۱۴ ص۳۹۲)

حکیم صاحب اس حدیث میں راجع کا لفظ بھی موجود ہے جس سے مسیح کا زندہ اسی جسد عنصری سے رفع ہونا اور اسی جسد عنصری سے واپس آنا ثابت ہے۔

رفع روحانی کی تردید تو حضرت مسیح خود فرما رہے ہیں۔ (انجیل لوقا باب ۲۴ آیت ۳۹ سے ۴۳ تک) ’’میرے ہاتھ پاؤں کو دیکھو کہ میں ہی ہوں اور مجھے چھوؤ اور دیکھو کیونکہ روح کو جسم اور ہڈی نہیں۔ جیسا کہ مجھ میں دیکھتے ہو اور یہ کہہ کر انہیں اپنے ہاتھ پاؤں دکھائے اور

جب دے مارے خوشی کے اعتبار نہ کرتے اور متعجب تھے۔ اس نے ان سے کہا کہ یہاں تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے۔ تب انہوں نے بھونی ہوئی مچھلی کا ایک ٹکڑا اور شہد کا ایک چھتہ اس کو دیا۔ تب اس نے لے کر ان کے سامنے کھایا۔‘‘ اس انجیل کے مضمون سے جو ایک تاریخی مضمون ہے صاف ثابت ہے کہ مسیح بجسد عنصری شاگردوں کو قبل از رفع ملا اور اپنا جسم دکھایا اور روح بلاجسم ہونے کی تردید کی اور پھر جیسا کہ اوپر انجیل سے بتایا گیا ہے شاگردوں کے حق میں برکت دیتا ہوا، اسی جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھایا گیا۔ پس حدیث کا لفظ راجع اور انجیل کے اس مضمون سے رفع جسمانی ثابت ہوا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ کیونکہ واقعات اس کی تصدیق کرتے ہیں۔

جواب حکیم قادیانی: کون سی لغت یا قرآن کریم کی کسی آیت کے مطابق رفع کے معنی جسد عنصری کے ساتھ اٹھایا جانا کئے جاتے ہیں۔ بطور اختصار!

رفع کا معنی اٹھانا

جواب الجواب: پہلے ہم حکیم صاحب کو ایک عام لغت کی کتاب سے دکھاتے ہیں کہ رفع کے معنی اٹھانے کے ہیں۔ دیکھو (منتہی الارب فی لغات العرب) رفعہ رفعنا بالفتح برداشت آں راخلاف وضع یعنی رفعہ کے معنی ہیں اس کو اٹھایا اٹھانا مقابلے وضعہ کے ہے۔ اب قرآن کریم کی آیات بھی سن لو، کس طرح اللہ تعالیٰ آپ کو انصاف کرنے کی توفیق عطاء فرماوے۔ ’’ورفع ابویه علی العرش (الیوسف:۱۰۰)‘‘ ’’ورفعنا فوقکم الطور (البقرۃ:۶۳)‘‘ کیا یہاں رفع روحانی مراد لوگے کہ حضرت یوسف کے والدین کا رفع حضرت یوسف کے تخت پر روحانی ہوا تھا اور بنی اسرائیل پر پہاڑ کا رفع جسمانی نہ تھا بلکہ اللہ تعالیٰ نے پہاڑ کی جان نکال کر رفع روحانی پہاڑ کا کیا تھا۔ حدیث میں جو رفع یدین آیا ہے۔ کیا اس کے معنی یہ کرو گے کہ ہاتھوں کی جان نکال کر روحانی رفع ہاتھوں کا ہوا، ہرگز نہیں تو پھر حضرت مسیح کے واسطے جو رفع کا لفظ آیا اور اس کے اٹھائے جانے کا ذکر جو انجیلوں میں ہے اور قرآن شریف اور احادیث اس کے مؤید ہیں تو پھر رفع جسمانی تسلیم کرنے میں آپ کو کیوں عذر ہے۔ صرف اس لئے کہ مرزا قادیانی کے مدعا کے برخلاف ہے۔ اگر آپ کتابوں پر اور رسولوں پر

ایمان رکھتے ہیں اور ان کے فرمودہ پر اعتبار رکھتے ہیں تو ضرور مانو گے اور اگر انکار کرو تو پھر دوسرے منکروں میں اور آپ میں کیا فرق رہا۔

آخیر میں حکیم صاحب نے چیلنج دیا ہے کہ ضعیف سے ضعیف حدیث سے رفع جسمانی عیسیٰ کا ثبوت دیں۔

جس کے جواب میں ان کی خدمت میں عرض ہے کہ اسی حدیث حسن بصری والی جس کو آپ حدیث مرسل قبول فرمارہے ہیں۔ رفع جسمی ثابت ہے کیا یہ منظور نہیں۔ کیا لم یمت کی حالت میں جس کا رفع ہو وہ رفع جسمانی نہیں تو اور کیا ہے۔ کیا آپ اپنا مطالبہ بھول گئے۔ آپ کا تو وعدہ تھا کہ ضعیف سے ضعیف اور موضوع سے موضوع حدیث بھی قبول کرلوں گا اور اب ایسی صاف حدیث جس سے رفع جسمانی ثابت ہے، اس کو مرسل حدیث کہہ کر ٹال رہے ہیں۔ آپ براہ مہربانی فرماویں کہ آپ کے نزدیک مرسل حدیث کا مرتبہ ضعیف وموضوع حدیث سے کم ہے یا زیادہ ہے۔ آپ کے جواب آنے پر موضوع حدیث بھی آپ کو دکھادی جاوے گی۔ اگر آپ واقعی موضوع حدیث کے ہی خواہاں ہیں تو وہ بھی دکھادی جائے گی۔

نوٹ: گزارش ہے کہ درشت کلامی اور رمز وکنایہ کے الفاظ استعمال نہ فرماویں تاکہ مجھ کو بھی جواب ترکی بہ ترکی دینا نہ پڑے اور دونوں کو غیر مہذب ہونے کا سرٹیفکیٹ ملے اور بحث نامکمل رہے۔ آپ بغرض تحقیق حق کار خیر سمجھ کر حسن اخلاق سے تحریر فرماتے جاویں اور جواب لیتے جائیں۔ لیکن خارج از بحث کی طرف نہ جائیں اور نہ مجھ کو جانے دیں۔ آپ کے سخت الفاظ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) ہاتھ پاؤں مارے ہیں۔ (۲) میاں پیر بخش نے خود کوئی ایسی لغت بنا رکھی ہے۔ (۳) اس کا استعمال اپنے گھر کے اندر ہی رہنے دیں۔ (۴) لایعنی امر ہے۔ (۵) علوم آلیہ سے ذرہ بھی مس ہوتا۔ (ماہنامہ تائید اسلام ج۱ ش۸، مارچ ۱۹۱۹ء ص۱ تا۲۰)

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

مرزائی صاحبان

کے

ہینڈ بل نمبر ۹ کا جواب

جناب بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم!

ناظرین! مرزائی صاحبان کی طرف سے ہینڈ بل نمبر۹ میں مرزا قادیانی اوران کی جماعت کے عقائد کالب لباب شائع کیا گیا ہے، جن کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

۱…… ہمارے مذہب کا خلاصہ اورلب لباب یہ ہے کہ:’’لاالٰہ الّاﷲ محمد رسول ﷲ‘‘ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ بفضل وتوفیق باری تعالیٰ اس عالم گزران سے کوچ کریں گے۔ یہ ہے کہ حضرت سیدنا ومولانا محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النّبیین وخیرالمرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کواختیار کر کے خداتعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔

۲…… اطاعت نبوی کے بغیر صراط مستقیم نہیں مل سکتی۔ وہ خاتم النّبیین اورخاتم الانبیاء ہے اب اس کے بعد کوئی نبی نہیں۔ مگر وہی جس پر بروزی طور پر محمدیت کی چادر پہنائی جائے۔

۳…… قرآن کریم سب سے مقدم ہے۔ اخیر میں درود پڑھنے کی تاکید، جھوٹ، مکر، فریب، دنیا کے لالچ، شراب، قماربازی، زنا، فسق، فجور، ناحق خون وغیرہ اخلاق رذیلہ سے ممانعت کی ہے اور جو جو اشخاص ایسے بدصفات سے پاک رہیں، ان کوخوشخبری دی ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ خدا کے آگے کوئی بات ان ہونی نہیں وہ قادر قیوم خدا ہے۔ زبردست قدرتوں کا مالک ہے۔ وغیرہ وغیرہ!

ناظرین! اگر یہ بات سچ ہے اور مرزا قادیانی اوران کی جماعت کاعمل بھی اس پر ہے تو پھر تنازع ہی کیا ہے۔ ان تمام امور کومسلمان مانتے ہیں اور یہی اہل اسلام کا مذہب ہے۔ بلکہ مسلمان تو اس سے زیادہ کتب ورسل وملائکہ وقدر خیروشر من اﷲ تعالیٰ والبعث بعد الموت کے بھی قائل ہیں، معلوم نہیں۔ مرزا قادیانی ان عقائد میں مسلمانوں کے ساتھ متفق ہیں یا نہیں۔ مگر فی الحال ہم اس کونظر انداز کر کے صرف اس بات پر بحث کرتے ہیں کہ یہ مرزا قادیانی کا صرف قول ہی ہے یا اس پرعمل بھی ہے۔ اس ہینڈ بل میں یہ بھی لکھا ہے کہ مسلمان اوران کے علماء مرزا قادیانی اوران کی جماعت پر جھوٹے الزام یا افتراء پر بہتان

لگاتے ہیں کہ وہ نبوت کے مدعی تھے اور ان کی جماعت ان کو نبی مانتی ہے۔ اس لئے ہم مرزا قادیانی کی اصل عبارات بمعہ حوالجات کتاب وصفحہ لکھتے ہیں جن سے ان کی تعلیم مشرکانہ ثابت ہوتی ہے اور نبوت کا دعویٰ پورا پورا مفہوم ہے۔ وہو ہذا!

تعلیم شرک درخالقیت

مرزا قادیانی اپنی (کتاب البریہ ص۷۹، خزائن ج۱۳ ص۱۰۵) پر تحریر فرماتے ہیں:
’’ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں تو میں نے پہلے آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب وتفریق نہ تھی۔ پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب وتفریق کی اور میں دیکھتا ہوں کہ اس کی خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا:’’انا زینا السماء الدنیا بمصابیح‘‘ پھر ہم نے کہا کہ اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں۔‘‘

ناظرین! مرزائی صاحبان جواب دیں کہ یہ عبارت مرزا قادیانی کی ہے یا ان پر بہتان ہے؟ اگر ہے تو مرزا قادیانی کا خالق ہونا صاف ہے یہ شرک صریح ہے جو کافر بناتا ہے یا نہیں۔

تثلیث کی تعلیم

(توضیح المرام ص۲۲، خزائن ج۳ ص۶۲)’’اس مقام اور اس مرتبہ کی محبت میں بطور استعارہ یہ کہنا بے جا نہیں ہے کہ خداتعالیٰ کی محبت سے بھری ہوئی انسانی روح کو بارادہ الٰہی اب محبت سے بھرگئی ہے۔ ایک نیا تولد بخشتی ہے۔ اس وجہ سے اس محبت کی بھری ہوئی روح کو خداتعالیٰ کی روح سے جو نافع المحبت ہے، استعارہ کے طور پر ابنیت کا علاقہ ہوتا ہے اور چونکہ روح القدس ان دونوں کے ملنے سے انسان کے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے کہہ سکتے ہیں کہ وہ دونوں کے لئے بطور ابن ہے اور یہی پاک تثلیث ہے۔‘‘

ناظرین! بالکل انجیل کی نقل ہے جس کو قرآن نے منع فرمایا ہے۔ دیکھو (خط اوّل یوحنا باب۵ آیت۷) میں جو آسمان پر گواہی دیتے ہیں۔ باپ اور کلام اور روح القدس یہ تینوں ایک ہیں۔ پھر دیکھو (باب۳ آیت۱) کیسی محبت باپ نے ہم سے کہا کہ ہم خدا کے فرزند کہلادیں۔

ناظرین! قرآن مجید ایسی مشرکانہ تعلیم اور استعارات سے ممانعت فرماتا ہے اور بہت حقارت سے اس کی تردید کرتا ہے اور مسلمانوں کو ایسے ایسے کلمات کے استعمال کی اجازت نہیں۔ چہ جائے کہ ایک امامت کے مدعی کے منہ اور قلم سے نکلیں جو سند ہو سکتے ہیں اور موجب گمراہی عوام۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: ''**قولہٗ تعالٰی: لا تقولوا ثلثہ انتھوا خیر الکم انما اللہ الٰہ واحد سبحانہ ان یکون لہ ولد** (النساء:۱۷۱)''

(ترجمہ) مت کہو تین ہیں باز رہو بہتر ہوگا واسطے تمہارے سواء اس کے نہیں اللہ معبود اکیلا پاکی ہے اس کو اس سے کہ ہووے واسطے اس کے اولاد۔

ناظرین! اس کے مقابل مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ خدا نے مجھ کو کہا کہ:

''**انت منی بمنزلۃ ولدی**'' (حقیقت الوحی ص۸۶، خزائن ج۲۲ ص۸۹)

''**انت منی بمنزلۃ اولادی**'' (دافع البلاء ص۶، خزائن ج۱۸ ص۲۲۷)

یعنی تو مجھ سے بمنزلہ اولاد کے ہے یا بیٹے کے۔

''**قولہ تعالٰی: الذی لہ ملک السمٰوات والارض ولم یتخذ ولداً ولم یکن لہ شریک فی الملک وخلق کل شئ فقدرہ تقدیراً** (الفرقان:۲)''

(ترجمہ) اللہ وہ ہے جس کی ہے سلطنت آسمان اور زمین کی اور نہیں پکڑا اس نے بیٹا اور نہیں ہے کوئی اس کا شریک بیچ ملک کے اور پیدا کی ہر چیز اور ٹھیک کیا اس کو ماپ کر۔

''**قولہ تعالٰی: تنشق الارض وتخر الجبال ھدّاً ان دعوا للرحمن ولداً** (المریم:۹۰، ۹۱)''

(ترجمہ) پھٹ جاوے زمین اور گر پڑیں پہاڑ کانپ کر اس سے کہ دعویٰ کیا۔ انہوں نے واسطے رحمان کے اولاد کا۔

ناظرین! بغرض اختصار اسی پر اکتفاء ہے۔ ورنہ ہر ایک مسلمان جانتا ہے کہ تمام قرآن توحید کی تعلیم سے پر ہے اور ہم مرزائی صاحبان سے پوچھتے ہیں کہ قرآن اور رسول کو ماننا اسی کو کہتے ہیں کہ صریح ان کے احکام کے برخلاف تعلیم دی جاوے اور کس منہ سے کہتے ہیں کہ نصاریٰ مشرک ہیں کہ ناچیز انسان کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ خود خالق زمین وآسمان بنتے ہیں۔ انسان کہ بھی مٹی کے خلاصہ سے بناتے ہیں، ابن اللہ بنتے ہیں، خدا کی

محبت کے ذریعہ سے خدا بھی بنتے ہیں۔ مگر منہ سے کہتے جاتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں قرآن کو مقدم سمجھتے ہیں اور رسول عربی ﷺ کی اطاعت کے بغیر اور کوئی صراط مستقیم نہیں۔ یہ دھوکہ نہیں تو اور کیا ہے۔ مصرعہ:

بہر رنگے کہ آئی می شناسیم

صاحبان! اگر قرآن مجید استعارہ کے طور پر مشرکانہ تعلیم اور الفاظ کی استعمال کی اجازت دیتا تو محمد رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر نہ کوئی فنافی اللہ کے مقام تک پہنچا اور نہ خداتعالیٰ نے کسی اور مرسل ونبی کو ایسا مرتبہ بخشا جو رسول اللہ کو بخشا جب ان کو خدا کی محبت کی کمال سے ابن اللہ کہلانا ناجائز ہو تو اور کسی کے واسطے کیونکر جائز ہو سکتا ہے؟

۲...... جس طرح مرزا قادیانی تاویل کر کے اور استعارہ بتا کر اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہیں، اسی طرح نصاریٰ بھی تاویل اور استعارہ کہہ کر اپنے آپ کو حق پر جانتے ہیں تو بتاؤ مرزائی عقائد اور عیسائی عقائد میں کیا فرق ہے۔

۳...... اگر استعارہ اور تاویلات سے کوئی انسان خالق یا ابن اللہ کہلا سکتا تو قرآن مجید اس زور شور سے اس کی تردید نہ کرتا اور نہ ایسے الفاظ کے استعمال کو نفرت وحقارت کی نظر سے دیکھ کر مسلمانوں کو منع فرماتا۔

۴...... اس تعلیم کے قبول کرنے میں خداتعالیٰ کی ذات اور اس کے علم اور قدرت پر بھروسا نہیں رہتا جو خدا قرآن میں ابن اللہ اور شرک کی ممانعت کرے اور مرزا قادیانی کو بذریعہ وحی کہے کہ: ’’انت منی بمنزلة اولادی. انت منی بمنزلة تفریدی. انت منی بمنزۃ اللہ عرشی‘‘

ایسے نامستقل مزاج کو تو کوئی عقل مند خدا نہیں مان سکتا کہ قرآن کے برخلاف بندے کو مغالطہ میں ڈالے اور اپنے ہی فرمانے کے برخلاف ملہم کو الہام کرے۔ بہرحال یہی ماننا پڑے گا کہ مرزا قادیانی کے الہامات کا سرچشمہ وہ سرچشمہ نہیں جس سے قرآن نکلا ہے۔ کیونکہ خداتعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے: ’’قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد (الاخلاص: ۱تا۳)‘‘ اور مرزا قادیانی کو فرماوے تو میری اولاد کی مانند ہے یا میری تفرید یعنی میری احدیت ہے جو صریح شرک وکفر ہے۔

پس مسلمانوں کو نہایت بلند آواز سے نصیحت کے طور پر کہا جاتا ہے کہ وہ اس ٹھوکر سے بچیں۔ اگر کوئی مرزائی کسی مسلمان کو تبلیغ کرے یا اس کے ساتھ بحث کرے تو پہلے وہ مرزا قادیانی کی تعلیم اور ان عقائد پر بحث کر کے اپنی تسلی کر لے۔ اگر خود لیاقت نہ رکھتا ہو تو کسی مولوی سے یا اس انجمن سے دریافت کرے۔ کیونکہ یہ کلیہ قاعدہ ہے کہ جب انسان ایک ہی طرف کی بات سنتا رہے تو اس کو اس پر یقین آجاتا ہے اور اس کو حق نہیں معلوم ہوتا۔ حق تب ہی معلوم ہوتا ہے جب دونوں طرف کے سوال وجواب سنے۔ پس یہ تحریر ایک قسم کی قطعہ حجت ہے جو کہ قیامت کے دن ان مسلمانوں پر قائم ہوگی جو بغیر تحقیق ودریافت فریقین یعنی دونوں طرفوں کی باتیں یا تحریریں سنے اور دیکھے، مرزائی تعلیم قبول کرے گا اور یاد رکھے کہ عذاب الٰہی میں گرفتار ہوگا۔ یوم حساب، یوم فصل، یوم قیامت سے خوف کریں اور یک طرفہ ڈگری کے پنجے میں نہ آویں۔

حلول ذات باری کی تعلیم انسان میں

(توضیح المرام ص۵۰، خزائن ج۳ ص۷۶) ’’جب کوئی شخص زمانہ میں اعتدال روحانی حاصل کر لیتا ہے اور خدا کی روح اس کے اندر آباد ہوتی ہے۔‘‘

مرزا قادیانی کا اپنا شعر ہے:

آں خدائے کہ از وخلق وجہاں بے خبر اند　　　برمن او جلوہ نمود ست گر اہلی بپذیر

(سراج منیر ص۱، خزائن ج۱۲ ص۳)

عبدالکریم سیالکوٹی قادیانی اخبار الحکم میں لکھتے ہیں: ’’ہاں رب محمدؐ نے احمد قادیانی پر وہ تجلی ظاہر کی کہ وہ خدا جو دنیا کی نظروں سے پوشیدہ ہو چکا تھا...... غلام احمد کے وجود میں اپنی چمکار دکھائی۔‘‘ (اخبار الحکم قادیان ج۵، نمبر۵، ص۹، کالم نمبر۱، مؤرخہ ۱۰؍فروری ۱۹۰۱ء)

ناظرین! واجب الوجود کا ممکن الوجود میں آنا اور سمانا یا خالق کا مخلوق میں جلوہ گر ہونا خلاف تعلیم اسلام ہے۔ پس محمدؐ کا رب تو غلام احمد میں جلوہ نما نہ ہوا ہوگا۔ مگر کرشن جی کا پرمیشر بطور اوتار آ گیا ہوگا جو کہ عاجی تھا۔ دیکھو (براہین احمدیہ ص۵۵۶، خزائن ج۱ ص۶۶۳ بقیہ حاشیہ درحاشیہ نمبر۴) یعنی ہانت دانت کا خدا یا گوبر کا خدا۔ کیونکہ قرآن مجید تو ’’قل ھو اللہ احد اللہ الصمد‘‘ فرماتا ہے اور وہ مخلوق میں جلوہ گری سے پاک ہے۔

تصویر خداتعالیٰ

(حقیقت الوحی ص۲۵، خزائن ج۲۲ص۲۷) ’’پس روحانی طور پر انسان کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی کمال نہیں کہ وہ اس قدر صفائی حاصل کرے کہ خدا کی تصویر اس میں کھینچی جائے۔‘‘

ناظرین! خداتعالیٰ کی تصویر کی تعلیم اسلامی تعلیم کے برخلاف ہے: ’’لیس کمثلہ شئ‘‘ کی تصویر محال ہے جو وجود جنسی نہیں تو پھر اس کی تصویر کیسی۔ ہاں! ایک گروہ بت پرستوں کا ہے جو اپنے اپنے تصورات وخیالات کے مطابق اپنا اپنا معبود پتھر، لکڑی، مٹی، ہاتھی دانت وغیرہ مادی چیزوں سے بنا کر ان کی پرستش کرتا ہے۔ محمد رسول اللہ کو ماننا اسی کو کہتے ہیں کہ وہ تو جس مکان میں تصویر ہو سجدہ بھی ناجائز قرار دیں اور مرزا قادیانی اپنی تصویر اور خدا کی تصویر جائز قرار دیں: ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا۔

خدا کی جزو کل اعضاء میں جنبش

(توضیح المرام ص۷۴،۷۵، خزائن ج۳ص۸۹،۹۰) ’’جمیع اجزاء کے اس علت العلل کے کاموں اور ارادوں کے انجام دہی کے لئے سچ مچ اس کے اعضاء کی طرح واقع ہے۔ جو خود بخود قائم نہیں بلکہ ہر وقت اس روح اعظم سے قوت پاتا ہے۔ جیسے جسم کی تمام قوتیں جان کی طفیل سے ہی ہوتی ہیں…… جب قیوم عالم کوئی حرکت کلی وجزی کرے گا تو اس کی حرکت کے ساتھ اس کے اعضاء میں حرکت پیدا ہو جانا ایک لازمی امر ہوگا اور اپنے تمام ارادوں کو انہیں اعضاء کے ذریعہ سے ظہور میں لائے گا نہ کسی اور طرح سے۔‘‘

نبوت کا دعویٰ

۱…… (دافع البلاء ص۵، خزائن ج۱۸ص۲۲۶) ’’تم سمجھو کہ قادیاں اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔‘‘

۲…… (دافع البلاء ص۱۰، خزائن ج۱۸ص۲۳۰) ’’طاعون گو ستر برس تک دنیا میں رہے قادیان کو اس کے خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ نشان امتوں کے لئے نشان ہے۔‘‘

۳...... (دافع البلاء ص۱۱، خزائن ۱۸ اص ۲۳۱) ''سچا خدا ہے جس نے قادیان میں رسول بھیجا۔''

۴...... اشتہار مرزا قادیانی (ایک غلطی کا ازالہ ص۳، خزائن ج۱۸ اص ۲۱۰) ''پس میں جب کہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیش گوئی کے قریب خدا کی طرف سے پا کر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہوگئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کرسکتا ہوں اور جب کہ خود خدا تعالیٰ نے یہ میرے نام رکھے ہیں تو میں کیونکر رد کردوں...... اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی۔''

ناظرین! پیشین گوئیوں کی صفائی تو اظہر من الشّمس ہے کہ ایک بھی سچی اور پوری نہیں ہوئی۔ ہاں! تاویلات باطلہ سے مصرعہ: مغز ما خوردو خلق خود بدریہ'' کا مصداق ضرور ہوا۔

۵...... (ازالہ اوہام ص۱۹۲، خزائن ج۳ ص۱۹۳) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ''**هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق لیظهره علی دین کله...... انا انزلناه قریباً من القادیان** ''(ترجمہ) وہ خدا جس نے بھیجا اپنا رسول ساتھ ہدایت اور دین حق کے تاکہ اس کو غالب کرے تمام دینوں پر تحقیق اتارا ہم نے اس کو قادیان کے قریب یہ پیش گوئی ہے جو پہلے سے قرآن شریف میں انہیں دنوں کے لئے لکھی گئی ہے۔

ناظرین! اب بھی دعویٰ نبوت میں کوئی شک ہے؟ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام تابعین تبع تابعین اور اجماع امت تمام اسلامی دنیا کا تو اتفاق اس پر ہے کہ یہ آیت محمد رسول اللہ ﷺ کے حق میں ہے اور مرزا قادیانی کہیں کہ میرے حق میں ہے جو پہلے ہی سے انہیں دنوں کے واسطے قرآن شریف میں لکھی ہوئی ہے۔ یہ صرف مرزائیوں کا دھوکہ ہے کہ مرزا قادیانی رسالت اور نبوت کے مدعی نہ تھے، امتی تھے۔ بھلا امتی جس کی امت ہو اس کا شریک ہوسکتا ہے۔

۶...... (ازالہ اوہام ص۶۷۳، خزائن ج۳ ص۴۶۳) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ''اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے۔ وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی اور عیسیٰ اور احمد اپنے جمالی معنوں کے رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے: ''**ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد** ''مگر

ہمارے حضرت نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں لیکن آخر زمانہ میں برطبق پیش گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسوی رکھتا ہے بھیجا گیا۔‘‘

ناظرین! اب تو مرزا قادیانی نے صاف اقرار کرلیا کہ آپ حقیقت میں عیسائی ہیں اوپر سے مسلمان اپنے آپ کو ظاہر کرتے ہیں: مصرعہ: جادو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ تعلیم عیسوی کو زندہ کررہے ہیں جس کو محمدی تعلیم توحید نے مردہ کردیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ابنیت کا مسئلہ تثلیث کا مسئلہ حلول کا مسئلہ اناجیل وتورات کے تلاوت کا رواج مسلمانوں میں دے رہے ہیں اور جہاد کو حرام کردیا۔ **نعوذ باللہ من شرور انفسنا۔**

۷…… (ازالہ اوہام ص۸۵۵، خزائن ج۳ ص۵۶۵) الہام جو اس بارہ میں ہوئے وہ یہ ہیں: **’’اذا عزمت فتوکل علی اللہ. واصنع الفلک باعیننا واوحینا الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ یداللہ فوق ایدیھم‘‘** (ترجمہ) جب تو نے اس خدمت کے لئے قصد کرلیا تو خدا پر بھروسہ کر اور یہ کشتی ہماری آنکھوں کے روبرو اور ہماری وحی سے بنا جو لوگ تجھ سے بیعت کریں گے وہ تجھ سے نہیں بلکہ خدا سے بیعت کریں گے خدا کا ہاتھ ہوگا جو ان کے ہاتھوں پر ہوگا۔

ناظرین! مرزائیوں کی ابلہ فریبی دیکھئے کہ منہ سے کہتے جاتے ہیں کہ وہ امتی ہیں مگر مرزا قادیانی ﷺ سے بیعت کی ہوئی ہے کہ: **’’لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ‘‘** ان کے ہاتھ پر خدا کا ہاتھ نہیں ہے اور نعوذ باللہ! اب محمد ﷺ سے یہ منصب چھینا گیا اور مرزا قادیانی کو دیا گیا اور وہ قرآن کی آیت کہ اے محمد جو تیرے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان پر ہے، منسوخ ہوگئی ہے۔ ہاں! خوب یاد آیا مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کا کیا قصور ہے بیعت لینے کا منصب آپ ان سے چھین رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جو لوگ میری بیعت نہ کریں گے ان کو نجات نہ ہوگی چاہے ارکان اسلام پورے پورے ادا کرتے رہیں۔ یہ محمد ﷺ کی معزولی نہیں تو اور کیا ہے اور لطف یہ ہے کہ ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ محمدؐ کا دین کامل اور ذریعہ نجات ہے۔

۸…… (اخبار الحکم قادیان ج۵، نمبر۱۰ ص۸، کالم نمبر۳ مؤرخہ ۱۷ رمارچ ۱۹۰۱ء) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ’’اجتہادی غلطی سب نبیوں سے ہوا کرتی ہے اور اس میں سب ہمارے شریک ہیں۔‘‘

ناظرین! یہ دعویٰ نبوت نہیں تو اور کیا ہے جب وحی بھی نبیوں کی مانند ہو اور اجتہادی غلطی بھی نبیوں کی مانند ہو تو پھر مرزا قادیانی نبی نہیں تو کیا ہوئے۔

ناسخ دین محمدی ہونا

مرزا قادیانی (ستارہ قیصرہ ص۸ تا ۱۰، خزائن ج۱۵ ص۱۲۰ تا ۱۲۳) میں لکھتے ہیں:

''دو عیب و غلطیاں مسلمانوں میں ہیں ایک تلوار کا جہاد اپنے مذہب کا رکن سمجھتے ہیں...... دوسرا خونی مہدی و خونی مسیح کے منتظر ہیں...... مسلمانوں کے جہاد کا عقیدہ مخلوق کے حق میں بداندیش ...... ہزارہا مسلمان ...... میرے تابع ہو گئے اور خطرناک وحشیانہ عقائد چھوڑ کر میرا گروہ ایک سچا خیر خواہ گورنمنٹ بن گیا۔''

''ہر ایک جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو مسیح موعود مانتا ہے اسی روز سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانہ میں جہاد قطعاً حرام ہے۔''

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد ص۷، خزائن ج۱۷ ص۲۸)

ناظرین! یہ مسلمان اور امتی کا کام ہے کہ اپنے سلف کے عقائد کو وحشیانہ عقائد بتاوے اور قرآن جس امر کو فرض قرار دے یعنی ''**کتب علیکم القتال**'' اس کو قطعاً حرام کہے ایمان دار ہے اور جہاد فی سبیل اللہ کو ڈکیتی اور وحشت اور بداندیشی کہے، مسلمان ہے یا عیسائی ہے جو کہ نفاق سے محمدیت کی چادر کا دعویٰ کرتا ہے اور حقیقت میں اور کوٹ عیسائیت کا پہنے ہوئے ہے۔ مصرعہ: ''آنکہ دین خویش را دردار دد نیارا خرید'' کا مصداق ہے۔

۲...... ایک مرزائی نے بالکل بھانڈہ پھوڑ دیا سنو وہ کیا کہتا ہے۔ ''خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود یعنی مرزا قادیانی کے ذریعہ سے اور ایسی بعض چیزوں کو جائز اور حلال قرار دیا ہے جو اسلامی شریعت میں ناجائز اور حرام ہیں اور بعض ایسی چیزوں کو حرام کر دیا جو قرآن کریم میں حلال ہیں۔''

ناظرین! اب کوئی احمدی کہہ سکتا ہے کہ مرزا قادیانی تشریعی نبی نہ تھے جب شریعت اسلامی کے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرتا ہے تو وہ ناسخ دین ہے نہ تابع دین، جب تابع شریعت نہیں تو مسلمان نہیں خود نبی ہے یہ بالکل دھوکہ اور جھوٹ ہے کہ مرزا قادیانی امتی

محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اگر امتی ہیں تو رسول پاک کے احکام کو منسوخ کرنے کے کیا معنی بلکہ یہ شخص تو نور اسلام کی بنیاد اکھاڑنے والا ہے اور اس نے وہ تیشہ اور تبر اسلام کی جڑھ کھوکھلی کرنے کے لئے ایجاد کیا ہے کہ اب تک کسی کاذب اور دشمن اسلام کو نہ سوجھا تھا اور نہ کسی بدخواہ اسلام کو ایسا باطل وحی ہوا تھا کہ اس زمانہ میں جہاد قطعاً حرام ہے۔ کوئی غیر قوم مسلمانوں کے دین کو بگاڑے، فرائض سے روکے تو روکے، ننگ وناموس برباد کرے تو کرے، ملک چھینے تو چھینے، مسلمان عورتوں کی پردہ دری اور بے حرمتی ہو تو ہو۔ مگر مسلمانوں کو اجازت نہیں کہ تلوار کا جواب تلوار سے دیں۔ کیونکہ اس زمانہ میں جہاد تلوار قطعاً حرام ہے؟

پھر لطف یہ ہے کہ مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ: ''میں نے عرب، شام، روم، مصر، عراق وغیرہ اسلامی دیار وامصار میں عربی وفارسی ترجمے کرا کے بھیج دیئے ہیں کہ اس زمانہ میں جہاد قطعاً حرام ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات ج اوّل ص۴۶۱ طبع جدید ملخص)

اگر مرزائی صاحبان جواب دیں کہ مرزا قادیانی کا یہ حکم صرف ہندوستان کے واسطے ہے تو بالکل غلط اور دھوکہ ہے۔ کیونکہ اگر صرف ہندوستان کے واسطے ہوتا تو پھر ترجمے عربی وفارسی میں کرا کر غیر ممالک کو بھیجنے کا کیا مطلب؟ مگر بقول شخصے نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم، نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے ہوئے۔ مرزا قادیانی نے جس گورنمنٹ کو اس منافقانہ کارروائی سے خوش کر کے انعام لینا چاہا اس سے کچھ نہ ملا اور حسرت دنیا والآخرہ کے ساتھ راہی ملک عدم ہوئے۔ جس شخص کے دل میں رسول پاک ﷺ کی محبت اور اسلام کا سچا درد ہے۔ اس سے پوچھو کہ مرزا قادیانی کی مذکورہ تعلیم شرک وکفر اور بزرگان دین کو وحشی وڈاکو اور خونی کہنا کیا اثر کرتی ہے۔

۳...... مرزا قادیانی (حقیقت الوحی ص۱۰۷، خزائن ج۲۲ ص۱۱۰) میں لکھتے ہیں کہ: ''خدا نے مجھے فرمایا: ''انک لمن المرسلین'' یعنی تو مرسلوں میں سے ہے۔'' مگر پہلے خدا نے قرآن شریف میں محمد ﷺ کو مرسلین میں سے فرما چکا تو پھر محمدؐ اور مرزا قادیانی برابر ہوئے۔ پس یہ دھوکہ ہے کہ مرزا قادیانی نبوت کے مدعی نہ تھے۔

۴...... مرزا قادیانی براہین احمدیہ پر ایسا ایمان رکھتے ہیں۔ جیسا قرآن پر جس سے ظاہر ہے کہ قرآن اور براہین احمدیہ برابر ہیں۔ پس مرزا قادیانی جن پر براہین احمدیہ اتری برابر

ہوئے۔ محمد رسول اللہ کے جن پر قرآن اترا، پھر کیوں کہا جاتا ہے کہ مرزا قادیانی امتی اور مسلمان تھے۔

۵...... قرآن مجید بے مثل ہے جس کی مثل جن وانس نہیں لا سکے۔ مرزا قادیانی کا مکتوب عربی بھی بے مثل ہے۔ (اگرچہ علماء نے غلطیاں پکڑیں اور مرزا قادیانی اپنی زندگی میں جواب نہ دے سکے۔ جس کی مثل جن وانس نہ لا سکے تو ثابت ہوا کہ دونوں یعنی قرآن، محمدؐ اور مکتوب غلام احمد کلام بے مثل ہونے میں برابر ہیں تو ضرور ہے کہ محمدؐ اور غلام احمد آپس میں برابر ہوں۔ پس ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی ناسخ دین محمدؐ اور مدعی نبوت ہیں نہ امتی اور نہ محمدؐ کی شریعت کے تابع۔

توہین انبیاء علیہم السلام کرنا

(اخبار الحکم قادیان ج۵، نمبر۱۰، ص۸، کالم۳ مؤرخہ ۱۷ر مارچ ۱۹۰۱ء) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ''اجتہادی غلطی سب نبیوں سے ہوا کرتی ہے اور اس میں سب ہمارے شریک ہیں۔''

۲...... دیکھو (ازالہ اوہام ص۴۰۷، خزائن ج۳ ص۳۱۱) ''ایسا ہی آپ نے یعنی حضرت محمدؐ نے امت کو سمجھانے کے لئے بعض پیش گوئیوں کے سمجھنے میں خود اپنا غلطی کھانا بھی ظاہر فرمایا۔''

۳...... (ضمیمہ انجام آتھم ص۹، خزائن ج۱۱ ص۲۹۳) کے حاشیہ پر لکھا ہے: ''پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے۔ چہ جائے کہ اس کو نبی قرار دیں۔''

۴...... (اشتہار ۱۴ر جنوری ۱۸۹۷ء مجموعہ اشتہارات ج دوم ص۱۱) کے نوٹ میں لکھتے ہیں: ''یسوع نے تمام عمر میں معجزہ کے بارہ میں صرف یہ دعویٰ کیا تھا کہ میں ہیکل مسمار کر کے تین دن میں بنا سکتا ہوں۔ اب ظاہر ہے کہ یہ اوباشانہ دعویٰ ہے۔ بھلا یہ کیونکر ممکن تھا۔''

ناظرین! بغرض اختصار بہت مضامین چھوڑ دیئے ہیں۔ کیونکہ پہلے اس انجمن کے رسالہ نمبر۲ ص۷ میں لکھے ہیں وہاں سے ملاحظہ کرو۔

نزول ملائکہ سے انکار

(توضیح المرام ص۳۲، خزائن ج۳ ص۶۷) ''فرشتے اپنے اصلی مقامات سے جو ان کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہیں ایک ذرہ کے برابر بھی آگے پیچھے نہیں ہوتے۔''

بزرگان دین اور اہل بیت کی ہتک

(اخبار الحکم نمبر۱۴ ج۴ ص۱،۲ مؤرخہ ۱۵ر نومبر ۱۹۰۰ء، ملفوظات ج۱ ص۴۰۰ طبع جدید) ''ایک زندہ علی تم میں موجود ہے۔'' یعنی مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ میں زندہ علی ہوں اس کو چھوڑ کر مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔

(اخبار الحکم مؤرخہ ۱۶ر جون ۱۹۰۴ء ونزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷) مرزا قادیانی لکھتے ہیں۔ مصرعہ: ''صد حسین است درگریبانم''

بدعت کی ایجاد مسائل جو بلاسند ہیں

محمد رسول اللہ ﷺ مثیل موسیٰ تھے یہ بحث ہم مثیل ومماثل بمعہ جواب آیت: ''انا ارسلنا الیکم رسولاً (المزمل:۱۵)'' اپنے (رسالہ نمبر۲ ص۱۴و۱۵) میں لکھ چکے ہیں۔ ناظرین! وہاں سے دیکھ لیں۔

۲...... نبوت کی دو قسم تشریعی وغیر تشریعی۔

۳...... امتی پر وحی کا آنا جو مخصوص انبیاء علیہم السلام ہے۔

۴...... جب آدمی مرجاتا ہے تو خدا اس کے زندہ کرنے سے عاجز ہے۔

۵...... باب نبوت بالکل بند نہیں ہوا، وغیرہ وغیرہ!

تناسخ وبروز وظل

مرزا قادیانی کا یہ فرمانا جیسا کہ ہینڈبل زیر جواب میں لکھا ہے: ''مگر وہی جس پر بروزی طور پر محمدیت کی چادر پہنائی جائے، تائید تناسخ کرتا ہے۔'' امت محمدی ﷺ میں کون کون محمدیت کی چادر پہن کر بروزی طور پر آیا اور ناسخ مسائل شریعت ہوا اور ابن اللہ بن کر حمایت دین عیسوی کی۔ اگر کوئی شرعی سند نہیں تو یہ بالکل ردی دلیل ہے کہ ہم خاتم النّبیین بھی مانیں، یہ اقرار بھی کریں کہ محمدؐ کے بعد کوئی نبی نہیں اور پھر یہ بھی کہنا کہ ایک امتی بھی محمدیت کی چادر پہن کر آسکتا ہے۔ یہ ایسا خیال ہے کہ کوئی کہے کہ ہاں! میں مسلمان ہوں، مگر مسلمان بھی نہیں یا روشن دن کو کہا جاوے کہ دن بھی اور رات بھی۔ جس کو اجتماع ضدین کہتے ہیں اور یہ محال ہے اور معقول نہیں۔ کیونکہ اگر بروزی نبی آیا تو خاتم النّبیین کی تحدی ٹوٹی بروز کے معنی

ظاہر ہونے کے ہیں اور ہر ایک امر کا ظہور تین قسم سے ہوتا ہے۔ اوّل جسمانی وہ تو یہ ہے کہ انسان باپ کے نطفہ سے حسب قانون فطرت ماں کے پیٹ میں نو ماہ بن کر پیدا ہو۔

دوم: روحانی وہ یہ ہے کہ نیک روح یا خبیث روح کسی قالب انسانی میں دخیل ہوکر اپنی صفت کے مطابق اگر نیک ہے تو اچھے کام کرے اگر خبیث ہے تو برے کام کرے، بزور کرے۔

سوم: صفاتی یہ ظہور صرف صفات کا ہوتا ہے بطریق توارد کے یعنی ایک بزرگ جو کئی صفات کا جامع ہوگزرا ہے۔ وہی صفات دوسرے شخص میں ظہور پذیر ہوں۔

ناظرین! اب بحث اس امر پر ہوگی آیا یہ تینوں امور کا اعتقاد شریعت محمدی ﷺ کے مطابق ہے یا نہیں۔ اگر شریعت حقّہ کے مطابق ہے تو قابل اتباع ہے ورنہ مردود ہے۔

امر اوّل: یعنی جسمانی ظہور تو قرآن اور حدیث سے ظاہر ہے اس پر کوئی نص پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ نطفہ سے پیدا ہونا قرآن مجید میں بہت جگہ مذکور ہے اور حدیثوں میں بھی۔

امر دوم: کی شریعت محمدیؐ میں کوئی سند نہیں۔ البتہ قدیم عیسائیوں اور یہودیوں اور ہندوؤں کا یہ اعتقاد تھا اور ہے کہ پاک یا خبیث روح انسان کے وجود میں بروز ہوکر نفع یا ضرور پہنچاتی ہے۔ چنانچہ ڈریپر صاحب (معرکہ مذہب وسائنس ص۲۸ ترجمہ ظفر علی خان) پر لکھتے ہیں کہ: ’’ایشیا کا اگرچہ قاعدہ تھا کہ دیوتا آسمان سے اتر کر انسانی قالب میں بروزی رنگ کے اندر ظاہر ہوتے تھے تو یورپ میں انسان زمین سے صعود کر کے آسمان پر چلا جاتا تھا۔‘‘ بہرحال یہ ڈریپر صاحب کے قول سے ثابت ہے کہ بروز کا مسئلہ قدیم یہودیوں، عیسائیوں اور ہندوؤں کا ہے۔ ہندوستان میں جب مسلمان آئے تو ہندو قوموں کے میل جول سے جیسا کہ مشاہدہ اور قاعدہ ہے ایک دوسرے کے عقائد اور رسوم کا اثر دوسرے پر پڑتا ہے۔

چنانچہ اہل ہنود کی دیکھا دیکھی مسلمان مردوں پر بھی ظل یعنی سایہ اور عورتوں پر بھی ظل یا سایہ کا اثر پڑا اگر کسی ہندو مرد میں رام چندر جی، ہنومان جی، مہادیو جی بطور بزور ظہور فرماتے تو اکثر مسلمان فقیروں پر بھی مشکل کشا، شاہ مدار، بزور کرتے اور اس حالت میں غیب کی خبریں دیتے جو محض قوت مقالیہ سے وہ اٹکل لگاتے اور آگے پیچھے ہوش کی حالت میں اس

موقعہ کے لئے ذہن میں ذخیرہ رکھتے اور نیز قاعدہ ہے کہ جس قوت کی انسان زیادہ مشق کرے وہ زیادہ قوی ہوتی ہے۔ اسی طرح وہ شخص جس پر ظلی طور پر کسی بزرگ کا بروز ہوتا ہے اس کی اکثر باتیں اتفاق سے سچی بھی نکلتی ہیں۔

مسلمان عورتوں میں بھی ہندو عورتوں کو دیکھا دیکھی یہ رواج ہوا کہ اگر کسی ہندنی عورتی میں دیوی جی کا ظل یا بروز ہوتا تو مسلمانی عورتوں میں بھی مائی سکھاں، یا کسی شبہ کی روح یا چوہڑی چماری کی روح ظلی طور پر بزور کرتی۔ اس کے علاوہ جن، بھوت، پری، دیو کا سایہ اور ظل بھی باعث تکلیف و بیماری سمجھا جاتا۔

چنانچہ اب تک بھی بعض کمین ذاتوں میں عورتیں مجلس راگ منعقد کر کے کھیلتی ہیں اور اس حالت میں غیب کی خبریں دیتی ہیں جو اکثر اتفاق سے درست نکلتی ہیں۔ مگر شریعت محمدی میں اس کی کوئی سند نہیں۔ ہاں! بعض صوفی خیال بزرگوں نے اس ظل وسایہ کی تائید کی ہے۔ مگر بعض نے اس کی تردید بھی کی ہے۔ چونکہ اختصار ملحوظ ہے اس لئے ہم ایک سند جس کو مرزا قادیانی بھی مانتے ہیں، پیش کرتے ہیں۔ شیخ محمد اکرام صابری (اقتباس الانوار ص۷۲) میں لکھتے ہیں جس کو مرزا قادیانی بھی سنداً ایام صلح کے (ص۱۸۰) میں تحریر فرماتے ہیں...... اگرچہ مرزا قادیانی نے حسب عادت خود اپنے مفید مطلب حصہ لکھا ہے اور جو تردید کا حصہ ہے، وہ چھوڑ کر اپنی دیانت کا ثبوت دیا ہے وہ یہ ہے: ''بعضے برآنند کہ روح عیسیٰ ادر مہدی بروز کند و نزول عبارت ازیں بروز است ایں مقدمہ بغائت ضعیف ست'' مرزا قادیانی نے ایں مقدمہ بغائت ضعیف ست چھوڑ دیا ہے۔ آپ نے مہدی اور عیسیٰ ہونے کے ثبوت میں صرف پہلا فقرہ پیش کیا ہے، مگر اس سے یہ تو ثابت ہوگیا کہ مرزا قادیانی کا مطلب بروز سے روحی بروز ہے اور اسی کا نام تناسخ ہے۔ کیونکہ جب حضرت عیسیٰ کی روح حضرت مہدی میں آئے گی تو تناسخ ہوا جو باطل ہے۔

دوم: مرزا قادیانی (ازالہ اوہام ص۴۱۷، خزائن ج۳ ص۳۱۷) پر تحریر فرماتے ہیں۔ وہو ہذا! ''کیونکہ موسیٰ کی وفات کے بعد موسوی قوت اور موسوی روح اس کے شاگرد یوشع کو عطاء ہوئی اور وہ خداتعالیٰ کے حکم اور اس کے نفخ روح سے موسیٰ ہوکر اور موسوی صورت پکڑ کر وہ کام بجالایا جو موسیٰ کا کام تھا۔''

ناظرین! اب تو صاف مرزا قادیانی کا بیان ہے کہ ظل اور سایہ سے روحانی نفخ مراد ہے۔ یعنی ایک روح دوسرے قالب میں آ کر قابل شروخیر ہوا اور اس کا نام تناسخ ہے۔ اہل تناسخ بھی یہی کہتے ہیں، ایک روح جو پہلے دنیا میں ہو گزری وہی پھر دوسرے قالب انسانی میں مرتکب افعال نیک وبد ہوتی ہے اور مرزا قادیانی کا ہر دو امثال بالا سے صاف مطلب یہی ہے کہ روح عیسیٰ میرے میں کام کرتی ہے۔ جیسا کہ موسیٰ کی روح یشوع میں کام کرتی تھی۔ سو یہ باطل ہے۔

تیسرا بروز صفاتی ہے یعنی ایک انسان کا دوسرے گزرے ہوئے بزرگ کی صفات سے متصف ہونا، بہ صفات۔ یعنی جو جو کام ایک سلف بزرگ نے اپنی زندگی میں کئے ہیں وہی کام تبیعت آن بزرگ اس شخص سے سرزد ہوں۔ سو یہ مقام ہر ایک بشر کو حاصل ہے یعنی روح ہر ایک شخص کی پاک آتی ہے اور اس جسد عنصری سے متعلق ہو کر ضرور یا نیک کام کرے گی یا برے۔ اگر نیک کام کسی انسان سے سرزد ہوں گے تو اس کو ملکی صفت کہتے ہیں اور اگر برے کام اس سے سرزد ہوں گے تو اسی کو شیطانی صفت کہتے ہیں۔ اس قاعدہ اور مشاہدہ کے رو سے ثابت ہوا کہ ہر ایک شخص جو کسی دشمن کے مقابلہ میں نرمی کرے گا تو اس وقت وہ حضرت عیسیٰ کا بروز ہوگا اور جب صبر کرے گا تو حضرت ایوب کا اور جب توحید پھیلائے گا تو حضرت ابراہیم اور محمد ﷺ کا۔

پس اس میں مرزا قادیانی کی خصوصیت نہ رہی۔ کیونکہ جب مرزا قادیانی انبیاء علیہم السلام جیسے کام کریں گے تو اس وقت کے واسطے وہ انبیاء علیہم السلام کے صفاتی بروز مانے جاویں گے۔ مگر ساتھ ہی جس وقت تکبر وغرور، خودستائی، طمع نفسانی، لالچ دنیا، فراہمی زر کا کام کریں گے اور اپنے الہامات اور پیش گوئیاں جو غلط نکلیں ان کی جھوٹی تاویلیں کریں گے تو اس وقت بجائے کسی نبی کے مثیل یا ظل ہونے کے اس کے نقیض کے ظل اور مثیل ہوں گے نہ کہ کسی نبی مرسل و مامور من اللہ کے۔

اگر ایک شخص تکبر کرے گا تو اس وقت کے واسطے وہ فرعون کا بروز ہوگا اور مال جمع کر کے بخل کرے گا تو قارون کا بروز و مثیل وظل ہوگا اور اگر لوگوں میں تفرقہ ڈالے گا اور امن کا دشمن اور فرقہ بندی کا حامی ہوگا نہ اس وقت شریر اور مفسد نام پا کر شیطان اور ہامان اور نمرود

کا ظل ہوگا۔ بحث مذکورہ سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی کی یہ تعلیم کہ میں ناقص نبی اور ظلّی وغیر تشریعی نبی ہوں۔ خاتم النّبیین کے برخلاف ہے کہ اپنے آپ کو خصوصیت سے نبی سمجھیں اور اگر ظل اور سایہ اور بروز سے کوئی اور مطلب ہے تو مرزائی صاحبان ہم کو اور عوام کو سمجھاویں۔ اگر وہ خاتم النّبیین اور خاتم المرسلین کے یہی معنی سمجھتے ہیں۔ جیسے کہ ہم سمجھتے ہیں اور ایسا ہی ان کا ایمان ہے تو پھر وہ اور ہم ایک ہیں، ہم بھی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کا نبی ہونا نہیں مانتے اور آپ بھی فرماتے ہیں کہ آپ کسی کا نبی ہونا نہیں مانتے تو آؤ ہم تم گلے مل جاویں۔ دل ماشاد اور چشم ماروشن۔ جب تم بھی محمد رسول اللہ ﷺ کو کامل نبی یقین کرو اور ہم بھی کامل نبی یقین کریں۔ تم بھی اس کی شریعت کو صراط مستقیم سمجھ کر راہ نجات یقین کرو اور ہم بھی تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ ہم تم الگ الگ ہوں۔ جب محمد ﷺ کی شریعت پر چلنا ذریعہ نجات ہے تو پھر اگر ہم نے ایک امتی کی بیعت نہیں کی اور قادیان میں چندہ ادا نہیں کرتے تو اب ہم محمد رسول اللہ ﷺ کی امت میں نہیں رہے اور شریعت محمدی ہمارے واسطے ذریعہ نجات نہ ہوگی۔ معقول نہیں ایک امتی کی بیعت نہ کرنا باعث محرومی نجات نہیں۔ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے میرے پیر سے بیعت نہ کی تھی۔ اس واسطے میں اس کو اچھا نہ سمجھتا تھا۔ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا اور انہوں نے مجھ کو فرمایا کہ جو شخص مجھ کو مانے اور تیرے پیر کو نہ مانے وہ تیرے نزدیک گنہگار رہے۔ شیخ مذکور فرماتے ہیں کہ میں نہایت ڈرا اور اس شخص سے معافی مانگی۔

اگر مرزا قادیانی امتی ہیں تو وہ ہرگز یہ نہیں کہہ سکتے کہ جو ان کی بیعت نہ کرے اس کو نجات نہیں۔ کیونکہ دونوں کی نجات کا ذریعہ شریعت محمدی پر عمل کرنا ہے۔ یہ بالکل نامعقول ہے کہ ایک شخص شریعت محمدیؐ کو کامل یقین کر کے اس پر عمل کرے اور تمام ارکان اسلام نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ادا کرے اور صرف قادیاں میں چندہ نہ دے تو اس کو نجات نہ ہوگی۔ جب کہ قادیان والا بھی زبان سے کہتا ہو کہ میں امتی ہوں اور محمدؐ کی پیروی کرتا ہوں اور اس کی پیروی ذریعہ نجات ہے یا صاف صاف کہو کہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور ہیں اور دکھانے کے اور۔ مرزا قادیانی نبی تھے اور ان کی بیعت کے بغیر کسی کو نجات نہیں ہوتی۔ پھر یہ مت کہو کہ مرزا قادیانی کا یہ اعتقاد ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کامل شریعت لائے اور اس کی

شریعت صراط مستقیم ہے یا مرزا قادیانی نے جو جو عقائد خلاف شرع لکھے ہیں ان کی تردید کرو کہ یہ ان کی غلطی ہے ہم نہیں مانتے اور نہ ہمارا اعتقاد ہے۔

ناظرین! مرزا قادیانی کو یہ زعم کہ میں نبی اور مرسل اور مامور من اللہ، مثیل، مسیح، مہدی، موعود ہوں کوئی اچھا زعم ہوا ہے یا ان کے پہلے بھی ہر ایک زمانہ میں ایسے لوگ ہوتے چلے آئے ہیں، جن کو یہی زعم ہوا ہے اور مدعی نبوت وعیسویت ومہدیت ہوگزرے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہمیشہ زمانہ میں شہرت طلب لوگ گزرے کہ وہ دعویٰ امامت، مہدویت وعیسویت کرتے رہے اور نبوت کا دعویٰ کر کے مسلمانوں سے جنگ جدال بھی کرتے آئے ہیں۔ مرزا قادیانی کوئی انوکھا دعویٰ نہیں کرتے اور سادہ لوح بھی دنیا میں ہمیشہ سے چلے آتے ہیں کہ جب کسی نے دعویٰ کیا تو بغیر سوچ سمجھے اس کے پیرو ہوگئے۔ یہ کوئی مرزائیوں پر ہی موقوف نہیں۔ آگے بھی گزرے ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں اسلام سے مرتد ہوکر جھوٹے مدعیان نبوت سے بیعت کر لیتے اور اپنی جانوں اور مالوں تک فدا کر ڈالتے۔

مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ بھی انوکھا اور عجیب نہیں کہ میری کلام بے مثل ہے اور جیسا کہ میں نے مکتوب عربی لکھا ہے کوئی لکھ نہیں سکتا۔ سب کے سب مدعیان نبوت ومہدویت کا یہی دعویٰ رہا ہے۔ چنانچہ محمد علی باب اپنے دعویٰ کی تصدیق میں کہتا تھا کہ میں ایک ہزار شعر ہر روز بناتا ہوں اور کوئی بشر ایسا نہیں کر سکتا۔ مگر جب علماء نے غلطیاں پکڑیں تو مرزا قادیانی کی طرح کہہ دیا کہ ہم نحو کو نہیں مانتے۔ نحو کو ہم نے قاعدوں کی زنجیر سے آزاد کر دیا ہے۔ چونکہ مخبر صادق محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیش گوئی ہے کہ میری امت میں سے جھوٹے تیس ہوں گے کہ دعویٰ نبوت کا کریں گے۔ اس لئے ضرور ہے کہ کاذب مدعی ضرور ہوں تاکہ اس رسول پاک ﷺ کی پیش گوئی پوری ہو۔ پیش گوئی کی حدیث صرف بغرض اختصار ایک ہی لکھتا ہوں ورنہ بہت حدیثیں اس بارہ میں ہیں۔

’’عن ثوبان قال قال رسول اللہ ﷺ لاتقوم الساعة حتی تلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتی یعبدوا الاوثان وانه سیکون فی امتی ثلٰثون کذابون کلهم یزعم انه نبی اللّٰہ وانا خاتم النّبیین لا نبی بعدی. هٰذا حدیث صحیح‘‘ (ترجمہ) ترمذی نے ثوبان سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ میری امت کے بعض قبیلے مشرکوں سے جا ملیں گے اور

یہاں تک کہ بتوں کی پرستش کریں گے اور میری امت میں تیس جھوٹے ہوں گے ہر ایک کا یہ زعم ہوگا کہ میں نبی اللہ ہوں۔ حالانکہ میں خاتم النّبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

اب اس جگہ یہ سوال ہوتا ہے کہ وہ کذابون کون کون ہو گزرے ہیں اور مرزا قادیانی کا دعویٰ بھی اس قسم کا ہے یا ان سے الگ جس کے باعث ان کو کاذب کہیں اور مرزا قادیانی کو صادق کہیں۔

ناظرین! حدیث شریف میں تین امور درج ہیں: (۱) مشرکوں سے مل کر ابنیت اور تثلیث اور خالقیت کی تعلیم دی اور ہزاروں ان کے پیرو ہوگئے۔ (۲) تصویر پرستی کی بنیاد بھی ڈالی کہ اپنی تصویر مریدوں میں تقسیم کی۔ اگرچہ منہ سے کہتے ہیں کہ اس کی تعظیم نہیں کرتے مگر جب کہا جاوے کہ اس تصویر کی ہم اگر بے ادبی کریں تو مرزائیوں کا رنگ فک ہو جاتا ہے۔ (۳) نبوت کا دعویٰ بھی ہے اور امتی ہونے کا بھی۔ جیسا کہ حدیث کے لفظ ہیں کہ ہوں گے۔ میری امت سے یعنی امتی بھی کہیں گے اور نبی بھی۔

اب کذابوں کا حال سنو۔ سب سے پہلے اسود عنسی اور مسیلمہ نے دعویٰ کیا۔

۱...... اسود عنسی: پہلے مسلمان تھا حج کے بعد مدعی نبوت ہوا۔ چونکہ شعبدہ باز تھا لوگ اس کے شعبدہ پر فریفتہ ہوکر اس کے پیرو ہوگئے اور جس طرح مرزائی صاحبان مرزا قادیانی کے خوابوں اور الہاموں کے دلدادہ ہوکر پیرو ہوگئے۔ اسی طرح اسلام سے مرتد ہوکر اسود عنسی کے پیچھے لوگ لگ گئے۔ چنانچہ نجران کا تمام علاقہ اس کا فرمانبردار اور مرید ہوگیا اور سچے دین سے منہ موڑ لیا۔ آخر رسول اللہ ﷺ کی حیات میں ہی اسود عنسی قتل ہوا۔

۲...... مسیلمہ کذاب: یہ ایسی عبارت عربی بناتا تھا جو اس کے گمان میں قرآن کے مشابہ ہوتی اور وہ بھی اپنی کلام کو بے مثل کہتا تھا۔ جیسا کہ مرزا قادیانی کہتے ہیں۔ اسی بات پر جو کچے مسلمان تھے، اس کی طرف ہوگئے اور مرزائی صاحبان کی طرح اپنے آپ کو سعید الفطرت اور سلیم القلب کہتے تھے اور مرزائیوں کی طرح خیال کرتے تھے کہ رسول اللہ کو بھی تو اسی طرح نہ مانا تھا اور جنہوں نے رسول اللہ کو نہ مانا تھا وہ شقی اور بدبخت تھے۔ جب نیا مدعی رسالت آوے تو ہماری سعادت اسی میں ہے کہ ہم اس کی بیعت کریں۔

مسیلمہ کذاب سے پہلے محمد رسول اللہ ﷺ سچے نبی ورسول صادق فوت ہوگئے جس سے یہ بات ثابت ہے کہ یہ بالکل غلط اور خانہ ساز قاعدہ مرزاقادیانی نے بنالیا ہے کہ کاذب صادق سے پہلے مرتا ہے۔ کیونکہ واقعات نے بتادیا ہے کہ کاذب صادق سے پہلے بھی مرتا ہے۔ جیسا کہ اسود عنسی اور پیچھے بھی مرتا ہے۔ جیسا کہ مسیلمہ کذاب، حضرت ابوبکر کے زمانہ میں مارا گیا۔

۳...... طلیحہ بن خویلد: یہ شخص کسی گاؤں خیبر کے مضافات میں سے تھا۔ یہ کہتا تھا کہ جبرئیل میرے پاس آتا ہے۔ دوم مسجع فقرات سنا کر کہتا تھا کہ مجھ کو وحی آتی ہے۔ سوم نماز صرف کھڑے ہوکر ادا کرنے کو کہتا تھا۔ اس کی جماعت اس قدر بڑھ گئی تھی کہ بڑے بڑے تین قبائل اسد، غطفان، طے پورے پورے اس کے ساتھ مل گئے تھے۔ کیا مرزائی صاحبان! اس کو تو ضرور صادق کہیں گے۔ کیونکہ بہت لوگ اس کے پیرو ہوگئے تھے۔ جیسا کہ مرزاقادیانی کی صداقت پر دلیلیں لاتے ہیں۔

۴...... لا: ایک شخص نے اپنا نام ’’لا‘‘ رکھ لیا اور کہتا تھا کہ حدیث میں جو آیا ہے کہ: ’’لانبی بعدی‘‘ اس کا وہ مطلب نہیں کہ جو لوگ سمجھتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ میرے بعد لا نبی ہوگا۔ لامبتدا اور نبی اس کی خبر ہے۔ یہ شخص بھی مرزاقادیانی کی مانند سب سلف کو غلطی پر سمجھتا تھا اور اپنے مطلب کے معنی کرتا تھا۔ جیسا کہ مرزاقادیانی فرماتے ہیں کہ دجال اور مسیح موعود کی حقیقت کسی کو تیرہ سو برس تک سوا میرے سمجھ میں نہیں آئی اور نہ خاتم النّبیین کے معنی کسی نے سمجھے۔ اللہ رحم کرے۔

۵...... خالد بن عبداللہ قسری: کے زمانہ میں ایک شخص نے دعویٰ نبوت کیا اور مرزاقادیانی کی مانند اپنی بے مثل کلام ہونے کا بھی دعویٰ کیا اور اس نے ’’انا اعطیناک الکوثر (الکوثر:۱)‘‘ کے جواب میں ’’انا اعطیناک الجماھر فصل لربک وجاھر ولا قطع ک ساحر‘‘ خالد نے اس کے قتل کا حکم دیا۔ مرزاقادیانی کی صداقت بھی فوراً معلوم ہوجاتی۔ جب کسی اسلامی خلیفہ یا بادشاہ یا والی ملک کے پیش ہوتے۔ گھر میں دروازے بند کر کے بیٹھنا اور کہنا کہ خدا میری حفاظت کرتا ہے غلط ہے۔

۵...... متنبّی: مشہور شاعر اس نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا اور کہتا تھا کہ میرے شعر بے مثل

ہیں اور اپنے شعروں کو معجزہ کہتا تھا۔ ایک انبوہ کثیر اس کے تابع ہوگیا تھا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک زمانہ سادہ لوحوں سے کبھی خالی نہیں رہا۔ ذرہ کسی نے دعویٰ کیا تو جھٹ اس کے پیرو ہوگئے۔ اصل میں یہ لوگ ایمان کے پکے نہیں ہوتے۔ پنجابی مثل ہے: ''جس نے لائی گلیں اسے نال اٹھ چلی۔'' جس نے دعویٰ کیا اور اپنی کرامات ومعجزات ونشانات آسمانی بتائے اس پر مائل ہوگئے۔ یہی حال آج کل کے مرزائیوں کا ہے۔ صریح دیکھ رہے ہیں کہ مرزاقادیانی کے دعاوی غلط ہیں اور تعلیم خلاف شرع ہے۔ مگر بلادلیل ''آمنا وصدقنا'' کہتے جاتے ہیں۔ مرزاقادیانی نے باوجود اس قدر دعویٰ علم متنبّی کے دعویٰ کو نہ توڑا اگر لیاقت تھی تو ایک دو قصیدے عربی میں لکھ کر متنبّی کا دعویٰ توڑتے مگر وہ تو اپنا الّو سیدھا کرنا جانتے تھے۔ کس قدر غضب ہے کہ غلط عبارت ایک پنجابی کی معتبر اور بے مثل یقین کی جاوے۔ حالانکہ غلطیاں علماء نے اس کی زندگی میں نکالیں اور اس سے جواب کچھ نہ بن پڑا ہو۔

۷...... __مختار ثقفی:__ عبداللہ بن زبیر وعبدالملک کے زمانہ میں مدعی نبوت ہوا اور یہ بھی اپنے آپ کو کامل نبی نہ کہتا تھا وہ اپنے خط میں لکھتا تھا میں المختار رسول اللہ یعنی رسول اللہ کا مختار۔ جس کا مطلب مرزاقادیانی کی مانند بمتابعت رسول اللہ ظلی وناقص نبی کا ہے۔ یہ شخص پہلے خارجی تھا، پھر زبیری تھا، پھر شیعی اور کیانی ہوگیا۔ یہ وہ شخص ہے کہ امام حسینؓ کے انتقام لینے کے لئے کھڑا ہوا اور کوفہ پر غالب آیا۔ واقعہ مختار میں ملک شام کے ستر ہزار آدمی کام آئے۔ اس کا دعویٰ تھا کہ مجھے علم غیب ہے اور جبرئیل میرے پاس آتا ہے اور کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ میں حلول کیا ہے۔ جیسا کہ مرزاقادیانی کہتے ہیں:

آں خدائے کہ ازاواہل جہاں بے خبراند ۔۔۔ برمن جلوہ نمود ست اگر اہلی بپذیر

یعنی وہ خدا جو کہ اہل جہاں سے پوشیدہ ہے، اس نے مجھ پر جلوہ کیا ہے۔ یعنی ظاہر ہوا ہے اگر تم لائق ہو تو قبول کرو۔

۸...... __متوکل:__ کے زمانہ میں ایک عورت نے دعویٰ نبوت کیا اس نے بلا کر کہا کہ کیا تو محمد ﷺ پر ایمان رکھتی ہے۔ کہا کہ ہاں! اس نے کہا کہ آنحضرت ﷺ تو فرماتے ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ عورت نے جواب دیا نبی مرد کی ممانعت ہے۔ یہ کہاں آیا ہے ''لانبیة بعدی'' یعنی میرے بعد کوئی عورت نبی نہ ہوگی۔ اللہ اکبر! نفس بڑے بڑے دھوکے دیتا ہے۔ ایسا ہی مرزاقادیانی فرماتے ہیں کہ بالکل باب نبوت مسدود نہیں، جزئی

باب نبوت کھلا ہے۔ میں ظلی نبی ہوں۔ اس مدعیہ عورت کی مانند مرزا قادیانی کا بھی رسول اللہ پر بھی ایمان ہے اور خود بھی نبی ہیں۔ کیا خوب۔

۹…… مقنع: یہ شخص تناسخ کا قائل تھا۔ معتقد اس کو سجدہ کرتے تھے۔ خراسان میں اس نے ظہور کیا تھا۔ جنگ وحرب میں اس کے مرید پکارتے کہ اے ہاشم ہماری مدد کر۔ ابونعمان اور جند اور لیث بن نصر صعایر نے ان سے جنگ کی۔ چار مہینے تک طرفین میں لڑائی رہی۔ آخر مسلمانوں کو شکست ہوئی اور ان کی طرف سے سات سو آدمی مارے گئے جو باقی رہے وہ مقنع سے مل گئے۔ پھر مہدی نے مقنع کی تباہی کے لئے سید حرشی کو بہت لشکر دے کر بھیجا اور مقنع بڑی خونریزی کے بعد قلعہ سیام میں محصور ہوا اور جب محاصرہ سے تنگ آیا تو مریدوں کو مار کر آگ میں جلا دیا اور خود ایک تیزاب کے برتن میں بیٹھ کر فی النار ہوا۔ تاریخ کامل میں لکھا ہے کہ قلعہ میں مقنع نے اپنی عورت اور بچوں کو زہر پلا دیا اور خود بھی پی لیا اور معتقدوں کو کہا کہ میری لاش جلا دیجو تاکہ دشمن کے ہاتھ نہ آوے۔ بعض نے لکھا کہ تمام چارپایاں اور اسباب وغیرہ پارچات کا انبار لگا کر آگ لگادی اور حکم دیا کہ جس کی خواہش ہو میرے ساتھ آسمان پر چڑھ جاوے وہ اس آگ میں میرے ساتھ کود پڑے سب نے تعمیل کی اور جل کر خاک ہوگئے۔

ناظرین! مرزائی صاحبان سے پوچھو کہ اس سے بھی زیادہ کوئی راسخ الاعتقاد ہوسکتا ہے اور کیا ایسا شخص راست باز اور مامور من اللہ تھا؟ مرزا قادیانی کے کہنے سے اگر ایک مرید بھی آگ میں کود پڑتا تو مرزائی آسمانی نشان آسمانی نشان پکار پکار کر فرشتوں کے کان بھی بہرے کر دیتے کہ یہ مرزا قادیانی کی صداقت پر آسمان اور زمین گواہی دے رہے ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ مقنع کو کاذب سمجھتے ہیں اور مرزا قادیانی کو بلادلیل صادق۔

۱۰…… یحییٰ بن زکرویہ قرمطی: جس نے بغداد کے اردگرد کو تباہ کر دیا تھا۔ یہ کہتا تھا کہ مجھ پر قرآن کی آیات نازل ہوتی ہیں۔ جیسا کہ مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ خدا نے مجھ کو کہا کہ: ''انک لمن المرسلین'' وغیرہ!

۱۱…… بہبود: اس نے بہت جمعیت پیدا کر لی تھی اور بے شمار کو تہ تیغ کیا تھا۔

۱۲…… عیسیٰ بن مہرویہ قرمطی: اپنے آپ کو مہدی کہتا تھا اور بہت جمعیت پیدا کر کے حملہ آور ہوا۔

۱۳...... ابوجعفر محمد بن علی سلمنانی: جس کے بڑے بڑے امیر ہم عقیدہ ہوگئے اور انبیاء علیہم السلام کو خائن قرار دیتا تھا اور شریعت محمد ﷺ کے بہت مسائل کو الٹ پلٹ کر دیا تھا۔ جیسا کہ مرزا قادیانی نے کیا ہے۔ ملائکہ کی نسبت قوائی فی تعلیم دیتا تھا بہشت قریب و دوزخ عدم معرفت بتاتا تھا۔

۱۴...... ۲۹۹ھ میں قبیلہ سوادیہ: میں سے ایک شخص نے نہاوند میں دعویٰ نبوت کیا۔ اپنے اصحاب کے نام بھی صحابہ کرام کے نام پر ابوبکر، عمر، عثمان، علی ظاہر کئے۔ سواد کے بڑے بڑے قبائل اس کے معتقد ہوگئے اور اپنی جائیدادیں اور املاک واموال اس کے سپرد کر دیئے اور اشاعت عقائد کے واسطے وقف کر دیئے۔ اب مرزائی بتائیں کہ صداقت کا نشان نہیں کہ مالدار مرزائیوں کی طرح جو چندہ اشاعت مرزائیت کے واسطے چند ہزار روپے وقف کر دے اور مرزا قادیانی کی صداقت کی یہ دلیل بیان کی جاتی ہے کذابوں کے واسطے ان کے مریدوں نے اس سے بڑھ کر نہیں کیا تھا۔ جب مرزا قادیانی کے واسطے چندہ دینا یا مال وقف کرنا دلیل صداقت ہے تو وہ کذاب بدرجہ اعلیٰ صادق ثابت ہوں گے۔

۱۵...... استادسیس: ملک خراسان میں مدعی نبوت ہوا، اس کے ساتھ تین لاکھ سپاہی بہادر تھے۔ احکم حاکم مروروز نے مقابلہ کیا اور شکست کھائی۔ پھر خلیفہ منصور نے بہت سپاہ ولشکر بھیج کر اس کا قلع قمع کیا۔ کہاں ہیں وہ مرزائی جو مرزا قادیانی کی صداقت پر دلیل پیش کر کے لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ اتنی جمعیت کبھی جھوٹے کی ہوسکتی ہے۔ جب تین لاکھ سپاہی مرنے والے اس کے ساتھ تھے تو کس قدر اس کے مرید ہوں گے۔ جب وہ جس کو مسلمانوں کے مقابلہ پر خدا تعالیٰ فتح بھی دیتا رہا کاذب ہوا تو مرزا قادیانی دعویٰ نبوت میں کس طرح سچے سمجھے جاویں جن کو کبھی فتح نصیب نہ ہوئی۔ دیکھو جنگ مقدس۔

ناظرین! مضمون بہت طویل ہوگیا ہے۔ اس لئے اب صرف نام مدعیان کذابون کے لکھتا ہوں جس کو مفصل حالات کا شوق ہو۔ تاریخ کامل ابن کثیر، تاریخ الخلفاء صدائے محرقہ، روضہ الصفا وغیرہ تاریخ کتب میں ملاحظہ کریں۔

۱۶...... محمد احمد سوڈانی: یہ کہتا تھا کہ جس مہدی کا صدیوں سے انتظار تھا میں آ گیا ہوں۔

۱۷...... ایک حبشی: نے جزیرہ جمیکا میں عیسیٰ بن مریم ہونے کا دعویٰ کیا۔ تمام جزیرے کے لوگ اس کے پیرو ہوگئے۔

۱۸...... ابراہیم بذلہ: اس نے بھی عیسیٰ ابن مریم ہونے کا دعویٰ کیا۔

۱۹...... باب محمد علی: باب شیراز کا باشندہ تھا جو لوگ اس کے مرید ہوتے اس کو کہتا کہ مہدی موعود میں ہوں۔

ناظرین! اس کے حالات بہت دلچسپ اور طول طویل ہیں، پھر کبھی لکھے جائیں گے۔

۲۰...... سید محمد جونپوری: ہندوستان میں سید محمد جونپوری نے دعویٰ مہدی ہونے کا کیا۔ تذکرۃ الصالحین وغیرہ کتب تواریخ میں لکھا ہے کہ سید محمدؐ مہدی کو میراں سید محمدؐ مہدی پکارتے تھے۔ اس کے باپ کا نام سید خان تھا۔ جب علماء نے اس سے سوال کیا کہ حدیث شریف میں ہے کہ مہدی میرے نام اور میرے باپ کے نام سے موسوم ہوگا تو اس نے یہ بودا جواب دیا کہ خدا سے پوچھو کہ اس نے سید خان کے بیٹے کو کیوں مہدی کیا۔

دوم: کیا خدا اس بات پر قادر نہیں کہ سید خان کے بیٹے کو مہدی بنادے۔ جونپوری مہدی نے سات برس میں ایک ذرہ طعام اور ایک قطرہ پانی نہ چکھا جیسا کہ کتب مہدیہ میں لکھا ہے ایک روز ان کی بیوی نے پوچھا کہ آپ بیہوش کیوں رہتے ہو تحمل نہیں کر سکتے ہو۔ جواب دیا کہ اس قدر تجلی الوہیت کی ہوتی ہے کہ اگر ان دریاؤں میں کا ایک قطرہ کسی ولی کامل یا نبی مرسل کو دیا جاوے تو تمام عمر بھی ہوش میں نہ آئے۔ بعد سات سال کے کچھ ہوش آیا۔ مگر مدہوش بھی رہتے تھے۔ اس مذبذب حالت میں ساڑھے سترہ سیر غلہ و گوشت و گھی بروایت بی. بی اللہ دتی زوجہ خود کھایا۔ بعد اس کے ہجرت کی دانا پور کے جنگل کی راہ سے جہاں گردی کو نکلے اس جنگل میں مہدویت کے الہام شائع کئے۔ وہاں سے رفتہ رفتہ چندیری پہنچے وہاں ان کے وعظ و بیان میں جب ہجوم خلق زیادہ ہوا تو وہاں سے نکالے گئے۔ وہاں سے شہر مندر کو چلے گئے وہاں بھی اس کا غلغلہ ہوا۔ یہاں تک کہ سلطان غیاث الدین تک اس کے معتقد ہوگئے۔ ایک امیر سلطان غیاث الدین کا الہداد نامی جو کہ فاضل اور شاعر بھی تھا ترک دنیا کر کے ہمراہ ہوا۔ رسالہ بار امانت ایک دیوان بے نقط و مرثیہ شیخ اور ایک رسالہ ثبوت مہدویت اسی کی تصنیف ہیں۔

یہاں سے کوچ کر کے شہر جاپانیر کہ دار السلطنت گجرات کا تھا پہنچے یہاں بھی ان کا بہت چرچا ہوا، سلطان محمود بیکرہ تک نے بھی آنے کا ارادہ کیا۔ مگر دو عالموں نے روک دیا۔ پھر برہان پور کی راہ سے دولت آباد وارد ہوئے اور سیر و زیارت مزارات اولیاء اللہ احمد نگر

پہنچے۔ احمد نظام الملک بھی معتقد ہوگیا۔ کیونکہ فرزند کا آرزومند تھا۔ اتفاقاً برہان نظام الملک پیدا ہوا، پھر کیا تھا تمام معتقد اور مرید ہوگئے۔ احمد نگر سے کوچ کر کے شہر بیدر میں پہنچے عہد ملک برید میں وہاں شیخ سمن معتقد ہوا اور ملاّ ضیاء اور قاضی علاء الدین ترک دنیا کر کے ہمراہ ہوئے۔ پھر جہاز پر سوار ہوکر روانہ کعبۃ اللہ ہوئے۔

جب حرم محترم میں پہنچے اور چونکہ سنا ہوا کہ مہدی کے ہاتھ پر لوگ رکن ومقام میں بیعت کریں گے اس واسطے سید محمد نے بھی اس مقام میں دعویٰ ''من اتبعنی فھو مومن'' کا کیا یعنی جو میری تابعداری کرے گا وہ مومن ہے اور ملاّ ضیاء اور قاضی علاؤ الدین نے ''آمنا وصدقنا'' بول کر جھٹ بیعت کر لی اور یہ واقعہ ۹۰۱ء میں ہوا۔ یہاں سید محمد، حضرت آدم علیہ السلام کی زیارت کو گئے اور کہا کہ میں نے بابا آدم سے معانقہ کیا اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ خوش آمدی صفا آوردی۔ مکہ سے بعجلت تمام مراجعت کر کے شہر احمد آباد میں آکر مسجد تاج خان سالار میں قریب دروازہ جمال پور مقیم ہوئے اور طریقہ وعظ ودعوت شروع کیا۔ ملک برہان الدین وہیں مرید وتارک دنیا بن کر رفیق ہوئے۔ ان کو مہدویہ خلیفہ ثالث جانتے ہیں اور ملک گوہر خلیفہ چارمیں ہیں۔ اسی مسجد میں ایک روز مجمع عام میں سید محمد مذکور نے ۹۰۳ھ مہدویت کا دعویٰ کیا۔ گجرات کے علماء ومشائخ نے سلطان محمود سے شکایت کی کہ شیخ جو نووارد ہے شریعت کے برخلاف حقائق بیان کرتا ہے۔ سلطان نے اخراج کا حکم دیا۔ وہاں سے شہر نہروالہ پیراں پٹن میں کہ علاقہ گجرات میں سے ہے آکر خاص سرور کی لب حوض اوترے۔ یہاں اٹھارہ ماہ رہے اور یہاں اس قدر کثرت سے ان کے مرید ہوئے کہ اس قدر کسی ملک میں اس کی دام تسخیر میں نہ آئے تھے۔ لہٰذا فرمان شاہی سلطان محمود کی طرف سے صادر ہونے سے یہاں بھی خارج کئے گئے۔ مگر سید محمد کی عادت تھی کہ وہ پہلے ہی اپنے مریدوں میں مشہور کر دیتا تھا کہ مجھ کو یہاں سے نکلنے کا حکم خدا نے دیا ہے۔ یعنی اپنی کارروائی سے اندازہ لگا کر پیش گوئی کر دیتا تھا اور وہ خود خارج ہوکر پوری کر دیتا تھا۔

موضع پٹن سے اٹھ کر موضع بدلی میں آئے اور یہاں ۱۸ ماہ اقامت کا اتفاق ہوا۔ اس عرصہ میں پھر دعویٰ مہدویت کیا اور کہا کہ مجھ کو حکم خدا بار بار بلاواسطہ ہوتا ہے کہ دعویٰ کر اور میں ٹالتا چلا آتا ہوں۔ اب مجھ کو یہ حکم ہوا ہے اے سید محمد مہدویت کا دعویٰ کہلاتا ہو کہ نہیں تو تجھ کو ظالموں میں کروں گا۔ اس واسطے میں بصحت عقل وحواس دعویٰ کرتا ہوں: ''انا

مھدی مبین مراداللہ ’’یعنی میں کھلا مہدی ہوں خدا کی مراد اور اپنا چمڑہ دونوں انگلیوں سے پکڑ کر کہا کہ جو شخص اس ذات سے مہدیت کا منکر ہو وہ کافر ہے اور میں خدا سے بے واسطہ احکام وغیرہ لیا کرتا ہوں اور خدا تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ علم اوّلین وآخرین کا تجھ کو دیا اور بیان کیا۔ معنی قرآن اور خزانہ ایمان کی کنجی تجھ کو دی۔ تجھے جو قبول کرے وہ مومن ہے اور جو تیرا منکر ہے، وہ کافر ہے اور اسی طرح بہت سی باتیں خدا کی طرف سے نسبت کیں اور تمام اصحاب نے جو کہ تیس سوساٹھ تھے ’’امنا وصدقنا‘‘ پکار اٹھے۔

یہ تیسرا دعویٰ ۹۰۵ھ میں ہوا اور مرتے دم تک اس پر اڑے رہے۔ جب یہ خبر مشہور ہوئی کہ سید محمد نے مہدویت کا دعویٰ کیا ہے تو چند علماء قصبہ مذکور میں آئے اور سید محمد سے مباحثہ سوال وجواب باب مہدویت وغیرہ دعاوی میں دیر تک کرتے رہے۔ القصہ جب کہ سید محمد اپنے دعویٰ سے باز نہ آئے تو علماء نے مایوس ہوکر بادشاہ گجرات کو کہ شہر احمد میں تھا اطلاع دی۔ بادشاہ نے حکم اخراج صادر فرمایا۔ خارج ہونے کے وقت بولے کہ اگر میں حق پر تھا تو کیوں اتباع نہ کی اور اگر ناحق پر تھا تو کیوں قتل نہ کیا۔ وہاں سے شہر جالور میں پہنچے، وہاں سب لوگ مرید ومعتقد ہوئے، پھر وہاں سے ناگور پہنچے اور وہاں سے ملک سندھ میں شہر نصیر پور میں داخل ہوئے اور وہاں سے شہر ٹھٹھہ میں پہنچے اور وہاں ۱۸ مہینے رہنے کا اتفاق ہوا اور کچھ لوگوں نے تصدیق مہدویت کی۔ جب آپ کا یہ حال وقال اہل سندھ پر ظاہر ہوا نہایت تنگ ہوئے۔ پکڑا یہاں تک کہ سید محمد کے ۸۴ آدمی رفقا واصحاب میں سے فاقوں سے مر گئے اور سید محمد نے اس کا تدارک یہ کیا کہ بشارت دی کہ ان سب کو مقامات انبیاء ومرسلین اولوالعزم کے ملے۔

القصہ بادشاہ سندھ نے حکم دیا کہ اس درویش کو معہ تمام مریدین کے قتل کرو۔ لیکن دریاخان امیر بادشاہ مذکور نے سفارش کر کے بجائے قتل کے اخراج کا حکم دلوایا۔ پس سید محمد بمعہ اصحاب خراسان کو روانہ ہوئے۔ کہتے ہیں کہ ۹۰۰ سو کے قریب آدمی اس کے ہمراہ تھے۔ ان میں سے ۳۶۰، اصحاب مہاجرین خاص کہتے تھے۔ جب ان کا قافلہ قندھار پہنچا اور وہاں بھی قیل وقال کا چرچہ ہوا تو حاکم قندھار مرزا شاہ بیگ نے حکم دیا کہ سید مہدی کو جمعہ کے روز مسجد جامع میں علماء اسلام کے سامنے کرو۔ چنانچہ حسب الحکم سید محمد مسجد میں داخل ہوئے تو علماء نے سخت سست کہنا شروع کیا۔ سید محمد نے تأمل کر کے قرآن شریف کا وعظ کہنا شروع

کیا۔شاہ بیگ کہ بست سالہ نوجوان تھا، اس کے بیان پر فریفتہ ہوگیا۔ اس سبب سے سید محمد یہاں سے بچ کر چندروز کے بعد شہرفراہ کی راہ لی۔ جب وہاں پہنچے تو وہاں بھی یہی باز پرس پیش آئی۔ اوّل ایک عہدہ دار نے آ کرسید محمد اس کے تمام ہمراہیوں کے ہتھیار چھین لئے۔ اس کے بعد امیر ذوالنون حاکم شہراس کیفیت کی دریافت کے واسطے خود آیا۔ لیکن ملاقات کے بعد شیخ کا معتقد ہوگیا اور علماء کو اجازت دی کہ مہدویت کا امتحان کریں۔

چنانچہ علماء نے سوال وجواب شروع کئے اور امیر ذوالنون نے تمام کیفیت مرزا حسین بادشاہ خراسان کے خدمت میں لکھ کر روانہ کی۔ سید محمد نو رمہینے تک فراہ میں رہا اور ۶۳ برس کی عمر میں ۹۱۰ھ میں انتقال کیا۔ کہتے ہیں کہ انتقال سے پہلے جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ وتر کی نماز ادا کی اور یہی علامت انتقال کی تھی۔ کیونکہ حضرت رسالت پناہ ﷺ نے بھی قبل رحلت جمعہ کی نماز کے بعد وتر کی نماز ادا کی تھی۔

ناظرین! فرقہ مہدویہ کے عقائد ومسائل مختصر طور پر نیچے لکھے جاتے ہیں تاکہ معلوم ہوکہ مرزا قادیانی نے بھی انہیں کی نقل کی ہے کوئی نئی بات نہیں کہ جس کے باعث ان کو کاذب اور مرزا قادیانی کو صادق سمجھا جاوے۔ بلکہ انہوں نے ریاضت ونفس کشی وترک لذات دنیاوی مرزا قادیانی سے ہزارہا درجہ زیادہ کی ہے اور عبادت الٰہی اور فنافی اللہ میں ایسے غرق رہے کہ کھانے پینے کی ہوش تک نہیں رہی۔ مرزا قادیانی کے نفس نے تو جو کچھ مانگا انہوں نے دنیاداروں سے بہت بڑھ کر اس کو دیا اور ایسے عیش سے گزران کی کہ کسی امیرالامراء کو بھی نصیب نہیں ہوگی۔ گھی کی جگہ بادام روغن استعمال ہوتا تھا۔ گوشت کی جگہ مرغ کا گوشت کھایا جاتا تھا۔ کستوری اور عنبر کی وہ کثرت استعمال تھی کہ خطوط چھپ گئے، مستورات کے سونے کے زیور پاؤں تک تھے۔

غرض دنیا کے تمام عیش آرام مرزا قادیانی کو خدا نے دیئے اور انہوں نے بھی نشان صداقت دنیا پر ظاہر کر کے اپنے نفس کو نہیں روکا۔ جوان عورتوں پر دل چاہا تو نکاح موجود ہے اگرچہ منکوحہ آسمانی حسب دلخواہ نصیب نہ ہوئی۔ مگر اس میں بھی خدا کا کوئی فضل وکرم تھا۔ مگر اس کے مقابل سید محمد مہدی بہت جفاکش صاحب زہد وتقویٰ مجاہدہ ومشاہدہ گزرا ہے۔ اس نے سات برس تک روزہ رکھا اور باقی حصہ عمر میں بروایت ان کی زوجہ مسماۃ اللہ دتی پانچ برس میں غلہ وروغن وگوشت ساڑھے سترہ سیر کھایا حسب ذیل دلائل اور حالات سے

سید محمد مہدی اور مرزا قادیانی کا مقابلہ دیکھو اور عقل خداداد سے کام لو کہ مرزا قادیانی نے کوئی اچنبا نہیں کیا۔

اوّل: سید محمد قرآن کی تفسیر ایسے پر اثر معنوں میں بیان کرتا کہ مسلمان جوق جوق آتے اور اس فرقہ میں شامل ہوتے اور یہی صداقت کا نشان بتاتے۔ مرزا قادیانی بھی حقائق اور فائق قرآن اپنی صداقت کا نشان فرماتے ہیں اور جیسا دل چاہتا ہے تفسیر کرتے ہیں کسی علم تفسیر وحدیث کی پابندی نہیں۔

دوم: ''انا مھدی مبین مراد اللہ ''یعنی میں کھلا مہدی ہوں، مراد اللہ کا۔ مرزا قادیانی بھی آپنے آپ کو جری اللہ مسیح موعود مہدی مسعود، مجدد، امام الزمان، کرشن وغیرہ فرماتے ہیں۔

سوم: سلطان غیاث الدین کا الہ داد نامی ایک مصاحب کہ فاضل اور شاعر بھی تھا ترک دنیا کر کے ہمراہ ہوا اور تادم مرگ ہمراہ رہا۔ ایک دیوان غیر منقوطہ یعنی بے نقط اور مرثیہ شیخ۔ ایک رسالہ بار امانت، ایک رسالہ ثبوت مہدی اس کی تصنیف ہیں۔ مرزا قادیانی کے پاس بھی حکیم نورالدین صاحب بھیروی جو کہ عالم وفاضل تھے۔ اگرچہ شاعری سے عاری ہیں۔...... جموں سے مرزا قادیانی کے پاس آئے اور باعث رونق مہدویت ہوئے۔

چہارم: سید محمد مہدی پیش گوئیاں کرتا اور اکثر سچی ہوتیں۔

پیش گوئیاں پہلے مریدوں میں مشہور کرتا اور پھر ویسا ہی ہوتا جیسا کہ جب وعظ وغیرہ ان کے عقائد غیر مشروع کا غلغلہ اٹھتا تو پیش گوئی کرتے کہ ہم یہاں سے نکالے جائیں گے۔ پس ویسا ہی ہوتا۔ جیسا کہ مرزا قادیانی قرائن سے قیاس کر کے فرماتے کہ منی آرڈر آئیں گے تو ضرور آجاتے۔ نئی شادی کرتے تو پیش گوئی کرتے کہ ہمارے ہاں لڑکا ہوگا۔ اگرچہ لڑکی ہوتی۔ مگر وار خالی نہ جاتا اگر خالی بھی جاتا تو تاویلات کا لشکر فتح کے لئے موجود ہے۔

پنجم: حرم محترم میں دعویٰ کیا کہ: ''من اتبعنی فھو مومن ''یعنی جو میری تابعداری کرے گا وہ مومن ہے۔'' مرزا قادیانی بھی یہی فرماتے ہیں کہ جو میری بیعت نہ کرے مومن نہیں اور نہ اس کی نجات ہے۔ اگرچہ محمد ﷺ کی پوری پوری پیروی کرے اور ارکان اسلام ادا کرے۔ اگرچہ مرزا قادیانی کو حرم محترم میں جانا نصیب نہیں ہوا۔ کیونکہ جان کا خوف تھا۔

مگر اس امر میں سید محمد کا پلڑا بھاری ہے کہ وہ نہیں ڈرا اور برابر حرم محترم میں پہنچا اور وہاں مہدویت کا دعویٰ کیا۔ مرزا قادیانی کو کہ اگرچہ وحی بھی ہوئی کہ میں تیسرے ساتھ ہوں، ڈرمت اور میرے رسول موت سے نہیں ڈرا کرتے۔ مگر مرزا قادیانی کو یقین تھا کہ میں جھوٹا ہوں اور مارا جاؤں گا باہر نہ نکلے۔ اگرچہ سچے ہوتے تو کسی اسلامی سلطنت یا ملک میں جیسا کہ حدیث میں دمشق سے جا کر دعویٰ کرتے۔

ششم: سید محمد حضرت آدم کی زیارت کو گئے اور کہا کہ میں نے بابا آدم سے معانقہ کیا انہوں نے مجھ سے کہا کہ خوش آمید صفا آوردی۔ مرزا قادیانی کا یہاں پلہ بھاری ہے۔ (کیونکہ مرزا قادیانی نے خدا تعالیٰ کو کشفی حالت میں مجسم دیکھا اور کچھ کاغذ پیش گوئیاں پیش کر کے خدا تعالیٰ کے ان پر دستخط کرائے اور خدا تعالیٰ نے قلم پکڑ کر ڈوبا زیادہ لگا لیا اور قلم جھاڑی تو سرخی کے دھبے مرزا قادیانی کے کرتے پر پڑے جو مریدوں نے دیکھے۔ سبحان اللہ! خدا ہو تو ایسا ہی بے تمیز ڈوبا لینے کی بھی عقل نہیں۔ (معاذ اللہ) مرزا قادیانی کا کرتہ خراب کر دیا۔ (حقیقت الوحی نشان نمبر۱۰۶ ص۲۵۵، خزائن ج۲۲ ص۲۶۷)

ہفتم: سید محمد کے ۶۳۰، اصحاب مہاجرین تھے۔ مرزا قادیانی کے بھی مہاجرین اصحاب حکیم نوردین صاحب، مولوی امروہی صاحب، عبدالکریم سیالکوٹی، سب کے نام کی تو گنجائش نہیں۔ مگر مرزا قادیانی کا نمبر اصحاب مہاجرین میں بہت کم ہے۔

ہشتم: سید محمد کے ۸۴، اصحاب و پیرو ملک سندھ میں فاقوں سے مر گئے۔ کیونکہ اہل سندھ نے سید محمد کے کلمات خلاف شرع سن کر لین دین بند کر دیا تھا۔ سید محمد نے ان کے حق میں جو مرید مر گئے۔ بشارت دی کہ ان سب کو مقامات انبیاء و مرسلین اولوالعزم کے ملے ہیں۔ مرزا قادیانی کا نمبر یہاں بالکل صفر کے برابر ہے۔ صرف ایک مرید آپ کا جو کابلی تھا دربار کابل میں بلایا گیا اور اس سے علماء نے مرزا قادیانی کی صداقت کی شرعی دلیل مانگی اور نہ دے سکا۔ اس لئے سنگسار کیا گیا۔ اس پر ہی مرزا قادیانی اور مرزائی پھولے نہیں سماتے اور مرزا قادیانی اپنی صداقت کا نشان لکھتے ہیں۔ دیکھو حقیقت الوحی اور ان کو یہ خبر کہ نہیں مرزا قادیانی سے ہزارہا درجہ بڑھ کر مریدوں نے کذابوں کی خاطر جانیں دیں۔ ستر ہزار پیرو مختار ثقفی کذاب کے پیچھے مارے گئے جو کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے میں حلول کیا ہے اور مرزائیوں جیسے کچے مسلمان اس کو صادق مان کر تابع ہو گئے اور اپنے آپ کو سعید الفطرت اور سلیم القلب کہتے اور جوان کے پیر کو

مانتا مرزائیوں کی طرح ان کو ابوجہل وغیرہ سے تشبیہ دیتے۔

ہم مرزائیوں سے پوچھتے ہیں کہ اگر صداقت اسی میں ہے کہ کوئی شخص اپنی پیر کی عقیدت میں جان دے دے تو اس دلیل سے بدرجہ اعلیٰ ثابت ہوگا کہ مختار ثقفی کذاب سچا تھا اور مرزا قادیانی جھوٹے کیونکہ اس کی خاطر ستر ہزار نے جان دی اور مرزا قادیانی کی خاطر صرف ایک نے جو کہ کابلی پٹھان تھا جن کا قاعدہ ہے کہ اگر ضد پر آ جائیں تو جان کی پرواہ نہیں کرتے۔

ناظرین! دلائل اور براہین بہت ہیں مگر چونکہ رسالہ میں گنجائش نہیں۔ اس لئے اختصار سے کام لیا جاتا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ! کسی اور موقعہ پر پوری پوری روشنی ڈال کر ثابت کیا جاوے گا کہ مرزا قادیانی ان کذابوں سے ہر ایک امر میں کم ہیں۔ اب ذرا مہدویہ کے عقائد باطلہ کو سنو اور مقابلہ کر کے دیکھو کہ مرزا قادیانی کے عقائد میں اور ان میں کچھ فرق ہے؟ اگر ہے تو تبدیلی الفاظ ہے۔ مرزا قادیانی نے شاعرانہ الفاظی اور طول طویل عبارت کا جامہ اوپر پہنا کر پبلک کے پیش کیا ہے۔ ورنہ پہلے سب کچھ ہو چکا ہے۔

۱...... مہدویہ کہتے ہیں کہ اگر آنحضرت ﷺ کے دربار میں ایک صدیق تھا تو میراں کے دربار مہدویت میں دو تھے۔ سید محمود واخویلد میر۔ مرزا قادیانی کا بھی ایک صدیق حکیم نورالدین قادیانی ہیں۔

۲...... اگر وہاں خلفائے راشدین چار تھے تو یہاں پانچ۔ مرزا قادیانی کے خلفاء امروہی وصاحب سیالکوٹی ہیں۔

۳...... اگر وہاں عشرہ مبشرہ تھے تو یہاں بارہ۔

۴...... اگر آنحضرت ﷺ کی امت تہتر فرقوں میں ہے تو مہدی کی امت چوہتر فرقہ میں ایک فرقہ اخوند میر پر ہے وہی ناجی ہے سب غیر ناجی۔

۵...... اخوند میر اسد اللہ الغالب بھی ان کا لقب ہے۔

۶...... ان کے بیٹے سید محمود کو خاتم مرشد، خاتم نور سر مہدی، حسین ولائت کہتے ہیں کہ ان کے ساتھ خدا لڑکپن میں کھیلا کرتا تھا...... کہ ان کی ماں فاطمہ ولایت ہیں۔

۷...... مہدی کی سب بیبیاں ازواج مطہرات اور امہات المؤمنین ہیں۔ مرزا قادیانی کی بیبیاں بھی امہات مومنین کہلاتی ہیں۔

۸...... تصدیق مہدویت سید جونپوری کی فرض ہے اور انکار ان کی مہدویت کا کفر ہے جو مرزا قادیانی کی بیعت نہ کرے کافر ہے۔

۹...... ۹۰۵ھ سے مہدویت کا دعویٰ ہوا ہے جس قدر اہل اسلام دنیا میں گزرے ہیں اور گزریں گے۔ سب اس انکار کے سبب کافر مطلق ہیں۔ مسلمان صرف مہدی ہیں۔ یہی بات مرزائی کہتے ہیں۔

۱۰...... سید محمد اگرچہ داخل امت محمدی ﷺ ہیں۔ مگر حضرات ابوبکر، عمر فاروق، عثمان وعلی رضی اللہ عنہم سے افضل ہیں۔ یہی مرزائی کہتے ہیں بلکہ مرزا قادیانی کو رسول اور نبی کہتے ہیں۔ سید محمد سواء محمد ﷺ کے تمام انبیاء سے افضل ہیں۔ یہی مرزائی کہتے ہیں۔

۱۱...... سید محمد اگرچہ محمد ﷺ کی تابع ہیں لیکن رتبہ میں دونوں برابر ہیں۔ یہی مرزا قادیانی کا مذہب ہے۔

۱۲...... جو حدیث وتفسیر قرآن سید محمد مہدی کے مطابق نہ ہو وہ صحیح نہیں ہے۔ امت محمد کے مقابلہ میں غلط ہے یہی مرزا قادیانی بھی کہتے ہیں۔

۱۳...... اس کے قول مخالف بدیہات بھی حق جاننے کے قابل ہیں۔ مرزا قادیانی بھی فرماتے ہیں سب سلف غلطی پر تھے۔

۱۴...... سید جونپوری اور محمد ﷺ یہ دو شخص پورے مسلمان ہیں اور سواء اس کے حضرات انبیاء ومرسلین ناقص الاسلام ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام خاک کے نیچے سے بالائے سرتک مسلمان تھے۔ نوح زیر حلق سے سرتک، ابراہیم وموسیٰ سینہ سے سرتک، عیسیٰ زیر ناف سے بالائے سرتک مسلمان ہیں۔ دوسری بار جب آئیں گے تو پورے مسلمان ہوں گے۔

ناظرین! سید محمد جونپوری بھی حضرت عیسیٰ کے اصلی نزول جسمی کے قائل تھے۔ ناظرین! مرزا قادیانی نے اس سے بڑھ کر ڈھکوسلے لگائے ہیں کہ خدا نے مجھ کو آدم کہا۔ ابراہیم، موسیٰ وعیسیٰ ابن مریم۔

۱۵...... سید محمد کے دربار میں تمام انبیاء علیہم السلام کے روح پیش ہوتے ہیں اور ان کو خدا کا حکم ہوتا ہے کہ تم نے جس نور سے نور لیا تھا، اس کا مقابلہ کر کے تصحیح کرو۔

۱۶...... احکام تازہ بتازہ نو بنو خدا کی طرف سے اترنے کا عقیدہ رکھنا فرض ہے۔ مرزائی صاحب یہی کہتے ہیں۔

۱۷...... اگر کسی معتبر یا مفسر کا قول مہدی کے قول کے موافق نہ ہو تو خطاء ہے، مہدی کا درست ہے۔ یہی مرزائی کہتے ہیں۔ رسالہ فرائض مہدیہ میں مفصل اور طول طویل ہے جس کو زیادہ دیکھنا منظور ہو وہاں سے دیکھ لے۔

ناظرین! مرزا قادیانی نے پورا پورا سانگ اوتار ہے یا نہیں اور وہی باتیں مرزائی کرتے ہیں یا نہیں۔ اب مرزائی صاحبان بتاویں کہ لاکھوں اور کروڑوں آدمی جو رسول اللہ ﷺ کا دین چھوڑ کر ان کذابوں کے پیچھے ہوئے تھے حق پر تھے یا جو رسول اللہ ﷺ کے دین پر قائم رہے اور دجالوں کے مکروفریب کے پیچھے نہ لگ کر اشد من حب اللہ کا ثبوت دیا حق پر ہیں یہ انصاف آپ پر ہے۔

مرزائی صاحبان جو قدم قدم پر بار بار کہتے ہیں اور عوام مسلمانوں کو جو کہ واقفیت دینی مسائل کی نہیں رکھتی یا ان پڑھ ہیں۔ ان بیچاروں کو ڈراتے ہیں کہ جو مرزا قادیانی کو مانے گا ایسا ہوگا جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو مانا تھا اور دوسرے کافروں کی طرح ہوگا جنہوں نے مامور من اللہ اور تمام انبیاء علیہم السلام کو مانا تھا کیونکر درست ہے۔ جب کہ نظیریں موجود ہیں کہ ان سب کذابوں نے بھی یہی کہا تھا اور اسی طرح سے دھوکے دے کر مسلمانوں کو بہکایا تھا جن کو اب ہم تب سب بلکہ مرزا قادیانی بھی کذاب کہتے ہیں تو کیا وجہ ہے اور کیا دلیل ہے کہ مرزا قادیانی جو ویسی ہی خلاف شرع باتیں کہتے ہیں سچے ہیں۔ جب کہ مرزا قادیانی کی باتیں اور دعوے بھی انہیں کذابوں کی مانند خلاف شریعت محمدی ﷺ ہیں اور مرزا قادیانی کا زہد اور تقویٰ بھی ان سے کم درجہ کا ہے۔ پس اس امتحان میں نہ پھنسو اور سچے دین محمد رسول اللہ ﷺ پر قائم رہو اور اس جماعت کے ساتھ رہو۔ جس کے بارہ میں پیش گوئی رسول اللہ ﷺ ہے کہ ایک جماعت میری امت میں سے حق پر قائم رہے گی اور دجالوں اور کذابوں کا اس پر کوئی اثر نہ ہوگا۔ جب معیار صداقت شریعت محمدی ﷺ ہے اور اس کے احکام کی خلاف ورزی میں ایک جماعت مدعیان کو کاذب قرار دیتے ہیں۔ ایسے معیار کے رو سے مرزا قادیانی بھی ملزم ہیں اور ان کے افعال اور اقوال بھی انہیں کی مانند ہیں تو ضرور ہے کہ مرزا قادیانی بھی انہیں میں سے ہیں۔

وما علینا الا البلاغ المبین!

(ماہنامہ تائید اسلام ص۱تا۲۸)

خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

لاہوری مرزائی صاحبان

کے

اتمام حجت نمبر ۶، ۷ کا جواب

جناب بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفصیلی فہرست

پہلا الہام	۳۸۵
دوسرا الہام	۳۸۵
تیسرا الہام	۳۸۶
چوتھا الہام	۳۸۶
پانچواں الہام	۳۸۶
چھٹا الہام	۳۸۶
قول مرزا قادیانی نمبر۱	۳۸۸
قول مرزا قادیانی نمبر۲	۳۸۹
قول مرزا قادیانی نمبر۳	۳۸۹
قول مرزا قادیانی نمبر۴	۳۸۹
قول مرزا قادیانی نمبر۵	۳۸۹
قول مرزا قادیانی نمبر۶	۳۸۹
قول مرزا قادیانی نمبر۸	۳۹۰
قول مرزا قادیانی نمبر۹	۳۹۰
قول مرزا قادیانی نمبر۱۰	۳۹۱
قول مرزا قادیانی نمبر۱۱	۳۹۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے ہنر ہانہا دہ برکف دست عیبہا را نہفتہ زیر بغل
تو چہ خواہی خریدن اے مغرور روز در ماندگی بیسمہ دغل

یعنی ’’اے مغرور انسان! تونے اپنے ہنروں کو ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھا ہے اور اپنے عیبوں کو بغل کے نیچے چھپایا ہوا ہے۔ ایسی کھوٹی چاندی سے قیامت کے دن کیا خرید کرے گا۔‘‘

یہ اشعار شیخ سعدیؒ نے اسی لاہوری جماعت کے حق میں فرمائے جو کہ آئے دن اپنے عقائد اور مرزا قادیانی کے عقائد شائع کر کے مسلمانوں کو مغالطہ دینے کی کوشش کرتے ہیں اور جو مذہب مرزا قادیانی کا انہوں نے شائع کیا ہے وہ پرانا ہے۔ جب کہ مرزا قادیانی دوسرے مسلمانوں کی طرح اہل سنت و جماعت کا اعتقاد رکھتے تھے اور نبوت و رسالت کے مدعی نہ تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور دوبارہ نزول کے معتقد تھے اور نہ باطل عقائد عیسائیوں، آریوں، یہودیوں والے رکھتے تھے۔ اس وقت کی یہ تحریریں ہیں جو کہ لاہوری مرزائی جماعت اب پیش کرتی ہے اور کہتی ہے کہ ہم مرزا قادیانی کو نبی و رسول نہیں مانتے اور نہ مسلمانوں کو جو مرزا قادیانی کو نہ مانیں کافر جانتے ہیں اور طرفہ یہ ہے کہ ساتھ ساتھ علمائے اسلام کو بھی الزام دیتے جاتے ہیں کہ علمائے اسلام مرزا قادیانی پر جھوٹے الزام لگاتے ہیں کہ وہ مدعی نبوت و رسالت تھے۔ اس واسطے ہم ذیل میں مرزا قادیانی کے وہ الہامات درج کرتے ہیں جن میں انہوں (مرزا) نے رسول ہونے کا دعویٰ کیا تاکہ لاہوری مرزائی جماعت کا سچ جھوٹ معلوم ہو جائے۔

پہلا الہام

جو مرزا قادیانی کو بغیر کسی استثنا کے رسول بناتا ہے: ’’قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً‘‘ یعنی اے مرزا تو ان لوگوں کو کہہ دے کہ میں اللہ کا رسول ہو کر تم تمام لوگوں کی طرف آیا ہوں۔‘‘ (معیار الاخیار، مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۳۹۰)

دوسرا الہام

’’انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون

رسولاً‘‘ خداتعالیٰ فرماتا ہے:’’اے مسلمانو! ہم نے تمہاری طرف رسول بھیجا جس طرح فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔‘‘

مرزاقادیانی نے اس آیت کا ترجمہ اس طرح کیا ہے کہ:’’ہم نے تمہاری طرف رسول بھیجا ہے اس رسول کی مانند جو فرعون کی طرف بھیجا تھا۔‘‘

مرزاقادیانی کا اس الہام کی بناء پر حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے رسول ہونے کا دعویٰ ہے جو صاحب شریعت وکتاب تھا۔ (حقیقت الوحی ص۱۰۱، خزائن ج۲۲ ص۱۰۵)

تیسرا الہام

’’یٰسن. انک لمن المرسلین. علٰی صراط مستقیم تنزیل العزیز الرحیم‘‘ اے سردار تو خدا کا مرسل ہے راہ راست پر، اس خدا کی طرف سے جو غالب اور رحم کرنے والا ہے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۱۰۷، خزائن ج۲۲ ص۱۱۰)

اس الہام میں ظل وبروز ومجاز واستعارہ کا کوئی لفظ نہیں اور نہ مرزاقادیانی نے ترجمہ کرنے میں یہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اگر لاہوری جماعت مرزاقادیانی کو حقیقی رسول نہیں مانتی تو پھر پہلے مرسلین جو اس آیت میں مذکور ہیں۔ ان سب کو بھی حقیقی رسول نہیں مانتی اور اس پر کیا دلیل ہے؟

چوتھا الہام

’’قل انما انا بشر مثلکم یوحٰی الیّ انما الٰھکم اللہ واحد‘‘ کہو اے مرزا کہ میں بھی تمہاری طرح انسان ہوں میری طرف وحی ہوتی ہے کہ تمہارا خدا ایک ہے۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۸۱،۸۲، خزائن ج۲۲ ص۸۴،۸۵)

پانچواں الہام

’’وما ارسلناک الّا رحمۃ للعالمین‘‘ ہم نے تجھے تمام دنیا پر رحمت کرنے کے لئے بھیجا ہے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۸۲، خزائن ج۲۲ ص۸۵)

چھٹا الہام

’’ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین

کلمہ ’’خداوہ خدا ہے جس نے اپنا رسول اور اپنا فرستادہ اپنی ہدایت اور اپنے سچے دین کے ساتھ بھیجا اس دین کو ہر قسم کے دین پر غالب کرے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۷۱، خزائن ج۲۲ ص۷۴)

اس الہام میں خدا تعالیٰ مرزا قادیانی کو دین حق اور ہدایت کے ساتھ بھیجتا ہے تو پھر مرزا قادیانی جدید دین لے کر آئے اور اسی دین حق کو تمام دینوں پر غالب کرنے آئے تو پھر وہ صاحب شریعت وکتاب ہوئے۔ لاہوری مرزائی جماعت جو کہتی ہے کہ ہم مرزا قادیانی کو نبی ورسول نہیں مانتے تو یہ خلاف واقعہ ہے۔ جب خدا تعالیٰ مرزا قادیانی کو بذریعہ الہام رسول کہتا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ وہ ان کے الہام کو نہ مانیں۔ حالانکہ یہ وہی خطاب ہیں جو سچے رسول حضرت خاتم النّبیین ﷺ کو ہوئے جو کہ سچے رسول مانے گئے۔ جب لاہوری جماعت کا یہ بھی اعتقاد ہے کہ ان الہامات میں خدا متکلم ہے اور مرزا قادیانی مخاطب ہیں اور خدا مرزا قادیانی کو رسول کہتا ہے تو پھر لاہوری جماعت خدا کا حکم کیوں نہیں مانتی۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی کہتی ہے کہ مرزا قادیانی کو مکالمہ ومخاطبۂ الٰہی حاصل تھا۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی کہتی ہے کہ مرزا قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود اور مجدد تھے۔

افسوس صد افسوس! جب خدا مرزا قادیانی کو رسول مقرر کرے اور رسول کر کے چھ الہاموں میں ان کو رسول پکارے اور لاہوری جماعت باوجود مرید اور متبع مرزا کا ہونے کے مرزا قادیانی کو رسول نہ مانے۔ مگر جب وہی خدا مرزا قادیانی کو مسیح ومہدی کر کے پکارے تو لاہوری جماعت مرزائیہ مرزا قادیانی کو سچا مسیح ومہدی یقین کر لے۔ کوئی لاہوری مرزائی جماعت کا ممبر بتا سکتا ہے کہ یہ: ’’افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض (البقرۃ:۸۵)‘‘ کا مصداق نہیں تو اور کیا ہے؟ یعنی ایک حصہ کتاب کو تسلیم کرنا اور ایک حصہ سے انکار کرنا۔

اگر لاہوری جماعت مرزا قادیانی کو رسول نہیں مانتی تو وہ مرزا قادیانی کو دل میں ضرور مفتری علی اللہ جانتی ہے۔ کیونکہ جب وہ ان چھ الہاموں کو جن میں خدا نے مرزا قادیانی کو رسول فرمایا ہے اور مجاز واستعارہ کا بھی کوئی لفظ اس میں استعمال نہیں بلکہ بعینہٖ وہی الفاظ جو حضرت خاتم النّبیین کے حق میں فرمائے گئے تھے تو پھر اظہر من الشّمس ہے کہ لاہوری جماعت مرزا قادیانی کو ان کے دعویٰ وحی والہام میں سچا یقین نہیں کرتی۔ ان کے اعتقاد میں (استغفراللہ) خدا جھوٹ بولتا ہے کہ ایک غیر رسول کو رسول کہتا ہے۔ مگر

خدا تعالیٰ کا جھوٹ بولنا چونکہ ممکن نہیں۔ اس واسطے طریق سلامتی یہی ہے کہ ایسے الہامات کو خدا کی طرف سے نہ سمجھا جائے جو کہ قرآن شریف اور احادیث اور اجماع امت کے برخلاف ہیں اور مرزا قادیانی کو اپنے خوابوں اور توہمات پر دھوکہ خوردہ یقین کیا جاوے کہ وہ جب قرآن شریف کی آیت بحالت خواب دیکھتے یا سنتے تو اس کو اپنا الہام زعم کرتے۔ حالانکہ ایسا سمجھنے میں وہ غلطی پر تھے۔ کیونکہ الہام ظنی ہے اور قرآن کی آیات یقینی جب قرآن شریف کو ایک امتی کا الہام بنایا جائے تو قرآن مجید کو یقینی مرتبہ سے گرا کر ظنی بنانا ہوگا اور یہ باطل عقیدہ ہے۔ پس دو ہی صورتیں ہیں کہ یا تو مرزا قادیانی کو دعاوی رسالت ونبوت میں سچا نہ سمجھا جائے اور ان کی پیروی سے توبہ کی جاوے یا بموجب ان کے الہامات کے جن کو وہ خدا کی طرف سے بتاتے ہیں۔ مرزا قادیانی کو رسول مانا جاوے۔ یہ دورنگی السلام علیکم ورام رام راہ راست نہیں۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے: ’’**یریدون ان یتخذوا بین ذالک سبیلاً اولئک هم الکافرون حقاً** (النساء: ۱۵۰، ۱۵۱) ‘‘یعنی’’ جو لوگ کفر واسلام کے بین بین راستہ اختیار کرتے ہیں یہ سچ مچ کافر ہیں۔‘‘ پس لاہوری مرزائی جماعت کا طریقہ راہ نجات نہیں ہوسکتا یا تو مرزا قادیانی کو قادیانی جماعت کی طرح نبی ورسول مان کر پورے مسیلمہ پرست ہوجائیں یا توبہ کر کے مسلمانوں میں شامل ہوجائیں۔

چوں بوقلموں مباش ہر لحظہ برنگ یا رومی روم باش یا زنگی زنگ

ایک طرف کے ہوں ایسا نہ ہو کہ: ’’نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے۔‘‘

مسلمانوں سے الگ ہوئے، کیونکہ جماعت الگ بنالی اور مرزا قادیانی کی طرف سے بھی گئے کہ ان کی بیعت میں ہوکر ان کے خلاف اعتقاد رکھا کہ وہ رسول نہ تھے۔ حالانکہ وہ خود لکھتے ہیں:

قول مرزا قادیانی نمبر۱

’’میں خدا کے فضل سے نبی ورسول ہوں۔‘‘

(اخبار بدر مارچ ملفوظات ج۵ ص۴۴۷ طبع جدید)

قول مرزا قادیانی نمبر۲

’’خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو کشتی نوح قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔‘‘ (اربعین نمبر۴ص۶، خزائن ج۱۷ص۴۳۵ حاشیہ)

جب مدار نجات اب مرزا قادیانی کی بیعت اور تعلیم پر ہے تو وہ ناسخ دین محمدی ہیں۔ پھر کیوں ان کو (بقول ان کے) رسول نہ مانا جائے۔

قول مرزا قادیانی نمبر۳

’’جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر ونہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہوگا۔ میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔‘‘ (اربعین نمبر۴ص۶، خزائن ج۱۷ص۴۳۵)

یہاں مرزا قادیانی کا دعویٰ صاحب شریعت نبی ہونے کا صاف ہے۔

قول مرزا قادیانی نمبر۴

’’الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے، اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔‘‘ (انجام آتھم ص۶۲، خزائن ج۱۱ص۶۲)

لاہوری جماعت بتاوے کہ اگر مرزا قادیانی مدعی نبوت ورسالت نہیں تھے تو پھر ان کا دشمن جہنمی کیونکر ہے اور جب آپ ان کی رسالت پر ایمان نہیں لاتے تو کیوں جہنمی نہ ہوئے؟

قول مرزا قادیانی نمبر۵

’’سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔‘‘

(دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ص۲۳۱)

قول مرزا قادیانی نمبر۶

’’خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔‘‘ (اربعین نمبر۳ص۳۶، خزائن ج۱۷ص۴۲۶)

لاہوری جماعت مرزائیہ بتاوے کہ جس کی وحی انجیل، توراۃ اور قرآن شریف کی مانند یقینی ہے وہ کیوں رسول نہیں اور اس کی وحی کیوں وحی رسالت نہیں اور مرزا قادیانی کا یہ لکھنا کہ بعد حضرت خاتم النّبیین کے وحی رسالت نہیں اور مرزا قادیانی کا یہ لکھنا کہ: ’’بعد حضرت خاتم النّبیین کے وحی رسالت مسدود ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۷۶۱، خزائن ج۳ ص۵۱۱) کیوں جھوٹ نہیں؟ دونوں میں ایک بات ضرور جھوٹ ہونی چاہئے۔ ’’لان الحق لا یکون فی طرفی نقیض ‘‘ کیونکہ حق ومخالف سمتوں میں نہیں ہوتا یا یہ جھوٹ ہے کہ وحی رسالت بعد آنحضرت ﷺ کے مسدود ہے یا یہ جھوٹ ہے کہ مرزا قادیانی کی وحی قرآن کریم کی مانند قابل ایمان لانے کے ہے۔ دونوں صورتوں میں مرزا قادیانی جھوٹے کاذب ہیں۔

قول مرزا قادیانی نمبر۸

’’میں خداتعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں۔ جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں۔ اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۲۱۱، خزائن ج۲۲ ص۲۲۰)

لاہوری مرزائی جماعت بتاوے کہ جس پر قرآن شریف اترتا ہے وہ رسول نہیں تو اور کون ہے اور جو اس قدر جھوٹ بولے۔ یعنی ایک طرف تو یہ کہے کہ: ’’جبرائیل بعد خاتم النّبیین کے وحی رسالت نہیں لاسکتا۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۶۱۴، خزائن ج۳ ص۴۳۲)

اور دوسری طرف یہ کہے کہ: ’’میری وحی قرآن شریف اور توریت اور انجیل کی طرح ہے۔‘‘ (اربعین نمبر۴، خزائن ج۱۷ ص۴۵۴) وہ کس قدر جھوٹا اور افتراء پرداز مفتری علی اللہ ہے اور اس کی کون سی بات سچ ہے۔ وحی رسالت کا بند ہونا یا اس پر وحی کا اترنا ہر حال میں جھوٹا ہے۔

قول مرزا قادیانی نمبر۹

’’جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۳۹۱، خزائن ج۲۲ ص۴۰۶، ۴۰۷)

لاہوری مرزائی جماعت بتائے کہ کیا مجدد نبی ورسول ہونے کا دعویٰ بھی کیا کرتا ہے؟ حضرت مجدد الف ثانی سرہندیؒ سے ہی ثابت کردو۔

قول مرزا قادیانی نمبر۱۰

آں چہ داد است ہر نبی را جام　　داد آں جام را مرا بتمام

(نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷)

یعنی جو نعمت کا جام ہر ایک نبی کو دیا گیا ہے۔ وہ سب ملا کر مرزا قادیانی کو دیا گیا ہے۔ افسوس! مرزا قادیانی تو تمام نبیوں بلکہ حضرت خاتم النّبیین ﷺ سے بھی افضل ہونے کا دعویٰ کریں اور لاہوری مرزائی جماعت کے امیر مولوی محمد علی اور ان کی جماعت ان کو ایک ادنیٰ نبی ورسول الٰہی نہ مانیں اور پھر کہیں کہ میں احمدی ہوں اور مرزا قادیانی کا مرید ہوں: ’’باطل است آں چہ مدعی گوید۔‘‘

قول مرزا قادیانی نمبر۱۱

’’جو میرے لئے نشان ظاہر ہوئے لاکھ تین سے بھی زیادہ ہیں۔‘‘

(اخبار بدر مؤرخہ ۱۹؍جولائی ۱۹۰۶ء وتتمہ حقیقت الوحی ص۶۸، خزائن ج۲۲ ص۵۰۳)

اور حضرت خاتم النّبیین ﷺ کی نسبت لکھا کہ: ’’تین ہزار معجزے ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص۴۰، خزائن ج۱۷ ص۱۵۳)

لاہوری جماعت بتاوے کہ وہ شخص جس کے معجزات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے معجزوں سے سو گنا زیادہ ہیں۔ یعنی جو فرق ہزار اور لاکھ میں ہے وہی فرق مرزا قادیانی اور حضرت خاتم النّبیین ﷺ کے مرتبہ میں ہے۔ پھر وہ کیوں نبی ورسول نہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ اگر آپ کو نور ایمان اس پایہ کا دیا گیا ہے کہ جس کی روشنی میں مرزا قادیانی اپنی دعاوی میں کاذب دکھائی دیتے ہیں تو بسم اللہ! پھر صاف الفاظ میں من کل الوجوہ عقائد فاسدہ مرزائیہ سے توبہ کر کے مسلمانوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

اور راہ نجات پر آؤ، کس قدر غضب ہے کہ ایک غلام دعویٰ کرتا ہے کہ میں اپنے آقا

سے نشان دکھانے اور اعجاز نمائی میں اس قدر زیادہ ہوں اگر اس کے (آقا کے) تین ہزار معجزے ہیں تو میرے تین لاکھ معجزے ہیں۔ (تتمہ حقیقت الوحی ص۶۸، خزائن ج۲۲ ص۵۰۳) مگر کاذب ایسا ہو کہ منافقانہ طور پر مسلمانوں کو قابو رکھنے کے لئے کہ میں نے جو کچھ پایا ہے محمد ﷺ کی وساطت سے پایا ہے۔ حالانکہ عمل اس پر ہے:

پنجہ در پنجہ خدا دارم من چہ پرواہ مصطفیٰ دارم

مرزا قادیانی اپنے ایک دوسرے شعر میں لکھتے ہیں کہ: ''اگر محمد ﷺ کے واسطے صرف چاند گہن ہوا تو میرے واسطے چاند اور سورج دونوں کا گہن ہوا۔'' وہ یہ ہے:

لہ خسف القمر المنیر وان لی غسا القمران المشرقان اتنکر

(اعجاز احمدی ص۷۱، خزائن ج۱۹ ص۱۸۳)

جاہل سے جاہل بھی جانتا ہے کہ شق القمر معجزہ رسول اللہ ﷺ کا یہ تھا کہ چاند دو ٹکڑے ہوا۔ مگر خود پرست اور کاذب مرزا اپنے جھوٹے دعویٰ کے ثابت کرنے کے واسطے حضور علیہ السلام کے معجزہ شق القمر سے بھی ایک معمولی چاند گہن کہہ کر انکار کرتا ہے اور پھر گستاخ اس قدر کہ آنحضرت ﷺ پر اپنی فضیلت جتاتا ہے اور یہاں تک کہہ گزرا ہے کہ حضرت خلاصہ موجودات محمد رسول اللہ ﷺ کو جنت، دجال، ومسیح موعود ودابۃ الارض، یاجوج وماجوج وطلوع شمس من المغرب معلوم نہ تھی۔ (ازالہ اوہام حصہ دوم ص۵۰۱،۵۰۲، خزائن ج۳ ص۳۶۹)

افسوس! ایسے ایماندار پر کہ ایک طرف تو کہتا ہے کہ ہمارا ایمان ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ نے فرمایا ہم اس کو منجانب اللہ حق یقین کرتے ہیں چاہے اس کو سمجھیں یا نہ سمجھیں۔

(دین حق حصہ اوّل دیکھیں)

اور دوسری طرف ایسی گستاخی کرتا ہے کہ حضرت خاتم النّبیین کو نزول مسیح وخروج دجال وطلوع شمس من المغرب وغیرہ علامات قیامت سے بے خبر بتاتا ہے اور کہ مسیح تو مر چکا ہے وہ نہیں آسکتا۔ کیا رسول اللہ ﷺ کو قرآن کا علم نہ تھا کہ آیات قرآنیہ میں مسیح کی موت مذکور ہے؟ استغفر اللہ العظیم!

اور مرزا قادیانی کی اپنی کرتوت یہ ہے کہ پہلی عمر میں یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ

زندہ آسمان پر ہیں اور حاکم عادل ہوکر اصالتاً نزول فرماویں گے۔ مرزا قادیانی کی اصل عبارت لکھی جاتی ہے تاکہ کسی مرزائی کو چون وچرا کی گنجائش نہ رہے۔ ’’ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ‘‘ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں پیشین گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق واقطار میں پھیل جائے گا۔‘‘ (براہین احمدیہ ص۴۹۸،۴۹۹، خزائن ج۱ص۵۹۳ حاشیہ درحاشیہ نمبر۳)

اب لاہوری مرزائی جماعت بتاوے کہ حضرت خاتم النّبیین کو جنت، مسیح اور دجال کا علم نہ تھا یا مرزا خود بعد میں اسلام کے عقائد سے برگشتہ ہوکر اسلام سے خارج اور ادھر مسیح موعود، چونکہ نبی تھا۔ لہٰذا دعویٰ نبوت کرکے مسیح بننے کی سعی بیہودہ کی۔ لیکن نتیجہ:

دماغ بیہودہ پخت وخیال باطل بست

یا یہ کہ:

ہم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے ہوئے گئے دونوں جہان کے کام سے

لاہوری جماعت مرزا کی ابتدائی تصنیفات اور کتابوں کے حوالے دے کر مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملاتی ہے جب مرزا کے عقائد مسلمانوں والے تھے مگر جب ان کو شیطانی الہام ہونے شروع ہوئے تو پھر ان کو نبوت رسالت اور مسیح موعود ہونے کے جنون نے بیقرار کردیا تو پہلی تحریریں بھول گئے اور نئے دعاوی پیش کئے۔ ان کا حوالہ لاہوری جماعت نہیں دیتی۔ لیکن آخری تحریروں کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لئے مرزا قادیانی یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ میں مدعی نبوت ورسالت کو کافر وملعون سمجھتا ہوں اور جس نبوت ورسالت میں مدعی ہوں وہ جائز ہے۔ یعنی امتی نبی (ایک پہلو سے رسول ونبی اور دوسرے پہلو سے امتی) اور مرزا قادیانی کو یہ معلوم نہیں کہ تمام کذاب مدعیان نبوت یہی کہتے آئے ہیں اور ایسے ہی کذابوں کے لئے حضرت خاتم النّبیین کی یہ پیش گوئی ہے کہ: ’’سیکون فی امتی دجالون کذابون ‘‘ صاف فرمادیا کہ وہ کاذب مدعیان نبوت میری امت میں سے ہوں گے۔ مگر اس پر اجماع امت ہے کہ جب کوئی امتی مدعی نبوت ہوا

اسی وقت امت سے خارج ہوا۔ یہ بالکل بیہودہ جواب ہے کہ مرزا قادیانی جس رسالت ونبوت کے مدعی تھے وہ جائز ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا کوئی غنڈہ شراب پیتا ہو اور کہے کہ جو شراب میں پیتا ہوں وہ جائز ہے۔ جو امر حرام ہے وہ جزءً وکلاً حرام ہے۔ اجی جب دعویٰ نبوت ورسالت حرام ہے تو چاہے مرزا ہو یا کوئی ہو سب کے لئے حرام ہے۔ پھر ہرزہ گوئی ویاوہ سرائی سے کیا فائدہ۔

مرزا قادیانی کا دعویٰ صاحب شریعت نبی ہونے کا ہے۔ چنانچہ وہ شریعت والی نبوت کی تعریف یوں کرتے ہیں کہ جس کی وحی میں امر ونہی ہو وہ صاحب شریعت نبی ہے اور میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی تو صاحب شریعت نبی ہوئے۔ دیکھو وہ اپنی جماعت کو امر کرتے ہیں کہ: ’’کسی متردد ومکذب کے پیچھے نمازیں مت پڑھو حتیٰ کہ مکہ شریف میں بھی جاؤ تو پہلے تبلیغ کرو، اگر کوئی خاموش رہے نہ تصدیق کرے نہ تکذیب تو وہ بھی منافق ہے اس کے پیچھے نمازیں نہ پڑھو۔‘‘ (فتاویٰ احمدیہ ج۱ ص۸۲)

’’جہاد دین کے واسطے حرام ہے۔ مسلمانوں کے جنازے مت پڑھو۔ ان سے رشتے ناطے مت کرو۔‘‘ وغیرہ وغیرہ!

لاہوری مرزائی جماعت کہا کرتی ہے کہ جن الہامات میں نبی ورسول کا لفظ آیا ہے یہ متشابہات میں سے ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جب آپ کے اعتقاد میں مرزا قادیانی رسول نہیں اور اب وحی رسالت مسدود ہے اور بعد رحلت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ جبرئیل کا زمین پر آنا ہی ممکن نہیں تو پھر محکمات ومتشابہات کا آنا کیونکر ممکن ہے؟ اگر مرزا قادیانی کے الہامات کو محکمات ومتشابہات کہو گے تو پھر مرزا قادیانی رسول بن جائیں گے اور یہ کس قدر لغو ہے کہ کوئی نامشروع کام کرے اور کفر کا کلمہ کہے اور یہ کہہ دے کہ اسے متشابہات سمجھو۔ پھر اسلام وکفر میں فرق ہی کیا رہا۔

پس ایسے الہامات کو شیطانی کہہ کر مومن رد کرنے کے لئے امر کئے گئے ہیں۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ!

خاکسار پیر بخش پنشنر سیکرٹری انجمن تائید اسلام لاہور مکان ذیلدار بھاٹی دروازہ

(ضمیمہ ماہنامہ تائید الاسلام جنوری ۱۹۲۳ء ص۱ تا۸)

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

انجمن قادیان

کے

ٹریکٹ نمبر ۲ کا جواب

جناب بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابن مریم زندہ ہے قرآن سے — جو نہ مانے خالی ہے ایمان سے
ہے قیامت کا نشان اس کا نزول — اعتراض فلسفی ہیں سب فضول

مسیح علیہ السلام کا رفع ونزول

قولہ: اسلام کی زندگی مسیح کی موت میں ہے۔

جواب: یہ بالکل غلط ہے۔ اسلام کی زندگی کا مدار اگر وفات مسیح پر ہے تو اسلام کامل دین نہیں اور نہ اس کے اندر کوئی کمال ہے گویا اسلام مسیح ناصری کی وفات کا محتاج ہے اور یہ بات الیوم اکملت لکم دینکم (مائدہ:۳) کے برخلاف ہے۔ ہاں! مرزاقادیانی کی مسیحیت کی موت حیات مسیح میں ہے جس کا اقرار ہے کہ: ’’حیات ثابت ہو جاوے تو میرے سب دعاوی جھوٹے ہو جاویں گے۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص۱۰۲ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۲۶۴)

قولہ: موجودہ مسلمانوں کا خیال ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر زندہ موجود ہیں۔

جواب: یہ حال کے مسلمانوں کا ہی اعتقاد نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ وصحابہ کرام واولیائے عظام پھر اجماع امت اسی اعتقاد پر ہے۔

قولہ: پہلے یہود نے یہ عذر پیش کیا۔

جواب: مولوی حکیم نوردین نے اس کی تردید کی ہے۔ (فصل الخطاب ص۳۶۵) جس میں لکھتے ہیں: ’’عیسیٰ کا یوحنا میں آنا ہندوؤں کے اواگون کے مسئلہ کے برابر ہے۔‘‘ قرآن شریف نے بھی اس کی تردید کی۔ ’’یا زکریا انّا نبشرک بغلام اسمہٗ یحییٰ لم نجعل لہ من قبل سمیّا‘‘ یعنی اے زکریا ہم تجھ کو ایک بیٹے کی بشارت دیتے ہیں۔ جس کا نام یحییٰ ہے اور اس کا ہمنام پہلے کبھی نہیں بنایا۔

قولہ: اگر کوئی نبی زندہ رکھا جاتا تو حضرت محمد رسول اللہ رکھے جاتے۔‘‘

جواب: حضرت مسیح حضرت محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النّبیین کی امت میں ہونے کے مشتاق تھے۔ چنانچہ ان کی دعا تھی: ’’اے رب بخشش والے اور رحمت میں غنی تو اپنے خادم (عیسیٰ) کو قیامت کے دن اپنے رسول کی امت میں ہونا نصیب کر۔‘‘ (انجیل برنباس فصل۲۱۲ ص۲۹۴) جس پر خدا کا وعدہ ہوا۔ ’’یا عیسیٰ انّی متوفیک ورافعک الیّ (آل عمران:۵۵)‘‘ یعنی اے عیسیٰ میں تجھ کو اپنے قبضہ میں کرلوں گا اور اٹھالوں گا طرف اپنی۔

اس میں شان محمدی ظاہر کرنا مقصود تھا کہ عیسائیوں کا معبود حضرت محمد ﷺ کی امت میں ہوکر آتا ہے اور اپنی دعا سے آتا ہے۔ مگر عقل اور ایمان کے اندھوں کو یہ عالی مرتبہ نظر نہیں آتا۔ ایمان کی آنکھوں سے نظر آتا ہے۔ جن بدبختوں نے اپنا نبی الگ مقرر کرلیا ان کو یہ علوشان محمدی نظر نہیں آتی۔ کیونکہ ان کو مرزا آخری نبی نظر آتا ہے۔

قولہ: حیات مسیح کا عقیدہ اسلام کے لئے ایک تباہ کن ہے۔

جواب: یہ بالکل غلط اور مشاہدہ کے برخلاف ہے۔ مرزا قادیانی کے پہلے جب مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عزت کرتے تھے اور اس کو سچا رسول یقین کرتے تھے تب تو لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں نصاریٰ نے اسلام قبول کیا۔ شاہ نجاشی کا بمعہ رعایا اسلام قبول کرنا زندہ جاوید مثال موجود ہے۔ جب سے مرزا قادیانی آئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دیں اور ان کی نبوت سے بھی انکار کیا۔ تب سے عیسائیوں کا مسلمان ہونا بند ہوا۔ مرزا قادیانی نے (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۹، خزائن ج۱۱ ص۲۹۳) پر لکھ کر اپنی یہودیت کا ثبوت دیا۔ ’’ہم ایسے ناپاک خیال، متکبر اور راست بازوں کے دشمن کو بھلامانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے۔ چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں۔‘‘ مرزا قادیانی تو مطابق حدیث نبوی اپنا یہودی صفت ہونا ثابت کردیا۔

قولہ: ہم چیلنج دیتے ہیں کہ کہیں ایسا ثبوت ہے تو دکھلایا جائے کہ مسیح جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر زندہ موجود ہے۔

جواب: ثبوت لیجئے! امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں: ’’**بل رفعه الله اليه. رفع عيسىٰ الى السماء**‘‘ (ج دوم ص۳۴۰) ’’**وعرج عيسىٰ الى السماء......**‘‘ (تفسیر بیضاوی ج۲ ص۸۲) ’’**روى ان عيسىٰ ينزل من السماء حين يخرج الدجال فيهلكه**‘‘ اس کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا مذہب ملاحظہ ہو:

’’**اخبرنا هشام بن محمد ابن السائب عن ابيه عن ابن عباس قال كان بين موسىٰ ابن عمران وعيسىٰ ابن مريم الف مائة وتسعة مائة سنة فلم تكن بينهم افتراق وان عيسىٰ عليه السلام حين رفعه كان ابن اثنين وثلاثين سنة وستة اشهر وكان نبوته ثلاثون شهراً وان الله رفعه بجسده وانه حيّ الآن وسيرجع الى الدنيا فيكون فيها ملكاً ثم يموت كما يموت الناس**‘‘ (طبقات کبریٰ ج اوّل ص۲۶ مطبوعہ لیدن، جرمنی) یعنی خبر دی ہم کو ہشام بیٹے محمد ابن السائب نے اپنے باپ صالح سے اس نے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ درمیان حضرت موسیٰ بیٹے عمران

اور حضرت عیسیٰ بیٹے مریم کے ایک ہزار نو سو برس اور چھ ماہ کے کوئی خالی زمانہ نبوت سے نہیں رہا اور جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اٹھائے گئے ان کی عمر ۳۲ برس کی تھی اور ان کی نبوت کا زمانہ تیس مہینے کا تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھا لیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ جسم کے دراں حالیکہ وہ زندہ تھا اور تحقیق وہ جلد واپس آنے والا ہے دنیا میں اور ہو گا بادشاہ پھر مرے گا جس طرح مرتے ہیں لوگ۔

آپ کا چیلنج منظور ہے۔ میدان میں آیئے اور جس طرح ہم نے قرآن وتفسیر وحدیث رفع عیسیٰ بجسدہ العنصری ثابت کیا ہے۔ اسی طرح آپ ان کی وفات ثابت کیجئے۔ لیکن یاد رہے کہ ملحدانہ ڈھکوسلے نہ مانے جائیں گے۔

قولہ: قرآن مجید نے متعدد مقامات پر نہایت صراحت کے ساتھ وفات عیسیٰ کو بیان فرما دیا ہے جن میں سے ایک آیت اس جگہ لکھی جاتی ہے۔

جواب: یہ بالکل غلط ہے کہ قرآن میں نہایت صراحت کے ساتھ وفات عیسیٰ کو بیان فرما دیا ہے۔ جب آپ نے ریویو آف ریلیجنز میں لکھا تھا تو میں نے ایک سو روپیہ آپ کو انعام دینے کا چیلنج دیا تھا اور آپ نے چیلنج منظور کر کے بھی آج تک جواب نہ دیا۔ بلکہ چار دفعہ یاد دہانی بھی کی گئی۔ مگر صدائے برنخاست کا مضمون صادق آیا۔ قرآن میں ایسی ایک آیت بھی نہیں جس میں لکھا ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے یا اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو وفات دے دی وہ اب نہیں نازل ہوں گے۔ کوئی امت محمدی کا فرد مصنوعی عیسیٰ بن مریم ہو گا۔ کیونکہ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ: ”مجھ کو خدا نے بذریعہ الہام فرمایا ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔“ (ازالہ اوہام حصہ دوم ص۵۶۱، خزائن ج۳ ص۴۰۲)

مرزا قادیانی کے دو دعوے ہیں۔ ایک مسیح ابن مریم رسول اللہ کا فوت ہو چکنا۔ دوسرا مرزا غلام احمد کا امت محمدیہ میں سے عیسیٰ بن مریم ہونا۔ ان دونوں دعوؤں کا ثبوت قرآن سے دکھاؤ۔ اس آیت: ”فلمّا توفیتنی (المائدۃ:۱۱۷)“ میں تو ایک لفظ بھی نہیں جس کے یہ معنی ہوں کہ عیسیٰ علیہ السلام پر موت وارد ہو چکی ہے۔ آپ خود ہی اس آیت کے اردو ترجمہ میں مانتے ہیں کہ: ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سوال ہو گا کہ کیا عقیدہ تثلیث کی تم نے تعلیم دی تھی اور حضرت عیسیٰ اس کا جواب نفی میں دیں گے۔“ جب کہ نہ ابھی قیامت قائم ہوئی اور نہ انبیاء علیہم السلام دربار رب العالمین میں حاضر ہوئے تو اس آیت سے تو وفات مسیح ثابت نہیں ہوتی۔ ہاں! ان کا رفع الی السماء ثابت ہوتا ہے جس کے سب مسلمان معتقد ہیں کہ حضرت عیسیٰ اس دنیا میں نہیں ہیں بعد میں نزول فرماویں گے۔ مگر آپ ان کا مر جانا کن الفاظ سے

نکالتے ہیں۔ وہاں تو صرف یہ سوال ہوگا کہ کیا آپ نے اپنی امت کو کہا کہ مجھ کو اور میری ماں کو معبود بناؤ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے کہ میں نے نہیں کہا۔ اگر میں نے کہا ہوتا تو آپ جانتے۔ میں تب تک ان پر گواہ تھا جب تک ان میں رہا۔

اور سچ بھی ہے ایک شخص دوسروں کا شاہد تب تک ہی ہوسکتا ہے جب تک ان میں رہے۔ پس حضرت مسیح پر موت کا وارد ہونا اس آیت سے اشارۃً بھی نہیں سمجھا جاسکتا۔ چہ جائیکہ وفات مسیح پر یہ آیت قطعی الدلالۃ ہو۔ کیونکہ نقل مکان سے موت لازم نہیں آتی۔ ایک شخص امریکہ چلا جاوے تو اس کا مرجانا ثابت نہیں ہوتا۔

قولہ: جب تو نے میری توفی یعنی روح قبض کی تو تو ہی نگران تھا۔

جواب: اس جگہ توفی کے معنی موت کے ہرگز نہیں بلکہ توفی کے معنی ’’اخذ شئ وافیاً‘‘ کے ہیں۔ جیسا کہ تفاسیر سے ثابت ہے۔ علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں: ’’فلمّا توفیتنی ای بالرفع الی السماء‘‘ یعنی توفی کے حقیقی معنی ’’اخذ شئ وافیاً‘‘ کے ہیں۔ یعنی جب تو نے آسمان پر اٹھالینے سے میرا توفی کیا۔ تفسیر جامع البیان ’’فلما توفیتنی بالرفع الی السماء‘‘ یعنی توفی آسمان پر اٹھا کر کیا۔ تفسیر ابوسعود بحاشیہ کبیر ’’فلمّا توفیتنی رفعتنی الی السماء‘‘ تفسیر خازن فلما رفعتنی الی السماء جب آسمان کی طرف اٹھالیا۔ تفسیر فتوحات الٰہیہ ’’فلمّا توفیتنی ای اخذ شئ وافیاً بالرفع‘‘، تفسیر درمنثور برحاشیہ ’’رفعتنی من بینھم‘‘ یعنی یہود سے۔

الغرض سب مفسرین اہل السنّت والجماعۃ سلف صالحین نے توفیتنی کے معنی رفعتنی کئے ہیں۔ کسی نے موت کے معنی نہیں کئے۔ اگر کسی نے اہل سنت سلف صالحین میں سے کئے ہیں تو بتاؤ۔ ورنہ مسلمانوں کو دھوکا نہ دو۔ توفی کے معنی موت کے بھی ہیں۔ مگر غیر حقیقی۔ چونکہ موت کے وقت روح پر ’’اخذ شئ وافیاً‘‘ صادق آجاتا ہے۔ اس واسطے توفی کے معنی مجازی طور پر موت کے ہیں۔ اصل معنی توفی کے پورا لینا یا پورا دینا ہے۔ موت کے مجازی معنی ہیں جو کہ بغیر قرینہ صارفہ کے نہیں ہوسکتے اور حضرت عیسیٰ کے بارہ میں توفی کے معنی موت کے کرنے کے واسطے یعنی حقیقت سے مجاز کی طرف آنے کے واسطے کوئی قرینہ نہیں۔ ’’اخذ شئ وافیاً‘‘ کا ہے۔ کیونکہ عیسیٰ نے دعا کی: ’’خدایا مجھ کو یہودی صلیب کے عذابوں سے مارنا چاہتے ہیں تو خداتعالیٰ نے وعدہ ’’انی متوفیک ورافعک الیّ ومطھرک‘‘ (آل

عمران:۵۵) کا فرمایا۔یعنی اے عیسیٰ میں تجھے اپنے قبضے میں کرنے والا ہوں۔

مرزا قادیانی مانتے ہیں کہ اس نے یعنی عیسیٰ نے دیکھا کہ تمام سامان میرے مرنے کے موجود ہوگئے ہیں۔(ازالہ اوہام ص۳۹۴، خزائن ج۳ ص۳۰۳) اس موقعہ پر توفی کے معنی موت کرنا جہالت اورسوال دیگر جواب دیگر۔کا مصداق ہوتا ہے۔کیونکہ جس خطرہ سے عیسیٰ علیہ السلام پناہ مانگتا ہے۔اگر وہی خطرہ خدا دعا کے جواب میں ظاہر کرے تو بالکل غلط ہے۔کیونکہ عیسیٰ کی اس جواب سے بجائے تسلی کے دل شکنی ہے کہ اے عیسیٰ میں تیرے مارنے والا ہوں کس قدر نامعقول جواب سوال کے برخلاف ہے۔یعنی عیسیٰ علیہ السلام تو عرض کرتے ہیں کہ خدایا یہ مصیبت مجھ سے ٹال دے یعنی مجھ کو صلیب کی ذلت سے بچا اور خدا جواب دے کہ میں تجھے مارنے والا ہوں۔یعنی جس طرح یہود چاہتے ہیں میں بھی تمہیں صلیب پر چڑھانے والا ہوں۔اس قسم کا لغو جواب شان خداوندی سے بعید ہے۔

ایک بادشاہ کے پاس ایک مظلوم فریاد کرتا ہے کہ حضور میرا دشمن مجھ کو مارنا چاہتا ہے تو وہ اس کی تسلی کرتا ہے کہ میں تجھ کو ظالم سے بچاؤں گا۔خداوند کریم ورحیم، قادر مطلق، جلی اور خفی کے جاننے والا بجائے تسلی کے الٹی دل شکنی کرے یہ بالکل غلط ہے کہ توفی کے معنی ہر جگہ قرآن شریف میں موت کے ہیں۔دیکھو ذیل کی آیات:

۱...... ’’ثم توفی کل نفس ما کسبت وهم لا یظلمون (البقرة:۲۸۱)‘‘ پھر جس نے جیسا کی اس کو پورا بدلہ دیا جائے گا اور کسی پر ظلم نہ ہوگا۔

۲...... ’’انما توفون اجورکم یوم القیامة (آل عمران:۱۸۵)‘‘ جیسے عمل کرو گے ان کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔

۳...... ’’هو الذی یتوفکم باللیل (الانعام:۶۰)‘‘ خدا وہی ہے جو رات کو تمہیں سلا دیتا ہے۔

اور بہتیری ہمچو قسم آیتیں ہیں مگر بخوف طوالت انہی پر اکتفا کیا گیا۔’’والله یهدی من یشآء الی صراط مستقیم (النور:۴۶)‘‘

اشتہار

اخیر میں بذریعہ اشتہار ہذا ہم بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم دو ہزار روپیہ انعام اس شخص کو دیں گے جو قرآن وحدیث سے ثابت کردے کہ ابن مریم نازل نہ ہوگا بلکہ ابن غلام مرتضیٰ نازل ہوگا۔فقط! (محمد پیر بخش سیکرٹری تائید الاسلام لاہور)

(ماہنامہ تائید اسلام نمبر۱۴، نومبر۱۹۲۵ء ص۱۰ تا۱۵)

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

انجمن قادیان

کے

ٹریکٹ نمبر ۵ کا جواب

جناب بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وحی خاصہ انبیاء ہے بالیقین مدعی امت سے ہوں گے کاذبین

مولوی اللہ دتہ مولوی فاضل نے ایک ٹریکٹ نکالا ہے جس سے اس کا مطلب یہ ہے کہ مرزا قادیانی نبی ورسول تھے۔ اس واسطے اس کا مختصر جواب ذیل میں دینا ضروری ہے تاکہ مسلمانوں کو معلوم کہ مرزا قادیانی بھی انہی کاذبوں میں سے ہے جس کی نسبت رسول اللہ ﷺ نے پہلے ہی خبر دے رکھی ہے۔ دیکھو ذیل کی حدیث:

۱...... اوّل (صحیح بخاری ص۴۹۱) ''کانت بنی اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی انہ لا نبی بعدی سیکون خلفاء'' یعنی ادب سکھانے جاتے تھے انبیاء بنی اسرائیل، جب ایک نبی فوت ہوتا تو دوسرا نبی اس کی جگہ آتا۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ خلیفہ ہوں گے۔

اس حدیث سے بعبارت النص ثابت ہے کہ حضرت خاتم النّبیین کے بعد کسی قسم کا نبی نہ ہوگا۔ پس یہ بالکل غلط ہے کہ ہم محض اس نبوت کے اجراء کے قائل ہیں جو رسول کریم ﷺ کی غلامی واتباع سے ملتی ہے۔ کیونکہ اس حدیث میں ایسی ہی نبوت کی بابت فرمایا گیا ہے۔ یہ حدیث ہے بھی بخاری کی۔ اتباع سے اگر نبوت مل سکے تو یہ کسبی ہوگی۔ مگر نبوت ورسالت وہبی ہے۔ خداتعالیٰ جس کو چاہتا ہے مرتبہ نبوت ورسالت عطاء فرماتا ہے اور جب کوئی بدبخت بعد حضرت خاتم النّبیین کے خود اپنی نبوت کا قائل ہوا تو امتی نہ رہا اور امت سے خارج ہوا۔ جیسا کہ حضور علیہ السلام کے وقت میں مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی مدعیان نبوت ورسالت ہوئے اور نبوت ورسالت بھی وہی جس کے آج مرزا قادیانی مدعی ہوئے اور علمائے اسلام نے ان کو کافر قرار دیا۔ جیسا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النّبیین نے فرمایا جب کوئی مدعی نبوت ہو تب امت سے خارج ہو جاتا ہے۔

یہ بالکل غلط ہے کہ متابعت سے نبوت ملتی ہے۔ کیونکہ صحابہ کرام کی متابعت اور جان نثاری اظہر من الشّمس ہے۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو متابعت سے نبوت نہ ملی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ جیسے قریبی رشتہ دار جسمانی وروحانی جن کے حق میں حضور علیہ السلام نے فرمایا: ''لحمک لحمی وجسمک جسمی'' اور وہ جان نثار بھی ایسے کہ جب کفار نے محاصرہ کیا اور پیغمبر خدا کو شہید کرنا چاہا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے بستر پر سو رہے کہ میں رسول اللہ کے عوض مارا جاؤں اور سردار سرور عالم بچ جائیں۔ جب ان کے حق میں رسول اللہ نے فرمایا کہ: ''انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ وانہ لانبی بعدی'' کہ اے علی! تو اس پر راضی نہیں کہ تو مجھ

سے بمنزلہ ہارون کے ہے مگر تحقیق کوئی میرے بعد نبی نہیں ہے۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نبی کہلانے اور نبی کا لقب پانے کی اجازت نہیں تو دوسرا کون امت میں سے ہے جو نبی کہلا سکے؟

یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی نبوت کے دعوے کرنے سے ڈرتا بھی ہے۔ دیکھو! اس کی ذیل کی عبارت: ''مجھے کہاں حق پہنچتا ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کروں اور اسلام سے خارج ہو جاؤں اور قوم کافرین سے جا کر مل جاؤں اور یہ کیونکر ممکن ہے کہ میں مسلمان ہو کر نبوت کا دعویٰ کروں۔'' (حمامۃ البشریٰ ص۹۷، خزائن ج۷ ص۲۹۷)

مگر جب شیطان نے ان کو ورغلایا تو لکھا کہ: ''میں خدا کے فضل سے نبی ورسول ہوں۔'' (اخبار بدر مارچ ۱۹۰۸ء، ملفوظات ج۵ ص۴۴۷ جدید) اور اس نبوت کاذبہ کے نشہ میں ایسے مخمور ہوئے کہ قرآن شریف کو منسوخ اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو نعوذ باللہ معزول کر کے مسیلمہ کذاب سے بھی بڑھ گئے اور اپنی وحی رسول اللہ ﷺ کی وحی یعنی قرآن سے اعلیٰ بتاتے ہیں۔

(اوّل) ''خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو کشتی نوح قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔'' (اربعین نمبر۴ ص۱۶، خزائن ج۱۷ ص۴۳۵ حاشیہ)

جب مرزا کی وحی پر مدار نجات ٹھہری تو محمد ﷺ کی وحی منسوخ ہے اور قابل عمل نہیں۔ کیونکہ اب نجات کا مدار مرزا قادیانی کی وحی پر ہے اور شریعت محمدیہ بھی ردی ہے۔ کیونکہ اس پر عمل کر کے انسان نجات نہیں پا سکتا۔

(دوم) ''جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر ونہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہوگا...... میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔'' (اربعین نمبر۴ ص۶، خزائن ج۴۳۵)

یہاں مرزا قادیانی کا دعویٰ صاحب شریعت نبی ہونے کا صاف ہے اور مولوی اللہ دتہ مرزائی جو کہتے ہیں کہ شریعت والی نبوت کا مدعی ملعون ہے۔ دیکھو اسی (ہینڈ بل کا ص۱) جب شریعت والی نبوت کا مدعی ملعون ہے تو مرزا قادیانی کون ہے؟ اب ہم ذیل میں جواب دیتے ہیں۔ وہو ہذا! (دلیل اوّل کا جواب)

<u>دلیل اوّل</u>: اللہ تعالیٰ نے دعا سکھائی ہے۔ اس کو ضرور منظور فرماتا ہے۔

<u>جواب</u>: یہ بالکل غلط ہے: ''اھدنا الصراط المستقیم'' میں دعا سکھائی گئی ہے کہ اے خدا ہم کو نبی بنا۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ بھی یہ دعا عمر کے آخر وقت تک پڑھتے رہے۔ کیا وہ نبی نہ تھے؟

دوم: اگر یہ نبی ہونے کی نسبت دعا ہوتی تو صحابہ کرام سے لے کر تمام فرادامت کی دعا رد ہوئی جو ۱۳سو برس تک کسی کی دعا قبول نہ ہوئی اور نہ کوئی نبی ہوا۔ یہ اسلام کی ہتک ہے کہ کروڑوں مسلمانوں کی دعا قبول نہ ہوئی اور ۱۳سو برس کے دراز عرصہ کے کروڑوں مسلمانوں کی دعائیں قبول نہ ہوئیں اور کوئی نبی نہ بنایا گیا۔

جواب دلیل دوم: بے شک اللہ تعالیٰ غیب کی خبریں رسولوں اور نبیوں کی معرفت دیتا ہے۔ مگر نص قطعی خاتم النّبیین ولا نبی بعدی کے مقابل بے محل آیات پیش کرنا مسلمانوں کا کام نہیں۔ یہ بالکل غلط ہے کہ اس آیت میں رسولوں کی آمد کی بشارت ہے۔ کیونکہ جب خاتم النّبیین وخاتم الرسل تشریف فرما ہو چکے اور دین کامل ہوگیا تو پھر نہ بشارت کی ضرورت ہے اور نہ کسی رسول کی۔

جواب دلیل سوم: اس کا جواب ہو چکا ہے کہ متابعت سے نبوت نہیں ملتی۔ صحابہ کرام کی متابعت کامل تھی۔ جب ان کو نبوت نہ ملی تو امت کی ناقص متابعت کب اس لائق ہوسکتی ہے کہ کسی کو مرتبہ نبوت دیا جائے اور خدا تعالیٰ اپنے خاتم النّبیین کا وعدہ توڑے۔ یہ جاہلانہ اعتراض ہے کہ جب صدیق وشہید وصالحین امت سے ہوسکتے ہیں تو نبی کیوں نہ ہوں۔ کیونکہ نبیوں کا آنا نص قرآنی خاتم النّبیین کے برخلاف ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے قرآن میں خاتم کا لفظ صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کے ساتھ نہیں فرمایا۔ جیسا کہ نبیّین کے ساتھ فرمایا۔ پس نبی بعد حضرت محمد رسول اللہ خاتم النّبیین وخاتم الرسل کے نہیں آسکتے۔ چنانچہ قرآن مجید میں دوسری جگہ فرمایا: ”والذین اٰمنوا باللہ ورسولہ اولٰئک ھم الصدیقون والشھداء عندربھم“ یعنی جو لوگ ایمان لائے اللہ اور اس کے رسول پر یہی لوگ صدیقوں اور شہیدوں کے مرتبہ میں ہوں گے۔ (الحدید)

مع کے معنی معیت مراتب بالکل غلط ہیں۔ کیونکہ ”حسن اولٰئک رفیقا“ کا قرینہ اس غلط تاویل کی تردید کر رہا ہے۔ یعنی بہشت میں تابعداران اللہ ورسول کو معیت نصیب ہوگی اور وہ کافروں کی طرح مغضوب نہ ہوں گے۔ اگر معیت مراتب میں فرض کیا جاوے تو ذیل کے اعتراضات وارد ہوتے ہیں۔

اوّل: یہ کہ رسول اللہ ﷺ کو جس پر قرآن شریف نازل ہوا۔ اس کو اس آیت کے صحیح معنی ومفہوم کا علم نہ تھا اور مرزا کو علم ہوا اور یہ کفر ہے کہ رسول اللہ کے مقابل ایک امتی کو قرآن فہمی میں فضیلت دی جاوے۔

دوم: یہ کہ ۱۳سو برس میں کسی شخص کو ایسی تابعداری نصیب نہ ہوئی کہ نبی بنایا جاتا۔ کیوں کہ اس درازعرصہ میں سوائے کذابوں مدعیان نبوت کے یعنی مسیلمہ واسود عنسی، مختار ثقفی، سلیمان قرمطی وغیرہم کے کسی نے نبوت کا دعویٰ نہ کیا۔ جس سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ اگر اس آیت سے نبیوں کا آنا ثابت ہوتا تو پھر وہ جھوٹے کیوں مانے گئے۔ مرزا قادیانی کی متابعت بھی ناقص ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی نے حج نہیں کیا، ہجرت نہیں کی جہاد نہیں کیا۔

سوم: یہ کہ اگر اس آیت سے نبیوں کا امکان ثابت سمجھیں تو تمام مدعیان کاذب جو مرزا قادیانی تک مسیلمہ سے لے کر گزرے ہیں، سب سچے ہوں گے کیونکہ باب نبوت ورسالت بقول آپ کے اس آیت سے کھلا ہے۔

چہارم: یہ کہ دعویٰ نبوت متابعت رسول اللہ ﷺ خارج کر دیتا ہے۔ کیونکہ نبی مطیع نہیں ہوتا۔ مطاع ہوتا ہے۔ پس ہم کو کیا مصیبت پڑی ہے کہ ہم ایک جھوٹے نبی کو سچا کرنے کے واسطے مع کے معنوں کو سپر بنا کر اس کے غلط معنی کر کے ایک کاذب کی حمایت کریں اور اس کی نبوت کی تصدیق کر کے جہنم کے وارث بنیں۔

چوتھی دلیل: ''ماکنا معذبین حتی نبعث رسولاً'' یعنی ہم کسی کو عذاب نہ دیں گے جب تک رسول نہ بھیج لیں۔

جواب: یہ بالکل غلط ہے کہ جب عذاب آوے، نبی بھی ضرور آوے۔ خداتعالیٰ کے قول اور فعل میں تعارض نہیں ہوتا۔ حضرت خاتم النّبیین کے بعد کئی عذاب دنیا پر آئے۔ مگر کوئی سچا نبی نہیں آیا۔ ۱۳۴۸ھ میں ایڈورڈ سوم کے عہد میں طاعون انگلستان میں آئی اور کوئی نبی نہ آیا۔ شاہجان کے عہد حکومت میں طاعون ہندوستان میں آئی اور کوئی نبی نہ آیا اور نہ خدا نے اپنا وعدہ ختم نبوت کا توڑا۔

پس یہ غلط ہے کہ جب عذاب آوے تو نبی بھی ضرور آوے۔ شام میں عذاب آیا ہزاروں مارے گئے اور کوئی نبی نہ آیا۔ یا یہ تسلیم کرو کہ مولوی عبداللطیف نبی آیا۔ ۲۳۳ھ میں عراق میں عذاب آیا۔ ایسی ہوا چلی، بغداد وبصرہ کے مسافر مرگئے۔ پچاس روز یہی قیامت برپا رہی۔ مگر کوئی نبی نہ آیا۔ (تاریخ خلفاء ص۱۵۸)

پانچویں دلیل: ''یلقی الروح من امرہ علیٰ من یشاء'' اللہ تعالیٰ رسول منتخب کرتا رہے گا فرشتوں میں سے۔ کیونکہ رسول اللہ کے بعد کوئی نبی نہیں آیا۔ اگر کوئی رسول آیا ہے تو بتاؤ کیونکہ خدا کے قول اور فعل میں فرق نہیں ہوتا۔

جواب: یہ معنی بالکل غلط ہیں کہ ہمیشہ رسول کا انتخاب ہوتا رہے گا۔

دلیل ششم: ''اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلاً ومن الناس'' اللہ تعالیٰ رسول منتخب کرتا رہے گا۔

جواب: اس حکم کو دوامی سمجھنا جہالت کا ثبوت ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ جس پر قرآن نازل ہوا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ: ''انا خاتم الانبیاء وانتم خاتم الامم'' یعنی میں ختم کرنے والا نبیوں کا ہوں اور تم ختم کرنے والے امتوں کے ہو۔ مرزا قادیانی خود رسالت کے منقطع ہونے کے قائل ہیں۔ ''النبوۃ قد انقطعت بعد نبیاً ﷺ ولا کتاب بعد قرآن'' یعنی ہمارے نبی کے بعد کوئی نبی مطلق اور قرآن کے بعد کوئی کتاب نہیں۔''

(حقیقت الوحی ص۶۴، خزائن ج۲۲ ص۶۸۸،۶۶۹)

دلیل ہفتم: نسل ابراہیم کے لئے وعدہ کیا گیا کہ ان میں ابدالآباد تک ابراہیمی رنگ کی امامت جاری رہے گی۔ ہاں! ''لاینال عهدی الظالمین'' کا یہی ارشاد ہے۔

جواب: افسوس! امت میں ایسے شخص بھی پیدا ہوگئے جو خود حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرنے میں خدا کا خوف نہیں کرتے اور یہودیوں کی طرح کلام خدا میں تحریف کرتے ہیں اور بے محل آیات لکھتے جاتے ہیں۔ مجھ کو نفس مضمون سے کچھ تعلق نہیں۔ مگر یہ ہونا تھا کیونکہ حضرت مخبر صادق ﷺ نے فرمایا ہے کہ میری امت پر ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ یہودیوں کی مانند ''یحرّفون الکلم عن مواضعہ'' کے مصداق ہوگی۔ صریح نص قرآن اور حدیث کی مخالفت کر کے قادیانی حضرات اپنی مماثلت یہود سے ثابت کر رہے ہیں۔ رسول اللہ تو فرماویں کہ: ''ختم بی النبیّون ولا نبی بعدی'' مگر اس کی امت میں ایسے پیدا ہوگئے کہ رسول اللہ کو جھٹلاتے ہیں۔ ان نادانوں کے نزدیک رسول اللہ کو قرآن شریف کے صحیح معنی ومفہوم نہ آتا تھا اور تمام امت ۱۳سو برس تک قرآن کے مخالف چلے آئے۔

دلیل ہشتم: یہ رسول مثیل موسیٰ ہے۔

جواب: یہ دلیل بھی غلط ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ چونکہ مثیل موسیٰ ہیں اور موسیٰ کے بعد نبی آتے تھے اور شریعت موسوی کے شائع کرنے والے تھے۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی امت میں بھی نبی آنا چاہئے تھا کہ مماثلت پوری ہو۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا جواب خود فرما دیا ہے۔ بنی اسرائیل کے ادب سکھانے کے واسطے نبی آیا کرتے تھے۔ جب ایک نبی فوت ہوتا تو دوسرا نبی آتا۔ مگر چونکہ میں خاتم النّبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اس واسطے شریعت

کی حفاظت اور تبلیغ دین میرے خلفاء کریں گے۔ دیکھو بخاری جلد اوّل ذکر بنی اسرائیل۔

دلیل نہم: اللہ تعالیٰ رسولوں کی بعثت اتمام حجت بتلاتے ہیں۔

جواب: اتمام حجت تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے ہوچکی اور ایسی کامل اور عام ہوئی کہ تمام افراد عالم کے انسانوں اور جنوں پر اتمام حجت ہو چکا۔ اب حضور علیہ السلام کی نبوت ورسالت کا دامن قیامت تک فراخ ہے۔ کیونکہ آپ خاتم النّبیین ہیں۔ آپ کے بعد کسی نبی ورسول کی حاجت نہیں۔ اگر کوئی بدبخت نبی کی ضرورت سمجھے تو اس کا ایمان ناقص ہے کہ وہ قرآن شریف کو کامل کتاب یقین نہیں کرتا اور نہ محمد رسول اللہ ﷺ کو کامل نبی مانتا ہے۔ اس کو اپنے ایمان کا فکر کرنا چاہئے اور اس باطل عقیدہ سے توبہ کرنی چاہئے۔

دلیل دہم: ’’تـوتی الحکمة من یشاء ومن یوتی الحکمة فقد اوتی خیراً کثیراً‘‘ کہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے حکمت دیتا ہے اور جس کو الحکمت دیجاوے اس کو گویا خیر کثیر دی گئی۔

جواب: بحث نبوت کی ہے نہ کی حکمت کی۔ کیا لکھنے والے نے کہیں یہ لکھا ہے کہ حکمت ونبوت دونوں جاری ہیں۔ دعویٰ بلا دلیل قبول نہیں کیا جاسکتا۔

دلیل یازدہم: قرآن پاک میں ارشاد باری ہوا: ’’یٰبنی اٰدم امّا یأتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی الایة‘‘

جواب: یہ آیت حضرت آدم علیہ السلام کے وقت اس کی اولاد کو خدا تعالیٰ مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ پس یہ خطاب امت محمدیہ کو نہیں۔ اگر امت محمدیہ کو خطاب ہوتا تو ’’یاایھا الذین اٰمنوا‘‘ ہوتا۔ پس یہ واضح ہے کہ یہ خطاب قرآن کے نزول سے پہلے کی بنی آدم کی اولاد کو ہے۔ جب قرآن شریف نازل ہوا اور امت محمدیہ کو یہ خطاب ہوا: ’’والـذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک‘‘ الایة ’’واولٰئک ھم المفلحون‘‘ یعنی جو لوگ ایمان لائے قرآن شریف پر اور اس وحی پر جو تم سے پہلے اتری وہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں اور وہی لوگ چھٹکارا پانے والے ہیں۔ (بقرہ:۵)

پس ’’من قبلک‘‘ کی قید اس دعویٰ کو باطل کر رہی ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد رسول آویں گے اور وحی رسالت جاری ہے۔ افسوس! مولوی اللہ دتہ کو مرشد کے برخلاف لکھتے بھی شرم نہیں آتی۔ مرزاقادیانی (ازالہ اوہام حصہ دوم ص۷۶۱، خزائن ج۳ ص۵۱۱) پر لکھتے ہیں: ’’قرآن کریم بعد خاتم النّبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا۔‘‘ مرشد تو کہتا ہے کہ

قرآن شریف کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا۔ مگر مرید راسخ الاعتقاد مرشد کو جھٹلاتا ہے کہ میرے مرشد یعنی مرزا قادیانی قرآن نہ جانتے تھے، قرآن رسولوں کا آنا جائز رکھتا ہے۔

اب مولوی اللہ دتہ خود ہی بتائے کہ وہ سچا ہے یا اس کا مرشد؟ اور مرزا قادیانی ان آیتوں کے معانی کیا سمجھتے تھے۔ جن کو مولوی صاحب نے پیش کیا ہے اور کون دونوں میں سے سچا ہے۔ مرزا قادیانی یا مولوی اللہ دتہ۔

دلیل دوازدہم: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم، اسحاق، یعقوب علیہم السلام اور دیگر انبیاء کا ذکر کر کے فرمایا ہے: ’’وکذالک نجزی المحسنین‘‘ کہ ہم محسنین سے ہمیشہ ہی سے سلوک کرتے ہیں اور وہ اعلیٰ نعمت (نبوت) سے بھی مشرف ہوں گے۔

جواب: ایک شخص آنکھ سے کانا یعنی یک چشم مولوی اللہ دتہ جیسے مولوی فاضل کے پاس آیا۔ مولوی صاحب نے فرمایا قرآن یک چشم کو کافر قرار دیتا ہے۔ اس شخص نے حیران ہوکر پوچھا کہ حضرت وہ کون سی آیت ہے، جو مجھ کو کافر بناتی ہے۔ مولوی صاحب نے جھٹ آیت پڑھ دی ’’کان من الکافرین‘‘ یعنی کانا آدمی کافروں میں سے ہے۔ ایسے ہی استدلال مولوی فاضل قادیانی کے ہیں۔ کیونکہ اسی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم محسنین یعنی احسان کرنے والوں کو اجر میں بدلہ دیتے ہیں۔ یہ کہاں لکھا ہے کہ احسان کرنے والوں کو نبوت عطاء کرتے تھے۔ کبھی ان کو نبوت نہ ملی۔ اگر محسنین میں سے ہوتے تو ان کو نبوۃ ورسالت ملتی۔ پس ثابت ہوا کہ یہ آیت بھی دوسری آیتوں کی طرح بے محل ہے اور ختم نبوت کے منافی نہیں اور مولوی اللہ دتہ کا تمسک غلط ہے۔ اخیر میں ہماری گزارش ہے کہ مولوی اللہ دتہ و دیگر دین محمدی کے بگاڑنے کے ٹھیکہ داران قادیانی، مسلمانوں کو گمراہ نہ کریں۔ اگر موسیٰ کی طرح نبی آنے میں حضرت کی شان بڑھتی ہے تو مسیلمہ کو خود حضرت نے کافر قرار دے کر صفحہ ہستی سے نابود فرمایا تھا اور صحابہ کرام اور خلفائے اسلام نے ان کے قلع قمع کرنے میں مستعدی سے کام لیا۔ حالانکہ مسیلمہ کے پانچ مہینے میں لاکھ سے زیادہ اس کے پیرو ہوگئے تھے۔ کیا وہ بھی سچا نبی تھا؟ مرزا قادیانی کے مریدوں میں سے عبداللطیف گناچوری اور میاں نبی بخش معراجکے نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ قادیانیوں نے ان کو کہا کہ تم کافر ہو۔ حالانکہ وہ مرزا قادیانی کی طرح نبوت کے مدعی تھے۔ پھر کیوں دو نبیوں کا انکار کرنے پر تم کافر نہیں۔

’’تقولون ما لاتفعلون‘‘ پیر بخش

(ماہنامہ تائید اسلام نمبر۱، جنوری ۱۹۲۶ء ص۱۰ تا۱۶)

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

انجمن قادیان

کے

ٹریکٹ نمبر ۶ کا جواب

جناب بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدهٗ ونصلی علیٰ رسوله الکریم!

بہتر فرقے

برادران اسلام! ٹریکٹ نمبر۶ میں مولوی اللہ دتہ مرزائی جالندھری نے لکھا ہے کہ اسلام کے تمام فرقوں میں سے صرف احمدی (یعنی مرزائی) فرقہ ہی ناجی ہے۔ چونکہ یہ دعویٰ بلا دلیل ہے ونیز مرزا قادیانی کے خلیفہ ثانی میاں محمود قادیانی کے برخلاف ہے۔ جنہوں نے لکھا ہے کہ ہماری جماعت نئی ہے اور تھوڑی ہے۔ اس اقرار سے ثابت ہوا کہ احمدی جماعت ہرگز ناجی نہیں۔ کیوں یہ اسلام سے ۱۳سو برس کے دراز عرصہ کے بعد پیدا ہوئی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دین میں کل نئی چیزیں بدعت ہیں اور ہر بدعت ضلالت ہے اور ہر ضلالت فی النار ہے۔ دیکھو صحیح مسلم ''فان خیر الحدیث کتاب الله وخیر الهدی هدی محمد ﷺ وشرّ الامور محدثاتها وکل بدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار'' رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث سے احمدی جماعت کا بدعتی اور فی النار ہونا اظہر من الشّمس ہے۔ کیونکہ ان کے خلیفہ نے خود لکھا ہے جس کی بعینہٖ عبارت یہ ہے:

''حضور عالی! چونکہ ہماری جماعت نئی ہے اور تعداد میں بھی دوسری جماعتوں کے مقابلہ میں کم ہے۔'' (دیکھو ایڈریس جو مرزائیوں کی طرف سے شاہزادہ ویلز کو دیا گیا)

(تحفہ شہزادہ ویلز ص۹۶، انوار العلوم ج۶ ص۵۳۴)

جب احمدیوں کے اپنے اقرار سے ان کا بدعتی ہونا ثابت ہے تو ان کے غیر ناجی ہونے میں کوئی شک نہیں رہتا۔ مولوی اللہ دتہ نے لاہوری احمدی جماعت اور دیگر احمدی جماعتوں کو بھی ناجی نہیں کہا۔ شکر ہے کہ مولوی صاحب نے خود ہی ایک حدیث لکھ دی ہے۔ اب ہر عقل مند کے لئے فیصلہ آسان ہے اور ہم اس حدیث سے ثابت کر دیں گے کہ قادیانی جماعتیں یقیناً اس حدیث کے رو سے جہنمی ہیں اور وہ حدیث یہ ہے:

''ان بنی اسرائیل تفرقت علیٰ اثنتین وسبعین ملة وتفترق امتی علیٰ ثلاث وسبعین ملة کلّهم فی النّار الّا ملة واحدة قالوا من هی یا رسول الله! قال ما انا علیه واصحابی'' (ترمذی ج۲ ص۸۹) (ترجمہ) تحقیق بنی اسرائیل ۷۲

فرقوں پر تقسیم ہوئے اور میری امت ۷۲ فرقوں پر تقسیم ہوگی۔ سب فرقے دوزخ میں جائیں گے صرف ایک ہی فرقہ نجات پائے گا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! وہ کون سا فرقہ ہے؟ حضورﷺ نے فرمایا کہ جس طریق پر میں ہوں اور میرے اصحاب ہیں۔

یہ رسول اللہﷺ کا فیصلہ ہے کہ صرف وہی ایک فرقہ ناجی ہے جس پر میں اور میرے اصحاب ہیں۔ اس وقت جس قدر فرقے اسلام میں ہیں سب کا دعویٰ یہی ہے کہ ہم ہی وہ ناجی فرقہ ہیں۔ چنانچہ مولوی اللہ دتہ قادیانی نے بھی لکھ دیا ہے کہ وہ ناجی فرقہ احمدی جماعت کا ہے اور اس کے علاوہ سب کو جہنمی فرماتے ہیں۔ اس واسطے اسی فرقہ پر بحث کی جاتی ہے اور ثابت کیا جاتا ہے کہ احمدی (مرزائی) جماعت فرقہ ناجیہ ہرگز نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ ان کے اپنے اندر کئی جماعتیں بن گئی ہیں۔ لاہوری جماعت جو مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتی۔ اروپی جماعت جو مرزا قادیانی کو کامل نبی اور صاحب شریعت نبی مانتی ہے۔ گناچوری جماعت جو مولوی عبداللطیف کی جماعت ہے جو مولوی عبداللطیف کو نبی ورسول وامام مہدی یقین کرتی ہے۔ میاں نبی بخش ساکن معراج کے ضلع سیالکوٹ کی جماعت جو میاں نبی بخش کو نبی مانتی ہے۔ مولوی محمد سعید صاحب قمرالانبیاء کی جماعت۔ قاضی یار محمد کانگڑی کی جماعت۔ عبداللہ تیماپوری کی جماعت۔ غرض کہ یہ تمام احمدی کہلاتے ہیں اور سب ایک دوسرے کو گمراہ سمجھتے ہیں۔ لاہوری جماعت قادیانی جماعت کو بہ سبب منکر ختم نبوت اور مرزا قادیانی کو نبی تسلیم کرنے کے اسلام سے خارج سمجھتی ہے اور قادیانی جماعت لاہوری جماعت کو بہ سبب انکار نبوت مرزا قادیانی کے کافر جانتی ہے۔ ایسا ہی دوسری جماعتیں اپنی اپنی مخالف جماعتوں کو کافر سمجھتی ہیں۔ حالانکہ سب مرزا قادیانی کے مرید ہیں۔

پس مولوی اللہ دتہ جواب دیں کہ کیا یہ سب جماعتیں اس حدیث کے رو سے ناجی ہیں؟ اور ما انا علیہ واصحابی والے مبارک گروہ میں سے ہوسکتی ہیں؟ ہرگز ہرگز نہیں۔ کیونکہ مرزا قادیانی کے مرید ہوکر وہ ہرگز ہرگز اس مذہب پر نہیں رہے جو مذہب محمد رسول اللہﷺ وصحابہ کرام کا مذہب تھا۔ بوجوہات ذیل، بلکہ مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں نے یہود والے کام کئے اور صراط مستقیم سے بہت دور ہوگئے۔

اوّل: مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ’’ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلامانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے۔ چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص۹، خزائن ج۱۱ ص۲۹۳)

جیسا کہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت سے انکار کیا ویسے ہی مرزا قادیانی اوراس کے مرید کرتے ہیں۔ مولوی اللہ دتہ جواب دیں کہ کیا رسول اللہ ﷺ وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہتک کی۔ جیسا کہ مرزا قادیانی نے ضمیمہ انجام آتھم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کی ہے۔ جن کی قرآن شریف میں بدیں الفاظ تعریف کی ہے: ’’وجیھاً فی الدنیا والآخرۃ (آل عمران:۴۵)‘‘ کیا کبھی کسی صحابی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں ایسے گندے الفاظ کہے جو مرزا قادیانی نے کہے کہ: ’’وہ کنجریوں سے میل جول رکھتا تھا۔ حرام کی کمائی کا عطر اپنے پیروں پر ملواتا تھا (نعوذ باللہ) اس کی تین دادیاں ونانیاں حرام کار زانیہ تھیں۔‘‘ ہرگز نہیں تو پھر مرزا قادیانی اوران کے مرید ’’ما انا علیہ واصحابی‘‘ کی شرط سے باہر ہیں اور ہرگز ان میں فرقہ ناجیہ کی علامتیں نہیں اور نہ فرقہ ناجیہ ہوسکتے ہیں۔

دوم: مرزا قادیانی نے قرآن شریف کو چھوڑ کر اپنے کشوف والہامات پر عمل کر کے اپنی جماعت الگ بنالی اور نہایت شوخی اور گستاخی سے رسول اللہ ﷺ کی ہتک کی اور لکھا کہ: ’’اب دیکھو خدا نے میری بیعت میری تعلیم اور میری وحی کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔‘‘ (اربعین نمبر۴ ص۶، خزائن ج۱۷ ص۴۳۵ حاشیہ)

گویا اب قرآن شریف مدار نجات نہیں اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی پیروی اور نبوت کا اقرار مدار نجات نہیں۔ لاحول ولاقوۃ! اس لئے مرزا قادیانی ’’ما انا علیہ واصحابی‘‘ کے پاک گروہ سے خارج ہوگئے۔ اپنے کشفوں اور الہاموں کو قرآن شریف کی مانند خطاء سے پاک زعم کیا اور لکھا:

آنچہ من بشنوم زوحی خدا بخدا پاک دانمش ز خطا
ہمچو قرآن منزہ اش دانم از خطاہا ہمیں است ایمانم

(نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷)

یعنی جو کچھ کہ میں سنتا ہوں خدا کی وحی سے، خدا کی قسم اس اپنی وحی کو خطاء اور غلطی سے پاک جانتا ہوں اور قرآن کی مانند اس کو خطاء سے پاک یقین کرتا ہوں۔ حالانکہ مرزا قادیانی جو کچھ سنتے ہیں۔ اس میں شرک اور کفر ہے اور رسول اللہ ﷺ کا مذہب اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد کے برخلاف ہیں۔ دیکھو ذیل کے کشوف والہامات۔

الف: ’’انما امرک اذا اردت شیئاً ان تقول لہ کن فیکون‘‘ (ترجمہ) یعنی اے مرزا اب تیرا مرتبہ یہ ہے کہ جس چیز کو تو ارادہ کرے اور صرف کہہ دے کہ

ہو جا تو وہ چیز ہو جائے گی۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۱۰۵، خزائن ج۲۲ ص۱۰۸)

ب:’’انت منی بمنزلة بروزی‘‘یعنی اے مرزا تو ہمارا بروز یعنی اوتار ہے۔

(تجلیات الٰہیہ ص۱۳، خزائن ج۲۰ ص۴۰۴)

ج:’’میں نے ایک کشف میں دیکھا کہ خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں، خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہوگیا اور میرا غضب اور حلم اور تلخی اور شیرینی اور حرکت اور سکون سب اسی کا ہوگیا اور اس حالت میں میں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب وتفریق نہ تھی۔ پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب وتفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۴،۵۶۵، خزائن ج۵ ص۵۶۴،۵۶۵)

اے مولوی فاضل قادیانی! ذرا انصاف اور عقل وہوش سے جواب دو کہ کبھی عاجز انسان بھی خدا ہوسکتا ہے اور خالق زمین وآسمان بن سکتا ہے اور واجب الوجود ہستی ممکن الوجود ہستی فانی وجود مرزا قادیانی میں تنزل کر کے اوتار یعنی بروز ہوسکتی ہے۔ خدا کو حاضر وناظر سمجھ کر جواب دینا کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام ؓ میں سے بھی کسی ایک کا یہ مذہب تھا؟ ہرگز نہیں تو پھر آپ نے کیسے بلا دلیل لکھ دیا کہ احمدی فرقہ’’اما انا علیه اصحابی‘‘ میں سے ہے۔ کسی صحابی نے کہیں فرمایا کہ مجھ کو الہام ہوا ہے:

’’انت منی بمنزلة ولدی‘‘ (حقیقت الوحی ص۸۶، خزائن ج۲۲ ص۸۹)

’’انت من ماء ناوھم من فشل‘‘ اے مرزا تو ہمارے پانی یعنی نطفہ سے ہے اور وہ لوگ خشکی ہے۔‘‘ (اربعین نمبر۳ ص۳۴، خزائن ج۱۷ ص۴۲۳)

حالانکہ ایسے الہامات قرآن شریف کے برخلاف ہیں اور شرک کی نجاست سے بھرے ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:’’وقالت الیهود عزیر ابن اللّٰہ وقالت النصاری المسیح ابن اللّٰہ ذالک قولهم بافواههم یضاهؤن قول الذین کفروا من قبل‘‘(ترجمہ) یہود کہتے ہیں عزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کے بیٹے ہیں۔ یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں بلکہ ان کافروں کی جوان سے پہلے ہوگزرے ہیں۔

کیا رسول اللہ ﷺ وصحابہ کا یہی مذہب تھا؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر احمدی جماعت نہ’’ما انا علیه واصحابی‘‘ کے مذہب پر ہے اور نہ ہی وہ ناجی ہوسکتی ہے۔

سوم: مرزا قادیانی اوران کے مرید حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول از آسمان کے منکر ہوکر ''ما انا علیہ و اصحابی'' سے خارج ہوکر حیات مسیح سے انکار کرتے ہیں اور بروزی نزول کے معتقد ہیں۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور کل امت کا اجماع حیات مسیح پر اور اصالتاً نزول پر ہے۔ بلکہ یہ ایسا متفق علیہ عقیدہ تھا کہ مرزا قادیانی خود بھی پہلے اسی عقیدہ پر تھے۔ چنانچہ براہین احمدیہ میں اب تک لکھا ہوا ہے کہ: ''جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لاویں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق واقطار میں پھیل جائے گا۔'' (براہین احمدیہ ص ۴۹۸، ۴۹۹، خزائن ج۱ص ۵۹۳ حاشیہ در حاشیہ نمبر۳)

اسی واسطے مولوی محمد حسین بٹالوی نے اس کتاب پر ریویو کیا تھا اور تعریف کی تھی۔ مگر بعد میں جب مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو مولوی محمد حسین نے ان کی تکفیر کی اور اپنا ریویو واپس لے لیا۔

چونکہ نزول مسیح کا عقیدہ رکھنا ہر ایک مومن کا فرض ہے۔ اس لئے کہ یہ علامات واشراط قیامت میں سے ہے اور یہ کلیہ قاعدہ ہے کہ: ''اذا فات الشرط فات المشروط'' نزول مسیح کا منکر قیامت کا منکر ہوجاتا ہے۔ بدیں اصول مرزائی مسلمان نہیں ہیں اور نہ وہ ''ما انا علیہ و اصحابی'' کے گروہ میں سے ہیں۔

مولوی اللہ دتہ نے تین معیار جو لکھے ہیں کہ ان معیار کے رو سے احمدی فرقہ ناجیہ ہے۔ یہ بھی غلط ہے۔ ذیل میں ان کے ہر ایک معیار کا جواب ملاحظہ ہو۔

معیار اوّل: عقائد کے لحاظ سے فیصلہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بیان فرمائی: ''ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون'' (ترجمہ) ہم نے رسول پاک محمد ﷺ کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کرے۔ اگرچہ مشرکین اسے ناپسند ہی کریں۔

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ محمد عربی ﷺ کے دین اور عقائد کی یہ علامت ہے کہ وہ دیگر ادیان باطلہ پر غالب آوے اور دوسرے مذاہب ان کے سامنے مغلوب ہوجاتے ہیں۔

جواب: یہ معیار خود ہی مرزا قادیانی کے مذہب کا بطلان کررہا ہے۔ کیونکہ یہ آیت محمد رسول اللہ ﷺ کے حق میں ہے اور تاریخ شہادت دیتی ہے کہ اسلام محمدی تمام ادیان باطلہ پر ۱۳سو برس سے اپنی خوبیوں کے سبب غالب آتا رہا۔ مگر مرزا قادیانی کوئی دین نہیں لائے اور نہ کوئی ہدایت نامہ لائے تو وہ اس آیت کے مصداق ہرگز نہیں ہوسکتے۔

وہ خود لکھتے ہیں: ’’من نیستم رسول و نیاورہ ام کتاب‘‘

(ازالہ اوہام ص۱۷۸، خزائن ج۳ ص۱۸۵)

کہ میں نہ رسول ہوں اور نہ کوئی کتاب لایا ہوں۔

مرزا قادیانی نے اسلام کے صافی چشمۂ توحید میں شرک وکفر کی نجاست اپنے کشفوں اور الہاموں سے ڈال کر قادیانی اسلام ایسی بدنما شکل میں ظاہر کیا کہ سب ادیان باطلہ اس پر یعنی اس قادیانی اسلام پر غالب آتے ہیں۔ یہ ناپاک جھوٹ ہے کہ احمدی ہر ایک بحث میں مخالفین پر غالب آتے ہیں۔ ذیل کے واقعات اس جھوٹے دعویٰ کی تردید کرتے ہیں۔

مرزا قادیانی نے عیسائیوں سے مباحثہ کیا اور ایسے مغلوب ہوئے کہ عبداللہ آتھم عیسائی کے مقابلہ میں خداتعالیٰ نے اپنے یدقدرت سے ان کو ذلیل کیا کہ جب عبداللہ نہ مرا اور پیش گوئی جھوٹی نکلی جس میں مرزا قادیانی نے خود اقرار کیا تھا کہ اگر عبداللہ عیسائی میعاد کے اندر اندر نہ مرا تو میں جھوٹا ہوں گا اور میرے گلے میں رسہ ڈالا جائے اور پھانسی دیا جائے۔ جب عبداللہ آتھم میعاد کے اندر نہ مرا تو مرزا قادیانی کی وہ ذلت ہوئی اور عیسائیوں نے عبداللہ کو ہاتھی پر بٹھا کر شہر امرتسر میں پھرایا اور فتح اور نصرت کے نعرے لگائے اور اسلام کی بھی ہتک کی۔ کیونکہ مرزا قادیانی نے اس پیش گوئی کو اسلام کی صداقت کا معیار مقرر کیا تھا اور لکھا تھا کہ: ’’پیش گوئی کا جب انجام ہویدا ہوگا...... کوئی پا جائے گا عزت کوئی رسوا ہوگا۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص۲۸۱، خزائن ج۵ ص۲۸۱)

پس جب مرزا قادیانی کی ذلت ہوئی اور عیسائیوں کی عزت ہوئی تو مرزا قادیانی جھوٹے ثابت ہوئے۔ مگر بے حیائی سے کہا جاتا ہے کہ ہر میدان میں مرزائی فتح پاتے ہیں۔ حالانکہ ہر ایک میدان مناظرہ میں شکست کھاتے ہیں۔ مرزا قادیانی کی تمام عمر وفات مسیح ثابت کرنے میں گزری۔ مگر نامراد ہی رہے۔ کسی قرآن کی آیت اور نہ کسی حدیث نبوی سے ثابت کر سکے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر موت وارد ہو چکی ہے۔ ہاں! یہ ایک جاہلانہ دلیل پیش کرتے ہیں۔ جیسا کہ اس ٹریکٹ نمبر۶ میں آپ نے مرزا قادیانی کی ژٹلیات میں سے ایک ژٹل نقل کی ہے:

مسیح ناصری را تا قیامت زندہ می فہمند　　مگر مدفون یثرب را نداد ندایں فضیلت را

(آئینہ کمالات اسلام ص۵۶، خزائن ج۵ ص ایضاً)

یعنی مسیح کو قیامت تک زندہ مانتے ہیں اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو یہ فضیلت نہ دی۔ ان جاہلوں سے کوئی پوچھے کہ مرزا قادیانی نے اس زندگانی وحیاتی دنیا کو فضیلت کیسے

سمجھ لیا۔ قرآن شریف اور احادیث میں تو حیاتی دنیا کی کچھ قدرت ومنزلت نہیں۔ صرف عیسائیوں کے ڈھکوسلوں کی نقل کرتے ہیں۔

اور ’’وللاٰخرۃ خیرٌلک من الاولیٰ (الضحیٰ:۴)‘‘

’’وماالحیٰوۃ الدنیا الّا لھو ولعب (الانعام:۳۲)‘‘

قرآن شریف کی مخالفت کر کے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ہتک جانتے ہیں۔ حالانکہ یہ حیاتی ایک قید ہے اور جو شخص فوت ہوجاتا ہے۔ وہ اس منزل دارفانی سے خلاصہ پاکر دارالبقاء میں چلا جاتا ہے: ’’نشنیدۂ کہ ہرکہ بمیر دتمام شد‘‘

پس دنیاوی زندگی کو فضیلت دینی اور عاقبت کی حیاتی دائمی کو باعث ہتک سرور دوعالم ﷺ کہنا نہایت درجہ کی جہالت ہے۔ پس یہ بالکل ناپاک جھوٹ کی نجاست کھائی ہے جو عیسائیوں کی طرح کہا جاتا ہے کہ عیسیٰ افضل ہے محمد ﷺ سے۔ کیونکہ وہ زندہ ہے اور حضور ﷺ فوت ہوگئے۔ حالانکہ جو فوت ہوجاتا ہے وہ اپنی منازل دنیا کو طے کر جاتا ہے اور جب تک انسان زندہ ہے رنج وتکالیف کے پھندے میں پھنسا ہوا ہے وہ ہرگز افضل نہیں ہوسکتا۔ کیا مولوی اللہ دتہ افضل ہے مرزا قادیانی سے؟ کیونکہ وہ مرگئے اور اللہ دتہ زندہ ہے اور یہ بھی بالکل غلط اور واقعات کے برخلاف ہے کہ صحیح مقابلہ اور غلبہ احمدیوں کے ہاتھوں ہوتا ہے۔ بھلا ایسا شخص کس طرح عیسائیوں کا مقابلہ کر کے ان پر غالب آسکتا ہے جس کے اندر یہ گندہ عقیدہ ہے کہ خدا نے مرزا قادیانی کو فرمایا: ’’انت منی بمنزلۃ ولدی‘‘

(حقیقت الوحی ص۸۶، خزائن ج۲۲ ص۸۹)

یعنی اے مرزا تو ہمارے بیٹے کی جا بجا ہے۔

اور مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ میں مثیل مسیح علیہ السلام ہوں اور عیسیٰ عیسائیوں کے اعتقاد میں خدا کا بیٹا ہے۔ جب مرزا قادیانی کو خدا نے بمنزلہ ولدی کہا تو عیسیٰ کا ولد اللہ ہونا مرزا قادیانی کے الہام سے ثابت ہوگیا۔ کیونکہ خدا نے اس الہام یا شیطان کے اس وسوسہ سے حضرت عیسیٰ کا ابن اللہ ہونا ثابت کر دیا۔ ایک مرزائی کسی عیسائی سے کیا خاک بحث کرسکتا ہے۔ جب مرزائی عیسائی کو کہے گا کہ آپ مشرک ہیں کہ خدا کے لئے بیٹا تجویز کرتے ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح ابن اللہ تھے تو عیسائی کہے گا کہ آپ ہم سے ڈبل مشرک اور کافر ہیں کہ آپ مرزا قادیانی کو ابن اللہ مانتے ہیں اور پھر غضب یہ کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی کو خدا کا صلبی بیٹا مانتے ہیں۔

دیکھو الہام مرزا قادیانی: ’’انت من مائنا وھم من فشل‘‘
(اربعین نمبر۳ص۳۴، خزائن ج۱۷ص۴۲۳)

تو مرزائیوں کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہوسکتا۔ پس مرزائی ہمیشہ مغلوب ہی رہیں گے اور آریہ سماجیوں سے بھی بحث نہیں کر سکتے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کو ’’کرشن جی کا اوتار بھی مانتے ہیں۔‘‘ (لیکچر سیالکوٹ ص۳۳، خزائن ج۲۰ص۲۲۸)

پہلے مرزا قادیانی نے باسدیو دیوکی کے گھر گوکل میں جنم لیا اور پھر قادیان میں جنم لیا جو کہ تناسخ ہے۔ جھوٹ بول کر اور دھوکہ دے کر جو چاہو لکھو آپ کا اختیار ہے۔ مرزا قادیانی تو اپنے الہاموں سے جھوٹے ہیں کہ ان کے الہامات شیطانی وساوس ثابت ہوتے۔ کیونکہ وہ قرآن واحادیث کے برخلاف ہیں۔ مرزا قادیانی کو الہام ہوا کہ: ’’مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔‘‘
(ازالہ اوہام ص۵۶۱، خزائن ج۳ص۴۰۲)

بموجب اصول اسلامی اس الہام کی تصدیق وتطبیق قرآن وحدیث سے کرنی چاہئے تھی۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ اور حضور کے صحابیؓ نے اس آیت سے مسیح پر موت کا وارد ہونا نہیں سمجھا اور نہ دوسرے مسلمانوں کو جو قرون اولیٰ کے تھے سمجھایا۔ ’’عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ وان من اھل الکتاب الّا لیؤمننّ بہ قبل موتہ. قال خروج عیسیٰ علیہ السلام. الحدیث رواہ الحاکم فی المستدرک. قال الحاکم صحیح علی شرط الشیخین‘‘ (ترجمہ) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اور نہیں کوئی اہل کتاب سے مگر ضرور ایمان لائے گا ساتھ اس کے پہلے موت اس کی کے۔ کہا ابن عباسؓ نے مراد اس سے نکلنا عیسیٰ علیہ السلام کا ہے۔ روایت کیا اس کو حاکم نے اور کہا کہ صحیح ہے اوپر شرط شیخین کے۔

عبداللہ بن مسعود (سنن ابن ماجہ مصری ج۲ص۲۶۸) پر عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں معراج کی رات ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ سے ملا اور قیامت کے متعلق ذکر ہوا۔ پہلے ابراہیم سے دریافت کیا انہوں نے کہا کہ: ’’لا علم لی‘‘ پھر امر موسیٰ کے حوالے کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ: ’’لا علم لی‘‘ پھر آخر میں یہ امر عیسیٰ علیہ السلام پر ڈالا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اصلی علم تو خدا کے سواء کسی کو نہیں۔ مگر میرے ساتھ اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ جب دجال نکلے گا تو میں نازل ہوں گا اور اس کو قتل کروں گا۔

’’عن ابی ھریرۃ قال قال والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد وتکون السجدۃ الواحدۃ خیراً من الدنیا وما فیھا ثم یقول ابوھریرۃ فاقرؤا ان شئتم وان من اھل الکتاب الّا لیؤمنن بہ قبل موتہ‘‘ (ترجمہ) روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ تحقیق اتریں گے تم میں عیسیٰ بیٹے مریم کے درحالیکہ حاکم عادل ہوں گے۔ پس توڑیں گے صلیب کو اور قتل کریں گے خنزیر کو اور بہت ہوگا مال یہاں تک نہ قبول کرے گا اس کو کوئی اور بہتر ہوگا ایک سجدہ دنیا سے اور ہر چیز سے کہ دنیا میں ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اگر اس میں شک ہو تو پڑھو قرآن کی آیت کہ نہیں کوئی اہل کتاب سے مگر وہ ایمان لائے گا عیسیٰ پر پہلے مرنے عیسیٰ علیہ السلام کے اور ان پر عیسیٰ گواہ ہوں گے، قیامت کے دن۔ روایت کی بخاری ومسلم نے۔ (مظاہر حق ج۴)

مرزا قادیانی نے اس الہام کو قرآن شریف کے ساتھ مقابلہ نہ کیا اور بغیر تصدیق قرآن شریف کے قرآن اور احادیث کے برخلاف اور صحابہ کرام کے مخالف قرآن میں تحریف شروع کردی اور آیات قرآنی کے غلط اور الٹے معنی کرنے شروع کردیئے۔ ذیل میں نمونہ کے طور پر چند آیتیں لکھی جاتی ہیں تاکہ مرزا قادیانی کا ’’ما انا علیہ واصحابی‘‘ کے برخلاف ہونا ثابت ہو۔

پہلی آیت جس سے حیات مسیح ثابت ہے، اسی کو رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کے برخلاف وفات مسیح پر دلیل گردانا وہ آیت یہ ہے: ’’یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ ومطھرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الٰی یوم القیامۃ‘‘ (ترجمہ) یعنی اے عیسیٰ میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور پھر (عزت کے ساتھ) اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور کافروں کی تہمتوں سے پاک کرنے والا ہوں اور تیرے متبعین کو تیرے منکروں پر قیامت تک غلبہ دینے والا ہوں۔

(ازالہ اوہام ص۵۹۸، خزائن ج۳ ص۴۴۳) مرزا قادیانی نے خود ترجمہ کیا ہے کہ اے عیسیٰ میں تجھے وفات دینے والا ہوں۔ اسی فقرہ سے حیات ثابت ہے۔ کیونکہ وفات دینے والا ہوں۔ یہ تو وعدۂ وفات ہے اس سے وفات کا مسیح پر وارد ہوجانا ہرگز ثابت نہیں۔ کیونکہ وعدہ الگ امر ہے اور وعدہ کا پورا ہونا الگ امر ہے۔ یعنی وفات کا وعدہ ہی ثابت کررہا ہے کہ

مسیح پر موت وارد نہیں ہوئی۔ مرزا قادیانی نے اس آیت کے معنی اور تفسیر غلط کر کے اپنا ’’ما انا علیہ واصحابی‘‘ سے نہ ہونا ثابت کر دیا اور (کنز العمال ج۷ ص۲۰۲، زیر عنوان ’’الاکمال‘‘ لفظ نمبر۱۳۴۱) مطبوعہ حیدرآباد میں ہے۔

’’ان روح اللہ عیسیٰ نازل فیکم فاذا رأیتموہ فاعرفوہ فانہ رجل مربوع الی الحمرة والبیاض علیہ ثوبان ممصران کان رأسہ یقطر وان لم یصبہ بلل فیدق الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویدعوالناس الی الاسلام فیھلک اللہ فی زمانہ المسیح الدجال وتقع الامنة علی اھل الارض حتی ترعی الاسود مع الابل النمور مع البقر والذیاب مع الغنم ویلعب الصبیان الحیات لاتضرھم فیمکث اربعین سنة ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون (ک. عن ابی ھریرة)‘‘

ان حدیثوں سے اظہر من الشمس ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کا یہ مذہب تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ناصری اصالتاً نزول فرماویں گے جن کا ذکر سورۃ نساء میں ہے۔ پس چونکہ مرزا قادیانی ’’ما انا علیہ واصحابی‘‘ کے برخلاف بروزی نزول کے معتقد ہیں۔ اس واسطے ناجی جماعت ’’ما انا علیہ واصحابی‘‘ سے خارج ہیں۔ ’’فیکم‘‘ اور ’’ان عیسیٰ روح اللہ‘‘ اور ’’ثم یتوفی‘‘ ثابت کر رہے ہیں کہ وہی عیسیٰ آسمان سے اتریں گے۔ جیسا کہ اجماع امت ہے اور اسی مذہب پر پہلے خود مرزا قادیانی بھی تھے۔

معیار ثانی: ’’یہی ایک جماعت ہے جو بلاد بعیدہ جرمنی، انگلستان، امریکہ، نائیجیریا، میں خدائے بلند و برتر کی توحید اور رسول پاک کی عظمت پھیلا رہی ہے۔ پس معیار ثانی کے رو سے بھی الجماعت الاحمدیہ ہی وہ جماعت ہے جس کو ناجی قرار دیا گیا۔‘‘

الجواب: مرزائی جماعتیں ہرگز ہرگز تبلیغ اسلام محمدیہ کی نہیں کرتیں۔ بلکہ وہ مرزا قادیانی کی نبوت کاذبہ اور مسیحیت بروزیہ کی تبلیغ کرتی ہیں۔ اسلامی توحید کی بجائے قادیانی کفریات اور نبوت کاذبہ کی تبلیغ کرتے ہیں۔ یہ سخت ناپاک دھوکہ ہے جس کی نسبت قرآن میں: ’’لعنت اللہ علی الکاذبین (آل عمران:۶۱)‘‘ فرمایا گیا ہے غیر ممالک میں مرزا قادیانی کی جماعت کے پیدا ہونے سے پہلے ان ملکوں میں مسلمانوں کے ذریعہ اسلام پہنچ چکا تھا۔ چین میں آٹھ کروڑ مسلمان کس طرح ہوئے۔ افریقہ کے تمام جزیروں میں کس طرح اسلام پھیلا۔

جرمن وفرانس میں مسلمان مرزائیوں سے پہلے حقیقی اسلام کی تبلیغ کرتے رہے ہیں۔ سلطان صلاح الدینؒ کے کارنامے تاریخوں میں درج ہیں۔ بلا دلیل تو ایک ہیجڑے کو بھی رستم کا خطاب دے سکتے ہیں۔ مگر واقعات جھوٹ اور سچ میں فرق ظاہر کردیتے ہیں۔ حال ہی میں برلن میں اسلامی کانفرنس ہوئی ہے جس میں محمد عبدالجبار خیری نے ایک طویل تقریر فرمائی۔ پھر نمائندہ حلب آمین آفندی نے تقریر کی اور انہوں نے وہ خط پڑھ کر سنایا جو جنوبی جرمنی کے مسلم باشندوں کا ایک ولولہ انگیز خط تھا۔ بعدازاں محمد سعید صاحب نے اپنا ترجمہ قرآن مجید جرمنی زبان میں کیا ہوا سنایا (تفصیل کے لئے دیکھو اخبار وکیل امرتسر ۲۴/مارچ ۱۹۲۶ء) اس اخبار کے خلاصہ سے صرف یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ مولوی اللہ دتہ مرزائی کو معلوم ہوجائے کہ اسلام تمام دنیا میں مسلمان پھیلا رہے ہیں۔ مولوی اللہ دتہ کو اگر معلوم نہ ہو تو ان کو اس شعر پر عمل کرنا چاہئے:

ذرا بت کدہ سے نکل کر تو دیکھ　　　خدا کی خدائی میں کیا ہورہا ہے

قادیان کے استعارہ ومجاز اور ظل وبروز اوتار کے باطل پرستی کے قلعہ کی قید سے نکل کر جہل مرکب کے پردہ سے باہر آؤ تاکہ جھوٹ اور سچ میں فرق کرسکو:

تر از وے زخرد پیش آرد نیک بسنج　　　کہ تا بگفت وشنید تو اعتبار بود

مثل مشہور ہے: ''کیا پدی کیا پدی کا شوربہ'' صحابہ کرام نے تو نبوت کاذبہ کا خاتمہ کردیا تھا اور مسیلمہ کذاب کو بمعہ اس کی جماعت کے صفحہ ہستی سے نابود کردیا تھا۔ پس اب بھی وہی گروہ ''ما انا علیہ واصحابی'' میں سے ہوسکتا ہے جو نبوت کاذبہ قادیانی کو نابود کرنے کی کوشش کررہا ہے۔ نبوت کاذبہ کے حامی ہرگز ''ما انا علیہ واصحابی'' میں نہیں آسکتے اور نہ ناجی ہوسکتے ہیں۔

معیار ثالث: خدا کی کتاب ایک خزانہ ہے۔ مرزا قادیانی کو معارف قرآن کا علم دیا گیا۔ اب یقیناً سب اسلامی فرقوں میں سے وہ فرق ہی ناجی ہے جس پر حقائق قرآن بسط اور تفصیل سے کھولے جائیں۔ مسیح موعود نے دنیا بھر میں چیلنج دیا اور دنیا نے اپنے عجز وسکوت سے آپ کی صداقت پر مہر کردی۔

الجواب: قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی تورات کی تفسیر ومعانی اپنی رائے سے کرتے تھے اور جو جو معنی ان کے اپنے دماغ میں آتے رہے صحیح سمجھتے اور دوسرے عالموں کو جاہل سمجھتے تھے۔ اسی واسطے ان پر خدا کا قہر نازل ہوا اور وہ مغضوب ہوئے۔

مرزا قادیانی کے معارف قرآن کا نمونہ یہ ہے کہ سورۂ تحریم میں جو خدا نے مومنوں کو مریم سے تشبیہ دی ہے۔ اس واسطے مرزا سچ مچ مریم بن بیٹھا اور لکھا کہ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا۔ آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں۔ بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے (حصہ چہارم ص۵۲۶) میں درج ہے: ''مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔'' (کشتی نوح ص۴۷، خزائن ج۱۹ ص۵۰)

''پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔''

پھر اسی صفحہ کی سطر ۱۶ حقائق پر قرآنی اس طرح درج ہیں: ''**فجاء ھا المخاض الی جذع النخلة قالت یالیتنی مت قبل ھذا وکنت نسیاً منسیاً**'' یعنی پھر مریم کو جو مراد اس عاجز (یعنی مرزا) سے ہے۔ دردزہ تنہ کھجور کی طرف لے آئی۔ یعنی عوام الناس اور جاہلوں اور بے سمجھ علماء سے واسطہ پڑا۔ جن کے پاس ایمان کا پھل نہ تھا۔ جنہوں نے تکفیر وتوہین کی اور گالیاں دیں اور ایک طوفان برپا کیا۔ تب مریم نے کہا کہ کاش میں اس سے پہلے مرجاتی اور میرا نام ونشان باقی نہ رہتا۔'' (کشتی نوح ص۴۷، خزائن ج۱۹ ص۵۱)

مولوی اللہ دتہ غور فرماویں کہ کیا یہی حقائق ودقائق مرزا قادیانی کو دیئے گئے کہ اوّل مرد تھے پھر عورت ہوگئے۔ پھر ان کو حیض آنا شروع ہوگیا اور پھر وہ حیض بچہ بن گیا۔ جیسا کہ ان کا الہام ہے: ''**یریدون ان یروا تمثک**'' (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۴۳، خزائن ج۲۲ ص۵۸۱)

پھر مرزا قادیانی میں عیسیٰ کی روح پھونکی گئی اور پھر میعاد حمل ۹ ماہ کے بعد بچہ پیدا ہوا اور دردزہ ہوا اور تنہ کھجور کے پاس ان کو لے آئے۔ کیا کلام الٰہی کی یہ توہین نہیں ہے کہ ایسے ایسے گندے خیالات خلاف قانون قدرت سے تفسیر بالرائے کی جائے اور غیر مذاہب والوں کو ہنسی کا موقعہ دیا جائے۔ مولوی اللہ دتہ یہ فرماویں کہ مرزا قادیانی کو حیض کس راستہ سے آتا تھا اور کس راستہ سے ان کے اندر عیسیٰ کی روح پھونکی گئی اور کس بچہ دانی میں بچہ پرورش پاتا تھا اور کس راستہ سے نو ماہ کے بعد باہر نکلا اور یہ بھی فرماویں کہ اس طرح تو مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ماں ثابت ہوئے۔ کیونکہ مرزا قادیانی نے عیسیٰ جنا۔ مگر مرزا قادیانی تو مرد تھے۔ یہ خیالی پلاؤ اور ہزیان تمام غلط ہوا۔ کیونکہ مرزا قادیانی ابن مریم ثابت نہ ہوئے اور اپنا تمام کھیل مرزا قادیانی نے خود بگاڑ دیا۔ کیونکہ بجائے ابن مریم ہونے کے ام مریم ثابت ہوئے۔ اس قسم کے حقائق

ومعارف پہلے نواب واجد علی شاہ صاحب والی لکھنؤ کو سوجھا کرتے تھے فرق صرف یہ ہے کہ وہ ان خیالات فاسدہ کا نام الہام نہ رکھتے تھے اور نہ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتے تھے۔

یہ بالکل غلط ہے کہ مرزا قادیانی نے علماء کو ساکت کردیا۔ جناب قاضی ظفرالدین صاحب مرحوم پروفیسر اورینٹل کالج نے مرزا قادیانی کے اعجازی قصیدہ کا جواب لکھا تو مرزا قادیانی چپ ہوگئے۔ مولانا اصغر علی صاحب پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور نے جواب لکھا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری خود خاص قادیان میں تشریف لے گئے۔ مگر مرزا قادیانی ایسے دبکے کہ گھر سے باہر نہ نکلے۔ علامہ زماں قطب دوراں حضرت خواجہ سید مہر علی شاہ صاحب مسند آرائے گولڑہ شریف کے بالمقابل قرآن کریم کی کسی آیت کی تفسیر بمقام لاہور لکھنے کا وعدہ کیا۔ لیکن تاریخ مقررہ پر حضرت شاہ صاحب تو حسب وعدہ لاہور پہنچ گئے مگر مرزا قادیانی جی نہ آئے اور بہانہ یہ کیا کہ پیر صاحب کے ساتھ سرحدی پٹھان ہیں۔ جن سے مجھے جان کا خطرہ ہے۔ حالانکہ یہ بھی ان کے الہام کے برخلاف تھا۔ ’’**واللہ یعصمک**‘‘ میں خدا نے ان کو خوشخبری دے رکھی تھی کہ میں تیرا حافظ ہوں، تجھ کو کوئی ہلاک نہ کر سکے گا۔ آنحضرت ﷺ چونکہ خدا کے سچے رسول تھے۔ لہٰذا اسی خدائی وعدہ کے بعد آپ نے پہرہ اٹھادیا تھا۔ مگر مرزا قادیانی چونکہ اپنے دعویٰ میں کاذب ہیں اور سچے رسول نہیں۔ لہٰذا ڈر گئے اور حضرت شاہ صاحب کے سامنے لاہور میں نہ آئے۔ سچے اور جھوٹے رسول میں یہی تو فرق ہے کہ جھوٹے کو اپنے الہام اور خدا پر یقین نہیں۔

اخیر میں دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مسلمانوں کو مسیلمہ پرستی سے محفوظ رکھے اور کاذب مدعی نبوت ورسالت کی پیروی سے بچائے اور صراط مستقیم اسلام ’’**ما انا علیہ واصحابی**‘‘ پر قائم رکھے۔ کیونکہ ایسے کذاب اشخاص کی نسبت مولانا روم نصیحت فرماگئے ہیں:

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست　　　پس بہر دستے نباید داد دست

یعنی بہت سے انسان شکل اور شیطان صفت ہوتے ہیں۔ پس ہر ایک کے ہاتھ میں ہاتھ نہ دینا چاہئے۔

(نوٹ) مولوی اللہ دتہ قادیانی سے درخواست ہے کہ وہ اسی بحث پر لکھیں اور ہمارے اعتراضات کا جواب دیں تاکہ حق وباطل میں فرق ہوجائے۔ ورنہ ان کی باطل پرستی ثابت ہوگی۔

محمد پیر بخش

(ماہنامہ تائید اسلام نمبر۴، اپریل ۱۹۲۲ء ص ۱تا۱۶)

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

انجمن قادیان

کے

ٹریکٹ نمبر ۹ کا جواب

جناب بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم!

اس ٹریکٹ میں وہی پرانی بوسیدہ باتیں ہیں، جن کا جواب کئی بار ہو چکا ہے۔ مگر جب کہ مولوی اللہ دتہ مرزائی نے معیار مدعی رسالت ونبوت لکھی ہے۔ اس واسطے پھر ہم بھی جواب دینے کے واسطے مجبور ہیں۔

مرزا کا مقرر کردہ معیار پیش گوئیاں

۱...... مدعی سچا بھی ہوتا اور جھوٹا بھی ہوتا ہے اور ہر ایک دعویٰ بلا دلیل کبھی مانا نہیں جاسکتا۔

جب مرزا قادیانی نے اپنے سچے اور جھوٹے ہونے کی نسبت خود فرمادیا کہ مجھ کو میری معیار مقرر کردہ سے پرکھو تو پھر ان کے کسی مرید کا حق نہیں کہ اپنے مرشد کے برخلاف چلے۔ جب مرزا قادیانی نے خود لکھ دیا: ''میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ تقدیر مبرم ہے اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آئے گی اور اگر میں سچا ہوں تو خدا تعالیٰ ضرور اس کو بھی ایسا پورا کردے گا۔''

(انجام آتھم ص۳۱ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۳۱)

مرزا قادیانی نے خود اپنے سچے اور جھوٹے ہونے کا معیار ہم کو بتایا اور انتظار کرنے کو کہا تمام دنیا نے انتظار کیا۔ خدا تعالیٰ نے جو کہ غیب کے جاننے والا اور سچے جھوٹے میں فرق کرنے والا ہے۔ اس نے مرزا قادیانی کو موت دے کر تمام دنیا پر روز روشن کی طرح

ثابت کردیا کہ مرزا قادیانی اپنے دعاوی میں جھوٹے تھے۔ اب مولوی اللہ دتہ کا معیار مقرر کرنا اور قرآن شریف کی آیات کا بے محل استعمال کرنا مرزا قادیانی کا مقابلہ کرنا ہے اور یہود سے مماثلت ثابت کرنا ہے اور ''یحرّفون الکلم عن مواضعہ'' کا مرتکب ہونا ہے۔ ایک مرید اپنے پیر کی مخالفت نہیں کرسکتا۔

جب مرزا قادیانی خود مر گئے اور ثابت کر گئے کہ میں جھوٹا تھا تو ان کے مریدوں کا کوئی حق نہیں کہ اپنے پیر کے فیصلہ کو رد کریں۔ مرزا قادیانی نے صاف لکھا ہے۔ یہ پیش گوئی ضرور پوری ہوگی۔ یہ خدا کی طرف سے ہے۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہ ہوگی۔ جب یہ پیش گوئی پوری نہ ہوئی اور وہ مر گئے تو اپنے معیار سے جھوٹے ثابت ہوئے۔ پس مسلمان جو مرزا قادیانی کو جھوٹا سمجھتے ہیں، وہ ان کے لکھنے کے مطابق سمجھتے ہیں۔ قرآن مجید کی دس آیات صرف لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کے واسطے لکھی ہیں کہ مسلمان قرآن مجید کا نام سن کر یقین کرلیں۔ یہی طریقہ یہود کا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کا تضارب کرتے تھے یعنی تورات کی آیات کو غیر موقعہ پر چسپاں کر کے اپنا مطلب نکالنا چاہتے تھے۔ اسی واسطے حضرت خاتم النّبیین نے اپنی امت کو آگاہ فرمادیا کہ تم یہود کی طرح کلام خدا میں تضارب نہ کرنا کیونکہ یہود ایسا کرنے سے مغضوب ومقہور ہوئے اور قیامت تک لعنت کے مورد ہوئے۔

۲...... بڑا زور آپ نے اسبات پر دیا ہے کہ مرزا قادیانی کامیاب ہوئے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ قرآن مجید میں لکھا ہے: ''وان من اھل الکتاب الّا لیؤمنن بہ قبل موتہ (النساء: ۱۵۹)'' یعنی مسیح فوت نہ ہوگا جب تک تمام اہل کتاب یعنی یہود ونصاریٰ اس پر

ایمان نہ لے آویں گے۔

مگر مرزا قادیانی پر ایک بھی یہودی ایمان نہ لایا اور مرزا قادیانی فوت ہوگئے۔ ایسی نامرادی کو کامیابی کہنا پرلے درجہ کی بے حیائی ہے۔ عیسائیوں کی ترقی برابر ہورہی ہے۔

مرزا قادیانی نے لکھا تھا کہ: ’’مسیح کے وقت سب جھوٹے مذہب ہلاک ہوجائیں گے۔‘‘

(ملخص ایام الصلح ص۱۳۶، خزائن ج۱۴ ص۳۸۱)

مگر مشاہدہ ہے کہ جھوٹے مذاہب ترقی کررہے ہیں جس سے مرزا قادیانی کا جھوٹا ہونا اظہر من الشمس ہے اور زمانہ پکار پکار کہہ رہا ہے کہ:

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا ۔۔۔ نامرادی سے ہوا آپ کا آنا جانا

مثل مشہور ہے کہ جاٹ کی پچیس پتیں ہوتی ہیں۔ جب کبھی مرزا قادیانی کو شکست آئی اور ذلیل ہوئے جھٹ دوسری پت رکھ لی اور تاویلات باطلہ کرنی شروع کردیں کہ عبداللہ آتھم نے توبہ کرلی تھی۔ اس واسطے نہ مرا اور وہ ذلت جو عیسائیوں نے کی تھی جھاڑ دی۔ جس میں شرم نہیں وہ کب جھوٹا ہوتا ہے ایک عزت اتری تو دوسری پگڑی جھاڑ کر رکھ لی۔ خداتعالیٰ مسلمانوں کو آپ کے دھوکہ وفریب سے بچائے۔ آمین!

(ماہنامہ تائید اسلام نمبر۵، مئی ۱۹۲۶ء ص۱۴ تا ۱۶)

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

مرزائیوں کے متشابہات و چیلنج کا جواب

جناب بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم!

صاحبان! شکر کا مقام ہے کہ مسلمانوں کے اعتراضوں کی بوچھاڑ نے مرزائی صاحبان کو جواب دینے کے لئے آمادہ کیا اور ان کی طرف سے قادیانی جماعت میں سے غلام رسول راجیکی نے (تشحیذ الاذہان ج۱۳، نمبر۱،۲ ص۱۷، ۱۸ بابت ماہ جنوری وفروری ۱۹۱۸ء) میں جو فروری میں شائع ہوا ہے، جواب دیا ہے۔ خلاصہ جس کا یہ ہے کہ کلام ربانی میں متشابہات بھی ہوتے ہیں۔ پس جس طرح قرآن مجید کے متشابہات کے محکمات کی تبعیت میں معنی کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح مرزا قادیانی کے ان الہامات کے بھی متشابہات سمجھ کر معنی کرنے چاہئیں اور اسی اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے مولوی راجیکی قادیانی نے جو اصول مقرر کیا ہے یہی درست نہیں اور مصادرہ علی المطلوب ہے جو کہ اہل علم کے نزدیک جائز نہیں۔ جب تک مرزا قادیانی کے الہامات قرآن مجید جیسے جو کہ وحی رسالت سے ثابت نہ ہوں۔ تب تک مولوی صاحب کا یہ فرمانا درست نہیں ہوسکتا کہ متشابہ الہامات کو محکم الہامات کے تابع کرنا چاہئے۔ جب کہ مرزا قادیانی خود فرماتے ہیں کہ میری وحی، وحی رسالت نہیں ہے۔ (ازالہ اوہام حصہ دوم ص۷۶۱، خزائن ج۳ ص۵۱۱) سے اصل عبارت مرزا قادیانی کی لکھی جاتی ہے تاکہ کسی کو شک نہ رہے: ’’قرآن کریم بعد خاتم النّبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو۔ کیونکہ رسول کو علم دین بتوسط جبرئیل ملتا ہے اور باب نزول جبرئیل بہ پیرانہ وحی رسالت مسدود ہے۔‘‘

مرزا قادیانی کی اس تحریر سے ثابت ہے کہ قرآن جیسی وحی رسالت بذریعہ جبرئیل علیہ السلام بعد حضرت خاتم النّبیین کے بند ہے۔ جب وحی رسالت بند ہے اور دوسری طرف مرزا قادیانی کی وحی، وحی رسالت ان کے اقرار سے نہیں ہے تو پھر قادیانی مولوی راجیکی کس طرح کر سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی کے الہامات قرآن کی طرح محکمات ومتشابہات آیات رکھتے ہیں۔ پس یہ جواب قادیانی مولوی راجیکی کا تب ہی درست ہوسکتا تھا۔

جب کہ مرزا قادیانی کے الہامات بذریعہ جبرئیل علیہ السلام وحی رسالت ثابت ہوتے۔ لہٰذا قادیانی مولوی کا پہلا فرض یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے الہامات کو وحی رسالت ثابت کریں اور

پھر یہ اصول پیش کریں کہ مرزا قادیانی کے الہامات متشابہات کو ان کے محکمات الہامات کے تابع کرنا چاہئے۔ کیونکہ اس پر اجماع امت ہے کہ الہامات اولیائے امت ظنی ہیں۔ کیونکہ بلاواسطہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہوتے ہیں اور مرزا قادیانی خود مانتے ہیں کہ باب نزول جبرئیل علیہ السلام بعد خاتم النّبیین کے بند ہے تو اب ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی کے الہامات ظنی ہیں۔ جس سے مولوی صاحب کا یہ اصول کہ متشابہات کو محکمات کے تابع کرنا چاہئے غلط ثابت ہوا۔

دوم: یہ اصول مولوی صاحب کا صریح قرآن شریف کے برخلاف ہے۔ کیونکہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:''**والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرة هم یوقنون. اولئک علیٰ هدی من ربهم واولئک هم المفحلون** (البقرة:۵،۴)''(ترجمہ) اور وہ جو یقین کرتے ہیں جو کچھ اترا تجھ پر اور جو کچھ اترا تجھ سے پہلے اور آخرت کو وہ یقین جانتے ہیں، انہوں نے پائی ہے راہ اپنے رب کی اور وہی مراد کو پہنچے۔

قرآن مجید کی ان آیات سے ثابت ہے کہ راہ نجات پر اور فلاح پانے والے وہی لوگ ہیں جو محمد ﷺ کی وحی پر اور اس وحی پر جو محمد ﷺ سے پہلے اتری ہے ایمان لاتے ہیں۔ یہ کہیں نہیں لکھا کہ جو بعد محمد ﷺ کے مدعی وحی ہو اس کو جو مانے وہ مفلحون میں سے ہے۔ قرآن مجید نے بتا دیا ہے کہ وحی رسالت بوساطت جبرئیل علیہ السلام حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تک جاری رہی اور بعد محمد رسول اللہ ﷺ کے وحی رسالت بند ہوگئی جس کو مرزا قادیانی نے بھی قبول کیا ہے۔ ان آیات قرآن مجید میں صاف صاف حکم ہے کہ مسلمان اس وحی پر ایمان لاویں جو محمد ﷺ پر اتاری گئی اور ان نبیوں اور رسولوں کی وحی پر جو خاتم النّبیین کے تشریف لانے سے پہلے اتاری گئی۔ قرآن مجید''**الحمد**''سے''**والناس**''تک دیکھ جاؤ۔''**بما انزل الیک وما انزل من قبلک**''ہی پاؤ گے۔ یہ کہیں نہیں دیکھو گے کہ:''**بما انزل الیک وما انزل من بعدک**''

پس مسلمانوں کا فرض ہے کہ اسی کلام الٰہی پر ایمان لاویں جو محمد ﷺ سے پہلے اتری ہے۔ یہ مولوی صاحب کا تحکم ہے کہ قرآن کے برخلاف محمد ﷺ کے بعد الہامات کو جو ایک امتی کو ہوتے ہیں اور بوساطت جبرئیل علیہ السلام وحی رسالت بھی نہیں ہیں۔ ان کو کلام الٰہی قرآن کی مانند یقینی اور قابل تاویل مانند آیات قرآن متشابہ قرار دیتے ہیں۔

ابھی تک تو وہ وحی رسالت ہی ثابت نہیں ہوئے تو متشابہات اور محکمات کے کیا معنی۔ اس طرح تو کفرواسلام، توحیدوشرک، گناہ وثواب، عزت وذلت، نیکی وبدی، عزت افزائی وہتک عزت وغیرہ میں کچھ فرق نہ رہے گا۔ اگرایک شخص دس ورق ایک افسر کی تعریف میں لکھ دے اور پھر وہی شخص ایک دوفقرے ہتک آمیز اسی افسر کی شان میں لکھ دے جو قابل مواخذہ قانونی ہوں تو کیا اس شخص کا یہ کہنا درست ہے کہ جناب عالی! میرے یہ یہ کلمات متشابہات میں سے ہیں، ان کو تابع محکمات میری دوسری تحریروں کے جن میں میں نے اپنے افسر کی تعریف کی ہے کر کے معنی اور تاویل ان ہتک آمیز کلمات کی کرو اور کیا کوئی باحواس جج یہ عذرات مجرم ازالہ حیثیت عرفی کے تسلیم کرسکتا ہے۔ ہرگزنہیں تو پھر مولوی راجیکی قادیانی کا یہ اصول کیونکر درست ہوسکتا ہے کہ مرزا قادیانی کے الہامات جو صریح نصوص شرعی کے برخلاف شرک وکفر کے ہیں، ان کو مرزا قادیانی کی دوسری تحریروں کے تابع کریں جوانہوں نے مسلمانوں کو قابو میں رکھنے یا اپنی طرف مائل کرنے کے واسطے لکھی ہیں اور خلاف شرع دعاوی کرنے سے پہلے لکھ چکے ہیں۔

اگر مرزا خود ابن اللہ بنیں تو ان کو مسلمان کہیں اور تاویل کریں اور اگر عیسائی ابن اللہ کا اعتقاد رکھیں تو ان کو کافر کہیں۔ یہ کون سا انصاف اور عقل وعلم کی بات ہے؟ اس طرح تو مسیلمہ کذاب بھی سچا ہوسکتا ہے۔ کیونکہ وہ بھی تو یہی کہتا تھا کہ میں محمد ﷺ کے تابع ہوں اور جس طرح حضرت ہارون، حضرت موسیٰ کے تابع تھے اور نبی غیرتشریعی تھے۔ میں بھی غیرتشریعی نبی تابع محمد ﷺ ہوں۔ جب ہم مرزا قادیانی کے مسیلمہ جیسے دعویٰ کی تاویل کریں تو پھر مسیلمہ کا کیا قصور ہے کہ اس کے دعویٰ کی تاویل نہ کریں؟ مرزا قادیانی بعد محمد ﷺ کے دعویٰ نبوت غیرتشریعی کر کے مسلمان رہیں اور مسیلمہ ویسا ہی دعویٰ کر کے کافر ہو۔ بالکل انصاف کے برخلاف ہے۔ قادیانی مولوی راجیکی کے اصول کے مطابق جہاں جہاں مسیلمہ نے رسول اللہ ﷺ کی مرزا قادیانی کی طرح مخالفت کی ہے، وہاں وہاں متشابہات تصور کر کے تابع محکمات مسیلمہ کرنا چاہئے تھا۔ یہ تو نعوذ باللہ! ایسا اصول ہے کہ رسول پاک حضرت محمد ﷺ اور صحابہ کرام پر الزام دیتا ہے کہ انہوں نے مسیلمہ کے دعویٰ کی تاویل نہ کی اور ناحق اس کو کاذب قرار دے کر اس قدر خونریزی کی۔ صرف تاویل کرنی چاہئے تھی۔ مگر تاریخ اسلام بتارہی ہے کہ مسیلمہ کذاب کا ایسا بھاری فتنہ تھا کہ جس کے فرو کرنے میں کئی ہزار صحابی

اور مسلمان شہید ہوئے اور بہت بے شمار تعداد مسیلمہ کی طرف سے قتل ہوئی۔ جس سے ثابت ہوا کہ مولوی غلام رسول قادیانی کا اصول تعامل اہل اسلام کے برخلاف ہے۔ جب خود حضور علیہ السلام کا عمل اور قول اور صحابہ کرام کا عمل اور قول بتارہا ہے کہ بعد محمد ﷺ کے کسی کو جائز نہیں کہ دعویٰ نبوت کرے اور مدعی وحی ہو تو پھر ۱۳ سو برس کے بعد یہ انوکھا اصول قادیانی مولوی کا کہ: ''کلمات خلاف شرع اور الہامات شرک وکفر کی تاویل کرنی چاہئے اور تابع محکمات کرنا چاہئے۔'' سلف صالحین کے برخلاف کیونکر درست ہوسکتا ہے اور مدعی نبوت بعد محمد ﷺ کے کیونکر سچا مانا جاسکتا ہے۔ ہاں! جن میں مسیلمہ پرستی کا مادہ بھرا ہوا ہے وہ مانیں۔ جیسا کہ پہلے کذابوں کو مانتے آئے ہیں۔ سچے رسول اللہ ﷺ کی حاضری میں کاذب مدعی مسیلمہ کے پیرو لاکھ سے اوپر ہوگئے تھے۔ کیا یہ کم کامیابی ہے۔ مگر رسول اللہ نے خود مسیلمہ کو کذاب فرمایا اور نابود کرنے کا حکم صادر فرمایا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اس کذاب غیر تشریعی نبوت کے مدعی کو قتل کرایا گیا۔

اگر قادیانی مولوی راجیکی کے اس اصول پر غور کریں تو صاف صاف معلوم ہوجائے گا کہ اسلام کا کیا حشر ہوگا اور توحید اسلام دنیا سے ایسی رخصت ہوگی کہ نہ کوئی گناہ رہے گا اور نہ کوئی جرم۔ جب کسی بدمعاش کو کسی نے پکڑا تو وہ حاکم وقت کی خدمت میں قادیانی مولوی کا اصول پیش کردے گا کہ حضور میرے محکمات کی طرف دیکھیں۔ میں نے پہلے کبھی بدمعاشی نہیں کی۔ چوری ساری عمر میں کبھی نہیں کی۔ صرف یہ ایک چوری کی ہے۔ سو اس کو میری دوسری زندگی کے چال چلن کے جو محکمات سے ہے تابع کر کے تاویل کریں اور مجھ کو بے گناہ یقین کر کے بری فرماویں۔ اگر کوئی حاکم ایسے شخص کو چھوڑ دے گا؟ تو مرزا قادیانی بھی اپنے الہامات شرک وکفر سے بری ہوسکتے ہیں اور اگر وہ اہل عقل کے نزدیک قابل سزا ہے اور محکمات کا کچھ لحاظ نہیں تو پھر مرزا قادیانی بھی ہرگز ہرگز بری نہیں ہوسکتے۔

اب ہم قادیانی مولوی کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ ایک مضمون جو صریح آسمانی کتاب کے برخلاف ہو۔ اس کو متشابہ کہہ کر اس کتاب کی مخالفت کی جاوے جس کو دونوں فریق آسمانی اور قابل اتباع یقین کرتے ہوں۔ جب خدا تعالیٰ متکلم ہو اور انسان مخاطب ہو اور خدا تعالیٰ انسان کو مخاطب کر کے کہے کہ تو میرا بیٹا ہے اور دوسری طرف وہی خدا اس کتاب میں جس کو دونوں فریق آسمانی مانتے ہیں۔ اس میں صاف لفظوں

میں فرما چکا ہو: ’’لم یتخذ ولدا‘‘ کہ وہ کسی کو بیٹا نہیں بناتا اور نہ بیٹے اور اولاد کی نسبت اس کی ذات وحدہ لاشریک کے لئے جائز ہے۔ اگر کوئی ایسا کہے گا تو وہ کافروں سے ہے تو پھر غور فرماویں کہ ایسے الہام کو کہ تو میرے بیٹے کی مانند ہے ناجائز اور وسوسہ سمجھ کر رد کرنا پڑے گا نہ کہ الٹا اس کو خدا کی کلام سمجھ کر متشابہات قرار دے کر اسلام کو بدنام اور غیر مذہب والوں کو ہنسی کا موقعہ دیا جائے گا کہ دیکھو جی مسلمانوں کا حال کہ اگر عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا مجازی واستعاری بیٹا کہیں تو کافر اور خود قادیانی کو خدا کا بیٹا مجازی کہیں تو مسلمان یہ کیا عقل اور انصاف ہے تو پھر مسلمانوں کا کیا جواب ہوسکتا ہے۔

دوم: قادیانی مولوی فرماویں کہ اگر خدا کی اولاد والے الہام شیطانی وساوس نہ ہوں گے تو شیطانی الہاموں کی کیا علامت ہے کہ جس سے شناخت کیا جاوے کہ یہ الہامی شیطانی ہے اور اس کو رد کرنا چاہئے۔ کیونکہ اگر کفر وشرک کے الہام بھی خداتعالیٰ ہی کی طرف سے ہوں تو پھر شیطان کے پاس کیا رہا جس سے وہ انسان کو ابتلاء میں ڈالے اور انسان کے پاس کیا معیار ہے جس سے الہام کو پرکھے؟

قادیانی مولوی کا اصول تو ہر ایک باطل کی تاویل بتاتا ہے جس سے کفر واسلام، راستی وناراستی میں کچھ فرق نہیں رہتا۔ جیسا دل چاہا معنی کر کے تاویل بنالی۔ جب لفظ صاف ہیں تو پھر اصلی لفظی معنی چھوڑ کر اپنی طرف سے معنی کرنا تحریف معنوی ہے جس کے کرنے کے باعث یہودی مغضوب ہوئے کہ کلام ربانی میں کمی بیشی کر کے اپنے مطلب کے معنی کرتے تھے۔ مولوی صاحب سے ہمارا صرف ایک سوال ہے کہ مولوی صاحب اپنا اور قادیانی جماعت کا اعتقاد بتاویں کہ وہ مرزاقادیانی کی وحی کو مرزاقادیانی کے کشوف کو مرزاقادیانی کے الہامات کو منجانب اللہ یقین کرتے ہیں اور اس کو وحی رسالت کا پایہ دیتے ہیں۔ اگر وحی رسالت یقین کرتے ہیں تو پھر مرزاقادیانی رسول ہوئے اور رسول کے واسطے ضروری ہے کہ پہلا رسول بعد کے رسول آنے والے کی بشارت دے۔

پس قادیانی مولوی قرآن مجید کی کسی آیت اور حدیث نبوی کے کسی مضمون سے یہ عبارت النص ثابت کریں جس میں مذکور ہو کہ بعد خاتم النّبیین محمد مصطفیٰ ﷺ کے کوئی جدید نبی پیدا ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کا نزول جو حدیثوں میں مذکور ہے قابل سند نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ چھ سو برس پہلے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے پیدا اور نبی مقرر ہو چکا ہے۔ آپ

صرف یہ سند پیش کریں کہ بعد محمد رسول اللہ ﷺ کے کوئی اور نبی پیدا ہوگا۔ جس کی بشارت حضور ﷺ نے دی ہو۔ جب تک آپ کسی سند شرعی سے مرزا قادیانی کی نسبت بشارت پیش نہ کریں۔ تب تک نہ ان کی نبوت ورسالت ثابت ہوسکتی ہے اور نہ ان کی وحی رسالت تسلیم ہوسکتی ہے اور نہ مرزا قادیانی کے الہامات ووحی متشابہات ومحکمات مانند قرآن شریف یقینی خدا کی طرف سے ہوسکتے ہیں۔ قادیانی مولوی کے جواب دینے پر جواب الجواب لکھا جائے گا۔ مولوی صاحب تبلیغ حق مدنظر رکھ کر ضرور جواب دیں۔ ورنہ ان کا گریز ثابت ہوگا اور آپ کے جوابات بالکل غلط ہیں کہ ایک امتی کے الہامات کو قرآن شریف کا مرتبہ دے کر متشابہات کہتے ہیں۔ فقط

محمد حسین قریشی قادیانی کے چیلنج کا جواب

دوسرا حصہ میرے مضمون کا قریشی قادیانی محمد حسین ساکن حویلی کابلی مل لاہور کے چیلنج کے جواب میں ہے جو انہوں نے تمام دنیا کو دیا ہے اور مرزا قادیانی کی صداقت کی معیار بتائی ہے۔ وہو ہذا!

مرزا کی جماعت کی ترقی

قریشی صاحب لکھتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ: ’’جھوٹے مدعی نبوت کو ایسی جماعت جس میں دنیا کے مختلف مذاہب سے آ کر لوگ شامل ہوگئے ہوں جو خود مدعی کی طرح اس کے دعاوی کو دنیا میں مخلوق الٰہی سے منوانے کے مدعی ہوں اور منوا رہے ہوں قائم نہیں ہوتی اور ہرگز نہیں دی جاتی۔ دوستو! یہ ہے وہ دلیل جس کا علم میرے مولا نے میرے قدیم کے رحیم وکریم خدا نے مجھے عطاء فرمایا ہے۔ ساری دنیا کو اس کا چیلنج ہے کہ اس کا رد کر کے دکھاویں۔‘‘

(ص۴ مولوی ظفر علی خان یا ستارہ صبح کا جواب جو قریشی قادیانی کی طرف سے فروری ۱۹۱۸ء میں شائع ہوا)

چونکہ قریشی قادیانی نے بڑے دعویٰ سے چیلنج دیا ہے کہ اس دلیل کا کوئی رد کر کے دکھاوے اس لئے میں ذیل میں اس دلیل کا رد واقعات سے کر کے دکھاتا ہوں۔ تاکہ قریشی قادیانی پھر کبھی ایسا دعویٰ خلاف واقعات نہ کریں اور سوچ سمجھ کر خداتعالیٰ کی طرف اپنے خوابوں کو منسوب کیا کریں تاکہ ان کے خدا کی جو ان کے زعم میں ان کو علم دیتا ہے۔ لاعلمی ظاہر نہ ہو۔ یہی مرزا قادیانی کو دھوکہ لگا ہوا تھا کہ وہ اپنے خیالات کو خداتعالیٰ کا الہام سمجھتے

اور بعد میں ان کو ایک جھوٹ کے کھڑا کرنے کے واسطے بے انتہاء جھوٹ لکھنے پڑتے۔ قریشی قادیانی سنئے! یہ آپ کو غلط زعم ہوا ہے کہ جھوٹے مدعی کو ایسی جماعت نہیں ملتی کہ اس کے دعاوی کو مخلوق الٰہی کو منوا دے۔ میں واقعات سے آپ کو بتاتا ہوں۔

اوّل مسیلمہ کذاب مدعی نبوت ورسالت جس کے کاذب ہونے کی دلیل خود حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے حدیثوں میں فرمادی۔ اس کو کس قدر باوفا جانیں فدا کرنے والی اور جان فشانی سے اس کے دعاوی کی تبلیغ کرنے والی جماعت اس کو عطاء ہوئی کہ جس نے تھوڑے ہی عرصہ یعنی پانچ ہفتہ کے عرصہ میں ایک لاکھ سے اوپر مخلوق الٰہی کو اس کی جماعت میں شامل کردیا۔ نہ صرف شامل ہی کردیا بلکہ ایسا فدائی بنادیا کہ وہ مسیلمہ کے طرف دار ہوکر اپنی جانیں قربان کرتے تھے اور جنگ وجدال میں جو مسلمانوں کے ساتھ مسیلمہ نے کئے۔ مال وجان تک قربان کر ڈالا اور تبلیغ رسالت ونبوت مسیلمہ میں وہ وہ کارنمایاں کئے اور ایسی کامیابی حاصل کی۔ یعنی پانچ ہفتہ کے قلیل عرصہ میں سوا لاکھ انسان اس کے حلقہ غلامی میں آکر امتی بن گئے تھے۔ (تاریخ کامل ابن اثیر ج۲)

کیا کوئی عقل تسلیم کرسکتی ہے کہ یہ سب کام مسیلمہ نے خود بغیر کسی جماعت کی امداد کے کیا ہرگز نہیں تو پھر قریشی قادیانی کا یہ کہنا غلط ہوا کہ کاذب کو ایسی جماعت نہیں عطاء ہوتی کہ وہ مدعی کے دعاوی کو مخلوق الٰہی سے منوادے۔ بلکہ اس سے الٹا ثابت ہوا کہ کاذب مدعی کو ہی ایسی جوشیلی جماعت ملتی ہے کہ رات دن کوشش کر کے جھوٹے کے دعاوی کو منواتی ہے۔ جیسا کہ مسیلمہ اور اس کی امت کی نظیر موجود ہے کہ اس نے تھوڑے عرصہ میں وہ کام کر دکھایا۔

مسیلمہ کذاب کا فتنہ ہزار سال رہا

مسیلمہ کے قتل کے بعد اس کی جماعت برابر مسیلمہ کے دعاوی کی تبلیغ کرتی رہی اور مخلوق الٰہی کو اس کے دعاوی منواتی رہی۔ حتیٰ کہ ۱۰۵۳ھ ایک ہزار ترپن ہجری تک مسیلمہ کذاب کے پیرو پائے گئے۔

چنانچہ مصنف دبستان مذاہب لکھتا ہے: ’’درعقیدہ صادقیہ کہ تابعان مسیلمہ باشند، واہل اسلام مسیلمہ را مسیلمہ کذاب دانند وایشان خود را رحمانیہ نیز گویند چہ مسیلمہ را رحمان می گفتند۔ گویند بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اشارت بادست یعنی خدائے مسیلمہ رحیم ست، محمد قلی

مردے بود در مشہد مقدس در ہزار و پنجاہ و سہ ہجری با تامہ نگار آشنا شد و بعد از اتحاد گفت بر مسلم واجب ست کہ مسیلمہ را مخبر صادق و پیغمبر داند و گرنہ اسلام او مسلم نیست و بر طریق ایں معنی بعضے از آیات فرقانی شاہد آورد و گفت مسیلمہ در نبوت یا حضرت رسالت پناہ محمدی شریک بود چنانچہ ہارون با موسیٰ و گفت پیغمبر و باید چہ ایشاں گواہ اند و گواہ دو نفر شاید و اگر بیشتر باشد بہتر پس از فضائل و معجزات او بے برخواند از اں جملہ آنکہ ماہ زبخواند تا فرد آمد و بحضور اصحابش در کنار او نشست بر درختہائے خشک شدہ گزشت دعا کرو تا ہمہ سبز شدند۔ ہمچنیں طفل نو زائدہ بر نبوت او گواہی داد تا جمعے از سعادتمنداں بر نبوت او ایمان آوردند۔ گفت فرقان محمدی معجزہ اوست فصحائے عرب را زبان برابری فرونست ہمچنیں مسیلمہ را حق تعالیٰ نامہ فرستاد کہ آنرا فاروق اوّل نامند و آں نیز بند فصحا شد و ایں ہر دو نامہ را بغیر از محمد و مسیلمہ کسی نیاردہ فہمید و آں چہ محمد علیہ السلام آوردہ ہمہ حق ست و مسیلمہ ہم برآں راہ سپر بود اگر بعضے جا کلام مسیلمہ و کتاب آسمانیش مخالف اقوال محمدی ست کہ مسیلمہ بعد از محمد زندہ بود بعضے از اں بفرمان ایزدی منسوخ گشت۔ چنانچہ در حیات محمد ہم بعضے از آیات ناسخ آیات گشتہ۔‘‘

(دبستان مذاہب ص۲۹۷ مطبوعہ نولکشور)

مرزا اور مسیلمہ کذاب میں مشابہت

صاحبان! چونکہ اختصار مقصود تھا اس لئے جن چند سطور سے قادیانی قریشی صاحب کے دعویٰ کا رد ثابت ہے لکھ دی ہیں جس نے مسیلمہ کے عقائد و تعلیم جو مرزا قادیانی سے ملتے ہیں، دیکھنے ہوں اصل کتاب دیکھے۔

اب قریشی قادیانی فرماویں کہ کس طرح ایک کاذب کی تبلیغ اور کاذب بھی ایسا کہ سند شرعی سے کاذب ہے، ہو رہی ہے اور آپ کی من گھڑت تاویل کس طرح باطل ثابت ہوئی۔ دیکھا مسیلمہ کا پیرو علی قلی کس طرح اخلاق اور خوش خلقی سے مسیلمہ کے مذہب کی تبلیغ کر رہا ہے اور کس طرح دوسرے مسلمانوں کو منوا رہا ہے۔ یعنی اوّل تو قرآن شریف سے تمسک کیا اور مرزا قادیانی اور مرزائیوں کی طرح غیر محل اور غیر موزوں معنی کئے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کر کے کہہ دیا کہ دیکھو مسیلمہ کی نبوت پر قرآن گواہی دیتا ہے۔ جیسا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم درج ہے اور رحمٰن مسیلمہ کا نام ہے۔ اسی طرح مرزا قادیانی اور مرزائی کہتے ہیں کہ:

’’اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم‘‘ سے مرزا قادیانی کی نبوت ثابت ہے۔ کیونکہ منعم علیہ نبی ورسول ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ اس دلیل سے تو مذہب اسلام ایک ردی مذہب ثابت ہوتا ہے کہ جس کے پیرو بعد محمد ﷺ کے نبوت ورسالت کی دعا ہر ایک نماز میں ۱۳ سو برس تک کرتے رہے اور کروڑوں بندگان خدا کیا، صحابہ کرام کیا، اولیائے عظام اور کیا تابعین وتبع تابعین نبوت ورسالت بقول مرزا قادیانی طلب کرتے رہے۔ مگر کسی کی دعا قبول نہ ہوئی اور سوائے مرزا قادیانی کے کسی کو نبوت نہ ملی۔ ایسا مذہب کیونکر سچا ہوسکتا ہے کہ جس کے پیروؤں کی دعا قبول نہیں ہوتی؟ حالانکہ نماز کی ہر ایک رکعت میں پڑھتے تھے تو مرزا قادیانی کے استدلال کے مطابق وہ بھی نبوت رسالت طلب فرماتے تھے اور آخری عمر تک پڑھتے رہے۔ جس سے ثابت ہوا کہ آپ بھی نبی ورسول نہ تھے یا ثابت ہوا کہ یہ کذابوں کی چال ہے کہ غیرمحل آیات قرآن مجید پیش کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دیتے آئے ہیں اور انہیں میں سے مرزائی صاحبان اور مرزا قادیانی ہیں۔

دوم: مسیلمہ کے پیرو نے کہا کہ: ’’بر مسلم واجب ست کہ مسیلمہ را مخبر صادق وپیغمبر داند ورنہ اسلام او مسلم نیست۔ یہی مرزا قادیانی اور مرزائی کہتے ہیں کہ جو مسلمان مرزا قادیانی کو مسیح موعود ونبی اللہ نہ مانے اس کا اسلام مسلم نہیں ہے اور نہ اس کی نجات ہوگی۔ قادیانی پارٹی تو علانیہ جو مسلمان مرزا قادیانی کو نبی ورسول نہ مانے کافر اور خارج از اسلام سمجھتی ہے۔ پس مرزا قادیانی کے پیرو اور مسیلمہ کے پیرو تکفیر اہل اسلام میں برابر ہوئے اور کاذب مدعی کو ایسی جماعت نہیں ملتی جو اس کے دعاوی کو مخلوق الٰہی سے منوادے۔

سوم: مسیلمہ کے پیرو نے کہا کہ مسیلمہ ہارون کی طرح غیرتشریعی نبی تھا اور شریعت محمدی کا پیرو تھا۔ مرزا قادیانی بھی یہی کہتے ہیں کہ میں امتی نبی ہوں یعنی غیرتسریعی نبی بھی ہوں اور متابعت شریعت محمدی سے نبی بھی ہوں۔

پس غیرتشریعی نبوت کا مدعی سب سے پہلے مسیلمہ ہوا ہے اور مسیلمہ کو ہی حضور علیہ السلام نے کاذب فرمایا۔ جس سے ثابت ہوا کہ خاتم النّبیین کے بعد کسی قسم کی نبوت کا جو مدعی ہو وہ کاذب ہے اور کاذبوں کو جماعت ملتی رہی ہے۔ جس سے قادیانی قریشی صاحب کا قاعدہ ردی ہوتا ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کو ایسی جوشیلی جماعت نصیب نہ ہوئی کہ جانیں فدا کرتی اور مرزا قادیانی کا دعویٰ منواتی۔ جیسا کہ مسیلمہ کو ملی تھی۔ اب قادیانی قریشی صاحب خدا کو حاضر

ناظر جان کر اپنے گریبان میں منہ ڈال کر اپنے قلب سے پوچھ کر بتادیں کہ اگر مرزا قادیانی کو مسیلمہ کی طرح جنگ کرنا پڑتا تو کوئی حصہ جماعت کا ان کے پاس ایسا تھا کہ جو جانیں ہتھیلی پر رکھ کر میدان میں آتا۔ جس طرح کہ مسیلمہ کی جماعت سربکف نکلی تھی اور ہزاروں نے مسیلمہ کے اشارہ پر جانیں دے دیں۔ منہ سے باتیں بنانا آسان ہے۔ مگر ثبوت دینا مشکل ہے۔ آج دنیا ثبوت اور دلیل مانگتی ہے۔ بلادلیل دعویٰ کوئی تسلیم نہیں کرتا۔ پس یہ بالکل غلط آپ کو الہام ہوا یا خدا نے آپ کو بتایا جس پر آپ فخر سے لکھتے ہیں کہ خدا نے مجھ کو ایک نیا علم عطاء فرمایا ہے کہ جھوٹے مدعی کو ایسی جماعت نہیں ملتی کیونکہ واقعات اس کا رد کررہے ہیں۔

اگر کہو کہ مسیلمہ نے خود ہی دعویٰ کیا اور خود ہی اکیلے اس نے اس قدر جماعت بغیر کسی دوسرے شخص کی امداد کے پیدا کر لی اور اتنے تھوڑے عرصہ میں یعنی سوا مہینہ میں لاکھ سے زیادہ اس کے پیرو ہوگئے تو یہ ایک ایسا خارق عادت ومحالات عقلی میں سے معجزہ ہے کہ کسی نبی ورسول سے ظہور میں نہ آیا۔ یہ تو خاصہ خداوند قادر مطلق ہی ہے کہ ہر جگہ حاضر وناظر ہو اور اگر مسیلمہ نے خود بخود گھر بیٹھے اس قدر امتی بنائے اور امتی بھی ایسے کہ عزیز جانیں اس پر فدا کرنے کو تیار ہوگئے تو یہ خدائی کام ہوگا کہ خود تو یمامہ میں بیٹھا رہا اور وہاں سے بغیر امداد کسی دوسرے شخص کے لاکھ سے اوپر اس کے پیرو ہوگئے یا آپ کو اقرار کرنا پڑے گا کہ خداتعالیٰ اپنی سنت کے مطابق ہر ایک جھوٹے مدعی کو پہلے سامان ترقی مہیا کردیتا ہے اور بہت لوگ جن میں باطل پرستی کا مادہ پوشیدہ ہوتا ہے، اس جھوٹے مدعی کے پاس ہجرت کر کے پہنچ جاتے ہیں اور باطل دعاوی کی اشاعت میں اس کے معاون ہوکر بندگان خدا کو جو ناواقف ہوتے ہیں گمراہ کر کے اپنی جماعت میں شامل کرتے آئے ہیں۔ خداتعالیٰ کی اس میں یہ حکمت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ایماندار بندوں کی آزمائش کرتا ہے۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’بہت سے جھوٹے نبی آویں گے خبردار رہنا خدا ان کی وجہ سے تمہارا امتحان کرے گا۔‘‘

(انجیل متی باب ۲۴ آیت ۱۲)

تیس کذاب

حدیث میں تیس کاذب نبیوں کا آنا مذکور ہے۔

کہ ایمان میں پکے ہیں یا کذاب مدعیان کی عارضی کامیابی کے دلدادہ ہوکر بے

ایمان ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ مسیلمہ کے وقت میں ہوا کہ ان بدنصیبوں نے جن میں سچا رسول محمد ﷺ موجود تھا۔ اس کا دامن چھوڑ کر اس کے ایک امتی مسیلمہ کی بھی نبوت تسلیم کی۔ حالانکہ وہ سب مسلمان تھے، انہوں نے بھی مرزائیوں کی طرح مسیلمہ کو نبوت محمدی میں شریک کیا۔ جیسا کہ مرزائی مرزا قادیانی کو غیر تشریعی نبی کہہ کر نبوت ورسالت میں شریک کرتے ہیں جو کہ شرک بالنبوۃ ہے اور یہی کفر ہے۔

دوسرا کاذب: اسود عنسی ہے جو کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مدعی نبوت ہوا تھا اس کے بھی بہت پیرو ہو گئے تھے اور ایسے فدائی کہ جنگ وجدل میں اسود کے ساتھ ہو کر مسلمانوں سے لڑتے تھے۔ اس کاذب مدعی نبوت کو دو شخص ایسے عطا ہوئے تھے جیسے مرزا قادیانی کو حکیم نور الدین ومولوی محمد احسن امروہی جیسا کہ ان دونوں نے مرزا قادیانی کے دعاوی کو مخلوق الٰہی کو منوایا۔ اسی طرح اسود عنسی کے دعاوی کو ان دو شخصوں نے منوایا تھا۔ ایک کا نام سحیق تھا اور دوسرے کا نام شقیق تھا اور انہیں دونوں کی کوشش وتبلیغ سے اس کاذب کی جماعت کا ایسا غلبہ ہوا کہ اس نے شہر صنعا پر قبضہ کر لیا۔ دیکھو (تاریخ کامل ابن اثیر ج۲)

اب قریشی صاحب فرماویں کہ ان کی الہامی وخوابی دلیل کس طرح غلط ثابت ہوئی؟ کیا اسود عنسی سچا نبی تھا کہ اس کو ایسے جاںنثار لوگ مرزا قادیانی کی طرح عطاء ہوئے۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ اس مدعی کو بھی رسول اللہ ﷺ نے خود ہی کاذب فرمایا ہے۔

(کنز العمال ج۷) میں لکھا ہے کہ: ’’رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا میرے ہاتھ میں دو سونے کے کڑے ہیں، وحی الٰہی سے اطلاع پا کر میں نے پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ جس کی تعبیر میں نے یہ کی کہ وہ کاذب مدعی نبوت ہوں گے۔ ایک مسیلمہ اور دوسرا اسود عنسی۔‘‘

قادیانی قریشی صاحب جب اسود عنسی جھوٹا مدعی نبوت تھا تو آپ کے قاعدہ سے جو خدا تعالیٰ کریم ورحیم نے آپ کو بتایا ہے اس کو ایسے مددگار نہ ملنے چاہئے جو کہ اس کے معاون ہو کر اس کے دعویٰ کو مخلوق الٰہی کو منواتے۔ مگر چونکہ اس کاذب مدعی کو بھی ایسے معاون ملے جنہوں نے اس کا دعویٰ خدا کی مخلوق کو منوایا اور اس کی ایسی جماعت تیار کر دی جو اس پر جانیں قربان کرتی تھی تو ثابت ہوا کہ آپ کا خوابی قاعدہ اور دلیل صداقت مرزا قادیانی غلط بلکہ اغلط ہے کہ جھوٹے کو ایسی جماعت نہیں دی جاتی۔

تیسرا کاذب: (تاریخ الخلفاء ص۲۹۴) پر لکھا ہے کہ ۴۹۹ھ میں نہاوند میں ایک شخص مدعی نبوت ہوا۔ اس کو ایسے چار شخص معاون عطاء ہوئے کہ جن کی جان نثاری اور کوشش وکارروائی دیکھ کر اس نے ہر ایک کا نام رسول اللہ کے اصحابوں کے نام پر رکھا تھا۔ یعنی ابوبکر، عمر، عثمان، علی اور یہ شخص اس کاذب کو ایسے عطاء ہوئے جنہوں نے اس مدعی کے دعاوی کو شہرت دی اور اس کے دعاوی کو دوسرے لوگوں کو منوایا۔ پس تیسری نظیر سے بھی ثابت ہوا کہ آپ کو آپ کے خدا نے غلط علم دیا ہے کہ جھوٹے کو ایسی جماعت نہیں دی جاتی کہ اس کی جماعت کو ترقی دے اور منادی کرے اور اس کے دعاوی کو منوادے۔

چوتھا کاذب: حسن بن صباح اس کے حالات اکثر مشہور ہیں اور بہت لوگ جانتے ہیں، اس کو اس قدر فدائی ملے ہوئے تھے کہ اس کے دعاوی کی تبلیغ کرتے اور اگر کوئی مخالفت کرتا تو اس کے فدائی اس کو جان سے مار ڈالتے۔ جو جو علماء فرقہ اسماعلیہ کے خلاف تھے ان کو بین بین کر ان فدایوں نے ہر ایک طرح کی گھات سے قتل کر ڈالا کسی کو شاگرد بن کر مار ڈالتے۔ کسی کے خدمت گار بن کر قتل کرا دیتے۔ اس لئے ہر ایک مذہب کے علماء ڈرنے لگے اور حسن کے خلاف کوئی بات منہ سے نہ نکالتے تھے۔ ان فدایوں کا یہ حال تھا کہ جب سلطان سنجر نے قلعہ الموت کی تباہی کے لئے بار بار سپاہ بھیجی تو حسن نے اس کے ایک نوکر کو جو نہایت مضرب تھا اور حسن سے حسن عقیدت رکھتا تھا۔ حکم دیا کہ جب سلطان سوتا ہو تو اس کے سرہانے ایک چھری زمین میں گاڑ دے۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ جب سلطان بیدار ہوا تو اس بات سے اس کے دل میں بڑا اندیشہ پیدا ہوا، تھوڑے دنوں بعد حسن نے کہلا بھیجا کہ اگر مجھے آپ سے محبت نہ ہوتی تو وہ چھری جو زمین سخت میں گڑوائی گئی تھی۔ آپ کے سینہ نرم میں گڑوائی جاتی۔ سلطان نے حسن سے صلح کر لی۔ (مذاہب اسلام ص۲۹۹)

اب قریشی صاحب ایمان سے جواب دیں کہ ان کے من گھڑت قاعدہ کی رو سے جھوٹے مدعی کو کبھی ایسی جماعت نہیں دی جاتی۔ حسن بن صباح سچا مدعی ثابت ہوتا ہے یا نہیں یا آپ کا یہ قاعدہ غلط ہے؟ کیونکہ واقعات اس کی تکذیب کرتے ہیں۔ کیا مرزا قادیانی کی جماعت میں ایسے فدائی ہیں ہرگز نہیں۔

پانچواں کاذب: علی محمد باب جس کا مذہب تمام غیر ممالک میں سچا اور اس کے دعاوی کو اس کی جماعت نے مخلوق الٰہی یہود ونصاریٰ، ہندو وسکھ کو منوایا۔ تاریخ گلزار شاہی

اور کشکول محمد علی شیرازی میں لکھا ہے کہ باب کا خلیفہ ملا حسین شیرویہ اور قرۃ العین نام ایک خوبصورت عورت نائب بنی تھی۔ یہ عورت عربیت میں دستگاہ رکھتی تھی۔ کچھ عبارتیں لکھ کر کہ قرآن کا جواب ہے اور دعوت طریقہ باب کی جانب کہ تصوف میں چھپ رہا تھا، شروع کی۔ جوق جوق مخلوق شیعہ وغیرہ اس عورت کے حسن و جمال اور کلام کی فریفتہ ہوکر گمراہ ہوگئی۔ بلکہ جلال العنین میں لکھا ہے کہ بعض یہود و نصاریٰ نے بھی مذہب باب کی اتباع کی۔

(مذاہب اسلام ص ۶۷۶)

اب قریشی صاحب ایمان سے بولیں کہ مرزا قادیانی کو بھی کوئی ایسی عورت مبلغہ دی گئی جس نے مرزا قادیانی کا دعویٰ یہود و نصاریٰ کو منوایا؟ ہرگز نہیں یا مرزا قادیانی نے خود ہی یا جماعت میں سے کسی نے کسی یہودی کو مرزا قادیانی کا دعویٰ منوایا۔ ہرگز نہیں تو پھر آپ کا قاعدہ غلط ہوا کہ جھوٹے کو ایسی جماعت نہیں ملتی۔ غور سے سنو باب کے پیرو ہند میں بھی آئے۔ جمال الدین ہروی الاصل قسطنطینی ۱۲۹۳ھ میں ہندوستان میں آیا تھا اور علاؤالدین احمد خان رئیس لوہارو کو معتقد کرلیا اور وحدت الوجود کے مسائل بیان کرتا تھا۔

(حظیر اقدس نواب صدیق حسن خان مرحوم)

مصنف مذاہب اسلام لکھتا ہے کہ رام پور میں بھی اس شخص کو دیکھا تھا کئی جنٹلمین آزاد منش اور ایک دو پرانے فیشن کے امیر بھی اس کے معتقد ہوگئے تھے۔

مرزا حسن خلیفہ باب اللہ جس کا لقب مسیح ازل باب نے خود رکھا تھا اور مرزا حسین جس کا خطاب بہاء الحق تھا۔ بغداد میں چلے گئے اور یہاں ان کی تبلیغ سے بابیوں کی جماعت دن بدن بڑھنے لگی۔ ۱۸۶۴ء میں فارس کی گورنمنٹ نے ٹرکی گورنمنٹ سے استدعا کی کہ بابیوں کے سرکردہ لیڈروں کو بغداد سے کسی دوسری جگہ منتقل کردے۔ ٹرکی گورنمنٹ نے صبح ازل اور بہاؤالحق کو بغداد سے قسطنطنیہ میں تبدیل کردیا۔ یہاں بھی انہوں نے بہت سے آدمی اپنے طریقہ میں ملا لئے۔ سفیر ایران نے سلطان عبدالعزیز سے سارا ماجرا بیان کیا۔ سلطان نے ان کو قسطنطیہ سے ایڈریانوپل بھجوادیا۔ (مذاہب اسلام ص ۶۸۸)

اب قریشی صاحب ایمان سے بتادیں کہ احمدی جماعت میں کوئی بھی آدمی ایسا ہوا کہ جس نے اسلامی سلطنت میں مرزائیت کی تبلیغ کی یا مرزا قادیانی خود حوصلہ کر کے کسی اسلامی سلطنت میں اپنے دعویٰ کی تصدیق کے واسطے گئے ہرگز نہیں تو پھر باب اور اس کی امت جس

قدر اس کے دعاوی کی تبلیغ میں جاں بکف تھے۔ مرزا قادیانی اور مرزائی ہرگز نہ تھے۔ کیا مرزا قادیانی کو خداتعالیٰ نے ایسی جماعت دی کہ اس نے جان ہتھیلی پر رکھ کر اوّل ایران میں پھر بغداد میں پھر قسطنطنیہ میں اور پھر ایڈریانوپل میں تبلیغ کے واسطے گئی اور مرزائیت کو پھیلایا اور غیر مذاہب والوں کو مرزا قادیانی کے دعاوی کو منوایا۔ کوئی نہیں یا دوسرے لفظوں میں یوں سمجھو کہ خدا نے مرزا قادیانی کو کوئی بھی ایسا باہمت و دلیر شخص نہ دیا کہ صبح ازل اور بہاؤالحق کی طرح ٹرکی و ایران میں گیا اور مرزا قادیانی کی نبوت ایک شخص کو بھی منوائی۔ ہرگز نہیں تو پھر کس قدر سادہ لوحی ہے کہ صرف لنڈن میں ایک دو آدمی اگر زیر سایہ گورنمنٹ انگریزی چلے گئے اور انہوں نے وہاں مرزائیت کو چھپا کر صرف قرآن و محمد ﷺ کو پیش کیا جس کی تخم ریزی سرسید احمد خان مرحوم بذریعہ خطبات احمدیہ کر چکا تھا اور شیخ محمد عبداللہ کولیم تبلیغ کرتا رہا۔ دو چار شخص ان کے ہم خیال ہوئے تو آپ نے ایک من گھڑت قاعدہ ہی بنا لیا کہ مرزائیوں جیسی کوئی جماعت کسی جھوٹے مدعی کو نہیں ملتی اور اس پر تعجب یہ ہے کہ قاعدہ الہامی ہے کہ خداتعالیٰ نے قریشی صاحب کو یہ انوکھا علم دیا ہے اور یہ دلیل ایسی بتائی ہے کہ گویا اس دلیل نے بھی آسمان سے نزول کیا ہے اور یہ خبر نہیں کہ سب کذابوں کو ایسی ایسی جماعتیں ملتی رہی ہیں۔

اس سے تو قریشی صاحب کا خدا علاّم الغیوب نہیں رہتا کہ جس کو تاریخ کے علم سے واقفیت نہ تھی کہ واقعات کے برخلاف قریشی صاحب کو ایسی دلیل کشف فرمائی جو اپنے اندر صدق کی بو تک نہیں رکھتی۔ واقعات تو بآواز بلند بتا رہے ہیں کہ ہر ایک کاذب مدعی کو ایسے ایسے جانباز کارکن ملے کہ مرزا قادیانی کو ان کا عشر عشیر بھی نہ ملا اور ان جیسی کامیابی بھی نصیب نہ ہوئی۔ میں اسی باب کے ایک جانباز فدائی کا حال بیان کرتا ہوں کہ اس نے بادشاہ ایران کو قتل کرنے کا حوصلہ کیا اور اس پر وار کر کے زخمی کیا۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ شیخ علی نامی ایک بابی نے امیر سلیمان کو اپنا ہم مذہب بنا کر اس بات پر آمادہ کیا کہ ناصرالدین شاہ والی ایران کو قتل کر دینا چاہئے۔ اس نے دس بارہ آدمی ہم مشرب ساتھ لے کر ہنگام سواری میں شاہ پر حملہ کیا۔ اگرچہ زخم سخت لگا مگر جان سے بچ گئے۔ بعد تحقیقات سلیمان اور شیخ علی اور دو ہمراہی مروا دیئے گئے۔ (مذاہب اسلام ص۶۸۷)

کیوں قریشی صاحب پھر تو آپ نہ کہیں گے کہ مرزا قادیانی کو جیسی جماعت ملی کہ تبلیغ کرتی ہے کسی جھوٹے مدعی کو نہیں ملتی۔ اب تو ثابت ہوگیا کہ مرزا قادیانی کو ان کذابوں

کے مقابل کچھ بھی ملا؟ مگر سچ ہے: ’’وزیرے چنیں شہر یارے چناں‘‘ جیسے مرزا قادیانی جھوٹا دعویٰ بلا دلیل کر دیا کرتے تھے اور ساتھ ہی الہام کا دنبالہ لگا دیا کرتے تھے۔ قادیانی قریشی صاحب نے بھی ایک بے بنیاد صریح واقعات کے برخلاف دعویٰ کر کے ساتھ ہی اپنے مرشد کی طرح الہام کے بھی مدعی ہوئے کہ خدا نے ان کو خواب میں یہ ایسی دلیل قاطع بتائی ہے کہ جس کے رد کے واسطے کل دنیا کو چیلنج دیا ہے۔ شاید قریشی صاحب سوال کریں کہ باب کے داعیان ومبلغان کے نام بتاؤ تو ہم ذیل میں ان کے نام بتاتے ہیں تاکہ قریشی صاحب کی تسلی ہو اور آئندہ ایسا دعویٰ نہ کیا کریں۔

اوّل: قرۃ العین، دوم: حاجی محمد علی آنجہانی، سوم: ملاّ حسین شیرویہ، چہارم: سید یحییٰ بن سید جعفر دارابی المقلب بہ کشاف۔ (مذاہب اسلام ص۵۸۶)

آخیر میں ہم بھی قریشی صاحب سے دریافت کرتے ہیں کہ مسیلمہ سے لے کر مرزا قادیانی تک جس قدر جھوٹے مدعیان نبوت ورسالت ومسیحیت ومہدویت گزرے ہیں کسی ایک کا نام تو بتادیں۔ جس کو ایسے پیرو نہ دیئے گئے ہوں۔ جنہوں نے جھوٹے مدعی کے دعاوی کو مخلوق الٰہی کو نہ منوایا ہو اور جو چالیں مرزا قادیانی چلے ہیں۔ پہلے کذابون نہیں چل چکے:

دعویٰ سے نہیں ہوتی تصدیق نبوت پہلے بھی بہت گذرے ہیں فقال محمد

قادیانی قریشی صاحب کے جواب آنے پر یا شائع ہونے پر ہم تاریخ اسلام سے بتاویں کہ جو کچھ آج ہم کو مرزائی صاحبان کہتے ہیں پہلے کذابون اور ان کے پیرو کہتے آئے ہیں۔ کوئی نرالی بات نہیں ہیں۔ ہم ببانگ دہل دعویٰ سے کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی سلف صالحین، صحابہ کرام سے لے کر تبع تابعین تک جو گزرے ہیں کوئی ایسی چال نہیں چلے۔ کسی ایک کا نام بتاؤ کہ جس نے دعویٰ وحی الٰہی کر کے نبوت ورسالت کا دعویٰ کیا ہو۔ کسی کو نہ پاؤ گے جس نے عربی عبارت لکھ کر دعویٰ کیا ہو کہ یہ کلام بے مثل مانند قرآن شریف کی ہے۔ کوئی ایک بندہ بتاسکو گے کہ جس نے اپنے دوستوں کے نام صحابہ کرام کے ناموں پر رکھے ہوں اور اپنے اماکن کو دارالامان اماکن شریفہ مکہ مدینہ کی مانند کہا ہو اور بہشتی قطعے مقرر کئے ہوں۔ پس مرزا قادیانی ان سلف صالحین اہل اسلام کی چال تو نہ چلے اور واقعات بتارہے ہیں کہ کذابوں کی چال چلے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت فرماویں۔ آمین ثم آمین!

(ماہنامہ تائید اسلام ۱۹۱۸ء ص ۱تا۱۵)

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

مرزائیوں کے چھ سوالات کے جوابات

جناب بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) ایک غلط جواب کا جواب

مرزا قادیانی پر جو ایک مدت سے اعتراض چلا آتا ہے کہ اس نے جھوٹ لکھ دیا کہ بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے ندا آئے گی کہ: ''ھذا خلیفۃ اللہ المھدی'' کیونکہ یہ حدیث بخاری میں ہرگز نہیں۔ مسلمانوں کا مطالبہ تھا کہ مرزا قادیانی کے مریدوں میں سے کوئی شخص یہ حدیث بخاری شریف میں سے دکھا کر مرزا قادیانی کو راست باز ثابت کرے اور اگر کوئی مرید نہ دکھا سکے تو مرزا قادیانی کو ہمارے عقیدہ کے مطابق جھوٹا سمجھے اور ایسا ہی ان کو تمام دعاوی میں تمام مسلمانوں کی طرح کاذب یقین کرے۔ مرزا قادیانی کی حمایت میں جلال الدین شمس نے اس اعتراض کا جواب (ریویو آف ریلیجنز ماہ جنوری ۱۹۲۳ء) میں اس طرح دیا ہے: ''ایک حدیث کا حوالہ شہادت القرآن کی مندرجہ حدیث کہ آسمان سے ندا آئے گی۔ ''ھذا خلیفۃ اللہ المھدی'' اس کے لئے ملاحظہ ہو حجج الکرامہ۔''

(ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ جنوری ۱۹۲۳ء ص۴۰)

افسوس! شمس قادیانی ایسے جواب دینے سے خاموش ہی رہتے تو بہتر تھا۔ کیونکہ اس جواب سے تو شمس قادیانی نے مرزا قادیانی کا بالتحقیق جھوٹا ہونا ثابت کر دیا۔ کیونکہ وہ لکھتے ہیں کہ یہ حدیث حجج الکرامہ میں ہے اور مرزا قادیانی کا اپنا یہ دعویٰ ہے کہ یہ حدیث بخاری میں ہے جو کہ اصحّ الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔ مسلمانوں کا مطالبہ تو یہ ہے کہ بخاری میں یہ حدیث دکھاؤ۔ پس شمس قادیانی بخاری میں یہ حدیث دکھاویں یا مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے کا اقرار کریں۔ ذیل میں مرزا قادیان کی اصل عبارت جو انہوں نے شہادت القرآن (ص۴۱، خزائن ج۶ ص۳۳۷) میں لکھی ہے نقل کی جاتی ہے تاکہ شمس قادیانی صحیح جواب دیں:

''اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہئے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں۔ مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے۔ خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئے گی کہ: ''ھذا خلیفۃ اللہ المھدی'' اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے کہ جو اصحّ الکتب بعد کتاب اللہ میں ہے۔''

اللہ اللہ! اس فضیلت پہ قربان جائیں۔ مرزائی فاضلوں کے نزدیک حجج الکرامہ اور بخاری ایک ہی کتاب ہے یا مرزا قادیانی حجج الکرامہ کو بخاری سمجھے تھے یا ان کے مرید بخاری کو حجج الکرامہ۔ دراصل یہ تو تحقیق نہیں دستار فضیلت پہ داغ ہے۔ (پیر بخش سیکرٹری)

(ماہنامہ تائید اسلام دسمبر ۱۹۲۲ء ص ۱۴)

(۲) ایک غلط جواب کا جواب اور ہزار روپیہ انعام

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم!

ناظرین کرام! ریویو آف ریلیجنز ماہ فروری ۱۹۲۳ء ص ۲۸ پر جو جواب جلال الدین شمس قادیانی نے مولوی نظام الدین صاحب مصنف سلطان الفقیہ کو دیا ہے۔ بالکل غلط ہے۔ لہٰذا ذیل میں اختصار کے ساتھ اعتراض لکھا جاتا ہے اور پھر قادیانی مولوی کا جواب اختصار سے درج کیا جاتا ہے اور سب کے نیچے جواب کا غلط ہونا ثابت کیا جاتا ہے۔

۱...... قولہ: دوسری شرط مجدد کی یہ ہے کہ وہ اپنے ظاہر اور باطن کو مطابق شریعت جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے رکھتا ہے۔

جواب خواجہ جلال الدین: حضرت مسیح موعود اپنا ظاہر و باطن مطابق شریعت اسلام رکھتے تھے اور آپ کے اقوال و افعال خلاف شریعت نہیں تھے۔

جواب الجواب: یہ جواب خلاف واقعات ہے۔ پہلے مرزا قادیانی کے اقوال خلاف شرع محمدی لکھے جاتے ہیں۔ اوّل: الہام مرزا قادیانی ''انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول لہ کن فیکون ''یعنی اے مرزا تیرا مرتبہ یہ ہے کہ جس چیز کا تو ارادہ کرے صرف کہہ دے ہوجا وہ چیز ہوجائے گی۔ یہ الہام مرزا قادیانی کو خدائی صفت کن فیکون میں شریک کرتا ہے اور یہ شریعت محمدی کے برخلاف ہے۔ یہ الہام مرزا قادیانی کی کتاب (حقیقت الوحی ص ۱۰۵، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۸) پر درج ہے۔

۲...... الہام مرزا قادیانی ''انت منی بمنزلۃ بروزی ''یعنی اے مرزا تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میں ہی ظاہر ہوگیا۔ یہ شریعت محمدی کے برخلاف ہے کہ عاجز انسان کے وجود میں خدا تعالیٰ نزول کرے اور ظاہر ہو۔ یہ الہام مرزا قادیانی کی (تجلیات الٰہیہ ص ۱۳، خزائن ۲۰ ص ۴۰۴) پر درج ہے۔

۳...... الہام مرزا قادیانی ’’انت منی وانا منک ‘‘یعنی اے مرزا تو مجھ سے ظاہر ہوا ہے اور میں تجھ سے۔ یہ الہام مرزا قادیانی کی کتاب (حقیقت الوحی ص۷۴،خزائن ج۲۲ص۷۷) پر درج ہے۔ مضمون اس الہام کا بالکل خلاف شرع محمدی ہے۔ کیونکہ یہ کہیں نہیں لکھا کہ خدا تعالیٰ عاجز انسان سے پیدا ہوسکتا ہے۔

۴...... ’’انت من مائنا وھم من فشل ‘‘یعنی اے مرزا تو ہمارے پانی (نطفہ) سے ہے اور وہ لوگ خشکی سے۔ یہ الہام مرزا قادیانی کی کتاب (اربعین نمبر۳ص۳۴،خزائن ج۱۷ ص۴۲۵) پر درج ہے اور یہ صریح خلاف شریعت محمدی ہے۔

۵...... ’’الارض والسماء معک کما ھو معی ‘‘یعنی اے مرزا آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہیں (یعنی تیرے تابع ہیں) جیسا کہ میرے ساتھ ہیں۔‘‘ یہ محض شرک ہے اور خلاف شریعت محمدی ہے۔ (حقیقت الوحی ص۷۵،خزائن ج۲۲ص۷۸)

قادیانی جلال الدین یا تو ان الہامات کا جائز ہونا شریعت محمدی میں ثابت کریں یا اپنے جواب کے غلط ہونے کا اقرار کریں۔

اب ذیل میں مرزا قادیانی کے افعال خلاف شرع لکھے جاتے ہیں:

۱...... مرزا قادیانی نے اپنی تصویر بنوائی اور شائع کی جوکہ بالکل خلاف شرع محمدی ہے۔ دیکھو ان کی کتاب (ضمیمہ حقیقت الوحی الاستفتاء ص۷۲،خزائن ج۲۲ص۶۹۸) جس پر مرزا قادیانی کی تصویر چھپی ہوئی ہے جوکہ سکھوں کی شکل کے مشابہ ہے۔

۲...... کرشن جی ہندو راجہ کا اوتار بنے۔ حالانکہ کرشن جی تناسخ کے قائل اور قیامت کے منکر تھے۔ ان کا یہی مذہب جو آج کل آریوں کا ہے۔ دیکھو لیکچر مرزا قادیانی جو سیالکوٹ (ص۳۳،خزائن ج۲۰ص۲۲۸) میں بتاریخ ۱۲/دسمبر۱۹۰۲ء دیا تھا۔ اوتار کا مسئلہ اہل ہنود کا ہے جوکہ باطل ہے۔ اوتار کہتے ہیں شکل انسانی میں خدا کا ظہور کرنا۔ مگر مرزا قادیانی اوتار کے معتقد تھے اور اسی واسطے اپنے آپ کو ان کا ظہور بتاتے تھے۔ جیسا کہ کرشن جی نے کہا:

من از ہر سہ عالم جدا گشتہ ام نہی گشتہ از خود خدا گشتہ ام

۳...... قرآن مجید کی تفسیر بالرائے کی۔ حالانکہ قرآن کی تفسیر بالرائے کے واسطے سخت وعید ہے کہ جو شخص قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کہتا ہے تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بناتا ہے۔ مگر مرزا قادیانی نے قرآن مجید کے معانی اور تفسیر اپنی رائے سی کی ہے اور تمام سلف صالحین

کی جو اہل زبان اور صحابہ کرام تھے، ان کی مخالفت کی اور قیامت کی آیات کو اپنے زمانہ کی نسبت غلط تفسیر کی جیسا کہ:''اذا زلزلت الارض زلزالها. واذالعشار عطلت'' وغیرہ! (ازالہ اوہام ص۱۴۳، خزائن ج۳ص۱۶۱)

۴...... قران مجید کے حکم کی تنسیخ کی اور نہایت دلیری سے لکھا ہے کہ میں جہاد کو حرام کرتا ہوں۔ حالانکہ شریعت محمدی میں کسی امت کا منصب نہیں کہ ایک شوشہ یا ایک حرف بھی قرآن مجید کا منسوخ کرے۔ بلکہ ایسا کرنے والا کافر ہے۔

۵...... اپنے کشوف الہامات کو جوظنی ہیں اور جن کے مضامین خلاف شرع محمدی ہوکر مردود ہیں۔ ان کو قرآن شریف اور حدیث نبوی پر ترجیح دی اور نہایت دلیری سے لکھا کہ: ''اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو کشتی نوح قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔'' (اربعین نمبر۴ص۶، خزائن ج۱۷ص۴۳۵ حاشیہ)

جب مدار نجات مرزا قادیانی کی بیعت اور وحی پر ہے تو مرزا قادیانی نے محمد ﷺ کو معزول کر دیا۔ جلال الدین شمس قادیانی بتائیں کہ یہ افعال مرزا قادیانی کے شرع محمدی کے موافق ہیں۔ ہم نے مرزا قادیانی کے اقوال وافعال کا خلاف شرع محمدی ہونا ثابت کر دیا ہے۔ قادیانی شمس کا بلا دلیل جواب دینا کہ مرزا قادیانی کا کوئی قول وفعل خلاف شرع نہ تھا۔ بالکل غلط جواب ہے۔ اعتراض یہ تھا کہ مرزا قادیانی نے باوجود استطاعت اور مالدار ہونے کے فریضہ حج ادا نہ کیا۔ مگر مولوی جلال الدین طول طویل جواب میں لکھتے ہیں کہ دنیا سے تو فارغ البالی تھی۔ لیکن دین کے معاملہ میں فارغ البالی نہ تھے جس کا جواب یہ ہے کہ خالق کے حکم کو اپنے مطلب کے واسطے نہ ماننا ایک دینی فرض کو ادا نہ کرنا ہرگز جائز نہیں۔ کیا حج کا فرض ادا کرنا مولوی جلال الدین شمس کے نزدیک دین کا کام نہ تھا اور خودستائی کے مضمون لکھنا دین تھا۔ اعتراض مولوی نظام الدین صاحب راستے کا امن ہونا ردی عذر ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ خدا تیری حفاظت کرے گا۔ دیکھو الہام مرزا قادیانی:

''واللہ یعصمک من الناس'' (تذکرہ ص۲۳۶ طبع چہارم)

جب خدا حافظ تھا تو پھر ڈر کہاں کا تھا۔

جواب مولوی جلال الدین: خدا تعالیٰ جب کسی کی حفاظت کا ذمہ لیتا ہے تو اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ اب اسے اسباب عادیہ استعمال کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔

جواب الجواب: یہ جواب غلط اور قیاس مع الفاروق ہے جو کہ اہل علم کے نزدیک باطل ہے۔ کیونکہ اعتراض یہ نہیں کہ مرزاقادیانی نے اسباب عادیہ کو کیوں استعمال کیا۔ وہاں تو اعتراض خالق کی نافرمانی ہے کہ باوجود وعدہ حفاظت کے گھر سے نہ نکلے۔ اعتراض تو ترک فریضہ حج پر ہے اور مولوی صاحب نے جو الزامی جواب دیا ہے یہ بالکل غلط اور خلاف واقعہ ہے۔ کیونکہ محمد رسول اللہ ﷺ کو جب ہجرت کا حکم ہوا تو حضور نے راستہ کے خطرناک ہونے کا عذر نہیں کیا۔ بلکہ وعدہ حفاظت خداوندی پر بھروسہ کر کے روانہ ہوگئے۔

سچے اور جھوٹے نبی کے پرکھنے کے واسطے یہی ایک بات کافی ہے کہ سچے رسول وعدہ ''واللہ یعصمک من الناس'' پر بھروسہ کر کے اعدائے دین کی صفیں چیرتے ہوئے کفار کو تہ تیغ فرماتے ہیں اور جس جگہ دشمنوں کے تیر بارش کی طرح برس رہے ہیں بے خوف قتال فرماتے ہیں۔ مگر مرزاقادیانی بھی اپنے زعم میں وعدہ خداوندی اپنے حق میں اس آیت کو سمجھتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ نہیں کہ مکہ شریف چلے جاویں۔ جس کو خداتعالیٰ دارالامان فرماتا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ مرزاقادیانی خود ہی اپنے آپ کو جھوٹا سمجھتے تھے۔ اسی واسطے ان کو ڈر تھا کہ مارا جاؤں گا۔ کیونکہ دل میں سمجھتے تھے کہ میں جھوٹا مدعی نبوت والہام ہوں اور حج نہ کرنا، ان کے جھوٹے مسیح ہونے کی دلیل ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے سچے مسیح موعود کی علامت یہ فرمائی ہے کہ وہ حج وعمرہ کا احرام مقام روحا پر باندھے گا اور مرزاقادیانی نے بھی اسی واسطے الہام شائع کیا کہ: ''ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔'' (تذکرہ ص۵۰۳ طبع چہارم) تاکہ مسیح موعود ثابت ہوں۔ مگر وہاں جانا نصیب نہ ہوا اور جھوٹے مسیح ثابت ہوئے۔ باقی تمام باتیں فضول اور خارج از مبحث ہیں کہ مرزاقادیانی کے عوض ان کے مریدوں کا حج کرنا ان کا حج کرنا ہے۔ کیونکہ ابن مریم ہونا اور حج کرنا اور مکہ میں دفن ہونا سچے مسیح کی علامت ہے۔

اعتراض دوم: حدیث میں آیا ہے کہ: ''والذی نفسی بیدہ لیھلنّ ابن مریم بفج الروحاء حاجاً او معتمراً او کلیھما'' (مسلم ص۴۰۸ قدیمی کتب ایڈیشن) کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ابن مریم فج الروحاء سے حج کا یا عمرہ یا دونوں کا احرام باندھے گا۔ جب مرزاقادیانی حج کو نہیں گئے تو سچے مسیح موعود نہ تھے۔

جواب: مولوی قادیانی اوّل تو قرآن مجید واحادیث صحیحہ سے مرزاقادیانی کا مسیح موعود اور ابن مریم ہونا اظہر من الشّمس ہے اور دوسری طرف اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے

کہ آپ مسیح موعود نہیں ہیں۔ کیونکہ آپ نے حج نہیں کیا تو یہ حدیث بوجہ متعارض ہونے قرآن مجید واحادیث صحیحہ کے ساقط عن الاعتبار ہے۔

جواب الجواب: یہ بالکل غلط ہے اور سخت ناپاک جھوٹ ہے کہ مرزا قادیانی کا ابن مریم اور مسیح موعود ہونا قرآن اور احادیث صحیحہ سے اظہر من الشّمس ہے۔ کسی قرآن کی آیت سے ثابت نہیں کہ مرزا غلام احمد ولد غلام مرتضٰی مریم کا بیٹا ہے اور نہ کسی حدیث سے چاہے ضعیف ہی ہو ظاہر ہے کہ غلام مرتضٰی کا بیٹا غلام احمد ابن مریم ہے اور مسیح موعود ہے۔ ابنیت ہمیشہ خصوصیت کے واسطے بیان کی جاتی ہے۔ جب ابن مریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نبی نام ہے اور اسم علم بدل نہیں سکتا۔ اسی واسطے ابن مریم کہا گیا کہ اس کا باپ نہ تھا اور وہی نازل ہونے والا ہے تو کس قدر سیاہ جھوٹ ہے کہ مولوی صاحب نے کہہ دیا کہ مرزا قادیانی کا ابن مریم اور مسیح موعود ہونا قرآن مجید اور صحیح حدیثوں سے اظہر من الشّمس ہے۔ ایک ہزار روپیہ مولوی صاحب کو انجمن تائید الاسلام کی طرف سے دیا جائے گا۔ اگر قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے دکھا دیں کہ غلام احمد قادیانی آنے والا ابن مریم اور مسیح موعود ہے۔ سب جھوٹوں سے بدتر جھوٹ وہ ہوتا ہے جو کہ دوسرے کو دھوکہ دینے کی غرض اور اپنا مطلب منوانے کے واسطے بولا جائے۔

معترض کا اعتراض تو آپ نے خود تسلیم کر لیا ہے کہ مرزا قادیانی نے چونکہ حج نہیں کیا۔ اس واسطے وہ مسیح موعود نہیں ہیں۔ اب مطلع صاف ہے۔ اگر مرزا قادیانی نے حج نہیں کیا تو وہ مسیح موعود ہرگز نہ تھے۔ پس آپ کا جواب بالکل غلط ہے اور باقی خلیفہ اوّل اور حافظ روشن علی کی تاویلات باطلہ بنائے فاسد علی الفاسد ہیں۔ کیونکہ مسیح موعود وہ ہے جو حج کرے اور مرزا قادیانی نے حج نہیں کیا۔ پس وہ مسیح موعود نہیں ہو سکتے۔ جھوٹا آدمی لاجواب ہوتا ہے تو کج بحثی کرتا ہے۔ کجا رسول اللہ ﷺ کی حدیث جس میں مسیح موعود کی علامت حج کرنا لکھا ہے اور کجا خواب میں کسی عام شخص کا حج کرنا دیکھنا اور اس کی تعبیر۔ افسوس یہ احادیث رسول اللہ سے تمسخر ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے قسمیہ بیان کو ایک امتی کا خواب تصور کر کے من مانی تاویل اور تعبیر کرنا یہ دین کا انکار نہیں تو اور کیا ہے۔

مرزا قادیانی خود لکھتے ہیں کہ: ’’ان کو خدا کی راہ میں ایک غیر معمولی شجاعت بخشی جاتی ہے وہ خدا کے لئے موت سے نہیں ڈرتے اور آگ میں جل جانے سے خوف نہیں کرتے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۵۵، خزائن ج۲۲ ص۵۷)

اب مولوی جلال الدین اپنے مرشد کی تحریر غور فرما کر دیکھیں کہ آپ کا جواب کس قدر غلط اور ردّی ہے کہ مرزا قادیانی ڈر کے مارے حج کو تشریف نہ لے گئے تھے۔ کیا مرزا قادیانی کے کھانے کے دانت اور دکھانے کے اور تھے اور یہ شاعرانہ لفّاظی اور منافقانہ تحریر تھی کہ مرزا قادیانی دوسروں کو نصیحت کرنے آئے تھے اور آپ عمل نہ کرتے تھے۔ (فتاویٰ احمدیہ ج اوّل ص۱۸،۱۹) میں یہ فتویٰ مریدوں کو دیا جاتا ہے کہ مکہ شریف میں بھی جاؤ تو تبلیغ کرو۔ اگر کوئی انکار کرے یا تکذیب کرے تو اس کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ بلکہ جو نہ انکار کرے اور نہ اقرار کرے اور خاموش رہے تو وہ بھی منافق ہے۔ اس کے پیچھے بھی نماز ضائع نہ کرو۔ مگر اپنی شجاعت یہ ہے کہ ڈر کر حج کو نہیں جاتے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک قبطی کو قتل کر کے بھاگے ہوئے تھے۔ جب خدا تعالیٰ نے حکم دیا کہ فرعون کی طرف جاؤ اور ہمارا پیغام پہنچاؤ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا خطرہ ظاہر کیا تو اللہ تعالیٰ نے حفاظت کا وعدہ فرمایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تعمیل کی۔ حالانکہ ان کا قتل ہونا یقینی تھا۔ کیونکہ قاتل تھے اور بھاگے ہوئے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے وعدہ حفاظت پر بھروسہ کر کے دشمن کے گھر چلے گئے۔ یہ ہے فرق سچے اور جھوٹے نبی ورسول میں۔ مرزا قادیانی اگر ڈر کر حج کو نہیں گئے تو وہ دعویٰ نبوت ورسالت میں ہرگز سچے نہیں تھے اور جب نبی اللہ نہ تھے تو مسیح موعود بھی نہ تھے۔ کیونکہ مسیح موعود کے لئے نبی اللہ ہونا اور مقام روحا پر احرام حج وعمرہ باندھنا ضروری اور اس کے سچا مسیح ہونے کی علامت ہے۔ پس مولوی جلال الدین کا جواب غلط ہے۔ (پیر بخش)

(ماہنامہ تائید اسلام فروری ۱۹۲۳ء ص۸تا۱۴)

(۳) لاہوری مرزائیوں کے مطالبہ کا جواب

اخبار پیغام صلح مؤرخہ ۱۳/صفر ۱۳۴۲ھ مطابق ۲۵/ستمبر ۱۹۲۳ء میں محمد یمین زاتی نے جواب دیتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ اب میں معترض سے پوچھتا ہوں کہ آپ نے کس قرینہ سے یہاں مائنا کا ترجمہ نطفہ کیا ہے؟

الجواب: ہر ایک زبان میں لغت کی کتابیں مروج ہیں اور ہر ایک لغت کے لئے کئی معانی ہوتے ہیں اور معانی بھی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک لغوی دوسرے اصطلاحی اور یہ

بھی ہر ایک زبان میں اصول مقرر ہیں کہ معنی یا ترجمہ کرنے کے وقت سیاق وسباق عبارت دیکھا جاتا ہے اور وہی ترجمہ صحیح سمجھا جاتا ہے جو سیاق وسباق عبارت کے مطابق ہو اور یہی قاعدہ عربی زبان کا ہے۔ ماء کے معنی بے شک متعدد ہیں۔ مگر مرزا قادیانی کے الہام میں جو ماءنا کا لفظ ہے۔ اس کے معنی نطفہ ہی ہو سکتے ہیں اور یہی صحیح کیونکہ سیاق وسباق کے الہامات مرزا قادیانی کی فضیلت دوسرے انسانوں پر ظاہر کر رہے ہیں اور خاص کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر مرزا قادیانی کی فوقیت کا اظہار مقصود خداوندی ہے بلکہ مرزا قادیانی خود ایک ایسے ہی الہام کی تشریح میں لکھتے ہیں اور وہ الہام یہ ہے: ’’انت منی بمنزلة ولدی ‘‘یعنی اے مرزا تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔‘‘

اب چونکہ یہ الہام صریح قرآن شریف اور دین محمدی کے برخلاف تھا۔ مرزا قادیانی بجائے اس کے کہ اس وسوسہ شیطانی سمجھ کر رد کرتے اور توبہ واستغفار پڑھتے۔ اس کو جائز قرار دیتے ہیں اور حاشیہ پر اس طرح لکھتے ہیں: ’’خدا تعالیٰ بیٹوں سے پاک ہے اور یہ کلمہ بطور استعارہ کے ہے۔ چونکہ اس زمانہ میں ایسے ایسے الفاظ سے نادان عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ کو خدا ٹھہرا رکھا ہے۔ اس لئے مصلحت الٰہی نے چاہا کہ اس سے بڑھ کر الفاظ اس عاجز کے لئے استعمال کرے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۸۶ حاشیہ، خزائن ج۲۲ ص۸۹)

مرزا قادیانی کی اس تشریح سے ثابت ہے، خدا تعالیٰ کا منشا ہے کہ مرزا قادیانی کے حق میں مسیح سے بڑھ کر الفاظ استعمال کرے۔ اس واسطے مرزا قادیانی کے حق میں مسیح سے بڑھ کر ماءنا کا لفظ استعمال فرمایا تاکہ نادان عیسائیوں کو معلوم ہو کہ مسیح خدا کا بیٹا نہ تھا۔ کیونکہ وہ خدا کے نطفہ سے نہ تھا اور مرزا قادیانی خدا کے نطفہ سے تھے۔ اس لئے مسیح سے افضل تھے۔ جب مرزا قادیانی کے دوسرے الہامات اسی قسم کے ہیں اور ساتھ ہی یہ اصول مسلمہ فریقین ہے کہ ایک الہام کی تشریح جو دوسرا الہام کرے گا وہ ہی درست ہوگی۔

دیکھو الہام مرزا قادیانی: ’’انت منی بمنزلة اولادی ‘‘اے مرزا تو ہماری اولاد کے جا بجا ہے۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۴۳، خزائن ج۲۲ ص۵۸۱)

جب اولاد نطفہ سے ہوتی ہے اور مرزا قادیانی خدا کی اولاد کے جا بجا ہیں تو ضرور ماءنا کے معنی نطفہ ہی درست ہیں اور دوسری تاویلیں غلط ہیں یہ دوسرا قرینہ ہے۔

پھر مرزا قادیانی کا الہام ہے: ’’انت منی وانا منک ‘‘ اے مرزا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے۔‘‘ (تذکرہ ص۳۴۵ طبع چہارم)

جب مرزا قادیانی خدا سے ہیں تو ثابت ہوا کہ ماء نا کے معنی نطفہ ہی درست ہیں۔ یہ تیسرا قرینہ ہے۔

پھر مرزا قادیانی کا الہام ہے: ’’انت منی بمنزلة توحیدی وتفریدی ‘‘ یعنی اے مرزا تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔‘‘ جب خدا تعالیٰ کی صفات توحید وتفرید مرزا قادیانی میں تھیں اور باپ کی صفات بیٹے میں ہوتی ہیں تو پھر ماء نا کے معنی اس جگہ نطفہ کے ہی ہیں۔ یہ چوتھا قرینہ ہے۔ یہ الہام بھی (حقیقت الوحی ص۸۶، خزائن ج۲۲ ص۸۹) پر درج ہے۔

پھر ’’انت من مائنا ‘‘ کے اوپر کے الہامات یہ ہیں: ’’انت القائم علٰی نفسه مظهر الحق وانت منی مبدأالاخر ‘‘ (اربعین نمبر۳ ص۳۴، خزائن ج۱۷ ص۴۲۳)

یہ الہامات مرزا قادیانی کے اعلیٰ مرتبہ کو جو خدا کے ساتھ ان کو حاصل ہے، بیان کرتے ہیں۔ اس واسطے ماء نا کے معنی نطفہ ہی درست ہیں۔ یہ پانچواں قرینہ ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کا مرتبہ مقام اتحاد میں خدا کے ساتھ متحد ہے۔ بقول ان کے چونکہ ہم مسلمان ہیں اور ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم قرآن شریف کے پیرو ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ دیکھیں قرآن شریف میں ماء کا لفظ نطفہ کے مفہوم میں مستعمل ہوا ہے یا نہیں۔ قرآن شریف میں کہ ماء کے معنی نطفہ کے مستعمل ہوئے ہیں۔

۱...... ’’وهو الذی خلق من الماء بشرا‘‘ (الفرقان)

(ترجمہ) اور وہی ہے قادر مطلق جس نے پانی یعنی منی سے آدمی کو پیدا کیا۔

۲...... ’’خلق من ماء دافق یخرج من بین الصلب والترائب‘‘ (الطارق)

(ترجمہ) اور پھر پیدا کیا گیا ہے پانی سے یعنی منی کے قطرے سے جو اچھل کر نکلتا ہے پیٹھ اور سینہ کی ہڈیوں سے۔

ماء کے معنی پانی یعنی منی کے ہیں۔ جب قرآن شریف میں ماء کے معنی نطفہ کے ہیں اور مرزا قادیانی خدا کی اولاد، خدا کا بیٹا ہونے کے مدعی ہیں تو پھر ’’انت من مائنا ‘‘ کے صحیح معنی نطفہ کے ہی ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ مرزا قادیانی خدا کے حقیقی بیٹے ہیں یا مجاز

اور استعارہ کے طور پر۔

اب ہم ذیل میں مجیب صاحب کے معانی غلط ہونے کا ثبوت پیش کرتے ہیں:

ا...... ’’انت من ماء نا‘‘ لکھا ہے۔ اس کی ترکیب بتا رہی کہ مجیب نے غلط جواب دیا ہے۔ کیونکہ من حرف جار بتا رہا ہے کہ مرزا قادیانی خدا کے پانی سے تھے۔ اب مرزا کی مراد خدا کا پانی کیا ہے۔ یہی نطفہ۔ مرزا قادیانی نے خود لکھا ہے کہ مجازاً اور استعارہ کے طور پر ایسے الفاظ الہام میں ہوتے ہیں۔ پس مرزا قادیانی برخلاف ان کے الہام کے معنی کرنا کسی کا حق نہیں۔

دوم: ماء نا کے معنی دل کا مرد بہادر کے ہیں اور مرزا قادیانی کی بہادری کا ذکر کیا ہے۔ بالکل واقعات کے برخلاف ہے۔ مرزا قادیانی ڈر کے مارے حج کو نہ گئے اور خدا کا حکم نہ مانا اور ترک فریضہ حج کیا۔ آریوں کا خط آیا تو ڈر کے مارے گھر سے باہر نہ نکلتے۔ اگر باہر نکلتے تو ایک جماعت ساتھ لے کر نکلتے۔ ڈپٹی کمشنر کی چشم نمائی سے اقرار کرلیا کہ پھر ایسے الہام شائع نہ کروں گا۔ (فیصلہ مقدمہ مولوی کرم دین صاحب)

ایسا ہی آریوں سے ایسی شکست فاش کھائی اور ان کے اعتراضوں سے ایسے ڈرے کہ اپنے عقائد اسلامی کو چھوڑ دیا۔ معراج سے انکار کیا۔ عذاب قبر سے انکار کیا۔ حشر بالاجساد سے انکار کیا۔ معجزات سے انکار کیا اور ایسی بے ہودہ تاویلیں کیں کہ آریہ ہنسی اڑاتے ہیں۔ ریل کو دجال کا گدھا کہا اور خود ہی سوار ہوکر خود دجال ثابت ہوئے۔ آریوں سے ایسے بھاگے کہ ان کے مقابل سب ہتھیار ڈال دیئے۔ ان کے بزرگوں کو جو بڑے کافر بت پرست قیامت کے منکر تھے۔ سب کو نبی اور رسول مانا اور بحث سے عاجز آ کر کہا کہ ہم تمہارے بزرگوں کو نبی ورسول مانتے ہیں۔ تم ہمارے بزرگوں کو گالیاں مت دو۔

افسوس! آریوں نے کسی مسلمان کے بزرگ کو بھی نبی نہ مانا۔ مگر بہادر مرزا قادیانی نے آریوں کے بزرگوں رام چندر وکرشن جی کو نبی ورسول مان لیا اور کرشن علیہ السلام لکھنا شروع کر دیا۔ مگر اس کے مقابل آریوں نے اسی طرح بزرگان دین اسلام کی ہتک کررہے ہیں۔ اگر اس نام بہادری ہے تو بتاؤ بزدلی کس کا نام ہے۔ کیا دیگر مخالف کی خوشامد کرنا اور اس کی گالیاں برداشت کرنا اور پیغام صلح کرنا بہادری اور فتح ہے یا شکست اور نامرادی انصاف آپ پر ہے۔ بلادلیل تو ایک ہجڑے کو بھی رستم کہہ سکتے ہیں۔

پادریوں اور مولویوں نے مقدمات کئے اور مرزا قادیانی کو عدالت کے کمرے دکھانے میں کامیاب ہوئے۔ اگر خدا کو مرزا قادیانی کی عزت منظور ہوتی تو مخالفین مقدمات کرنے پر قادر ہی نہ ہوتے۔ مولوی صاحب جب سزا دلوانے میں کامیاب ہوگئے اور مرزا قادیانی پر فرد جرم لگ گیا اور آریہ کے ہاتھ سزائے جرمانہ مبلغ سات سو روپیہ دی گئی تو بتاؤ کس کی فتح ہوئی اور کون کامیاب ہوا۔ اپیل پر تو ہزارہا مجرم بدمعاش خونی روزانہ ہر ایک ملک اور شہر میں بری اور رہا کئے جاتے ہیں۔ جھوٹ بول کر خلاف واقعہ باتوں کا لکھنا مومن کی شان سے بعید ہے۔

سوم: ماء نا کے معنی ہیں ہمارے پانی سے۔ اگر یہ مان لیا جاوے کہ ماء کے معنی بہادر مرد کے ہیں تو جملہ ''انت من ماء نا'' کے معنی ہوں گے اے مرزا تو ہمارے بہادر مرد سے ہے۔ پھر من فضول ہے اور فقرہ مہمل ہوجاتا ہے۔ صرف ''انت مائنا'' ہونا چاہئے۔ مگر چونکہ انت من مائنا ہے۔ اس لئے صحیح معنی یہ ہیں کہ اے مرزا تو ہمارے پانی سے ہے۔ اگر ہمارے مرد بہادر سے ہے، مان لیں تو وہ بہادر مرد کون ہے۔ مرزا قادیانی کی نسب سب جانتے ہیں اور مغلیہ گزٹ میں لکھا ہے کہ مغل چنگیز خان کی اولاد ہیں۔ دین کے انصار ہونے کی خوب کہی کہ انگریزوں کو خوش کرنے کے واسطے اسلام کا ایک رکن گرادیا اور جہاد کو حرام کردیا اور (ستارہ قیصرہ ص۱۰، خزائن ج۱۵ ص۱۲۳) میں لکھا ہے کہ جو میرا مرید ہوتا ہے وہ اس خطرناک وحشیانہ عقیدہ کو نہیں مانتا اور جہاد کو حرام سمجھتا ہے۔

چہارم: اگر آپ کے معنی صحیح ہیں تو وہ الفاظ بھی دکھائیں جن کے آپ نے معنی کئے ہیں کہ اے مرزا تو ہمارا پہلوان بہادر شریف النسب پاکباز ناصر دین محمدی اور ملہم ہے۔

برادران اسلام! غور فرماویں کہ جس جماعت کی یہ عربی لیاقت ہو کہ من مائنا کے معنی یہ کرتی ہو کہ اے مرزا تو ہمارا پہلوان بہادر شریف النسب، پاکباز، ناصر دین محمدی اور ملہم ہے تو اس کے مقابل یہود تو ناحق لعنت کے مورد بنائے گئے۔ کیونکہ ان پر تو صرف یہ الزام ہے کہ: ''یحرفون الکلم عن مواضعہ'' یعنی کہ وہ صرف کلمات کی تحریف معنوی کرتے تھے اور یہاں مرزائی صاحبان عبارتوں کی عبارتیں اپنے پاس سے بڑھا دیتے ہیں۔ بتاؤ تو سہی کہ یہ ساری عبارتیں کن الفاظ کا ترجمہ ہے۔

پیر بخش

(ماہنامہ تائید اسلام اکتوبر ۱۹۲۳ء ص۶ تا ۱۱)

(۴) ایک غلط جواب کا جواب

تمام دنیا جانتی ہے کہ مرزا قادیانی کی وہ تمام پیشین گوئیاں جو انہوں نے خود ہی اپنی صداقت کا معیار مقرر کیا، غلط نکلیں اور مرزا قادیانی اپنے ہی معیار کردہ سے جھوٹے ثابت ہوئے۔ ازاں جملہ ایک منکوحہ آسمانی کی پیشین گوئی تھی جو جھوٹی نکلی۔ مگر مرزا قادیانی نے تاویلات باطلہ سے ان کو سچا کرنے کی کوشش تو بہت کی مگر بے سود۔ کیونکہ جھوٹی بات کبھی سچی نہیں ہوسکتی۔ چاہے ہزاروں جھوٹ اور بولے جاویں۔ ریویو آف ریلیجنز میں جو ماہ مارچ ۱۹۲۴ء میں شائع ہوا ہے۔ اس میں میاں بشیرالدین قادیانی ایم.اے کی طرف سے جواب دیا گیا ہے۔ جواب کیا ہے؟ وہی خلاف واقعہ باتیں ہیں جن کو مرزا قادیانی نے خود لکھا اور مسلمانوں نے ان کو پایہ راستی سے گرے ہوئے سمجھ کر ان کو رد کیا اور مرزا قادیانی کی عبارت سے ان کا غلط ہوتا ثابت کردیا۔ مگر ایک راز کا چونکہ انکشاف ہے۔ اس لئے پہلے اس کو اختصار کے ساتھ لکھ کر جواب دیا جاتا ہے۔

’’صاحبزادہ صاحب لکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی کا چچازاد بھائی مرزا غلام حسین تھا جو عرصہ سے مفقود الخبر تھا اور اس کی جائیداد اس کی بیوی امام بی. بی کے نام ہوچکی تھی۔ مرزا احمد بیگ کو یہ خواہش پیدا ہوئی کہ امام بی. بی کی یہ جائیداد اس کے بیٹے محمد بیگ کے نام ہبہ کردے۔ لیکن قانوناً یہ ہبہ بغیر رضامندی مرزا غلام احمد (مسیح موعود) نہ ہوسکتا تھا۔ اس لئے مرزا احمد بیگ بہ تمام عجز وانکساری ملتجی ہوا کہ آپ ہبہ نامہ پر دستخط کردیں۔ چنانچہ مرزا قادیانی قریباً تیار ہوگئے۔ لیکن پھر اس خیال سے رک گئے اور احمد بیگ لڑکی کے باپ کو جواب دیا کہ میں استخارہ کرنے کے بعد دستخط کرنے ہوں گے تو کردوں گا۔ چنانچہ استخارہ کے جواب میں خداوند تعالیٰ نے مرزا قادیانی کو یہ فرمایا کہ اس شخص کی دختر کلاں کے لئے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک اور مروت تم سے اسی شرط سے کیا جائے گا اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور رحمت کا نشان ہوگا۔ لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا۔‘‘ (سیرت المہدی ج اوّل ص ۱۹۵ روایت نمبر ۱۷۹ طبع قدیم)

حضرات یہ ہے راز کہ نکاح ظہور میں نہ آیا۔ کیونکہ مرزا قادیانی نے الہام کی آڑ میں نہایت اعلیٰ درجہ کی بے حرمتی اپنے ایک معزز رکن خاندان کی کی۔ کوئی رذیل سے رذیل

شخص سے بھی ایسا سلوک نہیں کرتا کہ اپنے خاندان کا معزز شخص کاغذ پر دستخط کرانے آوے اور اس کو کہا جاوے کہ جب تک تو اپنی لڑکی مجھ کو نہ دے۔ میں اس کاغذ پر دستخط نہ کروں گا۔ اگر صاحبزادہ مرزابشیراحمد نے درست لکھا ہے اور واقعی صحیح ہے تو مرزا قادیانی کا اخلاق حسنہ بھی معلوم ہوگیا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ مضمون جس کا نام مرزا قادیانی خداتعالیٰ کی وحی رکھتے ہیں۔ خداتعالیٰ کی طرف سے ہرگز نہ تھے۔ صرف انسانی بناوٹ تھی۔ کیونکہ چالبازی اور دباؤ سے رشتہ لینے کی تجویز خداتعالیٰ قادر مطلق جس کو خود اختیارات حاصل ہیں۔ ایسی مکاری کیوں کرے۔ اگر مرزا قادیانی دستخط کر کے بھی ایسی بات کہتے تو تب بھی مرزا قادیانی کا کہنا۔ مرزااحمد بیگ ایسی نامناسب بات کو نہ مانتے۔ اس طرح تو چوہڑا، چمار بھی طمع اور لالچ اور دباؤ میں آکر لڑکی نہیں دیتا۔ چہ جائیکہ ایک جدی رشتہ دار ہو۔ یہ چال تو معمولی آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ یہ استخارہ اور خدا سے دریافت کر کے سلوک کرنا صرف اس واسطے تھا کہ یہ لوگ ڈر جاویں۔ مگر اس ناشائستہ حرکت سے وہ ایسے رنجیدہ خاطر ہوئے کہ مرتے دم تک مخالف رہے اور مرزا قادیانی اور ان کے خدا کی کچھ پرواہ نہ کی اور دوسری طرف مرزا قادیانی نے خط بھی لکھا جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے۔

’’مجھے خداتعالیٰ قادر مطلق کی قسم ہے کہ میں اس بات میں بالکل سچا ہوں کہ مجھے خداتعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا تھا کہ آپ کی دختر کلاں کا رشتہ اس عاجز سے ہوگا۔ اگر دوسری جگہ ہوگا تو خداتعالیٰ کی تنبیہیں وارد ہوں گی اور آخر کار اسی جگہ ہوگا۔‘‘ ۱۷/جولائی ۱۸۹۰ء

(کلمہ فضل رحمانی ص۱۲۴)

’’دوم: پھر خط لکھا کہ میں نے سنا ہے کہ عید کی دوسری یا تیسری تاریخ کو اس لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور آپ کے گھر کے لوگ اس مشورہ میں ساتھ ہیں۔ اس نکاح کے شریک میرے سخت دشمن ہیں، میرے کیا بلکہ دین اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ عیسائیوں کو ہنسانا چاہتے ہیں اور ہندوؤں کو خوش کرنا چاہتے ہیں اور اللہ اور رسول کے دین کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔‘‘ ۴/مئی ۱۸۹۱ء (کلمہ فضل رحمانی ص۱۲۵)

حضرات! اس خط کے مضمون نے الہام کی قلعی کھول دی ہے کہ یہ صرف چال تھی کہ ڈر کر وہ لوگ رشتہ کر دیں۔ خدا اور رسول کا واسطہ بھی درمیان لائے۔ عیسائیوں اور

ہندوؤں کو ہنسی اور اسلام کی ہتک کا ہتھکنڈہ بھی چلایا۔ مگر ہوا وہی جس کا مرزا قادیانی کو ڈر تھا۔ کوئی پوچھے کہ جب آپ قسم کھا کر کہتے ہیں کہ نکاح آسمان پر ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے کلمات بدلا نہیں کرتے۔ دیکھو الہام کے الفاظ: ’’**زوجنا کھا لا مبدل لکلماتی** ‘‘ہم نے خود تیرا نکاح باندھ دیا ہے۔ میری باتوں کو کوئی بدلا نہیں سکتا۔‘‘ (مکتوبات احمدیہ جلد اوّل ص۱۱۶ طبع قدیم، مکتوبات احمد ج اوّل ص۶۳۸، مکتوب نمبر۶۰ طبع جدید) تو پھر ایسی بے قراری اور لجاجت کیوں اور حیلہ سازی کس واسطے؟

’’سوم: اپنے بیٹے فضل احمد کی بیوی کے باپ کو غصہ کا اظہار کر کے اس کی لڑکی یعنی اپنی بہو کو طلاق دلوانے کی دھمکی دی، لکھتے ہیں۔ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا چکا ہوں کہ اس نکاح سے سارے رشتے ناطے توڑ دوں گا اور کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ اس لئے نصیحت کی راہ سے لکھتا ہوں کہ اپنے بھائی مرزا احمد بیگ کو سمجھا کر یہ ارادہ موقوف کراؤ۔‘‘ (کلمہ فضل رحمانی ص۱۲۷)

حضرات! غور فرماویں کہ پیغمبر دین ایسے ایمان کے کچے اور مغضوب الغضب ہوتے ہیں کہ غصہ میں آکر ظلم کریں۔ لڑکی کا رشتہ احمد بیگ نہ کرے اور سزا دی جاوے احمد بیگ کی ہمشیرہ کی لڑکی کو:

مجرموں کو چھوڑ کر بے جرم کو دینی سزا ۔۔۔ میرزا صاحب عدالت ہی بھلا کیا خاک کی

مسیح موعود کی صفت تو حضرت خاتم النّبیین نے حاکم عادل فرمائی ہے۔

’’چہارم: اپنی بہو سے خط لکھایا کہ میرے ماموں کو سمجھاؤ تو سمجھا لو سمجھا سکتے ہو۔ اگر نہیں تو پھر طلاق ہوگی اور ہزار طرح کی رسوائی ہوگی۔ اگر منظور نہیں تو جلدی مجھے اس جگہ سے لے جاؤ۔ پھر میرا اس جگہ ٹھہرنا مناسب نہیں۔‘‘ (کلمہ فضل رحمانی ص۱۲۸ مصنفہ قاضی فضل احمد)

اس سے ثابت ہے کہ مرزا قادیانی کا خدا سے کچھ تعلق نہ تھا۔ دہریوں کی طرح اپنی تدبیروں کے عامل تھے اور خدا کی مرضی کے تابع نہ رہنا چاہتے تھے۔ تقدیر خدا کے قائل نہ تھے۔ جب مقدر میں یہ تھا کہ پیشین گوئی پوری نہ ہو تو پھر کیونکر نکاح ہوتا۔ یہ بھی پتہ لگ گیا کہ الہام نکاح محمدی بیگم خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ تھا۔ اگر خدا کی طرف سے ہوتا تو ضرور پورا ہوتا۔ (کتاب استثنا باب ۱۸ آیت ۲۰،۲۱) ’’اگر تو اپنے دل میں کہے کہ کیونکر جانوں کہ یہ بات

خداوند کی کہی ہوئی نہیں ہے تو جان رکھ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے اور جو اس نے کہا ہے واقع نہ ہو یا پورا نہ ہو تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی۔ اس نبی نے گستاخی سے کہی ہے۔''

اب سوال ہوسکتا ہے کہ مرزا قادیانی نے کہاں لکھا ہے کہ ضرور نکاح ہوگا تو دیکھو ذیل کے الہامات وتحریرات مرزا قادیانی:

اوّل: ''خدا تعالیٰ نے پیش گوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد گاماں بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور مانع ہوں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائے گا۔ باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے اور ہر ایک روک کر درمیان سے اٹھا دے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا۔ کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔'' (ازالہ اوہام حصہ اوّل ص۳۹۶، خزائن ج۳ ص۳۰۵)

جب لڑکی کا نکاح دوسری جگہ ہوا تو مرزا قادیانی نے مریدوں کو یہ حوصلہ دیا کہ: ''بیوہ ہو کر ضرور میرے نکاح میں آجائے گی۔'' مگر ایسا نہیں ہوا۔

دوم: ''نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہ ہوگی اور میری موت آجائے گی۔''

(انجام آتھم ص۳۱، خزائن ج۱۱ ص۳۱)

حضرات! پیش گوئی پوری نہ ہوئی مرزا قادیانی کی موت آگئی اور اپنے اقرار سے جھوٹے ثابت ہوئے۔

سوم: ''یاد رکھو کہ اس پیش گوئی کی دوسری جز پوری نہ ہوئی یعنی احمد بیگ کا داماد میرے سامنے نہ مرا تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۴، خزائن ج۱۱ ص۳۳۸)

جب مرزا قادیانی کی زندگی میں داماد احمد بیگ فوت نہ ہوا بلکہ اب تک زندہ ہے حالانکہ فوج میں نوکر تھا اور جنگ یورپ میں شامل تھا تو مرزا قادیانی اپنے اقرار سے بد سے بدتر ٹھہرے۔

چہارم: مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ ۱۸۹۱ء میں اس عاجز کو سخت بیماری آئی۔ یہاں تک کہ قریب موت تک نوبت پہنچ گئی۔ بلکہ موت کو سامنے دیکھ کر وصیت بھی کر دی گئی اور اس وقت یہ معلوم ہو رہا تھا کہ اب آخری دم ہے اور کل جنازہ نکلنے والا ہے۔ تب میں نے اس پیش گوئی کی نسبت خیال کیا...... تب اسی حالت میں مجھے الہام ہوا: ''الحق من ربک فلا

تکونن من الممترین ’’یعنی یہ بات تیرے رب کی طرف سے سچ ہے تو کیوں شک کرتا ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۳۹۸، خزائن ج۳ ص ۳۰۶)

مرزا قادیانی کی یہ عبارت بلند آواز سے بتارہی ہے کہ مرزا قادیانی کو کامل یقین تھا کہ داماد احمد بیگ ضرور میری زندگی میں فوت ہوگا اور محمدی بیگم بیوہ ہوکر میرے نکاح میں آئے گی۔ مگر خدا کی شان مرزا قادیانی ۱۸ برس تک زندہ رہے اور دن رات اسی خواہش وانتظار میں رہے۔ آج نکاح ہوتا ہے مگر داماد احمد بیگ فوت نہ ہوا اور مرزا قادیانی کی ۶ پیش گوئیاں اور غلط ثابت ہوئیں۔ کیونکہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (شہادت القرآن ص ۸۱، خزائن ج۶ ص ۳۷۶) میں لکھا تھا:

۱...... ’’مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہوا۔‘‘

اور اپنے داماد کی موت دیکھ کر فوت ہو مگر ایسا نہ ہوا جس سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ مرزا احمد بیگ پیش گوئی کے مطابق مرزا قادیانی کے کہنے سے نہ مرا تھا بلکہ روز ازل سے ہی اس کی اتنی عمر مقرر تھی۔ پس یہ جواب بالکل غلط ہے کہ چونکہ احمد بیگ پیش گوئی کے مطابق مرگیا تو وہ لوگ ڈر گئے، دوم عذاب ٹل گیا۔ اس جواب میں مرزا قادیانی کی کس قدر ہتک ہے کہ ان کے نکاح کو جو کہ ایک نشان تھا اور ان کی دلی راحت حظ نفس کا باعث تھا اس کو عذاب الٰہی قرار دیا اور عذاب کا ٹل جانا مرزا قادیانی کو رشتہ دے دینے پر موقوف تھا۔ جب ان لوگوں نے نکاح نہ کیا تو عذاب کا ٹل جانا غلط ہے۔

(ماہنامہ تائید اسلام نمبر۵، اپریل ۱۹۲۴ء ص ۹ تا ۱۴)

(۵) قادیانی افتراء اور ناپاک جھوٹ کا جواب

ریویو آف ریلیجنز ماہ اگست ۱۹۱۵ء میں زیر عنوان: ’’مسیح ناصری کی قبر کشمیر میں‘‘ ایسا لغو اور بے بنیاد جھوٹ تراشا ہے کہ جس کا جواب دینا ضروری ہے تاکہ کوئی مسلمان ٹھوکر نہ کھائے۔

مولوی نظام الدین مبلغ کشمیر لکھتے ہیں کہ تبت والی انجیل جو ایک روسی سیاح نے دریافت کی ہے، اس میں لکھا ہے کہ عیسیٰ چودہویں سال میں تھے کہ سندھ کے اس طرف پہنچے اور پیارے خدا کے ملک میں آریہ لوگوں میں قیام اختیار کیا۔ (باب۵ آیت۱) اور ساتھ ہی حاشیہ میں اپنی طرف سے لکھتے ہیں کہ یہ تاریخی غلطی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب

ہندوستان کی طرف آئے تو اس وقت آپ کی عمر ۳۵ اور ۴۰ کے درمیان تھی۔ دوسرا جھوٹ اور بہتان یہ لکھا کہ کتاب (اکمال الدین ص۳۵۶) پر لکھا ہے جس کا ترجمہ بھی خود ہی کیا ہے کہ پھر اس نے کچھ عرصہ ان علاقوں اور شہروں کی سیر کی۔ حتی اتاہ الاجل یعنی اس کی موت آ گئی۔

مگر ساتھ ہی اپنے جھوٹ اور دجل کا خود ہی ثبوت دیتا ہے اور بالکل عقل ونقل کے خلاف لکھتا ہے کہ اس کتاب میں بجائے یسوع یا عیسیٰ کے یوز آسف ہے جو مخفف اور مرکب دوناموں سے ہے یعنی یسوع بن یوسف الخ اب ہر ایک امر کا ذیل میں جواب دیا جاتا ہے۔

اوّل تبت والی انجیل میں غلط لکھا ہے کہ چودھویں سال میں یسوع ہندوستان میں آیا وہ تو ۳۰ و ۴۰ کے درمیان ہندوستان آیا تھا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ دعویٰ بلا دلیل تسلیم نہیں ہوسکتا۔ مسیح کا ۳۳ برس کی عمر میں مصلوب ہونا اور مرفوع ہونا عیسائیوں اور مسلمانوں میں مسلم ہے۔ پہلے ہم اسی انجیل تبت والی سے ثابت کرتے ہیں: (فصل ۱۴ آیت ۱تا۵) ’’حاکم کے حکم سے سپاہیوں اور ان دو چوروں کو پکڑ لیا اور ان کو پھانسی کی جگہ پر لے گئے اور ان صلیبوں پر جو زمین میں گاڑی گئی تھیں چڑھایا۔ (۲) عیسیٰ اور دو چوروں کے جسم دن بھر لٹکتے رہے جو ایک خوفناک نظارہ تھا اور سپاہیوں کا ان پر برابر پہرا رہا۔ لوگ چاروں طرف کھڑے رہے۔ پھانسی یافتوں کے رشتہ دار دعا مانگتے رہے اور روتے رہے۔ (۳) آفتاب غروب ہوتے وقت عیسیٰ کا دم نکلا اور اس نیک مرد کی روح جسم سے علیحدہ ہوکر خدا میں جا ملی۔ (۴) اس طرح ابدی روح کے پرتوہ کی زندگی کا خاتمہ ہوا جس نے انسان کی شکل میں ظاہر ہوکر سخت گنہگاروں کو بچایا اور بہت تکلیفیں اٹھائیں۔ (۵) اس اثنا میں پلاطوس اپنے عمل بد کے سبب سے انبوہ عالم سے ڈرا عیسیٰ کی لاش اس کے والدین کے حوالے کی جنہوں نے پھانسی گاہ کے پاس ہی اس کو دفن کر دیا۔‘‘

ناظرین کرام! یہ ہر ایک جانتا ہے کہ جب ایک مدعی کا اپنا پیش کردہ گواہ مدعی کے برخلاف شہادت دے تو پھر عقل مند مدعی کا کوئی عذر باقی نہیں رہتا اور اس پر ڈگری ہو جاتی ہے۔ مولوی نظام الدین نے خود ہی روسی سیاح سمی نکولس لوکروچ کی انجیل پیش کی اور اسی انجیل کی مذکورہ آیات نے تمام مرزائی دروغ بافی کو طشت از بام کر دیا اور قادیانی طلسم کو پاش پاش کر دیا۔ کیونکہ اس میں لکھا ہے کہ عیسیٰ ۲۹ برس کی عمر میں ملک اسرائیل میں واپس آیا اور وہاں صلیب دیا گیا اور وہیں اس کی قبر ہے۔ دیکھو (فصل ۹ آیت ۱تا۵) جو اوپر درج ہے۔

پس روز روشن کی طرح اسی تبت والی انجیل سے مفصلہ ذیل امور ثابت ہوئے۔

ایک یہ کہ مسیح کی قبر پھانسی کی جگہ میں ہے یعنی بیت المقدس میں جیسا کہ بحالت مسلمانی مرزا قادیانی لکھ چکے ہیں۔ دیکھو(اتمام الحجۃ حاشیہ ص۱۹، خزائن ج۸ ص۲۹۷) ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بلدہ قدس میں ہے اور اب تک موجود ہے۔‘‘

مولوی نظام الدین بتائے کہ مرزا کی کون سی تحریر سچ ہے بلدہ قدس والی یا محلّہ خانیار کشمیر والی۔

دوسرا یہ امر ثابت ہوا کہ تمام دن مصلوب لٹکتا رہا اور یہ جھوٹ ہے کہ مسیح کو زندہ اتارا گیا اور اس کی جان صلیب پر نہ نکلی تھی۔

تیسرا یہ امر ثابت ہوا کہ اکمال الدین کی عبارت جو یوز آصف کی نسبت ہے یسوع کے حق میں ظاہر کرنا ’’یحرفون الکلم عن مواضعہ‘‘ کے مصداق ہے۔ کشمیر والی قبر ۱۹سو برس سے ہے جب کہ مسیح ابھی پیدا ہی ہوا تھا جب ۱۹سو سے ۱۲۰برس نکال دیں جو بقول مرزائیاں مسیح کی عمر ہے تو ۱۷۸۰ رہتے ہیں۔ اگر کشمیر والی قبر یسوع کی ہوتی تو ۱۷۸۰ء سے ہوتی نہ کہ ۱۹سو برس سے۔

چوتھا یہ بالکل غلط ہے اور جہالت ہے کہ یوز آصف یسوع کا مخفف ہے، کیونکہ مخفف کے الفاظ کامل سے کم ہوتے ہیں، جیسا کہ مشاہدہ ہے۔ نظام الدین، امام الدین، تاج الدین، غلام محمد، محمود احمد، کامل نام ہیں اور ان کے مخفف بالترتیب یوں ہوں گے۔ جامو، ماموں، تاجہ، گاماں، مہو، اہمو۔ وغیرہ!

یہ کبھی نہیں ہوا کہ مخفف کے الفاظ کامل سے بھی بڑھ جاویں جیسا کہ یسوع کے حرف ۴ ہیں اور یوز آصف کے چھ۔ تخفیف کے معنی زیادتی کسی لغت میں نہیں۔

پس یہ جہالت ہے کہ یوز آصف کی قبر یسوع کی قبر بتائی جائے۔

ہم مرزا اور دوسرے مرزائیوں کی تحریروں سے یہ غلط ثابت کرنے کو تیار ہیں کہ یسوع کی قبر کشمیر میں ہے۔ بشرطیکہ مولوی نظام الدین چیلنج منظور کریں اور بحث کے لئے تیار ہوں۔

پیر بخش

(ماہنامہ تائید اسلام نمبر۲۱/اگست ۱۹۲۵ء ص۱۴،۱۵)

(۶) ایک غلط جواب اور قادیانی فلاسفی

مدت سے مرزا قادیانی پر اعتراض ہو رہا ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کو دھوکا دینے کے واسطے بدترین جھوٹ لکھا ہے کہ صحیح بخاری جو بعد کتاب اللہ کے اصح الکتب ہے اس میں لکھا ہے کہ: ''ہذا خلیفۃ اللہ المہدی'' (شہادت القرآن ص۴۱ ملخص، خزائن ج۶ ص۳۳۷) جب مرزائیوں سے مطالبہ ہوا تو اناپ شاپ جواب اپنی عادت اور قادیانی سنت کے مطابق ''سوال دیگر جواب دیگر'' کے مصداق بنتے رہے کہ مرزا قادیانی نے بہت کتابیں تصنیف کی ہیں بھول کر لکھ دیا گیا ہے اور یہ کاتب کی غلطی ہے۔ مرزا قادیانی کی غلطی نہیں۔ کبھی لکھا مرزا قادیانی خود ازالہ اوہام میں لکھا ہے کہ: ''یہ حدیث صحیح بخاری و مسلم میں نہیں۔''

اس پر مسلمانوں نے لکھا کہ اس جواب سے تو مرزا قادیانی عظیم الشان کاذب ثابت ہوئے کہ ایک طرف لکھتے ہیں کہ بخاری میں ہے اور دوسری طرف لکھتے ہیں۔ بخاری میں نہیں۔ یہ تعارض ان کا کذب ثابت کرتا ہے۔ مگر مضحکہ خیز جواب مندرجہ (ریویو آف ریلیجنز اپریل ۱۹۲۶ء) ہے جو کہ عقلاً و نقلاً باطل ہے۔

فاضل مجیب صاحب لکھتے ہیں کہ: ''سبقت قلم ہے'' یہ ایسا ہی جواب ہے کہ کوئی خبیث النفس کسی کو قتل کر دے اور کہہ دے کہ یہ سبقت صمصام ہے۔ اگر اس عذر سے قاتل قتل کے جرم سے بری ہو سکتا ہے تو مرزا قادیانی بھی دروغ کے جرم سے بری ہو سکتے ہیں۔ ورنہ یہ جواب بالکل غلط ہے۔ کیونکہ قلم صرف ایک آلہ تحریر ہے بغیر حرکت دینے اور ارادہ کاتب کے کچھ نہیں لکھ سکتی۔ یہ آج دنیا کو معلوم ہوا کہ قلم خود بخود بغیر قصد و ارادہ کاتب کے کچھ نہیں لکھ سکتی۔

فاضل مجیب صاحب جواب دیں کہ قلم بھی ذی روح ہے اور خود بخود بغیر لکھنے والے کے لکھ سکتی ہے اور یہ ''عذر گناہ بدتر از گناہ'' نہیں کہ حضرت خلاصہ موجودات خاتم النّبیین ﷺ کا نماز میں سہو فرمانا اور ایک دجال مدعی نبوت کاذبہ کا اپنے جھوٹے دعویٰ کے ثبوت میں جھوٹ بول کر مسلمانوں کو دھوکا دینا جو کہ قیاس مع الفارق ہے۔ کیونکر برابر ہو سکتا ہے؟

محمد پیر بخش بقلم خود

(ماہنامہ تائید اسلام نمبر۷، جولائی ۱۹۲۶ء ص۵)

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

ختم نبوت

اور

مرزائی ژاژخائی کا جواب

جناب بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترا ز وے ز خبرد پیش آرد نیک بسنج   کہ تا بگفت وشنید تو اعتبار بود

یہ قاعدہ کلّیہ ہے کہ دعویٰ بلادلیل باطل ہے۔ جب کبھی مرزا قادیانی کی نبوت کاذبہ کے دعویٰ کی دلیل قرآن شریف اور احادیث نبویہ علیہ السلام سے مانگی جاتی ہے تو مرزائی صاحبان من گھڑت ڈھکوسلے لگاتے ہیں اور تفسیر بالرائے کے جرم کے مرتکب ہوتے ہیں اور بے محل آیات واحادیث کو پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کوئی دفعہ جواب دیئے گئے ہیں۔ مگر پھر بھی بار بار وہی غلط بیانی اور دھوکا دہی سے کام لے کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

(ریویو آف ریلیجنز ماہ اکتوبر ۱۹۲۶ء ص۳۸۶) پر زیرعنوان: ''کیا رسول اللہ ﷺ کے بعد سلسلہ نبوت بند ہے؟'' لکھتا ہے کہ: ''جب کبھی خداتعالیٰ کے مامور دنیا میں آئے دنیا نے ان کو تسلیم نہیں کیا اور ہمیشہ استہزاء سے کام لے کر اپنے آپ کو مورد عذاب الٰہی بنالیا۔ حالانکہ خود نبیوں سے جو مرزا قادیانی کے بعد ان کے مریدوں میں سے ہوئے منکر ہوکر مورد عذاب الٰہی ہورہے ہیں۔ بقول ان کے جب سلسلہ نبوت جاری ہے تو پھر ان دونوں سے انکار کیوں؟ اسی واسطے اس کا جواب دیا جاتا ہے۔

بے شک حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد سلسلہ نبوت بند ہے بدیں دلائل:

اوّل: آسمانی کتابوں سے ثابت ہے کہ سلسلہ وحی ونبوت ورسالت بعد حضرت خاتم النّبیین مسدود ہے۔ انجیل برنباس میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سوال کیاگیا کہ کیا بعد محمد رسول اللہ ﷺ کے بھی رسول آتے رہیں گے تو آپ نے جواب دیا کہ نہیں وہ اصل عبارت یہ ہے: ''جو چیز مجھ کو تسلی دیتی ہے وہ یہ ہے کہ اس رسول (یعنی محمد) کے دین کی کوئی حد نہیں۔ اس لئے کہ اللہ اس کو درست اور محفوظ رکھے گا۔ کاہن نے جواب میں کہا کہ کیا رسول اللہ کے آنے کے بعد اور رسول بھی آئیں گے۔ رسول یسوع نے جواب دیا۔ اس کے بعد خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے سچے نبی کوئی نہیں آئیں گے۔ مگر جھوٹے نبیوں کی ایک بڑی بھاری تعداد آئے گی۔'' (انجیل برنباس فصل ۹۷ آیت ۶ تا۹)

اس انجیل کے مطابق قرآن شریف نے شروع میں ہی فرما دیا اور بلند آواز سے اعلان کر دیا کہ اے محمدؐ اب تیرے بعد نہ کوئی کتاب آئے گی اور نہ کوئی جدید ہدایت نامہ۔ یہی کتاب قیامت تک ذریعہ نجات ہوگی اور اسی وحی محمدیہ کے پیرو نجات پائیں گے۔ وہ آیت شروع قرآن میں ہے: ’’**والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرۃ ہم یوقنون. اولٰئک علٰی ہدی من ربہم واولٰئک ہم المفلحون** (البقرۃ:۴،۵)‘‘

(ترجمہ) اور اے پیغمبر جو کتاب تم پر اتری اور جو تم سے پہلے اتریں ان سب پر ایمان لاتے ہیں اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے پروردگار کے سیدھے راستے پر ہیں اور یہی آخرت میں من مانی مرادیں پائیں گے۔

پھر ایمان والوں کو حکم دیا۔ ’’**یا ایہا الذین آمنوا اٰمنوا باللہ ورسولہ والکتاب الذی انزل من قبل** (النساء:۱۳۶)‘‘

(ترجمہ) مسلمانو! اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول (محمد) پر اتاری ہے اور ان کتابوں پر جو کتاب قرآن سے پہلے دوسرے پیغمبروں پر اتاریں۔

پھر فرمایا: ’’**الذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک** (البقرۃ:۴)‘‘

(ترجمہ) اور وہ مسلمان اس کتاب پر جو (اے محمد) تم پر اتری اور ان کتابوں پر جو تم سے پہلے اتریں ایمان لاتے ہیں۔

’’**اٰمنا باللہ وما انزل الینا وما انزل من قبل** (المائدۃ:۵۹)‘‘

(ترجمہ) ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور ساتھ اس کتاب کے جو اتاری گئی طرف ہماری اور ساتھ اس کتاب کے جو اتاری گئی پہلے ہم سے۔

پھر فرمایا: ’’**وہذا کتاب انزلناہ مبارک فاتبعوہ واتقوا لعلکم ترحمون** (الانعام:۱۵۵)‘‘

(ترجمہ) اور یہ کتاب (یعنی قرآن) ہم نے ہی اس کو اتارا ہے برکت والی کتاب تو تم اسی کے حکم پر چلو اور خدا سے ڈرتے رہو۔ عجب نہیں تم پر رحم کیا جائے۔

پھر فرمایا: ''**کذالک یوحی الیک والی الذین من قبلک اللہ العزیز الحکیم** (الشوریٰ:۳)''

(ترجمہ) اسی طرح اللہ جو زبردست اور حکمت والا ہے تمہاری طرف اور ان پیغمبروں کی طرف جو تم سے پہلے ہو چکے ہیں وحی بھیجتا رہا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک رسول کی نسبت پیش گوئی فرمایا: ''**یاتی من بعدی اسمہ احمد**'' اگر محمد رسول اللہ کے بعد سلسلہ رسل جاری رہتا تو لفظ رسل چاہئے تھا۔ مگر پیش گوئی میں لفظ رسول ہے جو واحد ہے۔

تمام قرآن شریف میں ''**من قبلک**'' آیا ہے ''**من بعدک**'' کہیں نہیں لکھا جس سے اظہر من الشمس ہے کہ حضرت خاتم النّبیین کے بعد نہ کوئی نبی پیدا ہوگا اور نہ کوئی جدید وحی جو ذریعہ نجات ہو سکے من جانب اللہ نازل ہوگی۔

طریق انصاف و دیانت و امانت یہ ہے کہ مرزا قادیانی اور ان کے مرید کوئی ایک آیت پیش کرتے جس میں لکھا ہوتا کہ اے محمدؐ ہم تیرے بعد نبی بھیجتے رہیں گے اور وحی رسالت تیرے بعد جاری رکھیں گے۔ مگر سب مرزائیوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور کوئی آیت ایسی نہ دکھا سکے اور کیونکر دکھاتے جب کہ قرآن میں ہے ہی نہیں۔ ہاں! کج بحثی کے طور پر بغیر کسی نص قرآنی و حدیثی کے بحث کرتے ہیں اور ہر جگہ مغلوب ہوتے ہیں۔ ذیل میں ہم ان کی کج بحثی کے جوابات نمبروار درج کرتے ہیں اور جواب دیتے ہیں۔ ان کے جواب کو قولہ اور اپنے جواب الجواب کو اقول سے بیان کریں گے۔

قولہ: الجواب الاوّل: خاتَم بفتح تاء کے معنی ختم کرنے والا، کرنا عربی زبان سے سخت جہالت کا ثبوت ہے۔

اقول: آپ کے اس گستاخانہ جواب سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی آپ کے پیر و مرشد سخت جاہل تھے اور اسی جہالت کا نتیجہ ہے کہ آپ خود مرزا قادیانی کی کتابوں سے

ناواقف اور محض جاہل ہیں یا جان بوجھ کر دھوکا دیتے ہیں۔ دیکھو مرزا قادیانی خود خاتم النّبیین کے معنی ’’ختم کرنے والا نبیوں کا‘‘ کرتے ہیں۔

(ازالہ اوہام حصہ دوم ص۶۱۴، خزائن ج۳ ص۴۳۱) ’’ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ‘‘یعنی محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ اور ختم کرنے والا نبیوں کا ہے۔

اب مرزائی صاحب آپ سوچو کہ آپ کی جہالت نے آپ کو کہاں تک پہنچایا کہ تمہارا مرشد بھی تمہاری یاوہ گوئی اور دشنام دہی سے محفوظ نہ رہا اور اگر شرم وحیا ہے تو آئندہ سوچ کر لکھا کرو۔ اپنے مرشد کی ہتک کسی مذہب میں جائز نہیں۔

دوم: (حمامۃ البشریٰ ص۲۰، خزائن ج۷ ص۲۰۰) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ’’ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسولہ اللہ وخاتم النبیین‘‘

ترجمہ مرزا قادیانی: ہم نے محمد کو کسی مرد کا باپ نہیں بنایا۔ ہاں! وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے خاتم ہیں۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اس محسن رب نے ہمارے نبی کا نام خاتم الانبیاء رکھا ہے اور کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا اور آنحضرت ﷺ نے طالبوں کے لئے بیان واضح سے اس کی تفسیر یہ کی ہے ’’لانبی بعدی‘‘ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

کیوں مرزائی صاحب ہوش وحواس قائم ہیں آپ کے مرشد آپ ہی کے قول سے سخت جاہل ثابت ہوئے یا کوئی کسر باقی ہے؟ آسمانی کتاب انجیل اور قرآن شریف اور احادیث نبوی سے تو یہود یانہ تحریف سے نبیوں کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے جاری سمجھتے ہیں۔ اب مرزا قادیانی کے کلام کو بھی چاٹ لوگے۔

سوم: مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد سلسلہ نبوت ورسالت بند ہو گیا ہے۔

دیکھو ذیل کی عبارات: ’’قرآن کریم بعد خاتم النّبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو۔ کیونکہ رسول کو علم دین بتوسط جبرائیل ملتا ہے اور باب نزول جبرائیل بہ پیرایہ وحی رسالت مسدود ہے اور یہ بات خود ممتنع ہے کہ دنیا میں رسول تو

آوے مگر سلسلہ وحی رسالت نہ ہو۔'' (ازالہ اوہام حصہ دوم ص۱۶۷، خزائن ج۳ ص۵۱۱)

قولہ: الجواب ثانی: قرآن کریم کا دعویٰ ہے: ''لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً'' کہ اگر قرآن شریف خدا تعالیٰ کا کلام نہ ہوتا تو اس میں اختلاف ہوتا۔ پس قرآن شریف میں اختلاف نہیں۔ مگر خدا تعالیٰ قرآن شریف میں متعدد بار فرما چکا ہے کہ انبیاء آتے رہیں گے۔ چنانچہ ہم اس وقت مشت نمونہ از خروار صرف تین آیات پیش کرتے ہیں۔

۱...... ''یابنی آدم امّا یاتینّکم رسل منکم''

۲...... ''اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلاً ومن الناس''

۳...... ''یا ایھاالناس کلوا من الطیبات''

اقول: قرآن شریف کی ان آیات سے سلسلہ نبوت جاری سمجھنا بالکل غلط ہے۔

اوّل تو مرزا قادیانی کا جن کا دعویٰ ہے کہ میں قرآن دانی میں سب سے افضل ہوں غلط ہو جائے گا۔ کیونکہ وہ سلسلہ نبوت ورسالت ختم شدہ مانتے ہیں جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا۔

دوم: مسیح موعود کا دعویٰ بھی ان کا غلط ہوا۔ کیونکہ جو شخص اپنے مریدوں جیسا بھی قرآن فہم نہیں وہ امام زمان اور مسیح موعود کس طرح ہوسکتا ہے۔

سوم: مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ محمد ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔ چنانچہ حضرت خاتم النّبیین کی تعریف میں لکھتے ہیں:

ہست او خیرالبشر خیرالانام ہر نبوت را برو شد اختتام

(ضمیمہ سراج منیر ص ح، خزائن ج۱۲ ص۹۵)

چونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔ اس واسطے اگر ہزار نہیں لاکھ نہیں کروڑوں جاہل اکھٹے ہوکر رسول اللہ کے برخلاف تفسیرا اپنے من گھڑت ڈھکوسلوں سے کریں۔ مسلمان کبھی تسلیم نہیں کر سکتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''انما ھلک من کان قبلکم بھذا ضرب الکتاب اللہ بعضہ ببعض'' آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے لوگ تباہ ہوگئے کہ انہوں نے خدا کی کتاب کے بعض کو بعض سے لڑایا۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں۔ میں کہتا ہوں قرآن کے ساتھ تدافع کرنا حرام ہے اوراس کی شکل یہ ہے کہ ایک شخص اپنے مذاہب کے اثبات کی غرض سے استدلال کرے اور دوسرا شخص اپنے مذہب کے ثابت کرنے کے لئے اور دوسرے مذاہب کے ابطال یا بعض کے بعض پر تائید کرنے کی غرض سے دوسری آیت پیش کرے۔

پس مرزا قادیانی کے مرید مرزا کو نبی بنانے کے لئے تدافع کرتے ہیں اور نصوص قطعیہ شرعیہ کا تدافع کرتے ہیں جو حرام ہے۔قرآن شریف میں کوئی آیت نہیں جس میں لکھا ہو کہ اے محمد ہم تیرے بعد وحی اور نبی بھیجتے رہیں گے یا نبوت ورسالت کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے جاری ہے اور جاری رہے گا۔پس قرآن میں تعارض یعنی پہلی آیت: ’’**یابنی آدم امّا یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم اٰیاتی فمن اتقی واصلح فلا خوفٌ علیهم ولاهم یحزنون (الاعراف:۳۵)**‘‘

یعنی اے بنی آدم انسانو تم میں ضرور رسول آئیں گے۔اس آیت میں صاف طور پر خدا تعالیٰ تاکیدی الفاظ میں فرماتا ہے: ’’**امّا یأتینکم رسل منکم**‘‘ کہ البتہ ضرور رسول آئیں گے۔

__الجواب__: اس آیت میں خدا تعالیٰ نے چونکہ بنی آدم کو خطاب کیا ہے کہ اے آدم کی اولاد اور محمد رسول اللہ ﷺ یا امت محمدیہ کو خطاب خاص طور پر نہیں فرمایا تو یہ آیت بعد محمد ﷺ کے ہمیشہ رسولوں کے آنے کے واسطے نص نہیں ہے۔

دوم: یہ آیت حضرت آدم علیہ السلام کے قصہ کے متعلق ہے اور خدا تعالیٰ نے بطور حکایت بیان کی ہے۔

جیسا کہ سورہ بقرہ میں فرمایا: ’’**فتلقٰی آدم من ربه کلمات فتاب علیه انّه هو التواب الرحیم قلنا اهبطوا منها جمیعاً فامّا یأتینکم منی هدیً فمن تبع هدٰی فلا خوفٌ علیهم ولاهم یحزنون. والذین کفروا وکذّبوا باٰیٰتنا اولٰئک اصحاب النار هم فیها خالدون (البقرة:۳۷تا۳۹)**‘‘

پس آدم نے پروردگار سے معذرت کے چند کلمات سیکھ لئے اور ان کلمات کی

برکت سے خدا نے ان کی توبہ قبول کر لی بے شک وہ بڑا ہی درگزر کرنے والا مہربان ہے۔ہم نے حکم دیا کہ تم سب کے سب یہاں سے اتر جاؤ تو ساتھ ہی سمجھایا کہ اگر ہماری طرف سے تم لوگوں کے پاس کوئی ہدایت پہنچے تو اس پر چلنا کیونکہ جو ہماری ہدایت کی پیروی کریں گے۔ آخرت میں ان پر نہ تو کسی قسم کا خوف طاری ہوگا اور نہ وہ کسی طرح پر آزردہ خاطر ہوں گے اور جو لوگ نافرمانی کریں گے اور ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے وہ ہی دوزخی ہوں گے اور وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔''

چنانچہ تاریخ عالم ظاہر کر رہی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام اور اس کی اولاد سے سلسلہ رسل جاری ہوا اور حضرت خاتم النّبیین پر ختم ہوا۔جیسا کہ قرآن شریف کی آیت خاتم النّبیین سے ظاہر ہے۔اگر کوئی کمبخت...... خاتم النّبیین کے ہوتے ہوئے سلسلہ انبیاء ورسل جاری کہے تو وہ قرآن میں تعارض پیدا کرنے کا مجرم ہوگا۔کیونکہ قرآن میں تعارض ممکن نہیں۔اس لئے کہ جس کلام میں تعارض ہو وہ خدا کا کلام نہیں ہوسکتا۔پھر قرآن شریف میں آدم کے قصے کی تیسری آیت ذکر فرمائی اور وہ یہ ہے:''**قال اھبطا منھا جمیعاً بعضکم لبعض عدوٌ فامّا یأتینکم منی ھدیً فلا یضلّ ولا یشقی** (طٰہٰ:۱۲۳)''

(ترجمہ) جب آدم نے نافرمانی کی تو خدا نے آدم اور شیطان کو حکم دیا کہ تم دونوں بہشت سے نیچے اتر جاؤ ایک کا دشمن ایک اور زمین پر پھولو پھلو۔پھر اگر تمہارے پاس یعنی تمہاری نسلوں کے پاس ہماری طرف سے ہدایت آئے تو جو ہماری ہدایت پر چلے گا وہ نہ راستہ سے بھٹکے گا اور نہ آخرکار ابدی بدبختی میں پڑے گا۔

اب روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ یہ خطاب ابتدائے آفرینش میں تھا اور خداتعالیٰ نے اسی کے مطابق سلسلہ رسالت ونبوت آدم سے جاری کیا اور حضرت خاتم النّبیین پر ختم فرمایا۔افسوس مضمون نویس مرزائی صاحب مرزاقادیانی کی تعلیم اور کتابوں کا بھی واقف نہیں۔ہم ذیل میں مرزاقادیانی کی عبارت درج کر کے قادیانی مضمون نویس سے دریافت کرتے ہیں کہ اگر حضرت محمد ﷺ کے بعد سلسلہ نبوت ورسالت جاری ہے تو انہوں نے ایسا کیوں لکھا۔

مرزا قادیانی کہتے ہیں:’’اور سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہوگئی۔‘‘اشتہار دہلی جو دوبارہ میر قاسم علی مرزائی نے اپنی کتاب دین الحق میں شائع کیا۔ (مجموعہ اشتہارات ج۱ص۲۱۴)

کیا اب بھی کوئی مرزائی کہہ سکتا ہے کہ سلسلہ نبوت جاری ہے اور قرآن کی ان آیات سے مرزا قادیانی جاہل تھے اور پھر مرید بھی رہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

اس آیت:’’امّا یأتینّکم ‘‘کے معنی جو اہل زبان صحابہ کرام اور رسول اللہ ﷺ نے کئے اور رسول اللہ ﷺ نے خاتم النّبیین کے معنی’’لانبی بعدی ‘‘کے اور ہر ایک حدیث میں فرمایا اور’’لانبی بعدی ‘‘پر خود عمل فرما کر پہلے امتی مدعیان نبوت مسیلمہ کذاب واسود عنسی کو کافر قرار دے کر ان پر فتویٰ کفر صادر فرما کر اس کے ساتھ جہاد کا حکم دیا اور خداتعالیٰ نے ان کاذبان کو بمعہ ان کی امتیوں کے نابود فرمایا اور خلفائے اسلام نے بھی مدعیان بعد حضرت خاتم النّبیین کو قتل کرایا۔ کیا۱۳سو برس میں کسی مسلمان کو یہ آیت:’’امّا یأتینّکم ‘‘یاد نہ آئی جواب قادیانی علماء کو نظر آئی۔ جنہوں نے قرآن کی شان فصاحت وبلاغت کو بھی نعوذ باللہ خاک میں ملا دیا۔ کیا مخالفین اسلام اعتراض نہ کریں گے کہ ایسی کلام جس میں تعارض ہو اور جس کے معنی محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ اور تمام سلف صالحین ۱۳سو برس تک نہ سمجھے اور تمام امتی نبیوں کو قتل کراتے رہے۔ ایسی کلام کیسے فصیح وبلیغ ہوسکتی ہے۔ حالانکہ مرزا قادیانی خود اور ان کے مرید خود ہی کہتے ہیں اور اصول مقرر کیا ہے کہ قرآن کی تفسیر وہی صحیح ہوسکتی ہے جو قرآن کی دوسری آیات کے مطابق ہو۔ چونکہ مرزائیوں کی تفسیر قرآن کی دوسری آیات کے مخالف ہے۔ اس لئے مردود ہے اور قابل قبولیت نہیں اور ’’اما یاتینّکم ‘‘سے اگر ہمیشہ نبیوں کا آنا تسلیم کریں تو مفصلہ ذیل زبردست اعتراضات وارد ہوتے ہیں۔

اعتراض اوّل:’’یقصّون علیکم اٰیاتی ‘‘سے ظاہر ہے کہ وہ رسل صاحب

کتاب اور شریعت ہوں گے۔ چنانچہ حضرت خاتم النّبیین سے پہلے رسول صاحب کتاب وشریعت آچکے اور سب کے بعد حضور علیہ السلام تشریف لائے۔ مرزاقادیانی جب خود فرماچکے کہ ''من نیستم رسول ونیاوردہ ام کتاب۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص۴، خزائن ج۱۸ص۲۱۱)

بتاؤ مرزاقادیانی جب کوئی شریعت اور کتاب وہدایت نہیں لائے تو پھر کیونکر مرزاقادیانی اس آیت کے مصداق ہوسکتے ہیں۔

اعتراض دوم: مرزاقادیانی کا دعویٰ ہے کہ: ''میں مسیح موعود ومہدی مسعود ہوں۔'' (اتمام الحجہ ص۳، خزائن ج۸ص۲۷۵)

اور چونکہ مسیح نبی ورسول اللہ تھا جو محمد کے پہلے مبعوث ہوچکا تھا اور آخیر دنیا پر دوبارہ آنے والا ہے اور اس کے بعد قیامت آجائے گی۔ حالانکہ اس آیت میں ہے کہ رسول آویں گے اور وہ سب شریعت وہدایت لاویں گے۔ جب سلسلہ دنیا ہی نہ رہے گا تو رسولوں کا کتاب اور ہدایت لانا عبث اور فضول ہے اور خدا فضول کام نہیں کرتا۔ پس یہ وہی رسول ہیں جو محمد سے پہلے آنے والے تھے جن کا آنا محمد کے آنے سے بند ہوگیا جو قیامت تک بند رہیں گے۔ جیسا کہ حضرت مسیح کی پیش گوئی ہے۔

(انجیل متی باب۲۴، آیت۳سے) ''جب وہ زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تھا۔ اس کے شاگرد یعنی یسوع کے اس کے پاس آئے اور بولے کہ کہو یہ کب ہوگا اور تیرے آنے کا اور دنیا کے آخیر کا نشان کیا ہے۔ (۴) اور یسوع نے جواب دے کے انہیں کہا خبردار رہو کہ تمہیں کوئی گمراہ نہ کرے۔ (۵) کیونکہ بہتیرے میرے نام پر آویں گے اور کہیں گے کہ میں مسیح ہوں اور بہتوں کو گمراہ کریں گے۔

بتاؤ اگر ہمیشہ رسول آتے رہیں گے تو مرزاقادیانی کے بعد جو دو شخص مدعیان نبوت ورسالت ہوئے ان کو قادیانی کیوں نہیں مانتے اور خود بقول خود کافر ہورہے ہیں۔ ایک مولوی عبداللطیف ساکن گناچور ضلع جالندھر اور دوسرا میاں نبی بخش ساکن معراج کے ضلع سیالکوٹ اور دو نبیوں کے انکار سے قادیانی امت کافر ہورہی ہے۔ جواب اسناد شرعیہ سے ہونا چاہئے، من گھڑت ڈھکوسلے مردود ہوں گے۔

قولہ:’’یا ایھا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحاً‘‘یعنی اے رسولو! پاک کھانے کھاؤ اور نیک اعمال کرو۔ یہ جملہ ندائیہ ہے جو حال اور استقبال پر دال ہے اور رسل جمع ہے جو ایک سے زیادہ پر بولا جاتا ہے۔ پس صاف ثابت ہے کہ اس آیت کے نزول کے وقت رسول اللہ ﷺ کے علاوہ اور بھی رسول موجود تھے یا بعد میں آنے والے تھے۔ پہلی صورت تو صحیح نہیں۔ پس دوسری صورت ہی صحیح ہے کہ رسول اللہ کے بعد بھی رسول آتے رہیں گے۔

الجواب: سخت حیرت ہے من گھڑت ڈھکوسلے لگاتے ہیں۔ حالانکہ اوپر کی آیات میں جو ملی ہوئی ہیں ان رسولوں کے نام قرآن شریف میں درج ہیں۔ یعنی حضرات موسیٰ اور ہارون اور عیسیٰ کو بصیغہ جمع مخاطب فرمایا۔ جس سے مطلب خداوندی یہ ہے کہ ہم تو تمام رسولوں کو یہی حکم کرتے آئے ہیں کہ عمل نیک کرو اور ستھری چیزیں کھاؤ۔ افسوس! قرآن میں تحریف کر کے اپنی طرف سے اتنی عبارت بڑھادی کہ یہ وہ رسل ہیں کہ جو آنحضرت ﷺ کی وحی قرآن کے ماتحت آنے والے ہیں۔ حالانکہ مخاطب رسولوں کے گزشتہ رسولوں میں سے ہیں جن کے نام مذکور ہو چکے ہیں۔ موسیٰ وہارون اور عیسیٰ علیہم السلام ان ناموں کے ہوتے ہوئے یہ مغالطہ دینا کہ یہ رسل وہ ہیں جو رسول اللہ کے بعد قرآن کے ماتحت آنے والے ہیں۔ یہ یہودیانہ تحریف ہے مسلمان کی شان سے بعید ہے۔ کیونکہ ایک طرف خدا نے محمد ﷺ کو خاتم النّبیین فرمایا اور دوسری طرف محمد ﷺ کے بعد آنے والے رسولوں کو مخاطب کرنا یہ اختلاف کثیر کوئی مخبوط الحواس ہی کر سکتا ہے جس کے دل میں نور ایمان نہیں۔ قرآن شریف میں خدا خود فرمادے کہ جس کلام میں اختلاف ہو وہ خدا کا کلام نہیں ہو سکتا اور خود قرآن میں اختلاف کرے۔ ’’امتکم‘‘ کا خطاب جو’’الرسل‘‘ کی طرف راجع ہے۔ اس کو محمد ﷺ کے بعد رسول آنے والے ہیں کہنا بنائے فاسد علی الفاسد ہے۔

جب رسول اللہ کے بعد کوئی رسول آنا ہی نہیں تو ان کی طرف خطاب کیسے ہو سکتا ہے۔ بے شک مضارع کا صیغہ حال اور استقبال کے واسطے آتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کے آگے گزشتہ زمانہ اور حال واستقبال یکساں حاضر ہے اور اس کا علم محیط کل ہے۔ اس واسطے

گزرے ہوئے اور آنے والے رسول سب اس کے آگے حاضر ہی ہیں۔ اس واسطے صیغہ مضارع کا جو حال واستقبال کے معنوں میں آتا ہے استعمال فرمایا۔ جملہ ندائیہ کے واسطے منادی کا ہونا ضروری ہے تو یہ رسل وہی ہیں جن کا ظہور حضرت خاتم النّبیین کے پہلے اور آدم علیہ السلام کے بعد ہو چکا ہے۔ یہ اصول مسلمہ فریقین ہے کہ قرآن کے معنی اور تفسیر کرنے میں حدیثوں کی مخالفت نہیں کرنی چاہئے۔

اگر حدیث کی تاویل قرآن کے مطابق نہ ہو سکے تو ایسی حدیث کو ترک کرنا چاہئے۔ کیونکہ جیسا کہ قرآن شریف حضرت خاتم النّبیین ﷺ سمجھے دوسرا نہیں سمجھ سکتا۔ پس قرآن کی آیت خاتم النّبیین کی تشریح وتفسیر جو رسول اللہ ﷺ نے خود فرمادی وہی درست ہوگی۔ اگر ہزار جاہل بلکہ لاکھوں کروڑوں کذاب رسول اللہ ﷺ کے خلاف معنی وتفسیر کریں وہ ہرگز قابل تسلیم نہ ہوں گے۔ خاتم النّبیین کے معنی جب رسول اللہ ﷺ نے خود ''لا نبی بعدی'' فرمادے تو پھر کسی جاہل کے معنی کوئی مسلمان تسلیم نہیں کر سکتا اور نہ دائرہ اسلام سے خارج ہو سکتا ہے۔ اب ہم وہ حدیثیں ذیل میں درج کرتے ہیں تاکہ مسلمان خود فیصلہ کرسکیں کہ آج ۱۳سو برس کے بعد خاتم النّبیین کے معنی جو قادیانی علماء کر کے قرآن کی مخالفت کرتے ہیں بالکل مغالطہ دیتے ہیں۔

حدیث اوّل: ''سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلّهم یزعم انه نبی اللّٰه وانا خاتم النّبیین لا نبی بعدی'' (ترجمہ) میری امت میں تیس جھوٹے نبی ہونے والے ہیں انہیں سے ہر ایک کا گمان یہ ہوگا کہ میں نبی اللہ ہوں۔ حالانکہ میں خاتم النّبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حدیث دوم: ''کانت بنوا اسرائیل تسوسهم الانبیاء کلما هلک نبی خلفه نبی وسیکون خلفاء'' (صحیح بخاری ص۲۹۱) (ترجمہ) مجھ سے پہلے بنی اسرائیل ادب سکھائے جاتے تھے۔ نبیوں سے جس وقت فوت ہوتا ایک نبی قائم مقام اس کے بھیجا جاتا اور نبی اور قریب ہے کہ میرے بعد میرے خلیفے ہوں گے۔ یہ حدیث بخاری کی ہے جس کے صحیح ہونے میں کسی کو شک نہیں ہو سکتا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے خود قرآن کی

آیت خاتم النّبیین کے معنی ’’لانبی بعدی‘‘ کردیئے تو کسی مسلمان کا حوصلہ نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرے اور جہنم کا وارث بنے۔ اس حدیث میں فیصلہ ہوگیا کہ غیرتشریعی نبی، مجاز نبی، غیرحقیقی نبی، تبلیغی نبی، ظلی نبی، بروزی نبی، فنافی الرسول نبی، استعاری نبی، ناقص نبی، نقلی نبی، غرض کسی قسم کی نبوت میرے بعد نہیں ہوگی۔ کیونکہ ایسے نبیوں کے کام علماء امت وخلفائے اسلام کیا کریں گے۔

حدیث سوم: ’’عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ ﷺ لعلیّ انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الّا انه لانبی بعدی‘‘ (ترجمہ) یعنی رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کو فرمایا کہ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام سے ہارون۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اس حدیث سے اظہر من الشّمس ہے کہ کوئی شخص کیسا ہی فنافی الرسول ہونے کا مدعی ہو ہرگز سچا نبی نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ حضرت علی جیسے جان نثار صحابی جو متابعت میں مرزا قادیانی سے ہزارہا درجہ کامل تھے وہ نبی نہ ہوسکے تو مرزا قادیانی جوڈر کے مارے باوجود استطاعت کے حج کا فرض بھی ادا نہ کرگئے اور نہ جہاد نفسی کیا اور نہ ہجرت کی، کیونکر محبت رسول اللہ ﷺ میں کامل ہوسکتے ہیں۔ جب مرزا قادیانی نے خود ہی متابعت تامہ کی شرط لگائی ہے تو اپنی شرط سے سچے نہیں۔ کیونکہ ان کی متابعت ناقص ہے جب کامل متابعت والا نبی نہ ہوا تو ناقص متابعت والا کیونکر نبی ہوسکتا ہے۔

حدیث چہارم: ’’عن ابی هريرة ان رسول اللہ ﷺ قال فضّلت علی الانبياء بستة اعطيت جوامع الكلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجداً وطهوراً وارسلت الی الخلق كافة وختم بی النبيون‘‘ یعنی روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ فضیلت دیا گیا میں نبیوں پر ساتھ چھ خصلتوں کے۔

اوّل: دیا گیا میں کلمے جامع۔

دوم: فتح دیا گیا میں دشمنوں کے دلوں میں رعب ڈالنے کے ساتھ۔

سوم: حلال کی گئیں میرے لئے غنیمتیں۔

چہارم: اور کی گئی میرے لئے زمین مسجد اور پاک کرنے والی۔

پنجم: بھیجا گیا میں ساری خلقت کی طرف۔

ششم: ختم کئے گئے میرے ساتھ نبی۔

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے تمام قادیانی اعتراضوں کا جواب دے دیا ہے جو کہتے ہیں کہ مسیح افضل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے خود فرمادیا کہ مجھ کو تمام نبیوں پر فضیلت دی گئی۔ یعنی نبوت ورسالت مجھ پر ختم کی گئی اور یہ فضیلت ہے مگر قادیانی کہتے ہیں کہ یہ غلط ہے اور نبوت جاری ہے۔ رسول اللہ کا مقابلہ اور تکذیب یہ قادیانی اسلام ہے۔

حدیث پنجم: ''قال رسول اللہ ﷺ فانی آخر الانبیاء وان مسجدی آخر المساجد'' (صحیح مسلم ص۴۴۶) یعنی میں آخر الانبیاء ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے۔

حدیث ششم: ''انا خاتم الانبیاء ومسجدی خاتم المساجد الانبیاء ''یعنی میں ختم کرنے والا نبیوں کا ہوں اور میری مسجد نبیوں کی مسجدوں کے ختم کرنے والی ہے۔ (کنزالعمال ج۶ص۲۵۶)

حدیث ہفتم: ''انہ لا نبی بعدی ولا امۃ بعدکم فاعبدو ربکم'' (ترجمہ) یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اے میری امت تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔

(کنزالعمال ج۳)

ان حدیثوں کے جو جوابات مرزائی لوگ دیا کرتے ہیں وہ بھی سن لو اور ان کے جواب الجواب بھی پڑھ لو تا کہ حق اور باطل میں تمیز ہو۔

قولہ: الحدیث اوّل: آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ میرے بعد اب بالکل کوئی نبی نہ آئے گا۔ کیونکہ دوسری طرف آپ خود حضرت عیسیٰ کے آنے کی پیش گوئی فرماچکے ہیں۔

جواب الجواب: یہ جواب بالکل غلط ہے۔ میں خود کچھ نہیں کہتا، حضرت ابن عباس کا جواب ہی نقل کرتا ہوں۔ دیکھو (تفسیر خازن ج۳ص۴۸۶) ''ختم اللہ بہ النبوۃ بعدہ ولا معہ قال ابن عباس یریدلولم اختم بہ النبی لجعلت بہ ابنایکون

بعدہ نبیاً وعنہ قال ان اللہ لما حکم ان لا نبی بعدہ لم یعطہ ولد ذکر یصیرا رجلا وکان اللہ بکل شئ علیما. ای دخل فی علمہ انہ لانبی بعدہٗ وان قلت قد صح ان عیسٰی علیہ السلام ینزل فی آخر الزمان ینزل عاملاً بشرعۃ محمد ﷺ ومصلیھا الی قبلتہ کانہ بعض امتہ‘‘

(ترجمہ)ختم کردی اللہ تعالیٰ نے آپ کے وجود گرامی پر نبوت تو کسی قسم کی نبوت آپ کے بعد نہیں ہوگی۔ چونکہ ’’لایکون‘‘ میں لانفی جنس کا حرف ہے اس لئے کسی قسم کا نبی محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد نہیں آسکتا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کے معنی کہ اگر میں آپ کے وجود گرامی پر سلسلہ انبیاء کو ختم نہ کرتا تو آپ کے لئے کوئی بیٹا عطاء کرتا جو آپ کے بعد نبی ہوتا اور نیز آپ ہی سے مروی ہے، ضروری ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حکم دے دیا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا تو آپ کو نرینہ اولاد نہ دی جو زندہ رہتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حکم میں یہ بات پہلے سے تھی کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اگر کوئی اعتراض کرے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو آخر زمانہ میں نازل ہوں گے تو وہ نبی ہوں گے تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ پہلے نبی محمد ﷺ کے مبعوث ہوچکے تھے اور بعد نزول شریعت محمدی کے پیرو ہوں گے اور بیت اللہ ہی ان کا قبلہ ہوگا۔ گویا وہ آپ کی امت کے ایک فرد متصور ہوں گے اور مرزائیوں کا یہ جواب بالکل ردی اور قیامت تک ہنسی کے لائق ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ میرے بعد اب بالکل کوئی نبی نہ آئے گا۔ مطلب یہ ہے چونکہ ’’لانبی بعدی‘‘ میں بالکل کا لفظ نہیں اس واسطے نبوت بند نہیں۔ پس نبوت جاری ہے، جاہلانہ جواب ہے۔ جیسا کہ کوئی کہے کہ سور کا کھانا حرام نہیں۔ کیونکہ خدا نے بالکل حرام نہیں فرمایا۔

قولہ: الحدیث الثانی: ’’لوکان بعدی نبی لکان عمر‘‘ یعنی اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر رضی اللہ عنہ ہوتے۔

الجواب اوّل: ترمذی میں ہذا حدیث غریب لکھا ہے۔ الجواب الثانی اگر محمد مبعوث نہ ہوتے تو عمر ہوتا۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ) پس چونکہ آنحضرت ﷺ مبعوث ہوگئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مبعوث نہیں ہوئے۔

اقول: دونوں جوابوں میں کہیں ثابت نہیں کہ حضرت محمد خاتم النّبیین کے بعد سلسلہ انبیاء جاری ہے۔ بلکہ ’’لانبی بعدی ‘‘ سے ثابت ہے۔ کیونکہ حضرت عمرؓ جیسے جلیل القدر صحابی سپہ سالار اعظم جب نبی نہ ہوئے تو ایک پنجابی جوڈر کے مارے حج کا فرض بھی ترک کرتا ہے اور جہاد کا نام سن کر لرزہ براندام ہو جاتا ہے، شاعرانہ مضمون نویسی سے کیونکر نبی ہوسکتا ہے۔ مرزا قادیانی کا مسلمہ اصول ہے کہ کسی حدیث کا مضمون جب پورا ہو جاوے تو وہ حدیث خواہ کیسی ہی ضعیف ہو صحیح مانی جاتی ہے۔ کیونکہ خدا کے فعل نے اس کو صحیح ثابت کر دیا۔ آپ اپنے مرشد کا قول کیوں رد کرتے ہیں۔ حدیث: ’’لا مھدی الا عیسیٰ ‘‘ کو تو محدثین نے اضعف کہا ہے وہ کیوں مانتے ہو؟ پس جب خدا کے فعل نے محمدؐ کو نبوت ورسالت عطاء کر کے خاتم النّبیین فرما دیا تو سلسلہ نبوت مسدود ہو گیا اور حدیث صحیح ہو گئی۔

قولہ: الحدیث الثالث: ’’انا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی ‘‘ (ترجمہ) یعنی میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ یہ الحاقی فقرہ ہے یعنی رسول اللہ ﷺ کے الفاظ نہیں۔

اقول: ایسے جواب سے تو خاموش رہنا ہی اچھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث میں غیر کا دخل کہنا سخت غلطی ہے۔ کیونکہ صرف عاقب ہی نہیں دوسرے فقرات بھی ہیں۔ یعنی ’’انا محمد، انا احمد، اناماحی الذی یمحو اللہ الکفر بی وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب الذی لیس بعدہ نبی ‘‘ بتاؤ ’’ماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر بی یعنی وحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی ‘‘ یہ بھی الحاقی ہیں؟ رسول اللہ کی کلام میں غیروں کا دخل کہنا مسلمانوں کا کام نہیں۔ مگر شکر ہے کہ آپ نے خود ہی شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا نام لے لیا ہے۔ اب سنو حضرت شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ کیا فرماتے ہیں: ’’زال اسم النبی بعد محمد ﷺ ‘‘ یعنی آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد نام نبی کا اٹھایا گیا یعنی اب کوئی شخص امت محمدیہ میں سے نبی نہیں کہلائے گا۔ (فتوحات جلد ثانی ص ۶۴)

قولہ: الحدیث الرابع: ’’لم یبق من النبوۃ المبشرات وھی الرؤیا الصادقۃ‘‘ یعنی پس اب سچی خواب ہی رہ گئی ہے، نبوت بند ہے۔

الجواب: اس کے یہ معنی نہیں کہ اب رسول اللہ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا بلکہ ’’یبق‘‘ مضارع ہے اس پر او داخل ہوا۔

پس اس کے معنی ماضی منفی کے ہوئے۔ یعنی نبوت میں سے صرف مبشرات ہی باقی رہ گئی تھیں۔ اس میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت مسیح ناصری کے درمیان میں فترۃ کا زمانہ مراد ہے نہ کہ آپ کے بعد کا۔

اقول: یہ ترجمہ جو آپ نے کیا ہے صرف غلط ہی نہیں بلکہ اغلط اور اغلو ہے بوجوہات ذیل:

وجہ اوّل: یہ کہ ادنیٰ طالب العلم بھی جانتا ہے کہ مضارع پر لم آوے تو ماضی منفی کے معنی دیتا ہے جس کے صحیح معنی ہیں اب نبوت سے کچھ نہیں رہا۔ یعنی لانے سے نبوت کا سلسلہ بند ہوگیا۔ اجزائے نبوت سے کوئی جز باقی نہیں رہی۔ صرف مبشرات یعنی سچی اور اچھی خوابیں تھیں مراد بالکل غلط ہے۔ کیونکہ ’’تھیں‘‘ ماضی بعید ہے۔ اگر ’’تھیں‘‘ ترجمہ کریں یا مراد لیں تو اس سے حضرت محمد ﷺ کی نبوت بھی جاتی ہے۔ کیونکہ جب نبوت حضرت عیسیٰ کے بعد اور محمد ﷺ کے پہلے مرتفع ہوچکی تھی تو پھر محمد ﷺ کی بعثت کے زمانہ میں اٹھائی گئی تھی۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد تو پھر محمد ﷺ کی نبوت کاملہ نہ ہوئی۔ صرف مبشرات والی جزوی نبوت ثابت ہوگی۔ کیونکہ نبوت کاملہ تو فترۃ کے زمانہ میں اٹھائی گئی۔

وجہ دوم: یہ کہ ہر مضارع پر لم داخل ہونے سے فترۃ کا زمانہ مراد لیں تو قرآن شریف میں جو حضرت مریم نے فرشتہ جبرائیل کو کہا کہ: لم یمسسنی بشر تو وہاں بھی مراد فترۃ ہوگی کہ مجھ کو کسی بشر نے چھوا نہیں تھا جو کہ غلط ہے۔

وجہ سوم: وہ لفظ آپ دکھائیں جس کے معنی تھیں کرتے ہیں۔ چونکہ یہاں کان نہیں جس کے معنی تھیں ہوتے۔ لہٰذا آپ کے من گھڑت معنی غلط ہیں۔

قولہ: الحدیث الخامس: بعض غیر احمدی ثلاثون دجالون کذابون والی حدیث بھی پیش کردیا کرتے ہیں۔ اس حدیث کی سچائی ظاہر ہوچکی ہے اور ۸۲۸ھ پوری ہوگئی۔ پس حضرت مسیح موعود اس حدیث کی زد میں نہیں آتے۔

اقول: الجواب الجواب: کسی نے بھوکے سے پوچھا کہ دو اور دو کتنے ہوتے ہیں اس نے کہا چار روٹیاں۔ یہی حال مرزائیوں کا ہے۔ چونکہ غلط معانی اور تفسیر بالرائے کے مجرم ہوتے ہیں۔ شرح مسلم کی عبارت کا مطلب (جس کا غلط ترجمہ کر کے دھوکا دینا چاہتے ہیں) یہ ہے کہ حضرت خاتم النّبیین نے جو پیش گوئی فرمائی تھی کہ میرے بعد جھوٹے مدعیان نبوت آئیں گے وہ پوری ہوچکی یعنی ۸۶۸ھ تک وہ کذاب مدعیان گزر چکے اور کئی کذاب مدعیان نبوت امت محمدیہ میں سے اس حدیث کے مصداق ہوچکے ہیں۔ مگر آپ نے جو لکھا ہے کہ مرزا قادیانی اس حدیث کی زد میں نہیں آتے بالکل غلط اور بلادلیل ہے۔ کیا مرزا قادیانی امت محمدیہ میں سے نہ تھے۔ کیا انہوں نے نہیں لکھا کہ: ’’میں خدا کے فضل سے نبی ورسول ہوں۔‘‘ (ملفوظات ج۱۰ ص۱۲۷ قدیم)

کیا انہوں نے یہ الہام شائع نہیں کیا: ’’قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً‘‘

اور لکھا کہ: ’’خدا نے اب میری وحی میری تعلیم اور بیعت کو ذریعہ نجات قرار دیا۔‘‘

(اربعین نمبر۴ ص۶ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۴۳۵)

ثابت ہوا کہ مرزا ناسخ قرآن بھی ہے۔ گویا آپ مسیلمہ کذاب سے بڑھ گئے کیونکہ مسیلمہ تو کہتا تھا کہ میں محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نبوت میں شریک ہوں اور تابع محمد ہوں۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ کے ساتھ ہارون تھا اور نصف زمین وامت مانگتا تھا اور مرزا نے حضور ﷺ کو نعوذ باللہ معزول کر کے اپنی ہی تعلیم ووحی وغیرہ کو ذریعہ نجات قرار دیا ہے۔ مسلمان اس دھوکا سے بچیں۔

خاکسار پیر بخش پنشنر پوسٹ ماسٹر سیکرٹری انجمن تائید اسلام لاہور

(ماہنامہ تائید اسلام نمبر۱۱، نومبر۱۹۲۶ء ص۱ تا۱۶)

أنا خاتم النبيين لا نبي بعدي

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

ماسٹر ابراہیم

سیکرٹری انجمن مرزائیاں سیدوالا

کے

خط کا جواب

جناب بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قولہ: ’’آپ کا رسالہ پہنچ گیا ہے، کچھ وصول نہ ہوا سوائے تو تو میں میں کے۔‘‘

اقول: آپ نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔ آپ نے تبلیغی خط میں مجھ سے پوچھا تھا کہ مرزا قادیانی کی بیعت کرنے میں آپ کو کون سی روک ہے۔ میں نے عرض کی تھی کہ مرزا قادیانی کو کیا مانا جاوے۔ ان کے کئی دعاوی ہیں۔ کہیں تو وہ کہتے ہیں نبی ورسول ہوں اور کبھی خود ہی کہتے ہیں کہ مدعی نبوت کو کافر سمجھتا ہوں۔ آپ نے کوئی جواب نہیں دیا اور ۸ ماہ کے بعد دوسرا خط بھیج دیا۔

جس کا جواب عرض کرتا ہوں اور اپنے سوال کے جواب کا مطالبہ کرتا ہوں۔ اس رسالہ میں قرآن شریف اور احادیث نبویہ سے ثابت کیا گیا ہے بلکہ انجیل سے بھی کہ حضرت خاتم النّبیین محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔ مگر چونکہ آپ کے دل دجالی سم سے مسموم ہو چکے ہیں۔ اس لئے آپ کو کچھ وصول نہیں ہوا۔ ’’چشمہ آفتاب راچہ گناہ‘‘ کیوں کہ مردہ اور زندہ میں فرق ہے:

گفتگو یکرنگ نبود غافل وہوشیار را ۔۔۔ در نفس باشد تفاوت خفتہ و بیدار را

جس تیرہ بخت کا ایمان قرآن شریف اور محمد پر نہیں رہا، اس کی نظروں میں کلام خدا ورسول کی وقعت نہیں رہی وہ تو تو میں میں ہی ہے۔ ’’نرود میخ آہنی در سنگ‘‘ مردہ دلوں میں حس نہیں رہی۔

قولہ: آپ کو خداوند پاک کی قسم ہے کہ آپ اپنے آئندہ رسالہ میں جواب دیں آپ نے اسلام کی کیا تائید کی۔

کفریات مرزا

اقول: میں نے اسلام کی تائید یہ کی کہ حضرت خاتم النّبیین کے دشمن مسیلمہ قادیانی اور اس کے پیرو جو مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں، ان کی روک تھام کی اور ان کے باطل عقائد دنیا پر ظاہر کردیئے جس کا نتیجہ یہ ہے۔ اسلامی حلقوں میں جہاں جاتے ہو ذلیل ہو کر نکلتے ہو۔

جہاں بحث کرو باطل عقائد کا جواب نہ دینے کے قابل ہوکر سر پاؤں پر رکھ کر بھاگتے ہو اور شرمسار ہوتے ہو کہ جب سنتے ہو کہ مرزا قادیانی نے آسمان وزمین بنائے۔ مرزا انسانوں کا خالق ہے۔ مرزا کے ساتھ خدا نے (نعوذ باللہ) رجولیت کی طاقت کا اظہار کیا۔ جس وقت خواب میں مرزا عورت بنایا گیا تھا۔ مرزا کو حمل ہوا۔ مرزا کو حیض آیا کرتا تھا۔ مرزا کو خدا کہتا ہے کہ تو میرے نطفہ سے ہے مرزا کے وجود میں خدا اتر آیا۔ یعنی داخل ہوگیا تھا۔ مرزا کو خدائی اختیار حاصل تھے۔ یعنی کن فیکون کے۔ ایسے دشمن خدا ورسول واسلام کا رد کرنا اور اسلام کے اندرونی دشمن کے کفریات کو طشت از بام کرنا میرا کام ہے۔ کیونکہ اس کے واسطے مامور ہوں۔ صدیقی روح مجھ میں کام کر رہی ہے۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے مسیلمہ کذاب کو تلوار سے قتل کرایا تھا اور چونکہ مرزا کاذب نے قلم سے خروج کیا ہے۔ لہٰذا اس کا قلم سے ہلاک کرنا میرا کام ہے۔ آپ اتنا نہیں سوچ کہ اگر مرزا سچا ہوتا تو اس کے دشمن کو خدا اس قدر مہلت کیوں دیتا کہ پندرہ برس سے برابر مفت ہزاروں رسالے تقسیم کر رہا ہے اور مرزا قادیانی کی گندم نمائی جوفروشی ظاہر کر رہا ہے۔ خدا مجھ کو ہلاک کر کے مرزا کی حمایت کرتا۔ جس سے ثابت ہے کہ مرزا کا رد کار ثواب ہے اور خدا کی خوشنودی کا باعث۔

قولہ:''اسلام کی حمایت میں آریوں اور عیسائیوں کے برخلاف بھی لکھا کرو۔''

مرزا کی تردید

اقول: آریوں اور عیسائیوں کے رد اسلام کے علماء کر رہے ہیں۔ اس کاذب مدعی نبوت ورسالت کے واسطے میں ہی مامور ہوں۔ خدا کی امداد مجھ کو پہنچ رہی ہے۔ مرزا قادیانی کی طرح نہ میں نے گدائی کی اور نہ گداگروں کی جماعت تیار کی کہ جاؤ تمام ملک سے چندے لاؤ، خود کھاؤ اور مجھ کو کھلاؤ اور میرے مرید بناؤ تاکہ بیعت کی فیس میں ترقی ہوتی رہے اور تبلیغ اسلام کے بہانہ سے میری تبلیغ کرو۔ آپ کا منشا یہ ہے کہ پیر بخش اسی حیلہ سے ہماری تردید چھوڑ دے یا کم کرے اور عیسائیوں وآریوں کی طرف متوجہ ہوکر ہمارا تعاقب چھوڑ دے۔

قولہ: ’’مرد خدا مرسل کی تکذیب اور توہین اور اس کی جماعت کی ذلت آپ کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دے گی۔‘‘

اقول:

ذرہ بت کدہ سے نکل کر تو دیکھو خدا کی خدائی میں کیا ہورہا ہے

پنجاب، ہندوستان، کلکتہ، بمبئی، مدراس، مالابار، رنگون، برہما، سنگاپور ممالک غیر مثلاً چین، ماریشس، عراق، عرب، بصرہ بغداد، زنجبار، افریقہ کے علاقہ میں نیروبی، ممباسہ، لیگوس، جنجہ، کسینو، ٹرینی ڈاو، وغیرہ ممالک میں تمہارے گندے اور کفریہ عقائد پہنچ گئے۔

اب دجال کا دجل کھل گیا

خداتعالیٰ نے جماعت میں پھوٹ ڈال دی۔ چونکہ مرزا قادیانی کا کوئی مرشد نہ تھا۔ اس واسطے ہر ایک ان کی متابعت نہیں کرتا۔ خود ہی مفسر ومجتہد بنا ہوا ہے۔ یہ زوال کے نشان ہیں۔ پیر پرستی کی دوکان آئے دن کے چندوں سے چل رہی ہے۔ جس طرح دوسرے پیروں کے مرید اور خلیفے دوکان کی امداد کرتے ہیں اور ’’پیراں نمے پرند مریدان مے پرانند‘‘ پر عمل کرتے ہیں، دوکان چل رہی ہے۔ آخر بیٹھ جائے گی۔ خوش اعتقاد مرید تو معہ مرزا محمود قادیانی سلطنت کے خواب دیکھ رہے ہیں کہ سلطنت ملے اور مرزا قادیانی بھی یہی حسرت ساتھ لے گئے۔ الہام ہوا تھا کہ تم کو بڑا ملک دوں گا۔ خدا نے وعدہ ان کے ساتھ تو پورا نہ کیا۔ لہٰذا امید دلائی کہ بعد مردن سلطنت ملے گی۔

چنانچہ میاں خلیفہ قادیانی لکھتے ہیں: ’’آخر سلطنت اس ملک کی احمدیوں کے ہاتھ آئے گی۔‘‘ اس واسطے چندے چندے کا ورد ہے۔ مگر ردبکھی کی دلیل ہے اور زوال کا نشان وپیش خیمہ ہے۔

قولہ: ’’آپ اس جماعت حقہ میں شامل ہوجاویں۔‘‘

قادیانی جماعت

اقول: چوہڑے چمار بھی اپنی اپنی جماعتوں کو جماعت حقہ سمجھتے ہیں۔ مگر جماعت

حقہ وہی ہے جس میں توحید ہو، شرک کی نجاست سے پاک ہو۔ مرزاقادیانی لکھتے ہیں: ’’میں نے ایک کشف میں دیکھا کہ ’’خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔‘‘

(تجلیات الٰہیہ ص۱۳، خزائن ج۲۰ ص۴۰۴)

پھر مرزاقادیانی کو الہام ہوتا ہے کہ: ’’انت منی بمنزلۃ بروزی ‘‘یعنی اے مرزاتو میرا اوتار ہے۔‘‘

پھر مرزاقادیانی کو خدا کہتا ہے: ’’انت من مائنا ‘‘یعنی اے مرزاتو ہمارے پانی یعنی نطفہ سے ہے۔‘‘ (اربعین نمبر۳ ص۳۴، خزائن ج۱۷ ص۴۲۳)

ایسے ایسے گندے عقائد والی جماعت سے خدا تعالیٰ بچاوے اور اسلام پر مجھ کو قائم رکھے۔ آمین!

قولہ: ’’آپ کے مہدی اور مسیح مزعوم کب تک آویں گے۔‘‘

نزول عیسیٰ قیامت کی علامت

اقول: ان کا تشریف لانا قیامت کے قرب میں ہوگا اور اﷲتعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے کہ قیامت کا علم کسی کو نہیں دیا گیا۔ البتہ حدیث میں رسول اﷲﷺ نے فرمایا کہ شب معراج میں حضرت ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ علیہم السلام سے ملا۔ قیامت کے بارہ میں گفتگو ہوئی۔ پہلے بات حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ڈالی گئی۔ انہوں نے کہا کہ مجھ کو علم نہیں ہے قیامت کب ہوگی۔ پھر بات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ڈالی گئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی جواب دیا کہ مجھ کو علم نہیں۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بات ڈالی گئی۔ حضرت عیسیٰ نے بھی کہا کہ مجھ کو علم نہیں دیا گیا مگر اﷲتعالیٰ مجھ کو دجال کے قتل کے واسطے بھیجے گا۔

اس حدیث سے عیسیٰ بن مریم نبی ناصری کا آنا اور مرزاقادیانی کا جھوٹا مسیح اور کاذب مہدی ہونا ثابت ہے۔ جیسا کہ پہلے ۹ مسیح موعود اور ڈیڑھ سو مہدی گزر چکے ہیں۔ کافر ہمیشہ انبیاء علیہم السلام سے یہی کہا کرتے تھے کہ ہم کب تک انتظار کریں کہ قیامت آئے گی۔ اگر آپ سچے ہیں تو قیامت لے آئیں۔ وہی کفار کی باتیں مرزائی صاحبان کرتے ہیں۔ اسی

واسطے ان کو کافر سمجھا جاتا ہے کہ ان کی باتیں کافروں والی ہیں۔ ’’متی ھذا الوعد ان کنتم صادقین (الملک:۲۵)‘‘ سو اب مرزائی کہتے ہیں: ’’متی ھذا الوعد ان کنتم صادقین‘‘ کہ مسیح کو آسمان سے اتارو ہم کب تک انتظار کریں۔

قولہ: ’’وقت تھوڑا ہے کسی کا انتظار نہ کریں۔ اللہ کے لئے مرسل من اللہ کو مان لیں۔‘‘

اقول: کسی شاعر نے خوب فرمایا:

کس نیاید بزیر سایہ بوم   در ہما از جہاں شود معدوم

یعنی کوئی الّو کے سایہ کے نیچے نہیں آتا۔ اگر جہاں سے ہما گم ہو۔ آپ نے تو اردو شاعر کی بات پر عمل کیا ہے:

گھر نہیں رہنے کو تو ٹٹر ہی سہی   گر نہیں اسپ سواری کو تو خچر ہی سہی

یہ صرف باطل پرستی نے عقل ماردی ہے۔ اگر سچا مسیح نہیں جھوٹا ہی مسیح مان لیں۔

اخیر میں آپ کی توجہ اپنے خط مؤرخہ ۱۷/مارچ ۱۹۲۶ء کی طرف منعطف کرتا ہوں جس کا جواب آپ نے نہیں دیا۔ اس واسطے قادیان جانے سے رکا ہوا ہوں۔ میں نے لکھا تھا کہ قرآن میں کہاں لکھا ہے کہ کوئی مسیح محمدی بھی ہوگا اور اس کی بیعت کے بغیر کسی مسلمان کی نجات نہ ہوگی۔

جواب دیجئے ۸ ماہ گزر گئے آپ نے جواب نہیں دیا۔ جلد جواب دو تاکہ تسلی پاکر قادیان جاکر بیعت کرآؤں۔ جوں جوں دیر ہورہی ہے آپ گنہگار ہورہے ہیں۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ!

(نوٹ) لیکن قبل ازیں قادیان سے اجازت ضرور حاصل کرلیں تاکہ بعد میں اپنے دوسرے ہم مذہبوں کی طرح یہ نہ کہہ دو کہ وہاں سے اجازت نہیں۔

خاکسار محمد پیر بخش سیکرٹری انجمن تائید الاسلام لاہور

(ماہنامہ تائید اسلام نمبر۱۲، دسمبر ۱۹۲۶ء ص۱۱تا۱۵)

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

اتحاد اسلام کے نام سے
مرزائیوں کا ترانۂ منافقانہ

اور

اس کا جواب

جناب بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم!

برادران اسلام پر واضح ہے کہ آج کل مرزائی جماعتیں ’’اتحاد اسلام‘‘ کے خوش کن الفاظ سے مسلمانوں کو سخت دھوکا دے رہے ہیں اور خود نفاق وشقاق کی بنیاد ڈال کر مسلمانوں میں فساد کی آگ بھڑکا رہے ہیں۔ جہاں مسلمان جمع ہوتے دیکھتے ہیں وہاں یہی منافقانہ راگ الاپتے ہیں۔

(مرزائیوں کا یہ اتحاد بعینہٖ ویسا ہی ہے جیسے پچھلے دنوں اہل ہنود نے اتحاد کے چکمے دے کر (نادان) مسلمان لیڈروں کو اپنا پچھاڑو بنا کر نامل ورتن یا عدم تعاون کے ذریعہ ہزاروں عیالدار اور جاہل مسلمانوں کو بے روزگار بنایا اور کاسۂ افلاس دے کر دربدر بھیک منگوایا)

اور مسلمانوں کو بہکانے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ مرزا قادیانی نے خود مسلمانوں میں تفرقہ ڈالا اور کافروں کی طرح اسلام پر اعتراض کرنے شروع کر دیئے اور محالات عقلی اور خلاف قانون قدرت کے الفاظ سے مسلمانوں میں نفاق پیدا کیا اور جماعت الگ بنالی اور نفسانی خواہش کے پورا کرنے کے لئے عجیب وغریب قلابازیاں لگائیں۔

ایک طرف تو مسلمانوں کو جو پہلے ہی سے اہل قبلہ اور کلمہ گو تھے ان کی تکفیر کی اور تمام روئے زمین کے مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج کیا۔ مگر عیاری اور مداہنت کی رو سے علمائے اسلام کو یوں منافقانہ نصیحت کرتے ہیں۔

’’مسلمانو! آؤ خدا سے شرماؤ اور یہ نمونہ اپنی مولویت اور تفقہ کا مت دکھلاؤ۔ مسلمان تو آگے ہی تھوڑے ہیں تم ان تھوڑوں کو اور نہ گھٹاؤ اور کافروں کی تعداد نہ بڑھاؤ۔‘‘

(ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۵۹۷، خزائن ج ۳ ص ۴۲۲)

مگر مرزا قادیانی خود ہی مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں اور اپنی جماعت کو حکم دیتے ہیں کہ: ’’مسلمانان امت محمدیہ سے الگ رہو، اگر تم رلے ملے رہے تو خدا تعالیٰ جو خاص نظر تم پر رکھتا ہے نہیں رکھے گا۔ پاک جماعت الگ ہو تو پھر اس میں ترقی ہوتی ہے۔‘‘

(نہج المصلی مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ج اوّل ص ۲۷۶)

گویا سب اسلامی جماعتیں پلید ہیں اور صرف مرزائی پاک ہیں۔ اس فتویٰ سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی جو کہتے تھے وہ خود نہ کرتے تھے۔ خواجہ حافظ شیرازی ﷫ سچ فرما گئے:

واعظاں کیں جلوہ برمحراب ومنبر میکنند چوں بخلوت میروند آں کار دیگر میکنند

یہ کام ایک راست شعار انسان کی شان سے بعید ہے۔ مرزا قادیانی نے خود امت محمد کو ایک خبیث جماعت کہہ کر اپنی جماعت کو پاک جماعت بتایا ہے اور اپنی جماعت کو مسلمانوں کے میل جول سے منع کیا ہے اور فساد عظیم برپا کیا ہے کہ بیٹا باپ سے الگ ہے تو باپ بیٹے سے جدا ہے۔ سب رشتے ناطے توڑ دیئے اور انہیں کافروں کی مانند سمجھا اور اپنی نبوت ورسالت نہ ماننے والوں کو دائرہ اسلام سے خارج کر کے مسلمانوں کی تعداد کو گھٹایا اور کافروں کی تعداد کو بڑھایا اور اپنے ہی قول کے برخلاف فعل کیا اور ’’اتأمرون الناس بالبر وتنسون انفسکم (البقرۃ:۴۴)‘‘ کے مصداق بنے۔ ...... لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے ہو اور اپنے آپ کو فراموش کر دیتے ہو اور اس پر طرفہ یہ کہ الزام دوسرے مسلمانوں پر لگایا جاتا ہے کہ ہم اتحاد چاہتے ہیں اور مسلمان فساد کرتے ہیں۔

قرآن شریف میں ایسے ہی لوگوں کی نسبت فرمایا گیا ہے: ’’واذا قیل لهم لا تفسدوا فی الارض قالوا انما نحن مصلحون الا انهم هم المفسدون ولکن لا یشعرون (البقرۃ:۱۱)‘‘

(ترجمہ) اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ ملک میں فساد نہ پھیلاؤ (تو) کہتے ہیں کہ ہم (لوگوں میں) میل جول کرنے والے ہیں۔ اصل میں یہی لوگ فسادی ہیں لیکن نہیں سمجھتے۔

مرزا قادیانی نے اور ان کے مریدوں نے فساد تو بہت ڈالا اور بدعات دین محمدی میں بہت شامل کیں مگر اس وقت صرف ایک مسئلہ زیر بحث ہے اور وہ یہ کہ مرزا جی کرشن مہاراج تھے۔ جو ہندو دھرم کے راجہ اور اوتار تھے۔ مرزائی صاحبان مرزا قادیانی کا کرشن ہونا تو ثابت نہیں کر سکتے اور جو مسلمان اعتراض کرتے ہیں ان کو مفسد کہتے ہیں اور نہایت افسوس ان لوگوں پر ہے جو مسلمانوں کے لیڈر ہونے کے ادّعا کے ساتھ بجائے اس کے کہ فیصلہ

درست دیں اوران سے پوچھیں کہ قرآن شریف کے برخلاف تم کفراوراسلام دونوں کو کیوں ملاتے ہو۔ قرآن شریف تو کفراور اسلام کے درمیان راستہ اختیار کرنا منع فرماتا ہے:

’’یریدون ان یتخذوا بین ذالک سبیلا اولٰئک ھم الکافرون حقاً (النساء:۱۵۰)‘‘

یعنی جولوگ ارادہ کرتے ہیں کہ کفراوراسلام کے درمیان راستہ اختیارکریں وہ سچ مچ کافر ہیں۔

تعجب ہے، ہمارے لیڈر حملہ آورفسادی کوتو روکتے نہیں اور ہم کومنع کرتے ہیں کہ جواب مت دو۔

مرزاقادیانی نے عیسائیوں کے مسئلہ ابن اللہ کواوراہل ہنود کے مسئلہ اوتارکواسلام میں داخل کیا۔لہٰذا اس طریق سے انہوں نے گویا کفرواسلام کے درمیان راستہ اختیارکیا اور علمائے اسلام نے ان کوقرآن کریم کے مطابق کافرکہا تو مرزاقادیانی نے یہ دلیری کی کہ اپنی کفریات پراڑے رہے اورالٹا مسلمانوں کوکافرکہا اوردلیل یہ پیش کی کہ چونکہ علمائے اسلام نے مجھ کوکافرکہا ہے۔اس واسطے وہ خودکافرہوگئے۔ حالانکہ یہ سخت غلطی ہے۔کیونکہ علمائے اسلام کے پاس توتکفیرمرزاپروجہ موجود ہے اورمرزاقادیانی کے پاس علمائے اسلام کی تکفیرپر کوئی وجہ موجودنہیں۔

مرزاقادیانی کوتو اس واسطے کافرکہتے ہیں کہ انہوں نے نبوت ورسالت کا دعویٰ کیا۔مگرمرزاقادیانی مسلمانوں کواس واسطے کافرکہتے ہیں کہ مسلمانوں نے ایک جھوٹے مدعی نبوت کونہیں مانا۔

یہ اسی شخص کی سی مثال ہے جسے کسی بیہودہ اور بیجا حرکت کے سبب اس کی قوم نے اسے برادری سے خارج کردیا تھااوروہ بیوقوف لوگوں سے کہتا پھرتا تھا کہ میں نے برادری کو خارج کردیا ہے۔ پیربخش

(ماہنامہ تائیداسلام نمبر۴، اپریل ۱۹۲۷ء ص ۱تا۳)

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

مہاتما گاندھی

کی

ذاتی رائے

جناب بابو پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار الفضل قادیان نے ۳؍مارچ ۱۹۲۵ء میں مہاتما گاندھی کی ذاتی رائے شائع کی ہے جو کہ ذیل میں درج کر کے کاذب مسیح موعود کی امت سے پوچھا جاتا ہے کہ کس آیت وحدیث میں یا کس امام کے قول میں درج ہے کہ مسیح موعود جس کے عہد مبارک پر تمام مذاہب باطلہ ہلاک ہوجائیں گے۔ الٹا مسیح موعود کی امت اسلام کی شکایت عیسائیوں اور ہنود سے کر کے مخالفین مذاہب اسلام کو احکام الٰہی پر صرف گیری کا موقعہ دیں گے۔ مہاتما گاندھی کا کیا حق ہے کہ وہ قرآنی احکام پر نکتہ چینی کرے اور اپنے گریبان میں منہ نہ ڈالے کہ ویدوں میں بھی مرتد کی سزا بس یہی ہے۔ دیکھو (بجروید باب ۱۳، اشلوک ۱۲) جس کا ترجمہ یہ ہے: ’’ہے تیج دھاری سبھا کے سوامی آپ ہمارے دشمنوں یعنی جو دھرم سے تبت ہوجائیں یعنی دھرم کے مخالف ہوجائیں۔ ان کو سوکھی لکڑی کے موافق جلاڈالیں۔‘‘

عیسائیوں میں بھی مرتد کی سزا قتل وسنگساری ہے۔ دیکھو (کتاب استثنا باب ۱۲) ’’بلکہ تو اس کو ضرور قتل کرنا اس کے قتل پر پہلے تیرا ہاتھ پڑے اور بعد اس کے سب قوم کے ہاتھ اور تو اسے سنگسار کرتا کہ وہ مرجاوے۔‘‘

اب مہاتما گاندھی کی رائے درج کر کے اس کا جواب دیا جاتا ہے اور قادیانی دشمنان دین سے پوچھا جاتا ہے کہ یہ کہاں جائز لکھا ہے کہ مسلمان اپنی مذہبی احکام کی اپیل اپنے مخالفین مذاہب سے کریں اور ایسے مخالفین جو آسمانی کتابوں کے مقابل اپنی رائے کو ترجیح دیں۔ گاندھی جی فرماتے ہیں مجھ سے ذاتی طور پر اس معاملہ پر رائے زنی کی اپیل کی گئی

ہے۔ ’’میرا خیال ہے کہ سنگساری کی سزا قرآن میں صرف خاص حالات میں اجازت ہے جس کے تحت میں وہ واقعات تو آسکتے ہیں۔ لیکن خدا سے خوف کرنے والے انسان کی حالت میں کسی بھی حالت میں خواہ وہ کیسی ہی کیوں نہ ہو اس قسم کی سزا کو اخلاق پر دھبہ قرار دوں گا۔ پیغمبر اسلام کی زندگی کے زمانہ ضروریات کیا ہی کیوں نہ ہوں اور اس وقت حکم کیا ہی کیوں نہ ہو۔ اس قسم کی سزا کی تائید صرف اس بناء پر نہیں کی جاسکتی کہ اس کا قرآن میں ذکر ہے۔ مجھے اس حادثہ میں احمدیوں سے ہمدردی ہے۔ یہ اس قسم کی سزا ہے جو انسانی جذبات میں ٹھیس لگاتی ہے۔ خواہ جرم کسی قسم کا کیوں نہ ہو دل دماغ قبول نہیں کرتے کہ کسی جرم کے لئے سنگساری کی وحشیانہ سزا کو مناسب قرار دیا جاوے۔‘‘

(الفضل قادیان ۳/ مارچ ۱۹۲۵ء ماخوذ از کوکب ہند نمبر ۸ مارچ ۱۹۲۵ء)

ہمارا اعتراض مہاتما جی پر نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ وہ اس لائن کے پیرو نہیں ہیں جو کہ آسمانی کتابوں اور خدا کے رسولوں کے مومن ہیں اور نہ وہ آسمانی کتابوں کے رموز وغوامض کے واقف ہیں۔ ہمارا اعتراض مرزا قادیانی کے مریدوں پر ہے جنہوں نے اپنی اپیل قرآن اور شریعت اسلامی کے برخلاف کر کے مرزا قادیانی کا مسیح موعود ہونا باطل کر دیا۔ کیونکہ مخبر صادق حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے قسم کھا کر فرمایا ہے۔ مسیح ابن مریم حاکم عادل ہوگا۔ صلیب کو توڑے گا جو حاکم عادل کا پیرو ہو کر مخالفین اسلام کے پاس اپیل کرتا ہے وہ اس امر کا ثبوت دیتا ہے کہ وہ سچے مسیح موعود کا پیرو نہیں۔

مہاتما گاندھی صاحب، چونکہ سیاسی آدمی ہیں، اس واسطے ان کو علم سیاست تمدن سے جواب دیا جاتا ہے۔

پہلا فقرہ اور اس کا جواب: اس قسم کی سزا کو اخلاق پر دھبہ قرار دوں گا۔

جواب: کیا گاندھی جی ایک ٹولے ڈاکوؤں کے مقابلہ میں اخلاق کا ثبوت دیں گے یا ایسا انتظام کریں گے کہ آئندہ ڈاکوؤں کو حوصلہ ہی نہ رہے کہ ڈاکہ ماریں۔ ڈاکو تو ایک بادشاہ کی رعیت پر ظلم کریں اور مال واسباب چھین لیں اور ایک آدھ خون بھی کر دیں اور بادشاہ اپنی رعایا کے بچاؤ کے واسطے ظالموں اور ڈاکوؤں سے بے رحمی نہ کر کے ان کو چھوڑ دے تاکہ وہ دوسری رعیت بے گناہ کو قتل وغارت کرتے پھریں۔ شیخ سعدیؒ نے ایک ہی شعر میں آپ کا جواب دے دیا ہے:

ترحم بر پلنگ تیز دنداں ستمگاری بود بر گوسفنداں

یعنی بھیڑیوں پر ترحم کرنا بھیڑوں پر ظلم کرنا ہوتا ہے۔ پس یہ رائے آپ کی صحیح نہیں کہ مجرم کو سزا دینے میں ایسا سلوک کرنا چاہئے کہ اخلاق پر دھبہ نہ لگے۔ مجرموں کو سزا دینے کے مختلف قواعد ہیں جو مفسد اور باغی ہوں۔ جن کا جرم ہو، اس کے لئے علم سیاست تمدنی میں یہ ہے کہ اس کو ایسی ہی عبرتناک سزا دی جاوے کہ آئندہ کوئی ایسا نہ کرے۔ عبرتناک سزا اگرچہ بادی النظر میں ناگوار معلوم ہوتی ہے۔ مگر حقیقت میں وہ پرلے درجہ کا رحم ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص نے رعایا اور بادشاہ میں ناراضگی پیدا کرنے میں کوشش کی۔ رعایا کو بغاوت پر آمادہ کرنا چاہا۔ جس کے برے نتیجہ میں ہزاروں بے گناہ بندگان خدا کا مال جان خطرہ میں ہوکر برباد ہونے کا احتمال ہے تو ایسے مفسد کو ہزاروں آدمیوں میں کھڑا کر کے ایسی سخت سزا دینی چاہئے تاکہ دیکھنے والے کبھی بغاوت کا ارادہ نہ کرسکیں۔ اسی کا نام ہے:

سر چشمہ شاید گرفتن بہ میل　　چو پرشد نشاید گرفتن بہ پیل

یعنی ایک فتنہ عظیم کا پہلے ہی انتظام کرنا آسان ہے اور جب وہ فتنہ پھیل جاوے تو پھر اس کا فروکرنا بہت قربانیوں سے ہوگا۔ یہ سنگساری کی سزا تو عین مناسب ہے اور مبارک ہے وہ وجود جس نے اس پر عمل کر کے آنے والے عظیم الشان قتل عام کو روکا اور ہزار ہا مخلوق کو قتل وغارت سے بچایا۔ بفرض محال ہم مان لیں کہ ایسے مفسد کو سنگسار نہ کرایا جاتا تو لوگوں کو کیسے عبرت ہوتی۔ گاندھی صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ چونکہ اس کوچہ کے واقف نہیں ہیں۔ آپ اپنی ایسی ایسی رائیں محفوظ ہی رکھیں اور حافظ شیرازی صاحب کی نصیحت پر عمل فرمائیں۔ رموز مملکت خویش خسرواں دانند۔ افغانستان کی پبلک کے اخلاق وعادات سے واقفیت نہیں رکھتے۔ اس ملک کی طرف غور فرمائیں کہ جس جرم کی سزا زیادہ ہے وہ جرم کم ہوتا ہے اور جن جن جرموں کی سزا کم ہے وہ جرم زیادہ ہوتے ہیں۔

دوسرا فقرہ آپ کا یہ ہے کہ اس قسم کی سزا کی تائید صرف اس واسطے نہیں کی جاسکتی کہ قرآن میں ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ آپ کا خیال اس واسطے ہے کہ آپ مسلمان نہیں ہیں۔ مسلمانوں کا اعتقاد اور ایمان اس پر ہے کہ قرآن شریف کا ہر ایک حکم اور فیصلہ خواہ کیسا ہی ہو وہ واجب التعمیل ہے۔ اگر کوئی کسی حکم وفیصلہ قرآن کا منکر ہے تو وہ کافر ہے اور یہی وجہ ہے کہ احمدی کافر سمجھے جاتے ہیں۔

تیسرا فقرہ یہ ہے خواہ جرم کسی قسم کا کیوں نہ ہو دل ودماغ قبول نہیں کرتے کہ کسی جرم کے لئے سنگساری کی وحشیانہ سزا کو مناسب قرار دیا جاوے۔ اس کا جواب اوّل تو یہ ہے کہ وحشیوں کے واسطے وحشیانہ سزا مناسب ہے۔ ورنہ دوسرے ابنائے نوع کی خیر نہیں۔ کیا یہ

ہمارا آپ کا تجربہ نہیں ہے کہ جن اضلاع میں وحشی قومیں آباد ہیں۔ وہاں جرائم زیادہ ہوتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ ان کو قید کی سزا سے کچھ تکلیف نہیں ہوتی۔ بلکہ بعض تو فخر سے کہتے ہیں کہ یہ سسرال کے گھر گیا ہوا تھا موٹا ہو کر آیا ہوں اور ایسے لوگ دوبارہ سہ بارہ جیل میں بھیجے جاتے ہیں۔

اصل میں یہ مہذبانہ سزا ان کے حق میں بھی ظلم ہے۔ کیونکہ پہلی دفعہ سزا کافی دی جاتی تو پھر وہ دوبارہ سہ بارہ جیل میں نہ جاتا۔ اصل بات یہ ہے کہ خداتعالیٰ نے جو احکام قرآن شریف میں دیئے ہیں نہایت مناسب وپرحکمت ہیں۔ ہمارے دل ودماغ اس قابل نہیں کہ خداتعالیٰ کے حدود مقرر کردہ کو اپنی خواہشات دلی دماغی سے بدل سکیں۔ حضرت خلاصہ موجودات محمد رسول اللہ ﷺ جو کہ متمم مکارم اخلاق فاضلہ تھے۔ حضور علیہ السلام نے کبھی اپنے جذبات دلی دماغی کی پیروی نہ کی اور کسی ایک حکم قرآن کے خلاف عمل نہ کیا۔

پس کوئی شخص مسلمان ہو کر اور قرآن کے پیرو ہونے کا مدعی ہو کر کبھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ حکم قرآن کا میرا دل ودماغ نہیں مانتا۔ آپ جو چاہیں کریں۔ ہمارا آپ پر کوئی رنج نہیں۔ کیونکہ آپ قرآن شریف کے پیرو نہیں۔ جب آپ نے مانا ہی نہیں تو آپ پر کوئی شکایت نہیں۔ شکایت ان پر ہے جنہوں نے آپ سے اپیل کی آسمانی کتابوں کی حکمت اگر آپ کے فوق الفہم ہے تو آپ اعتراض نہ کریں۔ کیونکہ آپ کی رائے آسمانی کتابوں کے مقابل کچھ وقعت نہیں رکھتی۔ (ایڈیٹر)

(ماہنامہ تائید اسلام نمبر۱۷، اپریل ۱۹۲۵ء ص۹ تا ۱۳)

مولانا ظفر علی خاںؒ اور فتنۂ قادیانیت

تحفظ ختم نبوت کے موضوع پر مولانا ظفر علی خاںؒ کے معرکہ آرا مضامین، مقالات، توضیحات، اداریے، خطبات، مکاتیب اور شاعری کا دلکش مرقع

محمد متین خالد

عالمانہ شکوہ، ادیبانہ جلال و جمال اور صحافیانہ بے باکیوں پر مشتمل مربوط و مبسوط ایک ایسی دل آویز کتاب

- جس کے مضامین کا انتخاب انتہائی محنت شاقہ اور عرق ریزی سے اردو کے قدیم اور تاریخ ساز اخبار 'زمیندار' اور 'ستارہ صبح' کی فائلوں سے کیا گیا ہے۔
- جو فتنہ قادیانیت کے رد میں لکھے گئے تاریخ ساز مضامین اور ولولہ انگیز نظموں کا سدا بہار گلدستہ ہے۔
- جو استعماری آب و گل سے تیار ہونے والے فتنہ قادیانیت کا علمی، تحقیقی، استدلالی اور تجزیاتی محاکمہ ہے۔
- جو پرشکوہ ترکیبوں، نادر استعاروں، دلکش تشبیہوں، تیز دھار روزمروں، سنگلاخ زمینوں، اوق قافیوں، دلچسپ محاوروں، نایاب ضرب الامثال اور جدید الفاظ و اصطلاحات کا ایک پوشیدہ جہاں اپنے اوراق و صفحات کے دامن میں نگینوں کی طرح سمیٹے ہوئے ہے۔
- جس کے گراں بہا رشحات، فتنہ قادیانیت کے لیے روز حشر کا محاسبہ ہیں۔
- جو اپنے دامن میں روانی و سلاست اور فصاحت و بلاغت سے بھرپور نظم و نثر کا ایک جامع، بلند پایہ اور سحر انگیز ادبی سرمایہ لیے ہوئے ہے۔
- جو معجزانہ نشاۃ پر مبنی علم و تحقیق کا ایک بے مثال اور حیرت انگیز گنج گراں مایہ ہے۔
- جس کی بعض شعلہ فشاں تحریروں کے باعث مولانا ظفر علی خاںؒ کو گوناں گوں مصائب و شدائد، جبر و استبداد اور زنجیر و تعزیر کے مراحل کا سامنا کرنا پڑا۔
- یہ ایک شاہکار کتاب جو پہلی مرتبہ شائع ہو رہی ہے جس کا مطالعہ ہر مسلمان کے لیے انتہائی ضروری ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان۔
061-4783486

www.amtkn.com, www.laulak.info, www.khatm-e-nubuwwat.info,
www.khatm-e-nubuwwat.com, ameer@khatm-e-nubuwwat.com